کیا کیا جائے؟

ہماری تحریک کے فوری مسئلے

تحریر: ولادیمیر لینن (1902ء)

مترجم: امیر اللہ خان

فہرست

☆ تمہید	7
☆ اذعانیت اور ''تنقید کی آزادی''	11
☆ عوام الناس کی بلاارادیت اور سوشل ڈیماکریٹوں کا شعور	35
☆ ٹریڈیونین سیاست اور سوشل ڈیماکریٹک سیاست	62
☆ معیشت پسندوں کی قدامت اور انقلابیوں کی تنظیم	110
☆ کل روس سیاسی اخبار کا ''منصوبہ''	170
☆ نتیجہ	199
☆ ضمیمہ : ''ایسکرا'' کو ''ربوچیئے دیلو'' سے متحد کرنے کی کوشش	203
☆ ''کیا کیا جائے؟'' میں تصحیح	211
☆ تشریحی نوٹ	213

''......پارٹی کی جدوجہد یں کسی پارٹی کوقوت اور توانائی بخشتی ہیں،
کسی پارٹی کی کمزوری کا سب سے بڑا ثبوت اس کا انتشار اور واضح
حد بندیوں کا دھندلا ہو جانا ہوا کرتا ہے،صفائی واخراج سے کوئی بھی
پارٹی اپنے آپ کو پہلے سے زیادہ طاقتور کرلیا کرتی ہے......''

(مارکس کے نام لاسال کے ایک خط مورخہ 24 جون 1852ء سے اقتباس)

تمہید

مصنف کے اصل منصوبے کے مطابق زیر نظر کتابچے [1] کو ان خیالات کی تفصیلی وضاحت پر مشتمل ہونا چاہئے تھا جن کا اظہار مضمون بعنوان ''کہاں سے شروع کیا جائے؟''[2] (''ایسکرا''[3]، شمارہ 4، مئی 1901ء) میں کیا گیا تھا۔ اس مضمون میں جو وعدہ کیا گیا تھا (اور بہت سے نجی استفسارات و خطوط کے جواب میں جسے دوہرایا گیا تھا) اس کو پورا کرنے میں تاخیر کے لئے ہمیں سب سے پہلے تو قارئین سے معافی مانگنی چاہئے۔ اس تاخیر کی وجوہ میں سے ایک تو وہ کوشش تھی جو گذشتہ سال (1901ء) جون میں [4] پردیس کی تمام سوشل ڈیماکریٹ تنظیموں کو متحد کرنے کے لئے کی گئی تھی۔ اس کوشش کے نتائج کا انتظار کرنا قدرتی بات تھی، کیونکہ اگر یہ کوشش کامیاب ثابت ہوتی تو تنظیم کے بارے میں ''ایسکرا'' کے تصورات کو غالباً قدرے مختلف رویئے سے واضح کرنا ضروری ہوتا، بہر کیف، اس قسم کی کامیابی سے توقع تھی کہ روسی سوشل ڈیماکریٹ تحریک میں دو رجحانات کے وجود کا بہت جلد ہی خاتمہ کیا جا سکے گا۔ جیسا کہ قارئین کو معلوم ہے، یہ کوشش ناکام ہوئی اور جیسا کہ ہم واضح کرنے والے ہیں، ''ربوچیئے دیلو''[5] کے شمارہ 10 میں ''معیشت پسندی'' کی جانب نئی جھونک کے بعد اس کو ناکام ہونا ہی تھا۔ اس رجحان کے خلاف، جو دھندلا اور غیر واضح تھا، لیکن اسی وجہ سے زیادہ مستقل مزاجی کے ساتھ، مختلف شکلوں میں اپنے آپ کو مسلط کرنے کی اہلیت رکھتا تھا، پُرعزم جدوجہد کرنا قطعی ضرور سمجھا گیا۔ چنانچہ اس کتابچے

کے اصل منصوبے کوتبدیل کیا اور قابل لحاظ حدتک بڑھا دیا گیا۔

اس کا خاص اصل موضوع وہ تین سوال ہونے چاہیئے تھے جو مضمون ''کہاں سے شروع کیا جائے؟'' میں اُٹھائے گئے تھے___ ہماری سیاسی ہلچل کا کردار اور خاص متن، ہمارے تنظیمی فرائض، اور بیک وقت اور مختلف پہلوؤں سے ایک مجاہد، کل روسی تنظیم قائم کرنے کا منصوبہ۔ عرصہء دراز سے یہ سوالات مصنف کی توجہ کا مرکز بنے رہے، جس نے انہیں ''ربوچایا گزیتا''(6) میں، اس اخبار کو پھر سے جاری کرنے کی ناکام کوششوں میں سے ایک میں اُٹھانے کی کوشش کی تھی۔ لیکن صرف ان تین سوالوں کے تجزیئے تک کتابچے کو محدود رکھنے اور جہاں تک ممکن ہو مثبت شکل میں، مناظروں کی حدود میں داخل ہوئے بغیر یا قریب قریب اس کے بغیر، اپنے نظریئے پیش کرنے کا اصل منصوبہ، دو وجہوں سے مکمل طور پر نا قابل عمل ثابت ہوا۔ ایک طرف تو ''معیشت پسندی'' اس سے کہیں زیادہ کٹر ثابت ہوئی جتنی کہ ہمارے تصور میں تھی (''معیشت پسندی'' کی اصطلاح کو ہم وسیع معنوں میں استعمال کرتے ہیں، جیسے کہ ''ایسکرا'' شمارہ 12 (دسمبر 1901ء) مضمون بعنوان ''معیشت پسندی کی وکالت کرنے والوں سے بات چیت'' میں وضاحت کی گئی تھی، جو یوں کہنا چاہیئے کہ موجودہ کتابچے کا مختصر خاکہ تھا)۔ اب اس میں کوئی شک باقی نہیں رہ گیا ہے کہ مذکورہ تین مسئلوں کو حل کرنے کے بارے میں اختلافات کی وضاحت روسی سوشل ڈیما کریٹک تحریک میں دو رجحانوں کے درمیان اصلی تضاد کے موازنے کے ذریعے تفصیلات پر اختلافات کے موازنے کی بہ نسبت کہیں زیادہ حد تک کی جا سکتی ہے۔ دوسری طرف ہمارے نظریوں کا عملی طور پر ''ایسکرا'' میں اطلاق کرنے میں ''معیشت پسندوں'' کی اُلجھن نے صاف طور پر یہ ظاہر کر دیا کہ اکثر ہم واقعی مختلف زبانوں میں بولتے ہیں اور اس لئے بالکل ہی شروع سے ابتداء کئے بغیر ہم لوگوں میں اتحاد و اتفاق نہیں ہو سکتا اور یہ کہ سہل ترین امکانی طرز میں، بہت ساری اور ٹھوس مثالوں کے ذریعے تمام ''معیشت پسندوں'' سے اپنے

اختلافات کے تمام بنیادی نکتے باقاعدگی کے ساتھ ''واضح'' کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ میں نے اس بات کو بخوبی محسوس کرتے ہوئے ''وضاحت کرنے کی'' ایسی کوشش کرنے کا فیصلہ کیا کہ اس سے کتابچے کی ضخامت بہت بڑھ جائے گی اور اشاعت میں تاخیر ہو جائے گی، مضمون ''کہاں سے شروع کیا جائے؟'' میں میں نے جو وعدہ کیا تھا اس کو پورا کرنے کا مجھے کوئی اور راستہ نظر نہیں آیا۔ چنانچہ تاخیر کی معافی کے ساتھ ساتھ میں اس کتابچے کی شدید ادبی خامیوں کی بھی معافی چاہتا ہوں۔ مجھے بڑی ہی عجلت میں کام کرنا پڑا، طرح طرح کے دوسرے کام بار بار بیچ میں دخل انداز ہوتے رہے۔

مذکورہ صدر تین مسئلوں پر غور و خوض اب بھی اس کتابچے کا اصل موضوع ہے لیکن نسبتاً زیادہ عام نوعیت کے دو مسئلوں سے شروع کرنا میں نے ضروری سمجھا ــــــ ہمارے لئے ''تنقید کی آزادی'' جیسا ''معصوم'' اور ''فطری'' نعرہ سچ مچ کا نعرۂ جنگ کیوں بنے اور بلاارادہ عوامی تحریک کے تعلق سے سوشل ڈیماکریٹوں کے کردار کے بنیادی مسئلے پر بھی ہم سمجھوتہ کیوں نہیں کر پاتے۔ علاوہ ازیں سیاسی ہلچل کی کرداری صفت اور ماہیت کے بارے میں ہمارے نظریات کی وضاحت ٹریڈ یونینی سیاست اور سوشل ڈیماکریٹی سیاست کے درمیان فرق کی تشریح میں بدل گئی اور تنظیمی فرائض پر اپنے نظریات کی وضاحت اناڑی پن کے طریقوں، جو کہ ''معیشت پسندوں'' کو مطمئن کرتے ہیں اور انقلابیوں کی تنظیم کے، جو ہماری رائے میں ناگزیر ہے، درمیان فرق کی تشریح میں۔ مزید یہ کہ میں ایک کل روسی سیاسی اخبار کا ''منصوبہ'' اور بھی زیادہ اصرار کے ساتھ اس لئے پیش کرتا ہوں کہ اس کے خلاف جو اعتراضات اُٹھائے گئے ہیں وہ بودے ہیں اور اس لئے کہ میں نے اپنے مضمون ''کہاں سے شروع کیا جائے؟'' میں جو سوال اُٹھایا تھا کہ جس تنظیم کی ہمیں ضرورت ہے اسے قائم کرنے کے لئے بیک وقت تمام سمتوں سے ہم کام کیسے شروع کریں، اس کا کوئی حقیقی جواب نہیں دیا گیا ہے۔ پھر، اختتامی حصے میں میں یہ واضح کرنے کی توقع کرتا ہوں کہ

''معیشت پسندوں'' سے فیصلہ کن قطع تعلق کا تدارک کرنے کے لئے جو کچھ ہم کر سکتے تھے وہ سب کیا، وہ قطع تعلق جو بہر کیف ناگزیر ثابت ہوا، یہ کہ ''ربوچیئے دیلو'' نے ایک خاص اہمیت، آپ چاہیں تو ''تواریخی'' اہمیت کہہ لیجئے، حاصل کر لی کیونکہ اس نے مکمل اور نمایاں طریقے سے، وضعدار ''معیشت پسندی'' کا نہیں بلکہ الجھاوے اور پس و پیش کا اظہار کیا جو کہ روسی سوشل ڈیما کریسی کی تاریخ میں پوری ایک مدت کی امتیازی خصوصیت ہے، اور یہ کہ اس لئے ''ربوچیئے دیلو'' سے مناظرہ بھی جو ممکن ہے بادی النظر میں حد سے زیادہ تفصیلی معلوم ہو، اہمیت اختیار کر لیتا ہے، کیونکہ ہم اس وقت تک کوئی پیش قدمی نہیں کر سکتے جب تک کہ اس دور کا مکمل طور سے خاتمہ نہیں کر دیتے۔

فروری 1902ء ن۔لینن

اذعانیت اور ’’تنقید کی آزادی‘‘

ا۔ ’’تنقید کی آزادی‘‘ کے کیا معنے ہیں؟

’’تنقید کی آزادی‘‘ فی زمانہ بلاشبہ سب سے زیادہ فیشن ایبل نعرہ ہے، اور وہ جسے تمام ملکوں میں سوشلسٹوں اور جمہوریت پسندوں کے درمیان اختلافات میں بار بار سب سے زیادہ استعمال کیا جاتا ہے۔ بادی النظر میں، تنازع کے فریقین میں سے ایک کی جانب سے تنقید کی آزادی کی سنجیدہ اپیلوں سے زیادہ کچھ بھی عجیب نہیں معلوم ہوگا۔ کیا بیشتر یورپی ملکوں کے اس آئینی قانون کے خلاف ترقی یافتہ پارٹیوں میں آوازیں اُٹھائی گئی ہیں جو سائنس اور سائنسی تحقیق کی آزادی کی ضمانت کرتا ہو؟ ’’یہاں کچھ نہ کچھ ضرور غلط ہوگا‘‘، یہ اس تماشائی کا تبصرہ ہوگا جس نے ہر موڑ پر یہ فیشن ایبل نعرہ دوہراتے سنا ہوگا لیکن تنازع کے فریقین کے اختلافات کی اصلیت تک ابھی نہ پہنچ پایا ہو۔ ’’معلوم ہوتا ہے کہ یہ نعرہ روایتی فقروں میں سے ایک ہے، جو عرفیتوں کی طرح کثرت استعمال سے جائز ہو جاتی ہیں، اور قریب قریب عوامی اصطلاحیں بن جاتی ہیں۔‘‘

درحقیقت یہ بات کسی سے چھپی نہیں ہے کہ آج کی بین الاقوامی* سوشل ڈیماکریسی میں

---

* ضمناً واضح ہو کہ جدید سوشلزم کی تاریخ کا یہ ایک عجوبہ ہے، غالباً بے نظیر اور اپنے انداز میں تسلی بخش وہ یہ کہ سوشلسٹ تحریک کے اندر مختلف رجحانوں کی کشمکش قومی سے بین الاقوامی بن گئی ہے۔ اس سے پہلے تو لاسالیوں اور آئزناخیوں (7) کے درمیان، گیدیوں اور امکان پرستوں (8) کے درمیان، فےبئنوں (9) اور سوشل ڈیماکریٹوں کے درمیان، اور ’’نرودنایا وولیا‘‘ (10) کے حامیوں اور سوشل ڈیماکریٹوں (11) کے درمیان جھگڑے خالص قومی حدبندی کے اندر محدود رہے، خالصاً قومی خصوصیات کی عکاسی کرتے رہے، اور گویا کہ مختلف سطحوں میں جاری رہے۔ آج کل (جیسا کہ اب واضح ہے) انگریز فےبئن، فرانسیسی وزارت پسند (12)، (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

دو رجحانوں کی تشکیل ہوگئی ہے۔ ان رجحانوں کے درمیان جھگڑا کبھی تو بھڑک کر روشن شعلوں کی صورت اختیار کر لیتا ہے اور کبھی بجھ جاتا ہے اور رعب دار ''صلح کی قراردادوں'' کی راکھ میں دبے دبے دھواں دیتا رہتا ہے۔ ''نئے'' رجحان کے اصل جوہر کو، جو ''فرسودہ کٹر'' مارکسزم کی جانب ''تنقیدی رویہ'' اختیار کرتا ہے، برنشٹائن کافی واضح طور پر پیش کر چکے ہیں اور ملیران نے اس کا مظاہرہ کیا ہے۔

سوشل ڈیموکریسی کو سماجی انقلاب کی پارٹی سے تبدیل ہو کر سماجی اصلاحوں کی جمہوری پارٹی بن جانا چاہئے۔ برنشٹائن نے اس سیاسی مطالبے کو بخوبی تراشی ہوئی ''نئی'' دلیلوں اور بحث مباحثوں کے پورے ایک سلسلے کے گھیرے میں لے لیا ہے۔ سوشلزم کو سائنٹیفک بنیاد پر قائم کرنے کے اور تاریخ کے مادیت پرستانہ تصور کے نقطہءنظر سے اس کی ضرورت اور اس کے ناگزیر ہونے کا مظاہرہ کرنے کے امکان سے انکار کیا۔ بڑھتی ہوئی مفلسی کی، پرولتاریائے جانے کے عمل کی اور سرمایہ دارانہ تضادات میں شدت پیدا ہو جانے کی صداقت سے انکار کیا، پورے تصور ہی کو، ''بنیادی مقصد'' کو ناقص قرار دے دیا اور پرولتاریہ کی ڈکٹیٹرشپ کے تصور کو قطعی مسترد کر دیا۔ اعتدال پسندی اور سوشلزم کے درمیان اصولی تقابل سے انکار کیا۔ طبقاتی جدوجہد کے نظریئے سے ان مبینہ بنیادوں پر انکار کیا کہ اس کا قطعی جمہوری سماج پر جس میں حکومت اکثریت کی مرضی کے مطابق کی جا رہی ہو، اطلاق نہیں ہو سکتا وغیرہ۔

اس طرح انقلابی سوشل ڈیماکریسی سے بورژوا سوشل اصلاح پسندی کی جانب فیصلہ کن طریقے سے مڑ جانے کے مطالبے کے ساتھ ساتھ مارکسزم کے تمام بنیادی تصورات کی بورژوا تنقید کی جانب مڑ جانے کا جو مطالبہ کیا گیا وہ کچھ کم فیصلہ کن نہ تھا۔ اس حقیقت کے پیش نظر کہ مارکسزم پر یہ تنقید عرصہءدراز سے سیاسی منبر سے، یونیورسٹی کی مسندوں، بہت سارے کتابچوں میں اور علمی

(بقیہ حاشیہ) جرمن برنشٹائنی (13) اور روسی نقاد (14) ___ سب کا تعلق ایک ہی کنبے سے ہے، سب ایک دوسرے کی تعریفوں کے پل باندھتے ہیں، ایک دوسرے سے سیکھتے ہیں اور مل جل کر ''کٹر'' مارکسزم کے خلاف ہتھیار اُٹھاتے ہیں۔ سوشلسٹ موقع پرستی سے اس پہلے حقیقی بین الاقوامی معرکے میں، بین الاقوامی انقلابی سوشل ڈیماکریسی غالبًا اتنی تقویت حاصل کرے گی کہ اس سیاسی رجعت پرستی کا خاتمہ کر دے جس کا یورپ میں عرصہءدراز سے دور دورہ تھا؟

مقالوں کے سلسلوں میں کی جا رہی ہے، اس حقیقت کے پیش نظر کہ تعلیم یافتہ طبقوں کی پوری نوجوان نسل کی قرنوں سے اس تنقید کی فضا میں باقاعدگی سے پرورش کی گئی ہے، یہ کوئی حیرت کی بات نہیں ہے کہ سوشل ڈیماکریسی میں ''نیا تنقیدی'' رجحان علم و دانش کی دیوی منروا کی طرح ثابت و سالم عظیم دیوتا جوپیٹر کے سر سے پھوٹ نکلا۔ اس نئے رجحان کے متن کو نشو ونما حاصل کرنے کی ضرورت نہیں پڑی، اس کو بورژوا ادب سے سوشلسٹ ادب میں پورے کا پورا منتقل کر دیا گیا۔

آیئے اب آگے بڑھیں۔ اگر برنشٹائن کی نظریاتی تنقید اور سیاسی آرزوئیں اب بھی کسی پر غیر واضح رہیں تو فرانسیسیوں نے ''نئے طریقے'' کو نمایاں طور پر ظاہر کرنے کی زحمت کی۔ اس بار بھی فرانس نے ''وہ سرزمین جہاں، کسی اور جگہ سے زیادہ، تاریخی طبقاتی لڑائیاں ہر بار انجام تک لڑی گئیں......'' (اینگلس، مارکس کی تصنیف ''لوئی بوناپارٹ کی اٹھارہویں برومیئر'' کا تعارف) ہونے کی اپنی پرانی شہرت کو حق بجانب ثابت کر دیا ہے۔ فرانسیسی سوشلسٹوں نے نظریات سازی نہیں بلکہ عمل کرنا شروع کر دیا ہے۔ فرانس میں زیادہ اعلیٰ ترقی یافتہ سیاسی حالات نے انہیں فوراً ''برنشٹائن ازم کو عملی جامہ پہنانے'' کی بمعہ اس کے تمام خمیازوں کے، اجازت دی۔ ملیران نے عملی برنشٹائن ازم کی بہترین مثال پیش کی ہے۔ برنشٹائن اور فولمر کا ان کی صفائی پیش کرنے اور جھنڈے پر چڑھانے کے لئے اس قدر جوش و خروش سے لپکنا بے سبب نہ تھا۔ درحقیقت اگر سوشل ڈیماکریسی، ماہیت میں، محض ایک اصلاحی پارٹی ہے اور اس میں کھلے عام اس کو تسلیم کر لینے کی جرأت ہونی چاہئے، تو کسی بھی سوشلسٹ کو یہ حق پہنچتا ہے کہ وہ بورژوا کابینہ میں شرکت کر لے، بلکہ اس کو ہمیشہ ایسا کرنے کی کوشش کرتے رہنا چاہئے۔ اگر جمہوریت کے، اصلیت میں، معنے ہیں طبقاتی اقتدار کا خاتمہ کرنا، تو پھر کیوں نہ سوشلسٹ وزیر پوری بورژوا دنیا کو طبقاتی رفاقت و شراکت پر اپنے زور خطابت سے مسحور کرے؟ مزدوروں پر پولیس کے گولی چلانے کے بعد سویں اور ہزارویں بار بھی طبقوں کی جمہوری رفاقت و شراکت کی اصل نوعیت کی قلعی کھل جانے کے بعد بھی اسے کابینہ کا ممبر کیوں نہ بنے رہنا چاہئے؟ زار کو جس کے لئے اب فرانسیسی سوشلسٹوں کے پاس دار، درے اور جلاوطنی کے (knouteur, pendeur et deportateur) سورما کے علاوہ اور کوئی نام نہیں ہے، پیغام تہنیت بھیجنے میں بہ نفس نفیس کیوں شریک نہ ہونا چاہئے؟ اور ساری دنیا

کے سامنے سوشلزم کی سخت ذلت ورسوائی کا، محنت کش عوام الناس کے ___ جو واحد بنیاد ہے جو کہ ہماری فتح کی ضمانت کرسکتی ہے ___ سوشلسٹ شعور کو خراب کرنے کا انعام، حقیر اصلاحات کے لئے، درحقیقت اتنی حقیر کہ بورژوا حکومتوں سے ان سے بہت کچھ زیادہ حاصل کیا جا چکا ہے، بڑی دکھاوٹ سجاوٹ کے منصوبے ہیں!

جو جان بوجھ کر اپنی آنکھیں بند نہ کر لے یہ دیکھے بغیر نہیں رہ سکتا کہ سوشلزم میں نیا ''تنقیدی'' رجحان ایک نئی وضع کی موقع پرستی سے نہ کچھ کم ہے نہ زیادہ، اور اگر ہم لوگوں کو ان بھڑکیلی وردیوں سے جو وہ پہنتے ہیں یا ان بلند بانگ القاب سے جو اپنے لئے تجویز کر لیتے ہیں، نہیں بلکہ ان کے اعمال سے اور جس کی واقعی وہ وکالت کرتے ہیں اس سے پرکھیں تو یہ بات واضح ہو جائے گی کہ ''آزادیء تنقید'' کے معنے ہیں سوشل ڈیماکریسی میں موقع پرستانہ رجحان کی آزادی، سوشل ڈیماکریسی کو اصلاحاتی جمہوری پارٹی میں تبدیل کر لینے کی آزادی، سوشلزم میں بورژوا تصورات اور بورژوا عناصر داخل کر لینے کی آزادی۔

''آزادی'' ایک پُرشکوہ لفظ ہے، لیکن صنعت کے لئے آزادی کے پرچم کے نیچے انتہائی غارتگرانہ لڑائیاں لڑی گئیں، محنت کی آزادی کے جھنڈے کے نیچے محنت کش عوام کو لوٹ لیا گیا۔ ''آزادیء تنقید'' کی اصطلاح کے جدید استعمال میں بھی وہی دروغ مضمر ہے۔ جنہیں واقعی کامل یقین ہے کہ انہوں نے سائنس میں ترقی کر لی ہے، وہ نئے نظریات کے پہلو بہ پہلو پرانے نظریئے جاری وساری رہنے کی آزادی کا نہیں بلکہ پرانوں کی جگہ نئے نظریوں کو جاری کرنے کا مطالبہ کریں گے۔ آج ''آزادیء تنقید زندہ باد'' کا جو نعرہ سنائی دیتا ہے وہ تھوتھے چنے کی کہاوت کی شدت سے یاد دلاتا ہے۔

ہم سیدھی چڑھائی پر اور دشوار راستے سے ایک گتھے ہوئے گروہ کی صورت میں، ایک دوسرے کا ہاتھ مضبوطی کے ساتھ پکڑے ہوئے بڑھ رہے ہیں۔ چاروں طرف ہم دشمنوں سے گھرے ہوئے ہیں اور ان کی قریب قریب متواتر گولہ باری میں ہمیں پیش قدمی کرنی ہوتی ہے۔ آزادانہ فیصلہ کر کے ہم دشمن سے لڑنے کی غرض سے آپس میں ملے ہیں، پڑوس کی دلدل میں پسپا ہونے کے لئے نہیں، جہاں بود و باش رکھنے والے شروع ہی سے ہمیں

لعن طعن کر رہے ہیں کہ ہم نے اپنے آپ کو الگ کر کے ایک علیحدہ گروہ بنا لیا ہے اور یہ کہ مصالحت کے راستے کے بجائے جدو جہد کا راستہ اختیار کر لیا ہے، اور اب ہم میں سے کچھ نے چلانا شروع کر دیا ہے: آؤ دلدل کے اندر چلیں! اور جب ہم ان کو شرم دلانا چاہتے ہیں تو وہ طعنہ مارتے ہیں: تم کیسے پچھڑے ہوئے لوگ ہو! تمہیں شرم نہیں آتی کہ زیادہ اچھا راستہ اختیار کرنے کی دعوت دینے کی آزادی سے ہمیں محروم کر رہے ہو!____ جی ہاں، حضرات! آپ کو نہ صرف ہمیں دعوت دینے کی بلکہ خود جہاں جی چاہے، یہاں تک کہ دلدل کے اندر جانے کی آزادی ہے۔ درحقیقت، ہمارا خیال ہے کہ دلدل ہی آپ کی مناسب جگہ ہے، اور وہاں پہنچنے میں آپ کو ہر مدد دینے کو ہم تیار ہیں۔ خالی ہمارا ہاتھ چھوڑ دو، ہم سے چمٹے مت رہو اور آزادی کے پُرشکوہ لفظ کو بے آب نہ کرو کیونکہ ہم بھی جہاں جی چاہے جانے کو ''آزاد'' ہیں، نہ صرف دلدل کے خلاف بلکہ جو دلدل کی طرف مڑ رہے ہیں ان کے خلاف بھی جدو جہد کرنے کو آزاد ہیں!

ب۔ ''آزادیٔ تنقید'' کے نئے وکیل

اب، یہ نعرہ (''آزادیٔ تنقید'') حالیہ زمانے میں ''ربوچیئے دیلو'' (شمارہ 10)، ''پردیس میں روسی سوشل ڈیماکریٹوں کی انجمن''،(15) کے ترجمان نے سنجیدگی کے ساتھ پیش کیا ہے، نظریاتی اصولی مفروضے کی طرح نہیں، بلکہ سیاسی مطالبے کی حیثیت سے، اس سوال کے کہ ''کیا پردیس میں سرگرم عمل سوشل ڈیماکریٹ تنظیموں کو متحد کرنا ممکن ہے؟'' جواب کی حیثیت سے: ''دیرپا اتحاد کے لئے تنقید کی آزادی ضروری ہے۔''

اس بیان سے دو قطعی نتیجے نکلتے ہیں: (1) یہ کہ ''ربوچیئے دیلو'' نے عموماً بین الاقوامی سوشل ڈیماکریسی میں موقع پرست رجحان کو اپنی پناہ میں لے لیا ہے اور (2) یہ کہ ''ربوچیئے دیلو''، روسی سوشل ڈیماکریسی میں موقع پرستی کے لئے آزادی کا مطالبہ کرتا ہے۔ آیئے ہم ان نتیجوں پر غور کریں۔

''ربوچیئے دیلو''، بین الاقوامی سوشل ڈیماکریسی میں مونٹین پارٹی اور ژیروند(16) کے درمیان پھوٹ کے متعلق ''ایسکرا'' اور ''زاریا''(17) کی پیش گوئی کی جانب جھکاؤ سے

’’خاص طور پر‘‘ ناخوش ہے*۔

’’ربوچیئے دیلو‘‘ کے ایڈیٹر کری چیفسکی لکھتے ہیں: ’’عام طور سے دیکھا جائے تو مونٹین پارٹی اور ژیروند کی یہ بات جو سوشل ڈیما کریسی کی صفوں میں سنائی دیتی ہے، ایک سطحی تواریخی مثال کی حیثیت رکھتی ہے، کسی مارکسی کے قلم سے نکلی ہوئی ایک عجیب بات۔ مونٹین پارٹی اور ژیروند مختلف مزاجوں یا دانشورانہ رجحانات کی نہیں، جیسا کہ ممکن ہے، سماجی فکر کے تاریخ نویسوں کا خیال ہو، بلکہ مختلف طبقوں یا پرتوں کی ــــــ ایک طرف تو متوسط بورژوازی اور دوسری طرف پیٹی بورژوازی اور پرولتاریہ کی نمائندگی کرتے ہیں۔ مگر جدید سوشلسٹ تحریک میں طبقاتی مفادات کا کوئی ٹکراؤ نہیں ہے، پوری کی پوری سوشلسٹ تحریک، اپنی تمام مختلف صورتوں میں (کری چیفسکی کا خط کشیدہ)، جس میں انتہائی نمایاں برنشٹائنی بھی شامل ہیں، پرولتاریہ کے طبقاتی مفادات اور سیاسی اور معاشی نجات کے لئے اس کی طبقاتی جدوجہد پر مبنی ہے‘‘ (صفحہ 33-32)۔

جرأت مندانہ دعویٰ ہے یہ تو! کیا کری چیفسکی نے سنا نہیں، یہ بات ایک عرصہ پہلے واضح کی جا چکی ہے کہ حالیہ چند برسوں میں سوشلسٹ تحریک کے اندر ایک ’’عالم‘‘ طبقے کی وسیع پیمانے پر شرکت کے باعث ہی برنشٹائن ازم کے اتنی تیزی سے پھیلنے کو بڑھاوا ملا ہے؟ اور سب سے زیادہ اہم یہ کہ ــــ ہمارے مضمون نگار نے اپنی یہ رائے کس بنیاد پر قائم کی ہے کہ ’’انتہائی نمایاں برنشٹائنی‘‘ بھی پرولتاریہ کی سیاسی اور معاشی نجات کی طبقاتی جدوجہد کو بنیاد بنا کر کھڑے ہوتے ہیں؟ کسی کو پتہ نہیں۔ انتہائی نمایاں برنشٹائنیوں کا یہ پُرعزم دفاع کسی دلیل یا بحث کے سہارے نہیں کیا گیا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ صاحب مضمون کا عقیدہ ہے کہ انتہائی نمایاں برنشٹائنی اپنے

---

*انقلابی پرولتاریہ کے اندر دو رجحانوں (انقلابی اور موقع پرست) اور اٹھارہویں صدی میں انقلابی بورژوازی کے اندر دو رجحانوں (جیکوبنیوں جو مونٹین پارٹی کے نام سے موسوم تھے اور ژیروندیوں) کے درمیان موازنہ ’’ایسکرا‘‘ کے شمارہ 2 (فروری 1901ء) کے ادارتی مضمون میں کیا گیا تھا۔ یہ مضمون پلیخانوف نے تحریر کیا تھا۔ کادیت (18)، بیزاگلافتسی (19) اور منشویک آج تک روسی سوشل ڈیما کریسی میں جیکوبین ازم کا بڑے شوق سے حوالہ دیا کرتے ہیں۔ لیکن سوشل ڈیما کریسی کے دائیں بازو کے خلاف پہلی بار اس تصور کو پلیخانوف نے کس طرح استعمال کیا تھا ــــ اس کے بارے میں وہ خاموش رہنے کو یا اسے فراموش کر دینے کو ترجیح دیتے ہیں۔ (1907ء کے ایڈیشن کے لئے مصنف کا حاشیہ ــــ ایڈیٹر)

متعلق جو کچھ کہتے ہیں اگر وہ اسے دوہرا دے تو اس کے دعوے کو کسی ثبوت کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ لیکن کیا پورے ایک رجحان کو پرکھنے کی بنیاد اسی رجحان کے نمائندے اپنے متعلق جو کہتے ہیں اس کے علاوہ کسی اور چیز کو نہ بنانے سے زیادہ کوئی اور ''سطحی'' چیز بھی ہو سکتی ہے؟ پارٹی کی نشوونما کے دو مختلف حتیٰ کہ بعد المشرقین والی صورتوں یا راستوں پر بعد کے ''وعظ'' سے زیادہ کسی اور سطحی چیز کا تصور کیا جا سکتا ہے؟ (''ربوچیئے دیلو''، صفحہ 35-34)۔ جرمن سوشل ڈیماکریٹ، بہ الفاظ دگر، کامل آزادیٔ تنقید کو تسلیم کرتے ہیں، لیکن فرانسیسی نہیں، اور ان ہی کی مثال ''عدم رواداری کی برائی'' کا مظاہرہ کرتی ہے۔

اس پر ہم تو یہی کہہ سکتے ہیں کہ کری چیفسکی جو مثال پیش کرتے ہیں وہی اس حقیقت کی توثیق کر دیتی ہے کہ بعض اوقات وہی لوگ مارکسیوں کا نام اپنا لیا کرتے ہیں جو تاریخ کا تصور لفظ بہ لفظ ''ایلووائسکی کے انداز'' میں کیا کرتے ہیں۔ جرمن سوشلسٹ پارٹی کے اتحاد اور فرانسیسی سوشلسٹ پارٹی کی پھوٹ کی تشریح کے لئے ان ملکوں کی تاریخ کی خاص خصوصیات زیر بحث لانے کی، ایک کے فوجی نیم مطلقیتی حالات کا دوسرے کی جمہوریت پسند پارلیمانیت کے حالات سے موازنہ کرنے کی، پیرس کمیون کے اثرات کا اور سوشلسٹ دشمن ہنگامی قانون [20] کے اثرات کا موازنہ کرنے کی، دونوں ملکوں کی معاشی زندگی اور معاشی نشوونما اور ترقی کا موازنہ کرنے کی یا اس بات کی یاددہانی کرانے کی قطعی کوئی ضرورت نہیں کہ ''جرمن سوشل ڈیماکریسی کے بے نظیر فروغ'' کے ساتھ ساتھ زوردار جدوجہد بھی ہوئی، جس کی سوشلزم کی تاریخ میں کوئی مثال نہیں ملتی، جو نہ صرف غلط نظریوں کے خلاف تھی (میولبرگری ڈیورنگ*، کتھیڈر سوشلسٹ [23] بلکہ غلط تدبیر (لاسال)

* جن دنوں اینگلس نے ڈیورنگ پر ضربیں لگائی تھیں، تو جرمن سوشل ڈیماکریسی کے بہت سے نمائندے موخرالذکر کے نظریات کی طرف جھکے ہوئے تھے، اور برسرعام، ایک پارٹی کانگرس میں اینگلز پر تند مزاجی، ناروا داری اور غیر رفیقانہ مناظروں کے الزامات عائد کئے گئے تھے۔ 1877ء کی کانگرس میں [21] موسٹ اور ان کے حامیوں نے ایک قرارداد پیش کی کہ ''Vorwarts'' (آگے) [22] میں اینگلس کے مضامین کی اشاعت کی ممانعت کر دی جائے، کیونکہ ''پڑھنے والوں کی غالب اکثریت کو وہ دلچسپ معلوم نہیں ہوتے''، اور والتیخ نے اعلان کیا تھا کہ ان کی اشاعت سے پارٹی کو بڑا نقصان پہنچا ہے، یہ کہ ڈیورنگ نے بھی سوشل ڈیماکریسی کی خدمات انجام دی ہیں: پارٹی کے مفادات میں ہمیں ہر فرد کو کام میں لینا چاہئے، پروفیسر صاحبان اگر (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

کے خلاف بھی، وغیرہ وغیرہ۔ یہ سب کچھ فضول ہے! فرانسیسی آپس میں اس لئے لڑتے ہیں کہ ان میں رواداری نہیں ہے، جرمن متحد ہیں کیونکہ وہ اچھے لوگ ہیں۔

اور ملاحظہ فرمائیے، تبحر کے اس لاجواب شہ پارے کی تخلیق کا باعث اس حقیقت کو جھٹلانا ہے کہ جو برنشٹائنیوں کے چھکے چھڑا دیتی ہے۔ اس سوال کا کہ کیا برنشٹائن کے حمایتی پرولتاریہ کی طبقاتی جدوجہد کی بنیاد پر کھڑے ہیں یا نہیں، جواب صرف تواریخی تجربے سے ہی دیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ فرانس کی مثال کی اس اعتبار سے سب سے زیادہ اہمیت ہے کیونکہ فرانس ہی وہ واحد ملک ہے جہاں برنشٹائنیوں نے بلاسہارے، خود اپنے پیروں پر، اپنے جرمن شرکائے کار کی پُرجوش حمایت سے (جزوی طور پر روسی موقع پرستوں کی بھی، ملاحظہ ہو ''ربوچیئے دیلو''، شمارہ 3-2، صفحہ 84-83) کھڑے ہونے کی کوشش کی۔ فرانسیسیوں کی ''ناروا داری'' اپنی ''تاریخی'' اہمیت کے علاوہ (نوزدریوف کے خیال کے مطابق)(24) محض اس بات کی کوشش نکلی کہ نہایت ناگوار حقائق کو گالی گلوچ کے غضب ناک شور میں دبا دیا جائے۔

نہ ہی ہم یہ چاہتے ہیں کہ کرچیفسکی اور ''آزادیٔ تنقید'' کے دوسرے بہت سارے علمبرداروں کے سامنے جرمنوں کو تحفہ بنا کر پیش کر دیں۔ اگر جرمن پارٹی کی صفوں میں ''انتہائی نمایاں برنشٹائنیوں کو'' اب بھی برداشت کیا جاتا ہے تو یہ صرف اس حد تک کہ وہ ہانوویر کی قرارداد(25) کے سامنے سرتسلیم خم کرتے ہیں جس نے برنشٹائن کی ''ترمیموں'' کو پُرزور طریقے سے مسترد کر دیا تھا اور لیوبک کی قرارداد(26) کے سامنے بھی جس میں برنشٹائن کی براہ راست تنبیہ کی گئی ہے (قطع نظر اس کے کہ اس کے اظہار میں حکمت عملی سے کام لیا گیا ہے)۔ جرمن پارٹی کے مفادات کے نقطۂ نظر سے یہ بات بحث طلب ہے کہ حکمت عملی آیا مناسب تھی اور کیا، اس معاملے میں، خراب صلح اچھی لڑائی سے بہتر ہے، مختصر یہ کہ برنشٹائن ازم کو مسترد کرنے میں جو طریقے اختیار کئے گئے ان میں سے کسی ایک کے مناسب ہونے پر رائیں مختلف ہو سکتی ہیں لیکن یہ

(بقیہ حاشیہ) چاہتے ہیں تو مناظرے کیا کریں، لیکن ''Vorwarts'' وہ جگہ نہیں جہاں وہ کئے جائیں'' (''Vorwarts'' شمارہ 65، 6 جون 1877ء)۔ یہاں ہمیں ''آزادیٔ تنقید'' کی مدافعت کی ایک اور مثال نظر آتی ہے، اور ہمارے قانونی نقادوں اور غیر قانونی موقع پرستوں کے لئے، جو جرمنوں کی مثال پیش کرنے کے اتنے شوقین ہیں، اچھا ہو گا کہ وہ اس پر غور کر لیں!

کہ جرمن پارٹی نے برنشٹائن ازم کو دو موقعوں پر مسترد کیا ضرور، اس حقیقت کو کوئی دیکھے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اس لئے یہ سوچنے کے کہ جرمن مثال اس نکتے کی توثیق کرتی ہے کہ ''انتہائی نمایاں برنشٹائنی سیاسی اور معاشی نجات کے لئے پرولتاریہ کی طبقاتی جدوجہد کی بنیاد پر کھڑے ہیں'' معنے ہماری اپنی آنکھوں کے سامنے جو کچھ ہو رہا ہے اس کو سمجھنے سے قطعی قاصر رہنا ہے۔*

نہ ہی بات یہاں ختم ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ ہم نے دیکھا ہے، ''ربوچیئے دیلو'' روسی سوشل ڈیموکریسی کے سامنے ''آزادیء تنقید'' کا مطالبہ کرتا اور برنشٹائن ازم کی صفائی پیش کرتا ہے۔ بظاہر اس نے اپنے آپ کو قائل کر لیا ہے کہ ہم نے اپنے ''ناقدوں'' اور برنشٹائنیوں کے ساتھ ناانصافی کی، لیکن کونسوں سے؟ کون؟ کہاں؟ کب؟ ناانصافی کس شکل میں کی؟ اس کے بارے میں ایک لفظ بھی نہیں۔ ''ربوچیئے دیلو'' کسی ایک بھی روسی نقاد یا برنشٹائنی کا نام نہیں لیتا! ہمارے پاس صرف ایک یا دو امکانی مفروضات باقی رہ جاتے ہیں۔ یا تو جس فریق کے ساتھ ناانصافی کا برتاؤ ہوا ہے وہ خود ''ربوچیئے دیلو'' کے علاوہ کوئی اور نہیں ہے (اس کی تصدیق اس حقیقت سے

---

* قابل غور امر یہ ہے کہ ''ربوچیئے دیلو'' نے جرمن پارٹی میں برنشٹائن ازم کے بارے میں ہمیشہ اپنے آپ کو محض اظہار واقعہ تک محدود رکھا ہے اور خود اپنی رائے کا اظہار کرنے سے ''پرہیز'' کیا ہے۔ مثلاً شمارہ 3-2 میں (صفحہ 66) اشٹوٹ گاٹ کانگرس [27] کی روئداد میں ملاحظہ فرمائیے جن میں تمام اختلافات کو تدبیر بنا کر چھوڑ دیا ہے اور بیان محض یہ کر دیا گیا ہے کہ غالب اکثریت سابقہ انقلابی تدبیر کی وفادار رہی۔ یا شمارہ 5-4 (صفحہ 25 اور اس سے آگے) لیجئے جس میں ہانوویر کانگرس میں کی گئی تقریروں کے مفہوم کے بیان اور ببیل کی قرارداد کی نقل کے علاوہ ہمیں کچھ اور نہیں ملتا۔ برنشٹائن کے نظریات کی نمائش اور تنقید کو پھر ملتوی کر دیا گیا (جیسا کہ شمارہ 3-2 میں کیا گیا تھا) کہ اس پر ''ایک خاص مضمون'' میں روشنی ڈالی جائے گی۔ عجیب بات ہے کہ شمارہ 5-4 میں (صفحہ 33) مندرجہء ذیل عبارت ہماری نظر سے گذرتی ہے: ''.....ببیل نے جن نظریات کی وضاحت کی انہیں کانگرس کی ایک بڑی اکثریت کی حمایت حاصل ہے'' اور اس کے چند سطروں کے بعد: ''......ڈیوڈ نے برنشٹائن کے نظریات کی صفائی پیش کی......سب سے پہلے تو انہوں نے یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی کہ...... برنشٹائن اور ان کے دوست، چاہے انہوں نے کچھ کہا اور کیا ہو (نقل مطابق اصل!)، طبقاتی جدوجہد کی بنیاد پر کھڑے ہیں.....'' یہ عبارت دسمبر 1899ء میں لکھی گئی تھی، اور ستمبر 1901ء میں ''ربوچیئے دیلو'' نے، بظاہر اب ببیل کے درست ہونے پر اعتماد نہ کرتے ہوئے، ڈیوڈ کے نظریات کو خود اپنے نقطہء نظر کی حیثیت سے پیش کر دیا!

ہو جاتی ہے کہ شمارہ 10 کے دو مضمونوں میں صرف ان زیادتیوں کا حوالہ دیا گیا ہے جو ''زاریا'' اور ''ایسکرا'' نے ''ربوچیئے دیلو'' سے روا رکھی ہیں)۔ اگر معاملہ یہی ہے تو اس عجیب واقعے کی تشریح کیسے کی جائے کہ ''ربوچیئے دیلو'' جو برنشٹائن ازم سے ساری یکجہتی سے اپنے آپ کو ہمیشہ اس قدر پُر زور انداز میں لاتعلق ظاہر کرتا ہے، ''انتہائی نمایاں برنشٹائنیوں'' کی اور آزادیء تنقید کی صفائی میں کچھ کہے بغیر اپنی صفائی پیش نہیں کر سکا؟ یا کوئی تیسرے افراد ہیں جن سے ناانصافی کا برتاؤ کیا گیا ہے۔ اگر صورت حال یہ ہے تو پھر وہ کیا اسباب ہو سکتے ہیں کہ ان کا نام ظاہر نہیں کیا گیا؟

چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ ''ربوچیئے دیلو'' آنکھ مچولی کا وہی کھیل کھیلے جا رہا ہے جو وہ (جیسا کہ ہم مندرجہء ذیل سطروں میں دیکھیں گے) اپنے قیام کے روز اول ہی سے کھیلتا آیا ہے۔ اور جس ''آزادیء تنقید'' کی اتنی ڈینگیں ہانکی گئی ہیں اس کے پہلے عملی اطلاق پر ہمیں مزید غور کرنا چاہئے۔ درحقیقت اس نے فوراً ہی گھٹ گھٹا کر نہ صرف تمام تنقید سے احتراز کی بلکہ اپنے آزادانہ خیالات کے اظہار سے بھی قطعی احتراز کی صورت اختیار کر لی۔ وہی ''ربوچیئے دیلو''، جو روسی برنشٹائن ازم کا نام لینے سے یوں کنی کاٹتا ہے جیسے کہ وہ (استاروور کے نہایت موزوں الفاظ میں) کوئی شرمناک بیماری ہو، اس بیماری کے علاج کے لئے اس بیماری کی جرمن قسم کے لئے تازہ ترین جرمن نسخہ لفظ بہ لفظ نقل کرنے کا مشورہ دیتا ہے! تنقید کی آزادی کی جگہ ــــ غلامانہ (اس سے بھی خراب: بندر کی سی) نقل! جدید بین الاقوامی موقع پرستی کا وہی سماجی اور سیاسی متن قومی خصوصیات کے مطابق طرح طرح کی شکلوں میں ظاہر ہوتا ہے۔ ایک ملک میں موقع پرست عرصہء دراز سے ایک علیحدہ پرچم لے کر سامنے آ جاتے ہیں، دوسرے میں وہ نظریئے کو تو نظرانداز کر دیتے ہیں اور عملاً انتہا پسند سوشلسٹوں کی پالیسی پر چلتے ہیں، کسی تیسرے میں انقلابی پارٹی کے کچھ ممبر بھاگ کر موقع پرستی کے ڈیرے میں پہنچ جاتے ہیں اور اپنے مقاصد حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں، اصولوں کے لئے اور نئی تدبیر کے لئے کھلی جدوجہد سے نہیں بلکہ رفتہ رفتہ، غیرمرئی اور اگر، یوں کہا جا سکے تو، اپنی پارٹی میں بلاخوف سزا کھوٹ پیدا کر کے، چوتھے کسی ملک میں، ایسے ہی بھگوڑے ایسے ہی طریقے، سیاسی غلامی کی تاریکی میں، اور ''قانونی'' اور ''غیرقانونی'' سرگرمی کے قطعی انوکھے امتزاج کے ساتھ، استعمال کرتے ہیں وغیرہ۔ تنقید کی اور برنشٹائن ازم کی آزادی کی روسی سوشل ڈیموکریٹوں کو متحد کرنے کی ایک شرط کی حیثیت سے بات کرنا اور یہ واضح نہ کرنا کہ روسی برنشٹائن

ازم نے اپنے آپ کو کس شکل میں ظاہر کیا ہے اور اس سے خاص طور پر کیا نتائج برآمد ہوئے ہیں، کچھ نہ کہنے کی غرض سے بولے چلے جانے کے مترادف ہے۔

آیئے ہم خود کوشش کر کے، چاہے مختصر الفاظ ہی میں سہی، یہ بتائیں کہ ''ربوچیئے دیلو'' کیا کہنا نہیں چاہتا تھا (یا جو شاید اس کے فہم وادراک سے بالاتر تھا)

ج۔ روس میں تنقید

جس نکتے پر ہم غور کر رہے ہیں اس کے تعلق سے روس کی خاص امتیازی خصوصیات یہ ہے کہ ایک طرف تو مزدور طبقے کی بلا ارادہ تحریک کے اور دوسری طرف مارکسزم کی جانب ترقی پسند رائے عامہ کے موڑ کے بالکل شروع ہی میں مشترک دشمن (فرسودہ سماجی اور سیاسی عالمی نقطۂ نظر) کے خلاف جدوجہد کے لئے ایک مشترک جھنڈے کے نیچے نمایاں طور پر وضع وضع کے عناصر مل بیٹھے تھے۔ ہمارا اشارہ ''قانونی مارکسزم'' کے عروج کے زمانے کی طرف ہے۔ عام طور سے کہہ سکتے ہیں کہ یہ قطعی عجیب وغریب مظہر تھا جس کے 1880ء کی دہائی میں یا 1890ء کی دہائی کے شروع میں ممکن ہونے پر کوئی بھی یقین نہیں کرتا۔ ایک ایسے ملک میں جہاں حکمرانی مطلق العنانی کی ہو، اخبارات مکمل طریقے سے حلقہ بگوش ہوں، بے لگام سیاسی رجعت پسندی کے دور میں جبکہ سیاسی بے چینی اور احتجاج کی خفیف سی نشوونما باعث سزا ہوتی ہو، انقلابی مارکسزم کا نظریہ اچانک سینسر شدہ ادب میں اپنا راستہ بنا لیتا ہے اور، اگرچہ گول مول زبان میں واضح کیا گیا تھا، مگر تمام ''متعلقہ'' لوگ اسے سمجھ لیتے ہیں۔ صرف (انقلابی) نرودنایا وولیا کے نظریئے کو ہی جیسا کہ عموماً ہوتا ہے، اس کے داخلی ارتقاء کا مشاہدہ کئے بغیر، خطرناک سمجھنے کا حکومت نے اپنے آپ کو عادی بنا لیا تھا، اور اس کے خلاف جو بھی تنقید کی جاتی اس پر وہ خوش ہوا کرتی۔ اس سے پہلے کہ حکومت محسوس کرتی کہ کیا ہو گیا ہے اور سینسر کرنے والوں کی بے ہنگم فوج کی فوج اور پولیس والوں کو نئے دشمن کا پتہ چلتا اور وہ اس پر ٹوٹ پڑتے (ہمارے روسی معیاروں کے مطابق) خاصا، قابل لحاظ وقت گزر گیا۔ اس دوران میں مارکسی کتابیں ایک کے بعد ایک شائع ہوئیں۔ مارکسی رسالے اور اخبارات کی داغ بیل ڈالی گئی، قریب قریب ہر شخص مارکسی بن گیا، مارکسیوں کی چاپلوسی کی جاتی، مارکسیوں کی درباداری کی جاتی اور مارکسی ادب کی غیر معمولی، فوری فروخت پر کتاب کے ناشر باغ باغ ہوا

کرتے تھے۔اس لئے یہ بالکل قدرتی بات تھی کہ مارکسی نوآموزوں میں جو اس فضا میں گرفتار ہو گئے تھے،''مصنف جس کو گھمنڈ ہو گیا تھا......''(28) ایک سے زیادہ تھے۔

اس دور کا اب ہم قصہ ماضی کی طرح ٹھنڈے دل سے ذکر کر سکتے ہیں۔ یہ کوئی راز نہیں ہے کہ وہ مختصر دور جس میں مارکسزم ہمارے ادب کی سطح پر پھلی پھولی تھی، انتہا پسند اور نہایت ہی اعتدال پسند نظریات کے درمیان اتحاد عمل سے شروع ہوا تھا۔ سچ تو یہ ہے کہ موخرالذکر بورژوا جمہوریت پسند تھے۔ بعض لوگ اس نتیجے پر (جس کی بعد میں ان کے ''تنقیدی'' ارتقاء سے اس قدر نمایاں طریقے سے تصدیق ہو گئی) اس وقت ہی پہنچ گئے تھے جبکہ یہ ''اتحاد عمل'' ابھی جاری وساری تھا*۔

صورت جب یہ ہے تو کیا وہ انقلابی سوشل ڈیماکریٹ جو مستقبل کے ''ناقدوں'' سے اتحاد عمل کر بیٹھے تھے، بعد کی ''گڑبڑ'' کے لئے خاص ذمہ دار نہیں؟ یہ سوال، مثبت جواب کے ساتھ بعض اوقات ان لوگوں کی زبانی سننے میں آتا ہے جن کا نظریہ حد سے زیادہ جامد ہے۔ لیکن یہ لوگ قطعی طور پر غلطی پر ہیں۔ صرف وہی لوگ جنہیں اپنے آپ پر یقین نہیں ہوتا، ناقابل اعتبار لوگوں تک سے عارضی اتحاد عمل کرنے سے خائف ہو سکتے ہیں۔ اس قسم کے اتحادوں کے بغیر ایک بھی سیاسی پارٹی موجود نہیں رہ سکتی تھی۔ قانونی مارکسیوں سے ملاپ اپنی طرح سے پہلا حقیقی سیاسی اتحاد عمل تھا جس میں روسی سوشل ڈیماکریٹ شامل ہوئے۔ اسی اتحاد عمل کی بدولت نرودازم پر حیرت انگیز تیز رفتاری سے فتح حاصل ہوگئی اور مارکسی تصورات (اگرچہ بگڑی ہوئی صورت میں) دور دور تک پھیل گئے۔ علاوہ ازیں یہ اتحاد عمل ''شرائط'' سے قطعی بے نیاز ہو کر نہیں کیا گیا تھا۔ اس کی شہادت 1895ء میں مارکسی مجموعے ''روس کی معاشی نشوونما کے سوال پر مسالہ''(29) کو سینسر کے جلانے سے ملتی ہے۔ اگر قانونی مارکسیوں سے ادبی سمجھوتے کا سیاسی اتحاد سے موازنہ کیا جاسکتا ہے تو پھر اس کتاب کا سیاسی صلح نامے سے مقابلہ ہو سکتا ہے۔

اَن بن، یقیناً، اس لئے نہیں ہوئی کیونکہ ''اتحادی'' بورژوا جمہوریت پسند ثابت ہوئے۔ اس کے برعکس موخرالذکر رجحان کے نمائندے سوشل ڈیماکریسی کے قدرتی اور پسندیدہ ساتھی ہیں،

---

* یہ اشارہ تو لین کے ایک مضمون کی طرف ہے جو استروفے کے خلاف لکھا گیا تھا۔ یہ مضمون ایک انشائیہ بعنوان ''بورژوا ادب میں مارکسزم کا عکس'' پر مبنی تھا۔ (1907ء کے ایڈیشن کے لئے مصنف کا حاشیہ۔ ایڈیٹر)

اس کے جمہوری فرائض کے، جو روس میں پائے جانے والے حالات نے پیش پیش کر دیئے تھے، تعلق کی حد تک۔ لیکن اس قسم کے اتحادِ عمل کی ایک لازمی شرط یہ ہونی چاہئے کہ مزدور طبقے پر سوشلسٹوں کو یہ ظاہر کرنے کا پورا موقع حاصل ہو کہ اس کے مفادات بورژوازی کے مفادات کے عین برعکس ہیں۔ لیکن برنشٹائنیوں اور ''تنقیدی'' رجحان نے، جس کی جانب قانونی مارکسیوں کی اکثریت نے رجوع کیا تھا، سوشلسٹوں کو اس موقع سے محروم کر دیا اور مارکسزم کو بگاڑ کر، سماجی تضادات کو کند کرنے کے نظریئے کی وکالت کر کے، سماجی انقلاب کے اور پرولتاریہ کی ڈکٹیٹرشپ کے تصور کو بے معنے قرار دے کر، مزدور طبقے کی تحریک اور طبقاتی جدوجہد کو گھٹا کر تنگ ٹریڈ یونین ازم اور چھوٹی موٹی، بتدریج اصلاحات کے لئے ''حقیقت پسندانہ'' جدوجہد بنا کر سوشلسٹ شعور کی کمر ہمت توڑ دی۔ یہ سوشلزم کے حق آزادی سے بورژوا جمہوریت کے انکار اور اس کے نتیجے میں اس کے حق وجود سے انکار کے مترادف تھا۔ عملاً اس سے مراد مزدور طبقے کی نوزائندہ تحریک کو اعتدال پسندوں کا دم چھلا بنا ڈالنے کی کوشش کرنی تھی۔

قدرتاً، ایسے حالات میں اَن بن ہو جانا ضروری تھا۔ لیکن روس کی ''انوکھی'' خصوصیت کا اظہار اس حقیقت میں ہوا کہ اس اَن بن کے معنے محض یہ ہوئے کہ سوشل ڈیما کریٹ سب سے زیادہ پہنچ والے اور سب سے زیادہ پھیلے ہوئے ''قانونی'' ادب میں غائب کر دیئے گئے۔ ''سابق مارکسی'' جنہوں نے ''تنقید کا پرچم'' اُٹھا لیا تھا، اور جنہوں نے مارکسزم کو ''مسمار'' کرنے کی قریب قریب اجارہ داری حاصل کر لی تھی، پنجے جما کر اس ادب سے چمٹ گئے۔ ''کٹر پن کی مخالفت'' اور ''آزادیٔ تنقید زندہ باد!'' (جسے اب ''ربوچیئے دیلو'' دوہرا رہا ہے) جیسے نعرے فوراً ہی فیشن بن گئے، اور یہ حقیقت کہ اس فیشن کا مقابلہ نہ سینسر کر سکا نہ پولیس، اس سے واضح ہے کہ مشہور و معروف برنشٹائن کی (ہیروسٹراٹسائی معنوں میں مشہور و معروف) تصنیف کے تین روسی ایڈیشن شائع ہوئے اور اس حقیقت سے کہ برنشٹائن، جناب پروکوپووچ اور دوسروں کی تصانیف کی سفارش زوباتوف نے کی تھی (''ایسکرا'' شمارہ 10)[30]۔ سوشل ڈیما کریٹوں پر اب جو فرض عائد ہوا تھا وہ بجائے خود مشکل تھا اور قطعی خارجی رکاوٹوں نے اسے ناقابل یقین حد تک زیادہ مشکل بنا دیا تھا ــــ یہ فرض تھا نئے رجحان کا مقابلہ کرنے کا۔ یہ رجحان ادب کے دائرے تک ہی محدود نہیں رہا۔ ''تنقید'' کی جانب رجحان کے ساتھ ساتھ عملی کام کرنے والے سوشل ڈیما کریٹوں میں ''معیشت پسندی'' سے بھی لگاوٹ پیدا ہو گئی تھی۔

قانونی تنقید اور غیر قانونی ''معیشت پسندی'' کے درمیان تعلق اور ان کا ایک دوسرے پر انحصار جس طرح پیدا ہوا اور بڑھا وہ بطور خود ایک دلچسپ موضوع ہے، ایسا کہ جو ایک خاص مضمون کا مرکزی خیال بن سکتا ہے۔ یہاں ہمیں صرف اس بات کو پیش نظر رکھنا چاہئے کہ یہ تعلق بلاشبہ موجود تھا۔ ''عقائد نامہ'' کی جو بدنامی ہوئی تھی اور جو اس کا حصہ تھی اس کا سبب ہی وہ صاف بیانی تھی کہ جس سے وہ اس تعلق کو ضبط تحریر میں لایا اور ''معیشت پسندی'' کے بنیادی سیاسی رجحان کو واضح کر بیٹھا___ مزدور معاشی جدوجہد کرتے رہیں (ٹریڈ یونینی جدوجہد کہنا زیادہ درست ہوگا، کیونکہ موخرالذکر میں خصوصی طور پر مزدور طبقے کی سیاست کا احاطہ بھی ہو جاتا ہے) اور سیاسی ''جدوجہد'' کے لئے مارکسی دانشور طبقے کو اعتدال پسندوں میں گھل مل جانے دو۔ چنانچہ ''عوام میں'' ٹریڈ یونینی کام کے معنے تھے اس فرض کے پہلے حصے کی تکمیل، جبکہ قانونی تنقید کے معنے دوسرے حصے کی تکمیل کے تھے۔ یہ بیان ''معیشت پسندی'' کے خاف ایسا بہترین ہتھیار تھا کہ، اگر ''عقائد نامہ'' نہ ہوتا تو ایجاد کئے جانے کے قابل تھا۔

''عقائد نامہ'' ایجاد نہیں کیا گیا تھا بلکہ مصنفوں کی بغیر اجازت اور شاید ان کی مرضی کے خلاف بھی شائع کیا گیا تھا۔ بہرحال راقم الحروف نے، جس نے اس نئے ''پروگرام'' کو دن کی روشنی میں گھسیٹ لانے میں حصہ لیا تھا* شکوے اور طعنے سنے ہیں کہ مقرر کے خیالات کے خلاصے کی نقلیں تقسیم کی گئی تھیں جنہیں ''عقائد نامہ'' کا نام دے دیا گیا بلکہ احتجاج کے ساتھ اخبارات میں شائع بھی کر دیا گیا! اس واقعہ کا حوالہ ہم یہاں اس لئے دے رہے ہیں کہ اس سے ہمارے ''معیشت پسندوں'' کی نہایت مخصوص صفت کا پتہ چلتا ہے___ اشاعت کا خوف۔ یہ عام ''معیشت پسندوں'' کی صفت ہے اور صرف ''عقائد نامہ'' کے مصنفوں ہی کی نہیں ہے۔ اس کو ''معیشت پسندی'' کے سب سے زیادہ صاف گو اور دیانت دار ترجمان ''ربوچایا میسل''،(33) اور

---

*یہ اشارہ ''عقائد نامہ'' کے خلاف سترہ کا احتجاج سے ہے۔ راقم الحروف نے اس احتجاج کا مسودہ تیار کرنے میں حصہ لیا تھا (اواخر 1899ء)(31)۔ یہ احتجاج اور ''عقائد نامہ'' 1900ء کی بہار میں پردیس میں شائع ہوئے تھے۔ ملاحظہ ہو (روسی سوشل ڈیماکریٹوں کا احتجاج۔'' محترمہ کسکووا کے تحریر کردہ مضمون سے (غالباً ''بیلوے ء''(32) میں) اب معلوم ہوگیا ہے کہ ''عقائد نامہ'' کی مصنفہ وہ تھیں اور یہ کہ جناب پروکرپووچ ان دنوں پردیس میں ''معیشت پسندوں'' میں نہایت ممتاز تھے۔(1907ء کے ایڈیشن کے لئے مصنف کا حاشیہ۔ ایڈیٹر)۔

''ربوچیئے دیلو'' نے (جو ''Vademecum'e''(34) میں ''معیشت پسندوں'' کی دستاویزات کی اشاعت پر برہم تھا) واضح کیا و نیز کیف کمیٹی نے جس نے دو سال ہوئے کہ اپنے ''Profession de foi''(35) کے بمعہ اس کی تردید* شائع کرنے کی اجازت دینے سے انکار کردیا تھا، اور ''معیشت پسندی'' کے انفرادی طور پر بہت سے دوسرے نمائندوں نے۔

آزادیٔ تنقید کے وکیلوں کا تنقید سے اس قدر خوفزدہ ہونے کی تاویل محض ان کی مکاری قرار نہیں دی جاسکتی (اگرچہ بعض اوقات مکاری سے بھی بلاشبہ کام لیا جاتا ہے: نئے رجحان کی نوخیز اور ابھی کمزور کونپلوں کو مخالفوں کی زد میں چھوڑ دیتا کوتاہ اندیشی ہوگی)۔ جی نہیں، ''معیشت پسندوں'' کی اکثریت تمام نظریاتی مباحثوں، فریقی اختلافات، وسیع سیاسی مسائل، انقلابیوں کو منظّم کرنے کے منصوبوں وغیرہ کو پُرخلوص ناراضگی کی نظر سے دیکھتے ہیں (جیسا کہ ''معیشت پسندی'' کی خاصیت کے پیش نظر انہیں دیکھنا ہی چاہئے)۔ ''یہ سب کچھ پردیس میں مقیم لوگوں پر چھوڑ دو!'' مجھ سے ایک خاصے وضعدار ''معیشت پسند'' نے ایک روز کہا، اور اس طرح نہایت ہی عام (اور پھر خالص ٹریڈ یونینی) نظریئے کا اظہار کیا____ ہمارا تعلق مزدور طبقے کی تحریک سے، یہاں، اپنی اپنی جگہوں میں مزدوروں کی تنظیموں سے ہے۔ باقی سب تو محض فلسفیوں کی ایجاد ہے، ''نظریئے کو حد سے زیادہ چڑھانا ہے'' جیسا کہ اس خط کے تحریر کرنے والوں نے واضح کیا تھا جو کہ ''ربوچیئے دیلو'' شمارہ 10 کی آواز میں اپنی آواز ملا کر ''ایسکرا'' نے شمارہ 12 میں شائع کیا تھا۔

اب سوال اُٹھتا ہے: روسی ''تنقید'' اور روسی برنشٹائن ازم کی جب یہ انوکھی خصوصیات ہیں تو ان لوگوں کا فرض کیا ہونا چاہئے تھا جو عملی طور پر موقع پرستی کی مخالفت کرنے کی جستجو کررہے تھے، محض زبانی نہیں۔ پہلے تو انہیں وہ نظریاتی کام پھر سے شروع کرنے کی کوششیں کرنی چاہئے تھیں جو قانونی مارکسزم کے دور میں شروع ہی ہوا تھا اور جو پھر سے ان ساتھیوں کے کندھوں پر آن پڑا تھا جو روپوش ہوکر کام کررہے تھے۔ ایسے کام کے بغیر تحریک کی کامیاب نمو غیر ممکن تھی۔ دوسرے ان کو قانونی ''تنقید'' کی سرگرمی کے ساتھ مخالفت کرنی چاہئے تھی جو کہ قابل لحاظ پیمانے پر لوگوں کے ذہن گمراہ کررہی تھی۔ تیسرے انہیں عملی تحریک میں پراگندگی اور تذبذب پیدا کرنے کی اپنے پروگرام اور اپنی تدبیر کی تحقیر کی ہر شعوری یا غیر شعوری کوشش کو بے نقاب کرتے اور اس کی تردید

---

*جہاں تک ہمیں علم ہے کیف کمیٹی کی ترکیب تب سے اب تک تبدیل ہوچکی ہے۔

کرتے ہوئے ،عملاً مخالفت کرنی چاہئے تھی۔

یہ کہ ''ربوچیئے دیلو'' نے اس میں سے کچھ بھی نہیں کیا، سب اچھی طرح جانتے ہیں۔ اس حقیقت پر جس کا سب کو بخوبی علم ہے ہمیں مندرجہء ذیل سطور میں تفصیل سے اور مختلف پہلوؤں سے بحث کرنے کا موقع ملے گا۔ لیکن فی الحال ہم اس نمایاں تضاد کو ظاہر کرنا چاہتے ہیں جو''آزادیءتنقید'' کے مطالبے اور ہماری دیسی تنقید اور روسی ''معیشت پسندی'' کی مخصوص صفات کے درمیان موجود ہے۔ اس قرارداد کی عبارت پر ایک نظر ہی ڈالنی کافی ہوگی جس میں ''پردیس میں روسی سوشل ڈیماکریٹوں کی انجمن'' نے ''ربوچیئے دیلو'' کے نقطہءنظر کی تائید کی ہے۔

> ''سوشل ڈیماکریسی کی مزید نظریاتی نشوونما کے مفادات میں ہم پارٹی کی تحریروں میں سوشل ڈیماکریٹی نظریئے پر تنقید کی آزادی کو جہاں تک ممکن ہو وہاں تک اس لئے قطعی ضروری تصور کرتے ہیں کہ تنقید اس نظریئے کے مطابق اور انقلابی کردار کے خلاف نہیں جاتی''(''دو کانفرنسیں''، صفحہ 10)۔

اور سب؟ یہ قرارداد ''اپنے پہلے حصے میں برنشٹائن پر لیوبک پارٹی کانگرس کی قرارداد سے مطابقت رکھتی ہے''......اپنے بھولپن میں ''یونینی'' یہ مشاہدہ کرنے میں ناکام رہے کہ اس نقالیمیں وہ کیسی مفلسی کی توثیق کی دلالت کررہے ہیں۔ ''لیکن......اپنے دوسرے حصے میں یہ آزادیءتنقید پر لیوبک پارٹی کانگرس سے کہیں زیادہ پابندی عائد کردیتی ہے۔''

''پردیسی انجمن'' کی قرارداد تو پھر کیا روسی برنشٹائنیوں کے خلاف ہے؟ اگر نہیں ہے تو پھر لیوبک کا حوالہ قطعی بےمعنے ہوگا۔ لیکن یہ کہنا درست نہیں ہے کہ یہ ''آزادیءتنقید پر پابندی عائد کردیتی ہے۔'' اپنی ہانوویر کی قرارداد منظور کرتے ہوئے جرمنوں نے ایک ایک نکتہ لے کر ٹھیک وہی ترمیمیں مسترد کیں جو برنشٹائن نے پیش کی تھیں، جبکہ اپنی لیوبک کی قرارداد میں انہوں نے بذاتِ خود برنشٹائن کو، ان کا نام لے کر تنبیہ کی تھی۔ لیکن ہمارے ''آزاد'' نقال روسی ''تنقید'' اور روسی ''معیشت پسندی'' کے ایک بھی مظہر کی جانب خاص طور سے ایک بھی اشارہ نہیں کرتے۔ اس کا ذکر اس طرح چھوڑ جانے کے پیش نظر، نظریئے کے طبقاتی اور انقلابی کردار کے محض حوالے سے غلط تاویلیں پیش کرنے کا کہیں زیادہ وسیع امکان باقی رہ جاتا ہے خصوصاً اس صورت میں جبکہ

''پردیسی انجمن''، ''نام نہاد معیشت پسندی'' کو موقع پرستی سے تعبیر کرنے سے انکار کر رہی ہے (''دو کانفرنسیں''، صفحہ 8، پیراگراف اول)۔ لیکن یہ سب تو برسبیل تذکرہ تھا۔ خاص بات قابل غور یہ ہے کہ روس میں انقلابی سوشل ڈیماکریٹوں کے سلسلے میں موقع پرستوں کا رویہ جرمنی میں ان کے رویئے کے قطعی برعکس ہے۔ اس ملک میں جیسا کہ ہم جانتے ہیں، انقلابی سوشل ڈیماکریٹ، جو کچھ موجود ہے اس کو برقرار رکھنے کے حامی ہیں ـــــ پرانا پروگرام اور تدبیر، جن کا سب کو عام طور پر علم ہے اور کئی قرنوں کے تجربے سے ان کی تمام تر تفصیل کے ساتھ وضاحت ہوگئی ہے۔ لیکن ''نقاد'' تبدیلیاں متعارف کرنے کے خواہش مند ہیں اور چونکہ یہ نقاد خفیف اقلیت میں ہیں، اور چونکہ وہ اپنی ترمیمیت پسندانہ کوششوں میں نہایت بزدل ہیں، اس لئے ''جدتوں'' کو خالی مسترد کر دینے تک اپنے آپ کو محدود رکھنے میں اکثریت کی نیت کو سمجھا جا سکتا ہے۔ لیکن روس میں نقاد اور ''معیشت پسند'' ہی یہ چاہتے ہیں کہ جو کچھ موجود ہے اس کو برقرار رکھا جائے: ''نقاد'' ہم سے توقع کرتے ہیں کہ انہیں ہم مارکسی سمجھتے رہیں اور انہیں ''آزادیءتنقید'' کی ضمانت کر دیں جو ان کو پوری کی پوری حاصل ہے (کیونکہ درحقیقت انہوں نے پارٹی کے کسی وضع کے تعلقات کو کبھی تسلیم نہیں کیا تھا*، اور، اس

---

*عام پارٹی کے تعلقات اور پارٹی کی روایات کی غیر موجودگی کی حقیقت ہی سے، جو بطور خود روس اور جرمنی کے درمیان بنیادی فرق کی نمائندگی کرتی ہے، ہوش مند سوشلسٹوں کو آگاہی ہو جانی چاہئے تھی کہ اندھے پن سے نقالی نہ کریں۔ لیکن یہاں ایک مثال موجود ہے کہ روس میں ''تنقید کی آزادی'' کتنی دور تک جا سکتی ہے۔ روسی نقاد جناب بلگاکوف آسٹریائی نقاد ہرٹس کی یوں گوشمالی کرتے ہیں: ''باوجودیکہ ہرٹس نے جو نتیجے اخذ کئے ہیں وہ آزادانہ کئے ہیں، مگر اس نکتے پر (امداد باہمی کی انجمنوں کے مسئلے پر) وہ لگتا ہے کہ اپنی پارٹی کی رایوں سے زیادہ ہی وابستہ نظر آتے ہیں، اور اگرچہ وہ تفصیل میں اس سے اتفاق نہیں کرتے لیکن وہ مشترک اصول کو مسترد کرنے کی جرأت نہیں کر پاتے'' (''سرمایہ داری اور زراعت''، جلد 2، صفحہ 287)۔ سیاسی اعتبار سے غلام بنائی ہوئی ایک ریاست کی رعایا، جس میں ایک ہزار کی آبادی میں سے نو سو ننانوے میں سیاسی تابعداری رگ و ریشے میں بسی ہوئی ہے اور جو پارٹی کی عزت اور پارٹی تعلقات کے تصور سے قطعی بے نیاز ہیں ایک آئینی ریاست کے باشندے کی نہایت نخوت سے سرزنش کرتی ہے کہ وہ ''اپنی پارٹی کی رایوں سے زیادہ ہی وابستہ نظر آتے ہیں!'' واقعی ہماری غیر قانونی تنظیموں کے پاس سوائے اس کے کچھ اور کرنے کو نہیں ہے کہ آزادیءتنقید پر قراردادیں مرتب کیں......

کے علاوہ، ہمارے ہاں کبھی بھی کوئی عموماً تسلیم شدہ پارٹی ادارہ نہیں تھا جو کہ تنقید کی آزادی پر ''پابندی'' لگا سکتا ہو، خواہ وہ ہدایت کے ذریعے ہی کیوں نہ ہوتی)۔ ''معیشت پسند'' چاہتے ہیں کہ ''موجودہ تحریک کے خودمختارانہ کردار'' کو انقلابی تسلیم کرلیں (''ربوچیئے دیلو'' شمارہ 10، صفحہ 25)، یعنی جو کچھ موجود ہے اس کے ''جائز ہونے کو'' تسلیم کرلیا جائے۔ وہ چاہتے ہیں کہ ''نظریات ساز'' تحریک کو اس راستے سے ''موڑنے'' کی کوشش نہ کریں جس کا ''تعین مادی عناصر اور مادی ماحول کے عمل باہمی سے ہوتا ہے'' (''ایسکرا'' شمارہ 12 میں ''خط'')۔ وہ اس جدوجہد کو مطلوبہ کی حیثیت سے تسلیم کرانا چاہتے ہیں ''جسے موجودہ حالات میں چلانا مزدوروں کے لئے ممکن ہے''، اور واحد ممکن جدوجہد کی حیثیت سے اسے ''جسے آجکل وہ درحقیقت چلا رہے ہیں'' (''ربوچایا میسل'' کا ''علیحدہ ضمیمہ'' (36) صفحہ 14)۔ ہم انقلابی سوشل ڈیماکریٹ، اس کے برعکس، بلاارادیت کی پرستش سے غیر مطمئن ہیں، یعنی اس سے جو کہ ''فی الحال'' موجود ہے۔ ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ پچھلے چند برسوں سے جس تدبیر کا دور دورہ رہا ہے اسے تبدیل کیا جائے۔ ہم اعلان کرتے ہیں کہ ''اس سے پہلے کہ ہم متحد ہوں اور اس لئے کہ ہم متحد ہو سکیں، ہمیں حد بندی کے تمام مستحکم اور متعین خطوط کھینچ لینے چاہئیں'' (''ایسکرا'' کی اشاعت کا اعلان ملاحظہ فرمایئے)۔ مختصر یہ کہ جرمن اس کے حامی ہیں جو کہ موجود ہے اور تبدیلیوں کو مسترد کرتے ہیں۔ ہم اس کی تبدیلی کا مطالبہ کرتے ہیں جو موجود ہے اور اس کی تابعداری کو اور اس سے مصالحت کو مسترد کرتے ہیں۔

جرمن قراردادوں کے ہمارے ''آزاد'' نقال اس ''خفیف'' فرق کو دیکھ لینے میں ناکام رہ گئے۔

د۔ نظریاتی جدوجہد کی اہمیت پر اینگلس کے خیالات

''استدلال کشی، نظریہ پرستی''، ''پارٹی کا ہڈیوں کے پنجر میں تبدیل ہوجانا___ جو کہ فکر پر نہایت شدید احتیاطی پابندیاں عائد کرنے کا ناگزیر انجام ہوتا ہے''___ یہ ہیں وہ دشمن جن کے خلاف ''ربوچیئے دیلو'' میں ''آزادیٔ تنقید'' کے مجاہد علمبرداروں نے ہتھیار اُٹھائے ہیں۔ ہمیں بڑی خوشی ہے کہ مسئلہ سرفہرست لے آیا گیا ہے اور ہم اس میں صرف ایک اور کو شامل کرلینے کی

تجویز پیش کرتے ہیں:

اوراس کو پرکھنے والے کون ہیں؟

ہمارے سامنے ناشرین کے دو اعلانات ہیں۔ ایک ''پردیسی روسی سوشل ڈیماکریٹوں کی انجمن کے ترجمان جریدے ___ ''ربوچیئے دیلو'' کا پروگرام'' ہے (''ربوچیئے دیلو'' کے شمارہ 1 سے لے کر چھاپا ہوا) اور دوسرا ''محنت کی نجات'' کے گروہ (37) کی مطبوعات کے دوبارہ اجراء کا اعلان۔'' دونوں پر 1899ء کی تاریخ ہے، جبکہ ''مارکسزم کا بحران'' زیر بحث آئے ایک عرصہ ہو چکا تھا، اور ہم کیا دیکھتے ہیں؟ اس مظہر کا کوئی حوالہ یا نیا ترجمان اس مسئلے پر کیا رویہ اختیار کرنے والا ہے اس کے متعلق کوئی قطعی بیان پہلے اعلان میں ہم فضول تلاش کرتے رہیں گے۔ نظریاتی کام اور اب جو فوری فرائض اس کو درپیش ہیں ان کے بارے میں ایک لفظ بھی نہ تو اس پروگرام میں ملتا ہے نہ اس کے ضمیموں میں جو 1901ء میں ''پردیسی انجمن'' کی تیسری کانگرس (38) نے منظور کئے تھے (''دو کانفرنسیں'' صفحہ 18-15)۔ اس پورے عرصے میں ''ربوچیئے دیلو'' کی مجلس ادارت نے نظریاتی مسئلوں کو اس حقیقت کے باوجود نظرانداز کیا کہ یہی وہ مسئلے تھے جنہوں نے ساری دنیا میں تمام سوشل ڈیماکریٹوں کے ذہن میں ہیجان پیدا کر رکھا تھا۔

اس کے برعکس دوسرے اعلان میں سب سے پہلے، حالیہ چند برسوں میں نظریئے سے دلچسپی میں کمی آنے کی جانب اشارہ کیا گیا ہے، ''پرولتاریہ کی انقلابی تحریک کے نظریاتی پہلو پر خبرداری کے ساتھ توجہ دینے'' کا قطعی مطالبہ کیا گیا ہے اور ہماری تحریک کے ''برنشٹائنی اور دوسرے انقلاب دشمن رجحانات کی بے رحمانہ تنقید'' کی دعوت دی گئی ہے۔ ''زاریا'' کے آج تک کے شمارے واضح کرتے ہیں کہ اس پروگرام کی کس طرح تعمیل کی گئی ہے۔

اس طرح ہم دیکھتے ہیں کہ فکر کو ہڈیوں کا پنجر بنا دینے وغیرہ کے بارے میں بلند بانگ فقرے نظریاتی فکر کے ارتقاء سے لاتعلقی اور بے مائیگی کو چھپائے ہوئے ہیں۔ روسی سوشل ڈیماکریٹوں کا واقعہ عام یورپی مظہر کی برملا وضاحت کرتا ہے (جو عرصہ ہوا کہ جرمن مارکسی بھی سمجھ چکے ہیں) کہ جس آزادیءتنقید کے جھنڈے گاڑے جا رہے ہیں اس سے مراد ایک نظریئے کو دوسرے سے بدلنا نہیں بلکہ ہر طرح کے مربوط اور سوچے سمجھے نظریئے سے آزادی حاصل کرنا ہے، اس میں کسی ایک فلسفے سے ناوابستگی اور اصول کا فقدان مضمر ہے۔ جنہیں ہماری تحریک کی اصلی

حالت سے ذرا بھی واقفیت ہے، یہ دیکھے بغیر نہیں رہ سکتے کہ مارکسزم کے وسیع پھیلاؤ کے ساتھ ساتھ نظریاتی سطح ایک حد تک گر بھی گئی ہے۔ نہایت کم بلکہ یہاں تک کہ نظریاتی تربیت کے قطعی فقدان والے لوگوں کی خاصی تعداد تحریک میں اس کی عملی اہمیت اور اس کی عملی کامیابیوں کے باعث شامل ہوگئی۔ اس سے ہم اندازہ کر سکتے ہیں کہ ''ربوچیئے دیلو'' کتنی بے تکی بات کرتا ہے جبکہ وہ بڑی شان کے ساتھ مارکس کے اس بیان کا حوالہ دیتا ہے کہ ''ایک درجن پروگراموں کی بہ نسبت حقیقی تحریک کا ہر قدم زیادہ اہم ہوتا ہے''(39)۔ نظریاتی بدنظمی کے دور میں ان الفاظ کو دوہرانا کسی کے جنازے میں سوگواروں کو یہ دعا دینے کے مترادف ہے کہ یہ مبارک دن بار بار آئے۔ علاوہ ازیں مارکس کا یہ قول گوتھا پروگرام (40) پر ایک خط میں سے لیا گیا ہے جس میں انہوں نے اصولوں کی تشکیل میں کسی ایک فلسفے سے ناوابستگی کی سخت مذمت کی ہے۔ پارٹی لیڈروں کو مارکس نے لکھا تھا کہ اگر آپ کو متحد ہونا ہی ہے تو پھر تحریک کے عملی مقاصد کی تسکین کے لئے معاہدے کر لیجئے، لیکن اصولوں پر کسی قسم کی سودے بازی مت ہونے دیجئے، نظریاتی ''مراعات'' مت دیجئے۔ یہ تھا مارکس کا تصور اور اس کے باوجود ہم میں ایسے لوگ ہیں جو____ ان کے نام پر____ نظریئے کی اہمیت کو اصل سے کم کر کے بیان کرنے کے متلاشی ہیں!

انقلابی نظریئے کے بغیر کوئی انقلابی تحریک نہیں ہوسکتی۔ اس تصور پر ایک ایسے وقت میں حد سے زیادہ زوردار طریقے سے اصرار نہیں کیا جا سکتا جبکہ موقع پرستی کے فیشن ایبل پرچار اور عملی سرگرمی کی محدود ترین صورتوں پر جان چھڑکنے کا چولی دامن کا ساتھ ہو رہا ہے۔ حالانکہ روسی سوشل ڈیماکریٹوں کے لئے نظریئے کی اہمیت تین اور اسباب کے باعث بڑھ جاتی ہے، جنہیں اکثر فراموش کر دیا جاتا ہے: اول تو اس حقیقت کی وجہ سے کہ ہماری پارٹی محض تشکیل کے دور میں ہے، اس کے خدوخال ابھی بس واضح ہونے شروع ہی ہوئے ہیں اور انقلابی فکر کے دیگر رجحانات سے جو تحریک کو صحیح راستے سے بھٹکانے کے درپے ہیں، اپنا حساب بے باق کرنے سے ابھی تک وہ بہت دور ہے۔ اس کے برعکس عین ماضی قریب میں غیر سوشل ڈیماکریٹ انقلابی رجحانات کا احیاء دیکھنے میں آیا تھا (یہ ایک ایسی حالت کا رونما ہونا تھا جس کے بارے میں ایکسیلر وڈ نے کچھ زیادہ عرصہ نہیں ہوا کہ ''معیشت پسندوں'' کو خبردار کیا تھا)۔ ایسے حالات میں پہلی نظر میں جو چیز ''غیراہم'' غلطی معلوم ہوتی ہے، ممکن ہے وہی انتہائی افسوسناک نتائج کا باعث ہو اور صرف

کوتاہ نظر ہی فریقی جھگڑوں اور رنگ خیال کے باریک فرق میں سختی سے تمیز کرنے کو نامناسب یا فضول تصور کر سکتے ہیں۔ آئندہ کئی برس تک روسی سوشل ڈیماکریسی کی قسمت کا انحصار ممکن ہے انہیں میں سے کسی نہ کسی ''رنگ'' کی تقویت پر ہو۔

دوسرے سوشل ڈیماکریٹی تحریک اپنے جوہر اصلی کے اعتبار سے ایک بین الاقوامی تحریک ہے۔ اس کے معنے نہ صرف یہ ہیں کہ ہمیں اپنے ملک میں جارحانہ قوم پرستی کا تدارک کرنا چاہئے بلکہ یہ کہ ایک نوخیز ملک میں ابتدائی منزل میں تحریک صرف اسی صورت سے کامیاب ہوسکتی ہے جبکہ وہ دوسرے ملکوں کے تجربوں سے استفادہ کرے۔ ان تجربوں سے استفادہ کرنے کے لئے ان سے محض روشناس ہونا یا تازہ ترین قراردادوں کو محض نقل کر لینا کافی نہیں ہوتا۔ جو چیز چاہئے ہوتی ہے وہ ان تجربوں کا تنقیدی جائزہ لینے کی اور اپنے طور پر ان کی آزمائش کرنے کی صلاحیت ہے۔ وہی جو یہ محسوس کرتا ہے کہ مزدور طبقے کی جدید تحریک کس قدر زبردست پیمانے پر بڑھ گئی ہے اور اس کی شاخیں پھوٹ نکلی ہیں، یہ سمجھ پائے گا کہ اس فرض کو انجام دینے کے لئے نظریاتی قوتوں اور سیاسی (و نیز انقلابی) تجربے کا کتنا بڑا ذخیرہ درکار ہوتا ہے۔

تیسرے، روسی سوشل ڈیماکریسی کے قومی فرائض ایسے ہیں کہ دنیا کی دوسری کسی سوشلسٹ پارٹی کو درپیش نہیں ہوئے تھے۔ آگے چل کر موقع آئے گا تو ہم ان سیاسی اور تنظیمی فرائض پر روشنی ڈالیں گے جو پوری قوم کو مطلق العنانی کے جوئے سے نجات دلانے کا کام ہمارے اوپر عائد کرتا ہے۔ اس موقع پر تو ہم محض یہ بیان کرنا چاہتے ہیں کہ ہراول کے مجاہد کے فرائض کی تکمیل وہی پارٹی کر سکتی ہے جس کی ہدایت سب سے زیادہ ترقی یافتہ نظریہ کر رہا ہو۔ ٹھوس طریقے سے اس کے معنے سمجھنے کے لئے قارئین کو روسی سوشل ڈیماکریسی کے ہرتسن، بلینسکی، چرنیشیفسکی اور 1870ء کی دہائی کے انقلابیوں میں سے جگمگاتے ستارے جیسے پیش رووں کو یاد کر لینا چاہئے۔ انہیں اس عالمگیر اہمیت پر غور کرنا چاہئے جواب روسی ادب حاصل کرتا جا رہا ہے۔ انہیں...... خیر اتنا ہی کافی ہوگا!

سوشل ڈیماکریٹی تحریک میں نظریئے کی اہمیت کے بارے میں 1874ء میں اینگلس نے کیا کہا تھا، آیئے ہم اس کا اقتباس پیش کریں۔ سوشل ڈیماکریسی کی عظیم جدوجہد کی، اینگلس دو (سیاسی اور معاشی) صورتیں نہیں، جیسا کہ ہم لوگوں میں رواج ہے، بلکہ تین تسلیم کرتے ہیں اور

نظریاتی جدوجہد کو پہلی دو کے برابر ہی رکھتے ہیں۔ جرمن مزدور طبقے کی تحریک کو، جو عملی اور سیاسی اعتبار سے طاقتور ہوگئی تھی، ان کی ہدایات، آج کل کے مسئلوں اور تنازعوں کے نقطۂ نظر سے اس قدر سبق آموز ہیں کہ ہم اُمید کرتے ہیں کہ ''Der deutsche Bauernkrieg''* کی جو عرصہء دراز سے ایک کمیاب کتاب ہوگئی ہے، ان کی تمہید میں سے ایک طویل اقتباس پیش کرنے پر قارئین ہم سے ناراض نہیں ہوں گے:

''جرمن مزدوروں کو باقی یورپ کے مزدوروں پر دو اہم فوقیتیں حاصل ہیں۔ اول تو یہ کہ وہ یورپ کی سب سے زیادہ نظریاتی قوم سے متعلق ہیں، اور انہوں نے اس نظریاتی احساس کو جسے جرمنی کے نام نہاد ''تعلیم یافتہ'' طبقوں نے قریب قریب مکمل طریقے سے گنوا دیا ہے، برقرار رکھا ہے۔ جرمن فلسفے، خصوصاً ہیگل کے فلسفے کے بغیر، جو جرمن سائنٹیفک سوشلزم کا پیش رو ہے جو کہ کبھی بھی وجود میں آنے والی واحد سائنٹیفک سوشلزم ہے، یہ کبھی عالم وجود میں نہ آتی۔ مزدوروں میں نظریاتی احساس کے بغیر یہ سائنٹیفک سوشلزم ان کے جسم و جان کا یوں حصہ کبھی نہ ہوتی جیسے کہ اب ہے۔ اس سے کس قدر بے حساب فائدہ پہنچا ہے اس کو، ایک طرف تو، ہر طرح کے نظریئے کی جانب اس بے نیازی میں دیکھا جا سکتا ہے جو کہ ان خاص اسباب میں سے ایک ہے جن کے باعث انگریزوں کے مزدور طبقے کی تحریک، الگ الگ یونینوں کی شاندار تنظیم کے باوجود اس قدر سست رفتاری سے رینگ رینگ کر آگے بڑھتی ہے، دوسری طرف اس شرارت اور پراگندگی میں جو پرودھون ازم نے اپنی اصل شکل میں فرانسیسیوں اور بلجیمیوں میں اور باکونین کے ہاتھوں اور بھی بگاڑی ہوئی شکل میں، اسپینیوں اور اطالویوں میں پھیلائی۔

''دوسرا فائدہ یہ ہے کہ تاریخ وار دیکھا جائے تو مزدوروں کی تحریک میں جرمن قریب قریب سب سے آخر میں آئے تھے۔ جس طرح کہ جرمن نظریاتی سوشلزم یہ بات کبھی ہرگز فراموش نہیں کرے گی کہ سین سائمن، فوریئے اور اووین ___ ان تین حضرات کے کندھوں پر ٹکی ہوئی ہے جو اپنے تمام تر عجیب و غریب تصورات اور خیالی پلاؤ کے باوجود ہر وقت اور زمانے کے ممتاز ترین مفکروں میں اپنی جگہ بنا گئے ہیں اور جن کی فکر رسا نے بے شمار چیزوں کا پہلے سے اندازہ لگا لیا تھا،

Dritter Abdruck, Leipzig 1875. Verlag der Genossenchafts. buchdruckerei*

(''جرمنی میں کسانوں کی جنگ''۔ تیسرا ایڈیشن۔ کوآپریٹو ناشرین، لیپزگ، 1875ء۔ ایڈیٹر)

جن کے درست ہونے کو ہم اب سائنٹیفک اعتبار سے ثابت کر رہے ہیں ___ اسی طرح جرمنی میں عملی مزدور تحریک کو یہ کبھی ہرگز بھی نہ بھولنا چاہئے کہ اس نے برطانوی اور فرانسیسی تحریکوں کے کندھوں کا سہارا لے کر نشو ونما حاصل کی ہے، یہ کہ ان کے مہنگے داموں حاصل کئے ہوئے تجربے کو اس نے محض استعمال کیا اور اب ان کی غلطیوں سے، جو کہ ان کے اپنے زمانے میں بیشتر ناگزیر تھیں، بچ سکتے تھے۔ برطانوی ٹریڈ یونینوں اور فرانسیسی مزدوروں کی سیاسی جدوجہد کی مثال کے بغیر، خاص طور سے پیرس کمیون کی پیدا کی ہوئی زبردست لہر کے بغیر ہم اب کہاں ہوتے؟

''جرمن مزدوروں کی تعریف کرنی چاہئے کہ انہوں نے اپنے ہاں کی کیفیت کی سہولتوں سے نہایت سمجھ بوجھ کے ساتھ فائدہ اُٹھایا ہے۔ جب سے مزدوروں کی تحریک وجود میں آئی ہے تب سے پہلی بار جدوجہد تینوں سمتوں ___ نظریاتی، سیاسی اور عملی و معاشی (سرمایہ داروں کا مقابلہ) ___ سے ہم آہنگی اور تعلق باہمی کے ساتھ اور باقاعدہ طریقے سے کی جا رہی ہے۔ اسی میں، گویا کہ چاروں طرف سے ایک ہی نکتے کی سمت میں حملے ہی میں، جرمن تحریک کی قوت اور ناقابل تسخیر ہونے کی کیفیت مضمر ہے۔

''ایک طرف تو اس فائدہ مند صورت حال کے اور دوسری طرف انگریزی تحریک علیحدہ ہونے کی مخصوص صفات اور فرانسیسی تحریک زبردستی کچل دی جانے کے باعث جرمن مزدور فی الحال پرولتاری جدوجہد کے ہراول دستے میں پہنچ گئے ہیں۔ اس قابل احترام مقام پر رہنے کی، حالات انہیں کب تک اجازت دیں گے، اس کے بارے میں کوئی پیش گوئی نہیں کی جا سکتی۔ لیکن ہمیں اُمید کرنی چاہئے کہ جب تک وہ وہاں ہیں، اپنے فرائض شایان شان طریقے سے ادا کریں گے۔ جدوجہد اور ہلچل کے ہر میدان میں اس کا مطالبہ ہے کہ کوششیں دوچند کر دی جائیں۔ رہنماؤں کا خاص طور پر فرض ہوگا کہ وہ تمام نظریاتی مسئلوں کے بارے میں ہمیشہ سے زیادہ واضح بصیرت حاصل کریں، دنیا کے بارے میں پرانے نظریئے سے ورثے میں ملنے والے روایتی جملوں کے اثر سے اپنے آپ کو زیادہ سے زیادہ آزاد کر لیں اور یہ بات اپنے ذہن میں متواتر رکھیں کہ سوشلزم کا، چونکہ وہ ایک سائنس ہو گئی ہے، مطالبہ ہے کہ اس پر ایک سائنس کی طرح ہی عمل کیا جائے یعنی یہ کہ اس کا مطالعہ کیا جاتا رہے۔ کام یہ ہوگا کہ اس طرح جو سمجھ بوجھ حاصل ہو اس کو ہمیشہ سے زیادہ واضح کر کے مزدور جنتا میں اور بھی زیادہ جوش وخروش کے ساتھ پھیلایا جائے، پارٹی اور ٹریڈ یونینوں،

دونوں کی تنظیم ہمیشہ سے زیادہ مستحکم طریقے سے متحد کردی جائے......

"اگر جرمن مزدور اس طریقے سے ترقی کریں گے تو ٹھیک یہ تو نہیں ہوگا کہ وہ تحریک کی سربراہی کریں ___ اس تحریک کے مفاد میں یہ ہرگز نہیں ہے کہ کسی مخصوص ملک کے مزدور اس کے آگے آگے چلیں ___ لیکن صف جنگ میں ان کو قابل احترام مقام ضرور حاصل رہے گا، اور جب یا تو غیر متوقع شدید آزمائشیں یا اہم واقعات ان سے زیادہ جرأت، زیادہ عزم اور توانائی کا مطالبہ کریں گے تو وہ اس معرکے کے لئے تیار مسلح کھڑے ہوں گے۔"

اینگلس کے اقوال پیغمبرانہ ثابت ہوئے۔ چند ہی برسوں کے اندر جرمن مزدوروں کو سوشلسٹ دشمن ہنگامی قانون کی شکل میں، غیر متوقع شدید آزمائشوں سے دوچار ہونا پڑا، اور ان آزمائشوں کا مقابلہ کرنے جب وہ کھڑے ہوئے تو معرکے کے لئے مسلح تھے اور ان سے فتح ونصرت کے ساتھ گزر جانے میں کامیاب ہوئے۔

روسی پرولتاریہ کو اس سے بھی زیادہ بے حساب شدید آزمائشوں سے گزرنا پڑے گا۔ اس کو ایک ایسے دیو سے لڑنا پڑے گا جس کے سامنے ایک آئین والے ملک کا سوشلسٹ دشمن ہنگامی قانون محض بالشتیہ معلوم ہوگا۔ تاریخ نے اب ہمیں ایک فوری فرض سے دوچار کر دیا ہے جو کہ کسی ملک کے پرولتاریہ کو درپیش ہونے والے تمام فوری فرائض میں سب سے زیادہ انقلابی ہے۔ نہ صرف یورپ بلکہ (اب کہا جا سکتا ہے کہ) ایشیا کے رجعت پسندوں کے سب سے زیادہ مضبوط قلعے کو مسمار کرنے کے اس فرض کی تکمیل روسی پرولتاریہ کو بین الاقوامی انقلابی پرولتاریہ کا ہراول بنا دے گی، اور ہمیں حق پہنچتا ہے کہ یہ اعزاز حاصل کرنے کو شمار میں لے آئیں، جو ہم سے پہلے آنے والے، 1870ء کی دہائی کے انقلابیوں نے پہلے ہی کر لیا تھا، بشرطیکہ ہم اپنی تحریک میں جو ہزاروں گنی زیادہ وسیع اور زیادہ گہری ہے، ویسی ہی پُرعزم اور پُرزور لگن کی روح پھونکنے میں کامیاب ہو جائیں۔

عوام الناس کی بلا ارادیت اور سوشل ڈیماکریٹوں کا شعور

ہم کہہ چکے ہیں کہ ہماری تحریک میں جو کہ 1870ء کی دہائی کی تحریک سے زیادہ وسیع اور زیادہ گہری ہے، ویسی ہی پُرعزم اور پُرزور لگن کی روح پھونکی جانی چاہئے۔ درحقیقت، ہمارے خیال میں اب تک کسی نے بھی اس بات پر شبہ نہیں کیا ہے کہ آجکل کی تحریک کی قوت عوام الناس کی (خصوصاً صنعتی پرولتاریہ کی) بیداری میں مضمر ہے اور یہ کہ اس کی کمزوری انقلابی رہنماؤں کے شعور اور پیش قدمی کی کمی میں۔

لیکن پچھلے دنوں ایک ہوش ربا دریافت ہوئی ہے جس سے اس مسئلے پر اب تک کے تمام مروجہ نظریات کے مسترد ہو جانے کا خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔ یہ دریافت ''ربوچیئے دیلو'' نے کی ہے جس نے ''ایسکرا'' اور ''زاریا'' سے اپنے مناظرے میں الگ الگ نکات پر اعتراضات کرنے تک ہی اپنے آپ کو محدود نہیں رکھا بلکہ اور زیادہ گہرے نصب العین ___ ''بلا ارادہ اور شعوری طور پر'' باضابطہ'' عنصر کی نسبتی اہمیت کے مختلف تخمینوں'' کو ''عام اختلافات رائے'' پر محمول کرنے کی کوشش کی۔ ''ربوچیئے دیلو'' نے اپنی فرد جرم ''نشوونما کے معروضی یا بلا ارادی عنصر کی اہمیت کو اصل سے کم کر کے بیان کرنے'' کی شکل میں عائد کی*۔ اس پر ہمارا کہنا ہے: ''ایسکرا'' اور ''زاریا'' سے مناظرے کا اگر اس سے زیادہ اور کوئی نتیجہ نہیں نکلا ہے کہ ''ربوچیئے دیلو'' کو یہ ''عام اختلافات رائے'' سوجھے، تو صرف اسی سے ہمیں قابل لحاظ اطمینان ہو جائے گا، اتنا اہم ہے یہ نکتہ اور اس قدر واضح پور اس سے آجکل کے ان نظریاتی اور سیاسی اختلافات کے اصل جوہر پر روشنی پڑتی ہے

* ''ربوچیئے دیلو'' شمارہ 10، ستمبر 1901ء، صفحات 17-18، خط کشیدہ ''ربوچیئے دیلو'' کا۔

جو کہ روسی سوشل ڈیما کریٹوں میں موجود ہیں۔

اس وجہ سے شعور اور بلاارادیت کے درمیان تعلق کا سوال اس قدر زبردست عام دلچسپی کا ہے اور اس وجہ سے اس مسئلے پر زیادہ تفصیل سے غور کرنا چاہئے۔

ا۔ بلاارادہ تلاطم کا آغاز

گذشتہ باب میں ہم نے اشارہ کیا ہے کہ 1890ء کی دہائی کے وسط میں روس کے تعلیم یافتہ نوجوان مارکسزم کے نظریوں میں کس قدر عام طریقے سے محو تھے۔ اسی دور میں 1896ء کی سینٹ پیٹرس برگ کی مشہور صنعتی جنگ (41) کے بعد جو ہڑتالیں ہوئیں انہوں نے ایسی ہی عمومی خاصیت اختیار کر لی تھی۔ پورے روس میں ان کے پھیلے ہوئے ہونے سے نئی بیداری لانے والی مقبول عام تحریک کی گہرائی صاف طور پر واضح ہوگئی، اور اگر ہم ''بلاارادی عنصر'' کی بات کرتے ہیں تو پھر، یقیناً، ہڑتال کی یہی وہ تحریک ہے جسے سب سے پہلے اور مقدم، بلاارادی تصور کرنا چاہئے۔ لیکن ارادیت اور بلاارادیت میں فرق ہوتا ہے۔ روس میں 1860ء اور 1870ء کی دہائیوں میں (اور یہاں تک کہ انیسویں صدی کے پہلے نصف میں بھی) ہڑتالیں ہوئی تھیں اور ان کے ساتھ ساتھ مشینوں وغیرہ کو ''بلاارادہ'' تباہ و برباد بھی کر ڈالا گیا تھا۔ ان ''بغاوتوں'' سے موازنہ کریں تو 1890ء کی دہائی کی ہڑتالوں کو ''شعوری'' تک کہا جا سکتا ہے، اس مدت میں مزدور طبقے کی تحریک نے جو ترقی کی تھی اس کو وہ اس حد تک نمایاں کر دیتی۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ''بلاارادی عنصر'' اصلیت میں، شعور کی نامکمل صورت سے زیادہ یا کم کسی اور چیز کو ظاہر نہیں کرتا۔ ابتدائی دور کی بغاوتیں بھی ایک حد تک شعور کی بیداری کا اظہار کیا کرتی تھیں۔ اس نظام کے مستقل ہونے پر مزدوروں کا مدتوں پرانا اعتقاد ختم ہونے لگ گیا تھا جو ان کو کچلا کرتا تھا، اور انہوں نے...... میں یہ تو نہیں کہوں گا کہ اجتماعی مزاحمت کو سمجھنا بلکہ اس کی ضرورت کو، ارباب اختیار کے سامنے غلامانہ طریقے سے سر تسلیم خم کرنا ترک کر کے، محسوس کرنا شروع کر دیا تھا۔ لیکن پھر بھی اس میں جدوجہد کی بہ نسبت جان پر کھیل کر اور انتقام کے جذبے کے تحت پھوٹ پڑنے کی نوعیت زیادہ تھی۔ 1890ء کی دہائی کی ہڑتالوں نے شعور کی زیادہ جھلکیاں دکھائیں، متعین مطالبے پیش کئے گئے، ہڑتال کا وقت سوچ بچار کے مقرر کیا گیا، دوسری جگہوں کی صورتوں اور مثالوں کو زیر بحث لایا

گیا، وغیرہ۔ بغاوتیں مظلوموں کی محض مزاحمت کی حیثیت رکھتی تھیں، جبکہ باقاعدہ ہڑتالیں طبقاتی جدوجہد کی ابتدائی صورت تھیں، مگر صرف ابتدائی صورت۔ ان ہڑتالوں پر اگر بجائے خود غور کیا جائے تو وہ محض ٹریڈ یونین کی جدوجہد کی حیثیت رکھتی تھیں، ابھی تک سوشل ڈیما کریٹ جدوجہد نہیں بنی تھیں۔ انہوں نے مزدوروں اور مالکوں کے درمیان مخالفت پیدا ہونے کی نشاندہی کی، لیکن پورے جدید سیاسی اور سماجی نظام سے ان کے مفادات کی ناقابل مصالحت مخالفت کا مزدوروں کو شعور نہیں تھا اور نہ ہو سکتا تھا، یعنی ان کا ابھی تک سوشل ڈیما کریٹ شعور نہیں تھا۔ ان معنوں میں، 1890ء کی دہائی کی ہڑتالیں، ''بغاوتوں'' کے مقابلے میں زبردست ترقی کا اظہار کرنے کے باوجود، خالصاً بلاارادی تحریک رہیں۔

ہم نے کہا ہے کہ مزدوروں میں سوشل ڈیما کریٹ شعور ہو ہی نہیں سکتا تھا۔ اسے ان میں باہر سے لانا پڑتا۔ تمام ملکوں کی تاریخ ظاہر کرتی ہے کہ مزدور طبقہ، خالصاً خود اپنی کوشش سے، محض ٹریڈ یونینی شعور ___ یعنی یہ عقیدہ کہ یونینوں میں باہم دگر ملنا، مالکوں سے لڑنا اور حکومت کو ضروری مزدور قوانین وغیرہ منظور کرنے کے لئے مجبور کرنے کی کوشش کرنا ضروری ہے، پیدا کرنے کی اہلیت رکھتا ہے*۔ سوشلزم کے نظریئے نے، مگر، ان فلسفیانہ، تواریخی اور معاشی نظریوں سے نمو پائی جو مالدار طبقوں کے تعلیم یافتہ نمائندوں نے، دانشوروں نے وضع کئے تھے۔ اپنے سماجی رتبے کے اعتبار سے جدید سائنٹیفک سوشلزم کے بانی، مارکس اور اینگلس خود بورژوا دانشور طبقے سے تعلق رکھتے تھے۔ اسی طرح سے، روس میں، سوشل ڈیما کریسی کا نظریاتی فلسفہ مزدور طبقے کی تحریک کی بلاارادہ نمو سے قطعی غیر متعلق طریقے سے ابھرا، انقلابی سوشلسٹ دانشوروں میں فکر کی قدرتی اور ناگزیر نشوونما کے نتیجے میں یہ اُبھرا تھا۔ زیر بحث مدت، 1890ء کی دہائی کے وسط میں، یہ فلسفہ نہ صرف ''محنت کی نجات'' کے گروہ کے مکمل طریقے سے مرتبہ پروگرام کی نمائندگی کرتا تھا، بلکہ اس نے روس میں انقلابی نوجوانوں کی اکثریت کو اپنا حامی بھی بنا لیا تھا۔

---

* ٹریڈ یونین ازم ''سیاست'' کو مکمل طریقے سے خارج نہیں کرتی، جیسے کہ بعضوں کا خیال ہے۔ ٹریڈ یونینوں نے کچھ سیاسی (لیکن سوشل ڈیما کریٹ نہیں) ہلچل اور جدوجہد ہمیشہ کی ہے۔ ٹریڈ یونینی سیاست اور سوشل ڈیما کریٹ سیاست کے فرق پر ہم اگلے باب میں غور کریں گے۔

چنانچہ ہمارے پاس دونوں چیزیں تھیں، محنت کش عوام الناس کی بلاارادہ بیداری، باشعور زندگی اور باشعور جدوجہد کی جانب ان کی بیداری بھی اور انقلابی نوجوان بھی، جو سوشل ڈیما کریٹی نظریئے سے آراستہ تھے اور مزدوروں کی جانب زور لگا کر بڑھ رہے تھے۔ اس سلسلے میں عام طور پر فراموش کر دی جانے والی (اور نسبتاً غیر معروف) حقیقت بیان کر دینی خاص طور پر اہم ہے کہ اگرچہ اس دور کے ابتدائی سوشل ڈیما کریٹ معاشی ہلچل نہایت جوش وخروش سے چلایا کرتے تھے (اس سرگرمی میں حقیقی معنوں میں ان کارآمد ہدایات سے روشنی حاصل کر کے جو ''ہلچل پر'' نامی ایک کتابچے میں، جو کہ ابھی مسودے ہی کی صورت میں تھا، درج تھیں)، لیکن اس کو وہ اپنا واحد فرض تصور نہیں کیا کرتے تھے۔ اس کے برعکس، بالکل شروع ہی سے انہوں نے روسی سوشل ڈیما کریسی کے لئے انتہائی دوررس تاریخی فرائض، عموماً، اور مطلق العنانی کا تختہ پلٹنے کا فریضہ، خصوصاً، متعین کر دیئے تھے۔ چنانچہ 1895ء کے آخر میں سوشل ڈیما کریٹوں کے سینٹ پیٹرس برگ کے گروہ نے، جس نے ''مزدور طبقے کی آزادی کی مجاہد یونین''(42) کی بنا ڈالی تھی، ''ربوچیئے دیلو'' نام کے ایک اخبار کا پہلا شمارہ تیار کیا تھا۔ یہ شمارہ چھاپے خانے میں جانے کے لئے تیار ہی ہوا تھا کہ 8 دسمبر 1895ء کی شب کو، اس گروہ کے ایک رکن اناتولی وانیئف * کے گھر پر پولیس نے چھاپہ مار کر اس پر قبضہ کر لیا تھا، چنانچہ ''ربوچیئے دیلو'' کے پہلے شمارے کو دن کی روشنی ہی دیکھنی نصیب نہ ہوئی۔ اس شمارے کے اداریے میں (جسے آج سے شاید تیس برس بعد کوئی ''روسکایا استارینا''(43) محکمہء پولیس کے محافظ خانے سے ڈھونڈ کر نکالے) روس کے مزدور طبقے کے تاریخی فرائض کا خاکہ پیش کیا گیا تھا اور ان میں سیاسی آزادی کے حصول کو سرفہرست رکھا گیا تھا۔ اسی شمارے میں ایک مضمون بعنوان ''ہمارے وزراء کیا سوچ رہے ہیں؟'' بھی شامل تھا جو ابتدائی تعلیمی کمیٹیوں کے پولیس کے ہاتھوں کچل دیئے جانے کے بارے میں تھا۔ ان کے علاوہ سینٹ پیٹرس برگ سے اور روس کے دوسرے حصوں سے آئے ہوئے خطوط تھے (مثلاً یاروسلاول گبیرنیہ

---

* ا۔ا۔ وانیئف نے تپ دق کے عارضے سے، جو انہیں جلاوطنی سے قبل جیل خانے میں قید تنہائی کے دوران میں لاحق ہو گئی تھی، 1899ء میں، مشرقی سائبیریا میں انتقال کیا۔ یہی وجہ ہے کہ ہم نے مندرجہء بالا اطلاع کو شائع کرنا ممکن تصور کیا، جس کے قابل اعتبار ہونے کی ہم ضمانت کرتے ہیں کیونکہ ہمیں یہ ان حضرات سے ملی ہے جو ا۔ا۔ وانیئف سے قریبی طور پر اور براہ راست واقف تھے۔

میں مزدوروں کے قتل عام پر ایک خط (44)۔ 1890ء کی دہائی کے روسی سوشل ڈیما کریٹوں کی، اگر ہمیں غلط فہمی نہیں ہے تو یہ ''پہلی کوشش'' خالص مقامی اخبار نہیں تھا، اس سے بھی کم ''معاشی''، بلکہ اس کا مقصد ہڑتال کی تحریک کو مطلق العنانی کے خلاف انقلابی تحریک سے متحد کرنا اور سوشل ڈیما کریسی کی حمایت میں ان سب کو جیت لینا تھا جو رجعت پسند ظلمت پرستی کی پالیسی سے کچلے ہوئے تھے۔ اس دور کی تحریک کی صورت حال سے جسے بھی ذرا واقفیت حاصل ہوگی اس بات پر شبہ نہیں کرے گا کہ اس قسم کے اخبار کا دارالخلافے کے مزدوروں اور انقلابی دانشوروں نے پُر جوش خیر مقدم کیا ہوتا اور اس کی اشاعت کثیر ہوتی۔ اس مہم کی ناکامی سے محض یہ ظاہر ہوا کہ اس دور کے سوشل ڈیما کریٹ اپنے انقلابی تجربے اور عملی تربیت کی کمی کے باعث فوری ضرورتیں پوری نہ کر سکے۔ ''سینٹ پیٹرس برگسکی ربوچی لستوک''(45) اور خصوصاً ''ربوچایا گزیتا'' اور روسی سوشل ڈیما کریٹک لیبر پارٹی کے جو 1898ء کے موسم بہار میں قائم کی گئی تھی، ''مینی فسٹو'' کے بارے میں بھی یہی کہنا چاہئے۔ اس طرح تیار نہ رہنے پر ہم یقینی طور پر اس زمانے کے سوشل ڈیما کریٹوں کو قصوروار ٹھہرانے کا تو خواب بھی نہیں دیکھ سکتے۔ لیکن اس تحریک سے مستفید ہونے اور اس سے عملی سبق حاصل کرنے کے لئے ہمیں فرداً فرداً ہر غلطی کے اسباب اور اہمیت کو مکمل طور سے سمجھ لینا چاہئے۔ اس لئے یہ بات ثابت کرنی بہت ہی ضروری ہے کہ سوشل ڈیما کریٹوں میں سے، جو 1895-98ء کی مدت میں سرگرم عمل تھے، کچھ (ممکن ہے کہ شاید اکثریت) ان دنوں بھی، ''بلاارادہ'' تحریک کے بالکل شروع ہی میں، انتہائی وسیع پروگرام اور مجاہدانہ تدبیر کا لائحہ عمل لے کر سامنے آنے کو بجا طور پر ممکن تصور کرتے تھے*۔ بیشتر انقلابیوں میں تربیت کی کمی، جو پوری طرح

* ''1890ء کی دہائی کے اواخر کے سوشل ڈیما کریٹوں کی سرگرمیوں کی جانب مخالفانہ رویہ اختیار کر کے، ان دنوں چھوٹے چھوٹے مطالبوں کے لئے جدوجہد کرنے کے علاوہ کوئی اور کام کرنے کے حالات موجود نہ ہونے کو ''ایسکرا'' نظرانداز کر دیتا ہے۔'' یہ بات ''معیشت پسندوں'' نے ''روسی سوشل ڈیما کریٹ ترجمانوں کے نام خط'' میں واضح کی تھی (''ایسکرا'' شمارہ 12)۔ اوپر جو حقائق پیش کئے گئے ہیں وہ واضح کرتے ہیں کہ ''حالات موجود نہ ہونے'' کے متعلق دعویٰ حقیقت کے قطعی برعکس ہے۔ 1890ء کی دہائی کے اواخر ہی میں نہیں بلکہ وسط میں بھی دوسرے کام کے لئے تمام حالات موجود تھے، علاوہ چھوٹے چھوٹے مطالبوں کے لئے جدوجہد کرنے کے ___ تمام حالات سوائے لیڈروں کی مناسب تربیت کے۔ صاف صاف تسلیم کرنے کے بجائے کہ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

قدرتی مظہر تھا، کسی قسم کے خاص خدشات پیدا نہیں کرتی۔ اگر فرائض کی صحیح وضاحت ہو جاتی، ان کی تکمیل کے لئے بار بار کوششیں کرنے کی توانائی موجود ہوتی تو عارضی ناکامیاں بدقسمتی کا محض ایک حصہ ہوتیں۔ انقلابی تجربہ اور تنظیمی ہنر ایسی چیزیں ہیں جو سیکھی جاسکتی ہیں بشرطیکہ انہیں سیکھنے کی خواہش ہو، بشرطیکہ کوتاہیوں کو تسلیم کیا جائے جو انقلابی سرگرمی میں ان کو آدھے سے زیادہ دور کر لینے کا راستہ ہوتا ہے۔

لیکن جو کچھ بدقسمتی کا محض ایک حصہ تھا وہ اس وقت پوری بدقسمتی بن گیا جبکہ یہ شعور دھندلا ہونا شروع ہو گیا (مذکورہ گروہوں میں یہ بخوبی بیدار تھا)، جبکہ ایسے لوگ اور یہاں تک کہ سوشل ڈیما کریٹ ترجمان بھی ـــــ نمودار ہو گئے جو کوتاہیوں کو خوبیاں سمجھنے کو مستعد ہو گئے، جنہوں نے بلاارادیت کے سامنے غلاموں کی طرح سر جھکا دینے کے لئے نظریاتی بنیاد بھی ایجاد کرنے کی کوشش کی۔ وقت آ گیا ہے کہ اس رجحان سے نتائج اخذ کئے جائیں جس کے متن کو غلطی سے اور حد سے زیادہ محدود انداز میں ''معیشت پسندی'' سے موسوم کیا جاتا ہے۔

ب۔ بلاارادیت کے سامنے جھکنا۔ ''ربوچایا میسل''

بلاارادیت کی اس تابعداری کے ادبی مظاہر پر بحث کرنے سے پہلے ہم مندرجہ ذیل واقعے کو (جو مذکورہ صدر راوی سے سنا ہے) بیان کرنا چاہیں گے جو ان حالات پر روشنی ڈالتا ہے جن میں روسی سوشل ڈیما کریسی کے آئندہ چل کر آپس میں ٹکرانے والے دو رجحانات سینٹ پیٹرس برگ میں کام کرنے والے ساتھیوں میں پیدا ہوئے اور بڑھنے لگے۔ 1897ء کے شروع میں، جلاوطنی سے کچھ ہی قبل، وانییف اور ان کے کئی ساتھیوں نے ایک نجی جلسے (46) میں شرکت کی جس میں ''مزدور طبقے کی آزادی کی مجاہد یونین'' کے ''بوڑھے'' اور ''نوجوان'' ممبر جمع ہوئے تھے۔ گفتگو کا خاص موضوع تنظیم کا سوال تھا خصوصاً ''مزدوروں کے باہمی مفاد کے چندے کے قواعد''

(بقیہ حاشیہ) ہم، نظریات سازوں، رہنماؤں میں مناسب تربیت کی کمی تھی ـــــ 'معیشت پسند' ساری ذمہ داری ''حالات موجود نہ ہونے'' پر، مادی گردوپیش کے اس تاثر پر منتقل کرنے کے متلاشی ہیں جو اس شاہراہ کا تعین کرتا ہے جس سے تحریک کو کوئی بھی نظریات ساز گریز نہ کرا سکے گا۔ بلاارادیت کے سامنے غلامانہ طریقے سے سر جھکا دینے کے علاوہ، یہ کیا ہے، خود اپنی کوتاہیوں پر ''نظریات سازوں'' کا فدا ہو جانا نہیں تو کیا ہے؟

جو طے شدہ شکل میں ''لیستوک ربوتینکا''(47) شمارہ10-9 صفحہ 46 پر شائع ہوئے تھے۔ ''بوڑھے'' ممبروں (''دسمبریوں'' جیسا کہ سینٹ پیٹرس برگ کے سوشل ڈیما کریٹ انہیں مذاق میں کہا کرتے تھے) اور کئی ''نوجوان'' ممبروں کے (جنہوں نے بعد میں ''ربوچایا میسل'' کے کام میں سرگرم حصہ لیا) درمیان فوراً ہی شدید اختلافات پیدا ہو گئے، اور گرما گرم بحث چھڑ گئی۔ ''نوجوان'' ممبران قواعد کے خاص اصولوں کی اسی شکل میں حمایت کر رہے تھے جس میں کہ وہ شائع ہوئے تھے۔ ''بوڑھے'' ممبروں کا کہنا تھا کہ اولین ضرورت یہ نہیں تھی بلکہ ''مجاہد یونین'' کو انقلابیوں کی ایک ایسی تنظیم میں مستحکم کرنا تھا، مزدوروں کے باہمی مفاد کے مختلف چندوں، طالب علموں کے پروپیگنڈے کے حلقوں وغیرہ کو جس کے تابع ہونا چاہئے۔ یہ کہنے کی تو چنداں ضرورت نہیں کہ اس تکرار کے فریقین کو اس وقت دور دور یہ احساس نہیں تھا کہ یہ اختلافات ایک شگاف پڑ جانے کی ابتداء تھی، اس کے برعکس ان کو وہ بالکل الگ تھلگ اور سرسری سی بات سمجھے۔ لیکن یہ واقعہ ظاہر کرتا ہے کہ روس میں بھی ''معیشت پسندی'' ''بوڑھے'' سوشل ڈیموکریٹوں کے خلاف جدوجہد کے بغیر آئی اور پھیلی نہیں (جو آج کے ''معیشت پسند'' بھول جاتے ہیں)، اور اگر، بنیادی طور پر، اس جدوجہد نے کوئی ''دستاویزی'' نشانات نہیں چھوڑے ہیں تو محض اس وجہ سے کہ ان دنوں جو حلقے سرگرم عمل تھے ان میں ایسی متواتر تبدیلی ہوتی رہی کہ کوئی تسلسل قائم نہیں ہوا اور، نتیجہ یہ ہوا کہ، نقطہ ءنظر کے اختلافات دستاویزات کی شکل میں ضبط تحریر میں نہیں آئے۔

'ربوچایا میسل'' کی داغ بیل پڑنے سے 'معیشت پسندی'' روز روشن میں آئی لیکن یک جنبش نہیں۔ ہمیں اپنے ذہن میں بیشتر روسی اسٹڈی سرکلوں کی سرگرمی اور چند روزہ کردار کی ٹھوس تصویر مرتب کرنی چاہئے (یہ ایک ایسی چیز ہے جو وہی کر سکتے ہیں جنہیں خود اس کا تجربہ ہو چکا ہے) تاکہ یہ بات سمجھ میں آئے کہ مختلف شہروں میں نئے رجحان کی کامیابیوں اور ناکامیوں میں کتنا کچھ اتفاقی تھا، اور کتنے عرصے تک ''نئے'' کے نہ تو حمایتی نہ مخالفین یہ فیصلہ کر سکے ___ اور درحقیقت یہ فیصلہ کرنے کا انہیں کوئی موقع بھی نصیب نہ تھا ___ کہ آیا اس سے کسی واضح رجحان کا اظہار ہوتا ہے یا یہ محض بعض افراد کی تربیت کی کمی کا۔ مثلاً ''ربوچایا میسل'' کی پہلی میموگراف کاپیاں اکثر و بیشتر سوشل ڈیما کریٹوں کے پاس پہنچی تک نہیں، اور اگر ہم پہلے شمارے کے اداریے کا حوالہ دینے کے اہل ہیں تو صرف اس لئے کہ ایک مضمون میں و۔ا۔(48) نے (''لیستوک

ربوتنیکا''شمارہ10-9 صفحہ 47اوراس کے بعد مسلسل)اس کونقل کیا تھا،جنہوں نے نئے اخبار کی، دلائل کی بہ نسبت جوش وخروش سے زیادہ تعریف کے پل باندھنے میں کمی نہیں کی، جو کہ مذکورہ صدر اخباروں اوراخباروں کے منصوبوں سے اس قدر مختلف تھا*۔اس اداریے پر بحث کر لینا اچھا ہوگا کیونکہ''ربوچایا میسل'' کی پوری روح اصل اورعموماً''معیشت پسندی'' کو یہ واضح طور پر اُبھار کر سامنے لے آتا ہے۔

یہ واضح کرنے کے بعد کہ''نیلے کوٹ''،(49) کا ہاتھ مزدور طبقے کی تحریک کی پیش قدمی کو ہرگز نہ روک پائے گا،اداریے میں آگے چل کر کہا گیا ہے:''......مزدور طبقے کی تحریک کی توانائی کا سبب،ہی یہ حقیقت ہے کہ خودمزدوراپنی قسمت اپنے ہاتھ میں لے رہے ہیں اوررہنماؤں کے ہاتھ سے لے کر''، پھراس بنیادی نکتے کوزیادہ تفصیل سے واضح کیا گیا ہے۔درحقیقت، رہنماؤں کو (یعنی سوشل ڈیما کریٹوں،''مجاہد یونین'' کے منتظموں کو) یوں کہنا چاہئے کہ مزدوروں کے ہاتھ سے پولیس نے نوچ لیا**، پھربھی ظاہر یہ کیا جاتا ہے کہ مزدور رہنماؤں کے خلاف لڑرہے تھےاور اپنے آپ کوان کے جوئے سے آزاد کرلیا تھا! انقلابی تنظیم کو مستحکم کرنے اور سیاسی سرگرمی کو وسیع کرنے کی جانب بڑھ چلنے کوللکارنے کے بجائے خالص ٹریڈ یونینی جدوجہد کے لئے پسپا ہونے کی دعوت دی گئی۔اعلان کیا گیا کہ''تحریک کی معاشی بنیادسیاسی تصور کوکبھی نہ بھولنے کی کوشش سے گہنا گئی ہے''،اور یہ کہ مزدور طبقے کی تحریک کانعرہ تھا''معاشی حالات کے لئے جدوجہد''(!)یااس سے بھی بہتر''مزدورمزدوروں کے لئے''،اعلان کیا گیا کہ ہڑتال کے چندے''سیکڑوں دوسری

* چلتے چلاتے یہ بھی واضح کر دینا چاہئے کہ نومبر 1898ءمیں جبکہ''معیشت پسندی'' کی پوری وضاحت ہوچکی تھی، خصوصاً پردیسوں میں،''ربوچایا میسل'' کی تعریف ان ہی و۔ا۔نے کی تھی جواس کے بعد جلد ہی''ربوچیئے دیلو'' کے ایڈیٹروں میں سے ایک ایڈیٹر بن گئے،اور پھربھی''ربوچیئے دیلو'' نے انکار کیا کہ روسی سوشل ڈیموکریسی میں دورجحان تھے،اورآج تک انکار کئے جارہا ہے!

**اس استعارے کے درست ہونے کی وضاحت مندرجہءذیل کرداری خصوصیت کے حامل واقعہ سے ہوتی ہے۔ جب''دسمبریوں'' کی گرفتاری کے بعد شاہراہ شلیسیلبرگ کے مزدوروں میں یہ خبر پھیلی کہ تلاش اور گرفتاری میں سہولت خفیہ پولیس کے ایجنٹ ن۔ن۔میخائلوف،ایک دندان ساز نے فراہم کی تھی جس کا''دسمبریوں'' سے متعلق ایک گروہ سے میل جول تھا،تو مزدوراس قدر طیش میں آئے کہ انہوں نے اس کا کام تمام کردینے کا فیصلہ کرلیا۔

تنظیموں کی بہ نسبت تحریک کے لئے زیادہ بیش قیمت ہیں'' (اکتوبر 1897ء کے اس بیان کا موازنہ 1897ء کے شروع میں ''دسمبریوں'' اور نوجوان ممبروں کے درمیان مناظرے سے کیجئے)، وغیرہ۔ اس قسم کے نعرے جیسے کہ ''ہمیں مزدوروں کی 'ملائی' پر نہیں بلکہ 'اوسط' مزدور جنتا پر توجہ مرکوز کرنی چاہئے''، ''سیاست ہمیشہ تابعداری سے معیشت کے پیچھے پیچھے چلتی ہے''*، وغیرہ وغیرہ فیشن بن گئے اور عام نوجوانوں پر نا قابل مزاحمت اثر ڈالتے تھے جو اس تحریک کی جانب کھنچے چلے آئے تھے لیکن جنہیں، اکثر و بیشتر صورتوں میں، مارکسزم کے صرف اتنے حصوں سے واقفیت تھی جتنوں کی قانونی طور پر نکلنے والی مطبوعات میں وضاحت ہو جایا کرتی تھی۔

سیاسی شعور پر بلاارادیت کا مکمل غلبہ ہو گیا تھا__ ان ''سوشل ڈیماکریٹوں'' کی بلاارادیت کا جو جناب و۔و۔ کے ''تصورات'' بار بار دوہرایا کرتے تھے، ان مزدوروں کی بلاارادیت کا جو ان دلیلوں کی رو میں بہہ گئے تھے کہ روبل میں ایک کوپیک جمع ہو جائے تو اس کی مالیت کسی سوشلزم یا سیاست کی بہ نسبت زیادہ ہوتی ہے، اور یہ کہ انہیں چاہئے کہ ''لڑیں، یہ جان کر کہ وہ کسی آئندہ نسل کے لئے نہیں بلکہ خود اپنے لئے اور اپنے بچوں کے لئے لڑ رہے ہیں'' (''ربوچایا میسل''، شمارہ 1 کا اداریہ)۔ اس قسم کے فقرے مغربی یورپی بورژوازی کو ہمیشہ سے مرغوب رہے ہیں، جنہوں نے سوشلزم سے اپنی نفرت میں آ کر (جرمن ''سوشل سیاست داں'' ہیرش کی طرح) انگریزی ٹریڈ یونین ازم کو اپنی ملکی سرزمین پر منتقل کر کے جمانے اور مزدوروں میں یہ پرچار کرنے کی کوشش کی کہ خالص ٹریڈ یونینی جدوجہد میں معروف ہو کر** وہ خود اپنے اور اپنے بچوں کے لئے لڑ رہے ہوں گے، آئندہ کی کسی سوشلزم کے ساتھ آئندہ کسی نسل کے لئے نہیں۔ اور اب ''روسی سوشل ڈیماکریسی

---

* یہ حوالے ''ربوچایا میسل'' کے پہلے شمارے کے اسی اداریے سے لئے گئے ہیں۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ''روسی سوشل ڈیماکریسی کے ان و۔ واؤں'' کی نظریاتی تربیت کس درجے کی تھی جو ایک ایسے زمانے میں ''معاشی مادیت'' کی بھونڈی اناپ شناپ باتیں رٹے جا رہے تھے جبکہ مارکسی اصلی جناب و۔و۔ کے خلاف ایک ادبی جنگ لڑ رہے تھے، جنہیں عرصہ ہوا کہ سیاست اور معیشت کے درمیان تعلقات کے بارے میں ایسے ہی نظریات کا حامل ہونے کے باعث ''رجعت پسند کارناموں کے استاد'' کا نام دیا جا چکا تھا!

** جرمنوں میں تو خاص فقرہ بھی بن گیا ہے، ''Nur-Gewerkschaftler'' جس کے معنے ہیں وہ شخص جو ''خالص ٹریڈ یونینی'' جدوجہد کی وکالت کرے۔

کے و۔ واؤں‘‘،(50) نے یہ بورژوا جملے دوہرانے شروع کر دیئے ہیں۔ اس مقام پر حالات کی تین صورتوں کو واضح کرنا ضروری ہے جو عصر حاضرہ کے اختلافات کا مزید تجزیہ کرنے میں کارآمد ہوں گی*۔

اول تو، سیاسی شعور پر بلاارادیت کا غلبہ بھی، جس کا ہم نے اوپر حوالہ دیا ہے، بلاارادہ طور پر ہوا۔ ممکن ہے کہ یہ لفظوں کی بازی گری معلوم ہو، مگر، افسوس، تلخ حقیقت یہی ہے۔ دو قطعی برعکس نقطہ ہائے نظر کے درمیان کھلی جدوجہد کے نتیجے میں یہ نہیں ہوا جس میں ایک دوسرے پر غالب آ گیا ہو، یہ اس لئے رونما ہوا کہ ’’بوڑھے‘‘ انقلابیوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کو پولیس والوں نے ’’نوچ کر‘‘ علیحدہ کر دیا تھا اور روسی سوشل ڈیما کریسی کے ’’نوجوان‘‘ ’’و۔ و۔‘‘ منظر میں نمودار ہو گئے تھے۔ ہر وہ شخص جس نے، میں یہ نہیں کہوں گا کہ آجکل کی روسی تحریک میں حصہ لیا ہے، بلکہ کم از کم اس فضا میں سانس لیا ہے، بخوبی جانتا ہے کہ صورت حال عین یہی ہے، اور اگر، پھر بھی، ہم پُر زور اصرار کریں کہ یہ حقیقت جس کا عام طور پر سب کو علم ہے، قارئین پر مکمل طور سے واضح ہو جائے، اگر صراحت کے لئے، گویا ہم ’’ربوچیئے دیلو‘‘ کے پہلے ایڈیشن کے واقعات کی مثال اور 1897ء کے شروع میں ’’بوڑھوں‘‘ اور ’’نوجوانوں‘‘ کے درمیان مناظرے کے واقعات کی مثال پیش کریں، تو یہ اس لئے کرتے ہیں کہ وہ لوگ جو اپنی ’’جمہوریت پسندی‘‘ کی ڈینگیں ہانکا کرتے ہیں، عوام الناس کی (یا بڑی ہی کم عمر نسل کی) ان واقعات سے لاعلمی پر بازی لگاتے ہیں۔ آگے چل کر اس نکتے کو ہم پھر زیر بحث لائیں گے۔

دوسرے، ’’معیشت پسندی‘‘ کے پہلے ہی ادبی اظہار میں ہمیں نہایت ہی عجیب و غریب ___ آجکل کے سوشل ڈیما کریٹوں میں پھیلے ہوئے تمام اختلافات کو سمجھنے کے لئے نہایت کرداری نوعیت کی چیز نظر آتی ہے، یہ کہ جو لوگ ’’خالص مزدور تحریک‘‘ کے ماننے والے ہیں، پرولتاری جدوجہد سے قریب ترین ’’نامیاتی‘‘، تعلق (’’ربوچیئے دیلو‘‘ کی اصطلاح) کے پجاری ہیں،

* ہم لفظ عصر حاضرہ پر ان لوگوں کی خاطر زور دے رہے ہیں جو ممکن ہے ظاہر داری میں کندھے اُچکا کر کہیں: اب ’’ربوچایا میسل‘‘، پر حملہ کرنا بڑا آسان ہے مگر کیا یہ سب کچھ قدیم تاریخ نہیں ہے؟ عصر حاضرہ کے ایسے ریاکاروں کو ہمارا جواب ہے: نام بدل لیجئے اور بس قصہ آپ کا ہے، جن کی ’’ربوچایا میسل‘‘ کے تصورات کی مکمل تابعداری آگے چل کر ثابت کی جائے گی۔

کسی بھی غیر مزدور دانشور کے (سوشلسٹ دانشور کے بھی) مخالفین، مجبور ہیں کہ، اپنا پہلو بچانے کے لئے بورژوا ''خالص ٹریڈ یونینوں'' کی دلیلوں کا سہارا لیں۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ شروع ہی سے ''ربوچایامیسل'' نے ___ غیر شعوری طور پر ___ ''عقائد نامے'' کے پروگرام کی تکمیل شروع کر دی تھی۔ اس سے واضح ہوتا ہے (ایک ایسی چیز جسے ''ربوچیئے دیلو'' سمجھ نہیں سکتا) کہ مزدور تحریک کی بلاارادیت کی ساری پوجا، ''باشعور عنصر'' کی اور سوشل ڈیما کریسی کی اہمیت کو اصل سے کم ظاہر کرنے کی ساری کوشش کے معنے، اس سے قطعی قطعہ نظر کہ اس اہمیت کو اصل سے کم ظاہر کرنے والے کی یہ خواہش ہے یا نہیں، مزدوروں پر بورژوا نظریئے کے اثر کو تقویت دینا ہے۔ وہ سب کہ جو ''نظریئے کی اہمیت اصل سے بڑھ کر سمجھنے''*، ''باشعور عنصر'' کی اہمیت کے بارے میں مبالغے سے کام لینے** وغیرہ کی بات کرتے ہیں، ان کے تصور میں یہ ہوتا ہے کہ اگر کہیں مزدور ''لیڈروں کے ہاتھوں سے اپنے مقدر کو چھین لیں'' تو خالص مزدور تحریک اپنے لئے ایک الگ نظریہ مرتب کر سکتی ہے۔ لیکن یہ ایک بھاری بھول ہے۔ جو کچھ اوپر کہا جا چکا ہے اس میں مزید اضافے کے طور پر ہم آسٹریائی سوشل ڈیما کریٹک پارٹی کے نئے پروگرام کے مسودے پر کارل کاؤٹسکی کے مندرجہ ذیل نہایت ہی درست اور اہم الفاظ بطور حوالہ پیش کریں گے:***

''ہمارے بہت سے ترمیمیت پسند نقادوں کا عقیدہ ہے کہ مارکس نے دعویٰ کیا تھا کہ معاشی نشوونما اور ترقی اور طبقاتی جدوجہد سوشلسٹ پیداوار کے لئے نہ صرف حالات پیدا کرتی ہیں بلکہ اس کی ضرورت کا، براہ راست شعور (ک۔ک۔ کا خط کشیدہ) بھی۔ اور یہ نقاد دعویٰ کرتے ہیں کہ انگلستان جو سرمایہ دارانہ طریقے کا سب سے زیادہ ترقی یافتہ ملک ہے، اس شعور سے کسی اور کے مقابلے میں زیادہ دور ہے۔ اس مسودے سے اندازہ لگا کر کوئی یہ سمجھ سکتا ہے کہ یہ مبینہ کٹر مارکسی نظریہ جس کی اس طرح سے تردید ہو جاتی ہے، آسٹریائی پروگرام کا مسودہ تیار کرنے والی کمیٹی کا بھی ہے۔ پروگرام کے مسودے میں واضح کیا گیا ہے: ''سرمایہ دارانہ نشوونما اور ترقی پرولتاریہ کی

---

* ''معیشت پسندوں'' کا خط ''ایسکرا'' شمارہ 12 میں۔

** ''ربوچیئے دیلو''، شمارہ 10۔

*** ''Neue Zeit''، (51) 02-1901ء، 20، 1، شمارہ 3 صفحہ 79۔ کمیٹی کا وہ مسودہ جس کا کاؤٹسکی نے ذکر کیا ہے وی آنا کانگرس (52) میں (پچھلے سال کے آخر میں) خفیف ترمیم شدہ شکل میں منظور کیا گیا تھا۔

تعداد میں جس قدر زیادہ اضافہ کرتی ہے، سرمایہ داری کے خلاف لڑنے کے لئے پرولتاریہ اتنا ہی زیادہ مجبور اور موزوں ہو جاتا ہے۔ پرولتاریہ کو' سوشلزم کے امکان کا اور ضرورت کا'' احساس ہو جاتا ہے۔'' اس سلسلے میں سوشلسٹ شعور پرولتاری طبقاتی جدوجہد کا ایک لازمی اور براہ راست نتیجہ معلوم ہوتا ہے۔ لیکن یہ قطعی غلط ہے۔ بلا شبہ ایک فلسفے کی حیثیت سے سوشلزم کی جڑیں جدید معاشی تعلقات میں پیوست ہیں، بالکل اسی طرح جس طرح کہ پرولتاریہ کی طبقاتی جدوجہد کی، اور موخرالذکر کی طرح سوشلزم بھی سرمایہ داری کی تخلیق کی ہوئی عوام الناس کی مفلسی اور مصیبت کے خلاف جدوجہد سے اُبھرتی ہے۔ لیکن سوشلزم اور طبقاتی جدوجہد پہلو بہ پہلواُ بھرتے ہیں، ایک دوسرے میں سے نہیں۔ ہر ایک مختلف حالات کے تحت اُبھرتی ہے۔ جدید سوشلسٹ شعور گہرے سائنٹیفک علم کی بنیاد پر ہی پیدا ہو سکتا ہے۔ درحقیقت سوشلسٹ پیداوار کے لئے جدید معاشی سائنس اتنی ہی بڑی شرط ہے جتنی کہ، مثلاً، جدید ٹیکنالوجی اور پرولتاریہ دونوں میں سے کوئی ایک بھی پیدا نہیں کر سکتا، خواہ وہ اس کا کتنا ہی خواہشمند کیوں نہ ہو، دونوں جدید سماجی عمل کے دوران پیدا ہوتی ہیں۔ سائنس کا مرکب پرولتاریہ نہیں بلکہ بورژوا دانشور طبقہ (خط کشیدہ ک۔ک۔کا) ہوتا ہے: انفرادی طور پر اس طبقے کے اشخاص کے ذہنوں میں جدید سوشلزم کا آغاز ہوا تھا، اور انہوں نے ہی علم و دانش کے اعتبار سے زیادہ نشوونما پائے ہوئے پرولتاریوں تک اس کی ترسیل کی تھی جو پھر پرولتاری طبقاتی جدوجہد میں، جہاں حالات اس کی اجازت دیتے ہیں، اسے متعارف کرتے ہیں۔ اس طرح، سوشلسٹ شعور ایک ایسی چیز ہے جو پرولتاری طبقاتی جدوجہد میں باہر سے متعارف کی جاتی ہے (von auBen Hineingetragenes) اور ایسی چیز نہیں جو اسی کے اندر خود روطور پر (urwuchsig) پیدا ہوتی ہو۔ اس کے مطابق، پرانے ہائن فیلڈ پروگرام میں قطعی بجا طور پر واضح کیا گیا تھا کہ سوشل ڈیماکریسی کا فرض یہ ہے کہ پرولتاریہ کو اپنے مقام کے شعور اور اپنے فرائض کے شعور میں بسا دیا (لفظی معنوں میں شرابور کر دیا) جائے۔ اگر طبقاتی جدوجہد سے شعور خود بخود پیدا ہو جاتا تو اس کی کوئی ضرورت نہ ہوتی۔ نئے مسودے میں اس مقولے کو پرانے پروگرام سے نقل کر دیا گیا ہے، اور مذکورہ صدر مقولے سے منسلک کر دیا گیا ہے۔ لیکن اس نے سلسلہء خیال کو منقطع کر ڈالا ہے......''

چونکہ علیحدہ کسی ایسے نظریئے کا کا کوئی ذکر ہی نہیں ہو سکتا جو اپنی تحریک کے دوران میں محنت

کش عوام الناس نے خود مرتب کر لیا ہو*، اس لئے سوال یوں ہی رکھا جا سکتا ہے ____ بورژوا نظریہ یا سوشلسٹ۔ بیچ کا کوئی راستہ نہیں ہے (کیونکہ نوع انسانی نے کوئی ''تیسرا'' نظریہ تخلیق نہیں کیا ہے، اور، اس کے علاوہ، ایک ایسے سماج میں جو طبقاتی لڑائی جھگڑوں سے پارہ پارہ ہو، کوئی غیر طبقاتی یا ماورائے طبقاتی نظریہ ہرگز نہیں ہو سکتا)۔ اس لئے سوشلسٹ نظریئے کو کسی بھی طریقے سے کم تر ظاہر کرنا، اس سے خفیف سا بھی گریز کرنے کے معنے ہیں بورژوا نظریئے کو تقویت پہنچانا۔ بلاارادیت کی بڑی باتیں ہو رہی ہیں۔ لیکن مزدور طبقے کی تحریک کے بلاارادہ نشوونما حاصل کرنے کا انجام یہ ہوتا ہے کہ وہ بورژوا نظریئے کے تابع ہو جاتی ہے، اس کی نشوونما ''عقائد نامے'' کے پروگرام کے خدوخال کے مطابق ہونے لگتی ہے، کیونکہ مزدور طبقے کی بلاارادہ تحریک ٹریڈ یونین ازم ہوتی ہے، Nur Geverkschaftlerei ہوتی ہے، اور ٹریڈ یونین ازم کے معنے ہیں مزدوروں پر بورژوازی کا نظریاتی غلبہ۔ چنانچہ ہمارا فرض، سوشل ڈیماکریسی کا فرض ہے کہ بلاارادیت کا تدارک کریں، مزدور طبقے کی تحریک کو بورژوازی کے زیر سایہ آنے کی اس ٹریڈ یونینی بلاارادہ کوشش سے منحرف کرایا جائے، اور اس کو انقلابی سوشل ڈیماکریسی کے زیر سایہ لے آیا جائے۔ ''ایسکرا'' شمارہ 12 میں شائع ہونے والے ''معیشت پسندوں'' کے خط کے مصنفوں

---

* ظاہر ہے کہ اس کے معنے یہ نہیں ہیں کہ اس قسم کے نظریئے کی تخلیق میں مزدوروں کا کوئی حصہ ہی نہیں ہوتا۔ وہ حصہ تو لیتے ہیں، مگر مزدوروں کی طرح نہیں بلکہ سوشلسٹ نظریات سازوں کی طرح، پرودھوں اور وائٹ لنگ جیسوں کی طرح، بہ الفاظ دگر وہ محض اس صورت میں حصہ لیتے ہیں جبکہ وہ اس قابل ہوں، اور اس حد تک جس حد تک کہ وہ اپنے عہد کا کم و بیش علم حاصل کرنے کی اور اس علم کو نشوونما دینے کی اہلیت رکھتے ہوں۔ لیکن، اس غرض سے کہ محنت کش لوگ اس میں زیادہ مرتبہ کامیاب ہو سکیں، عموماً مزدوروں کے شعور کی سطح کو بلند کرنا چاہئے، یہ ضروری ہے کہ مزدور اپنے آپ کو ''مزدوروں کے ادب'' کی مصنوعی حد بندی میں مقید نہ کر لیں بلکہ عام ادب پر روزافزوں پیمانے پر عبور حاصل کرنا سیکھیں۔ یہ کہنا اور بھی زیادہ درست ہوگا کہ ''مقید نہ کر دیئے جائیں'' بجائے یہ کہنے کے کہ ''اپنے آ کو مقید نہ کر لیں'' کیونکہ دانشوروں کے لئے جو کچھ لکھا جاتا ہے وہ سب مزدور خود پڑھنا چاہتے ہیں، اور صرف چند (خراب) دانشوروں کا عقیدہ ہے کہ ''مزدوروں کے لئے'' اتنا کافی ہے کہ انہیں فیکٹری کی حالتوں کے بارے میں چند باتیں بتا دی جائیں اور ان کے سامنے بار بار وہی باتیں دوہرائی جائیں جن کا انہیں عرصہ دراز سے علم ہے۔

نے جملہ استعمال کیا ہے کہ انتہائی پُر جوش نظریات پسندوں کی کوششیں مزدور طبقے کی تحریک کو اس راستے سے منحرف کرنے میں ناکام رہتی ہیں جو مادی عناصر اور مادی ماحول کے عمل باہمی سے متعین ہوتا ہے، اس لئے سوشلزم سے دستبردار ہونے کے مترادف ہے۔ اگر یہ مصنّفین جو کہتے ہیں اس پر بے خوف ہو کر، وضعداری سے اور مکمل طور سے غور کرنے کی صلاحیت رکھتے، جیسا کہ ادبی اور سماجی سرگرمیوں کے میدان عمل میں داخل ہونے والے ہر فرد کو رکھنی چاہئے، تو ان کے لئے سوائے اس کے اور کچھ باقی نہیں رہے گا کہ ''اپنے اپنے خالی سینے پر اپنے ناکارہ ہاتھ باندھ لیں'' اور میدان عمل استرووے اور پروکوپووچ جیسے حضرات کے سپرد کر دیں جو مزدور طبقے کی تحریک کو ''کم از کم مدافعت کی ڈگر پر'' گھسیٹ رہے ہیں یعنی بورژوا ٹریڈ یونین ازم کی ڈگر پر، یا زوباتوف جیسوں کے، جو اس کو پادریوں اور پولیس والوں کے ''نظریئے'' کی ڈگر پر گھسیٹ رہے ہیں۔

آیئے جرمنی کی مثال کو یاد کریں۔ جرمن مزدور طبقے کی تحریک کی لاسال نے کیا تاریخی خدمت انجام دی تھی؟ واقعہ یہ ہے کہ انہوں نے اس تحریک کو ارتقائی (53) ٹریڈ یونین ازم اور عملیت کی طرف سے منحرف کیا جس کی جانب وہ بلاارادہ طور پر رواں تھی (شولتس دے لزش اور ان جیسوں کی عنایت وامداد سے)۔ اس فرض کی تکمیل کے لئے ضروری تھا کہ بلاارادہ عنصر کو اصل سے کم جانچنے کی، تدبیر بطور عمل کی، عناصر اور ماحول کے درمیان عمل باہمی وغیرہ کی باتوں سے کچھ بالکل ہی مختلف کام کیا جائے۔ بلاارادیت کے خلاف شدید جدوجہد ضروری تھی، اور ایسی جدوجہد کے بعد ہی، جو برسوں میں پھیلی ہوئی ہو، یہ ممکن تھا کہ، مثلاً، برلن کی محنت کش آبادی کو ارتقائیتی پارٹی کے قلعے سے سوشل ڈیماکریسی کے بہترین قلعوں میں سے ایک قلعے میں تبدیل کر دیا جائے۔ یہ جدوجہد آج بھی کسی صورت سے ختم نہیں ہوئی ہے (جیسا کہ ان کو معلوم ہوگا جو جرمن تحریک کی تاریخ پروکوپووچ سے اور اس کے فلسفے کو استرووے سے سیکھتے ہوں)۔ اس وقت بھی جرمن مزدور طبقہ، یوں کہنا چاہئے کہ، متعدد نظریوں میں منقسم ہے۔ مزدوروں کے ایک حلقہ کیتھولک اور شاہ پسند ٹریڈ یونینوں میں منظّم ہے، ایک اور حصہ ھیرش ڈونکر (54) یونینوں میں منظّم ہے جو انگریزی ٹریڈ یونین ازم کے بورژوا پرستاروں نے قائم کی ہیں، تیسرا حصہ ڈیماکریٹی ٹریڈ یونینوں میں منظّم ہے۔ آخرالذکر گروہ تعداد میں باقیوں سے بے انتہا زیادہ کثیر ہے، لیکن یہ فوقیت سوشل ڈیماکریٹی نظریہ دوسرے تمام نظریوں کے خلاف لگاتار جدوجہد سے ہی حاصل کر سکا

اوراس کو برقرار رکھ سکے گا۔

لیکن قارئین پوچھیں گے کہ بلاارادہ تحریک، کم از کم مدافعت کا راستہ اختیار کرنے کی تحریک بورژوا نظریئے کے غلبے کی طرف کیوں لے جاتی ہے؟ سیدھی سی وجہ یہ ہے کہ بورژوا نظریہ اصل میں سوشلسٹ نظریئے سے کہیں زیادہ پرانا ہے، یہ کہ وہ زیادہ مکمل نشو ونما پا چکا ہے اور یہ کہ اس کے پاس نشر کے بے حساب زیادہ وسائل ہیں*۔ اور کسی ملک میں سوشلسٹ تحریک جس قدر نوخیز ہوتی ہے، اتنے ہی زوردار طریقے سے اس کو غیر سوشلسٹ نظریئے کی اپنے قدم جمانے کی تمام کوششوں کے خلاف جدوجہد کرنی چاہیئے اور اس قدر زیادہ پُرعزم طریقے سے مزدوروں کو خراب مشیروں سے خبردار کرنا چاہیئے جو ''باشعور عنصر کو حد سے زیادہ اہمیت دینے'' وغیرہ کے خلاف چیختے چلاتے رہتے ہیں۔ ''معیشت پسند'' خط کے مصنّفین، ''ربوچیئے دیلو'' سے ہم آہنگ ہوکر اس عدم رواداری پر لعن طعن کرتے ہیں جو تحریک کے آغاز کی کرداری صفت ہوا کرتی ہے۔ اس کا جواب ہم دیتے ہیں: جی ہاں ہماری تحریک کا واقعی ابھی آغاز ہوا ہے اور زیادہ تیز رفتاری سے نمو پانے کی غرض سے اس کو ان لوگوں کے خلاف عدم رواداری کے جذبے میں اپنے کو رنگ لینا چاہیئے جو بلاارادیت کی تابعداری کے ذریعے اس کے نمو کی رفتار سست کرتے ہیں۔ یہ ظاہر کرنے سے زیادہ مضحکہ خیز وضرررساں اور کچھ نہیں ہے کہ ہم ''پرانے آدمی'' ہیں جو جدوجہد کے تمام فیصلہ کن مرحلوں کا عرصہء دراز پہلے تجربہ کر چکے ہیں۔

تیسرے ''ربوچایا میسل'' کے پہلے شمارے سے واضح ہوتا ہے کہ اصطلاح ''معیشت پسندی''

---

* اکثر کہا جاتا ہے کہ مزدور طبقہ سوشلزم کی جانب بلاارادہ کھنچا چلا آتا ہے۔ اس لحاظ سے یہ قطعی درست ہے کہ سوشلسٹ نظریہ مزدور طبقے کی مصیبت کے اسباب دوسرے نظریئے کی بہ نسبت زیادہ گہرائی اور زیادہ درست طریقے سے واضح کرتا ہے اور اسی وجہ سے مزدور اس کو اس قدر آسانی سے اپنے میں جذب کر پاتے ہیں، بشرطیکہ یہ نظریہ خود بلاارادیت کے سامنے جھک نہ جائے، بشرطیکہ وہ بلاارادیت کو اپنے تابع کرلے۔ عموماً اسے امر مسلمہ تصور کرلیا جاتا ہے لیکن ٹھیک یہی چیز ہے جسے ''ربوچیئے دیلو'' فراموش کر دیتا ہے یا توڑتا مروڑتا ہے۔ مزدور طبقہ سوشلزم کی جانب بلاارادہ کھنچا چلا جاتا ہے، پھر بھی سب سے زیادہ پھیلا ہوا (اور متواتر اور متنوع طریقے سے تقویت حاصل کرتا ہوا) بورژوا نظریہ مزدور طبقے پر اور بھی زیادہ بڑی حد تک اپنے آپ کو بلاارادہ مسلط کرلیتا ہے۔

(جسے ظاہر ہے کہ ہم ترک کرنے کا ارادہ نہیں رکھتے، کیونکہ کسی نہ کسی طرح یہ لقب چسپاں ہو چکا ہے)، نئے رجحان کی اصل کرداری صفت پوری طرح ظاہر نہیں کرتی۔''ربوچایا میسل'' سیاسی جدوجہد سے پوری طرح دست بردار نہیں ہوتا۔مزدوروں کے باہمی مفاد کے چندے کے لئے جو قواعد اس کے پہلے شمارے میں شائع ہوئے ہیں ان میں حکومت کے مقابلے کا حوالہ موجود ہے۔لیکن''ربوچایا میسل'' کا عقیدہ ہے کہ''سیاست ہمیشہ تابعداری کے ساتھ معیشت کے پیچھے پیچھے چلتی ہے''(''ربوچیئے دیلو'' اپنے پروگرام میں جب دعویٰ کرتا ہے کہ ''کسی اور ملک سے زیادہ روس میں معاشی جدوجہد سیاسی جدوجہد سے الگ نہیں کی جا سکتی تو وہ اس دعوے کو بدل دیتا ہے)۔اگر سیاست سے مراد ہے سوشل ڈیماکریٹ، سیاست، تو پھر ''ربوچایا میسل''اور''ربوچیئے دیلو'' کے دعوے قطعی غلط ہیں۔مزدوروں کی معاشی جدوجہد کو اکثر و بیشتر، جیسا کہ ہم دیکھ چکے ہیں، (اگرچہ الگ نہ ہوسکنے کی حد تک نہیں) بورژوا سیاست، کلیسائی سیاست وغیرہ سے جوڑ دیا جاتا ہے۔''ربوچیئے دیلو'' کے دعوے اس صورت میں درست ہیں جبکہ سیاست سے مراد ٹریڈ یونینی سیاست ہو جیسے کہ حکومت سے ایسے اقدامات کرانے کے لئے تمام مزدوروں کی مشترک کوشش جو اس تکلیف سے نجات دلائیں جو ان کی حالت کی وجہ سے ہوتی ہے لیکن جو اس حالت کو ختم نہیں کرتے یعنی یہ کہ جو مزدور کی سرمائے کا تابعدار ہونے کی کیفیت کا خاتمہ نہیں کرتے۔ وہ کوشش درحقیقت انگریز ٹریڈ یونینوں سے، جو سوشلزم کی مخالف ہیں، کیتھولک مزدوروں سے،''زوباتوف'' مزدوروں وغیرہ سے مشترک ہے۔ سیاست اور سیاست میں فرق ہوتا ہے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ''ربوچایا میسل'' سیاسی جدوجہد سے اتنا انکار نہیں کرتا جتنا کہ وہ اس کی بلاارادیت کے سامنے، اس کی لاشعوریت کے سامنے سرتسلیم خم کر دیتا ہے۔ سیاسی جدوجہد کو (یہ کہنا بہتر ہوگا کہ مزدوروں کی سیاسی خواہشوں اور مانگوں کو) پوری طرح تسلیم کرتے ہوئے جو خود مزدور طبقے کی تحریک سے بلاارادہ پیدا ہوتی ہے، وہ سوشلزم کے عام فرائض کے اور روس میں آجکل کے حالات کے مطابق خصوصیت کے ساتھ سوشل ڈیماکریٹ سیاست خودمختارانہ طور پر مرتب کرنے سے قطعی انکار کر دیتا ہے۔آگے چل کر ہم واضح کریں گے کہ''ربوچیئے دیلو'' بھی یہی غلطی کرتا ہے۔

ج۔خودنجاتی گروہ[55] اور ''ربوچیئے دیلو''

''ربوچایامیسل'' کے پہلے شمارے کے گم نام اور اب تو قریب قریب فراموش کئے ہوئے اداریے پر ہم نے اس قدر تفصیل سے بحث کی ہے کیونکہ یہ اس عام چشمہء خیال کا پہلا اور سب سے زیادہ نمایاں اظہار تھا جس نے بعد میں بے شمار چھوٹے چھوٹے چشموں کی صورت میں دن کی روشنی دیکھی۔ و۔ا۔ نے ''ربوچایامیسل'' کے پہلے شمارے اور اداریے کی تعریف میں جب کہا تھا کہ یہ مضمون ''تیز اور پُر جوش'' انداز میں لکھا گیا ہے (''لیستوک ربوتنیکا''، شمارہ 10-9، صفحہ 49) تو یہ قطعی درست تھا۔ ہر شخص کہ جس کو یقین کامل ہو، جو سوچتا ہو کہ اسے کچھ نئی بات کہنی ہے تو وہ ''پُر جوش انداز میں'' لکھتا ہے اور اس طرح سے کہ اس کے نظریات واضح طور پر اُبھر کر سامنے آ جائیں۔ جو دو کرسیوں کے بیچ میں بیٹھنے کے عادی ہو گئے ہوں انہیں میں ''جوش'' کا فقدان ہوتا ہے۔ صرف وہی لوگ ایک دن تو ''ربوچایامیسل'' کے جوش وخروش کی تعریف کر سکتے اور اگلے روز اپنے مخالفوں کے ''پُر جوش مناظرے'' پر حملہ۔

ہم ''ربوچایامیسل'' کے ''علیحدہ ضمیمے'' کو زیر بحث نہیں لائیں گے (مندرجہ ذیل سطور میں مختلف نکات پر ہمیں اس تصنیف کا حوالہ دینے کا موقع میسر آئے گا جو کسی اور تصنیف کی بہ نسبت ''معیشت پسندوں'' کے نظریات کا زیادہ وضعداری کے ساتھ اظہار کرتی ہے) لیکن ہم ''مزدوروں کے خودنجاتی گروہ کی اپیل'' (مارچ 1899ء، لندن کے ''نکانونے''(56)، شمارہ 7، جولائی 1899ء میں طبع ثانی) کا مختصراً ذکر کریں گے۔ ''اپیل'' کے مصنّفین بجا طور پر کہتے ہیں کہ ''روس کے مزدور بس ابھی بیدار ہی ہوئے ہیں، اپنے چاروں طرف دیکھنا شروع ہی کیا ہے اور جدوجہد کے جو ذرائع سب سے پہلے ملے ان سے فطری جذبے کے تحت چمٹے ہوئے ہیں۔'' پھر بھی اس سے وہی غلط نتیجہ اخذ کرتے ہیں جو ''ربوچایامیسل'' نے کیا تھا، اور یہ بھول گئے ہیں کہ فطری جذبہ لاشعوری ہوا کرتا ہے (بلاارادی) جس کی مدد کے لئے سوشلسٹوں کو پہنچنا چاہئے، یہ کہ ''جدوجہد کے جو ذرائع سب سے پہلے ملے'' وہ جدید سماج میں ہمیشہ جدوجہد کے ٹریڈ یونینی ذرائع ہوں گے اور ''سب سے پہلے ملنے

والا'' نظریہ، بورژوا (ٹریڈ یونینی) نظریہ۔ اسی طرح سے یہ مصنّفین سیاست کو ''مسترد'' نہیں کرتے، وہ محض (محض!) جناب و۔و۔ کی صدائے بازگشت ہیں کہ سیاست اوپری ڈھانچہ ہوتی ہے اور اس لئے ''سیاسی ہلچل کو معاشی جدوجہد کے حق میں کی جانے والی ہلچل کا اوپری ڈھانچہ ہونا چاہئے۔ اسے اس جدوجہد کی بنیاد پر اُٹھنا اور اس کے پیچھے پیچھے چلنا چاہئے۔''

جہاں تک ''ربوچیئے دیلو'' کا تعلق ہے اس نے اپنی سرگرمی کا آغاز ''معیشت پسندوں'' کے ''دفاع'' سے کیا تھا۔ اس نے اپنے افتتاحی شمارے (شمارہ 1، صفحہ 142-141) میں یہ دعویٰ کر کے سرتاپا جھوٹ بولا کہ اسے ''معلوم ہی نہیں کہ ایکسیلر وڈ نے کونسے نوجوان ساتھیوں کا حوالہ دیا ہے'' جبکہ انہوں نے اپنے مشہور کتابچے * میں ''معیشت پسندوں'' کو خبردار کیا تھا۔ اس غلط بیانی پر ایکسیلر وڈ اور پلیخانوف سے جو مناظرہ بھڑک اُٹھا تھا اس میں ''ربوچیئے دیلو'' کو تسلیم کرنا پڑا تھا کہ ''پریشانی کے عالم میں اس نے اس غیر منصفانہ الزام سے پردیس میں تمام نوجوان سوشل ڈیما کریٹوں کا دفاع کرنے کی جستجو کی تھی'' (تنگ نظری کا الزام جو ایکسیلر وڈ نے ''معیشت پسندوں'' پر عائد کیا تھا)(57)۔ حقیقت میں یہ الزام قطعاً حق بجانب تھا اور ''ربوچیئے دیلو'' کو اس کا بخوبی علم تھا کہ اوروں کے ساتھ اس کا اطلاق اس کی مجلس ادارت کے ایک رکن و۔ا۔ پر بھی ہوتا تھا۔ چلتے چلاتے میں یہ بھی واضح کر دوں کہ اس مناظرے میں میرے کتابچے ''روسی سوشل ڈیما کریٹوں کے فرائض'' کی اپنی اپنی تشریحوں میں ایکسیلر وڈ قطعی حق پر تھے اور ربوچیئے دیلو قطعاً غلط۔ یہ کتابچہ 1897ء میں ''ربوچایا میسل'' کے نکلنے سے پہلے لکھا گیا تھا جبکہ میرا خیال تھا، اور درست تھا، کہ سینٹ پیٹرس برگ کی مجاہد یونین کے اصل رجحان کا جس کی کرداری صفت میں نے اوپر بیان کی ہے، غلبہ تھا۔ اور یہ رجحان کم از کم 1898ء کے وسط تک غالب رہا۔ چنانچہ ''ربوچیئے دیلو'' کو ''معیشت پسندی'' کے وجود اور خطرے سے انکار کرنے کی اپنی کوشش میں قطعی حق نہیں تھا کہ وہ ایک ایسے کتابچے کا حوالہ دے جس نے ایسے خیالات کا اظہار کیا تھا، جنہیں 98-1897ء میں

---

* ''روسی سوشل ڈیما کریسی کے موجودہ فرائض اور تدابیر''، جنیوا 1898ء، ''ربوچایا گزیتا'' کے نام دو خط، 1897ء کے لکھے ہوئے۔

سینٹ پیٹرس برگ میں ''معیشت پسند'' نظریات نے زبردستی نکال دیا تھا*۔

لیکن ''ربوچیئے دیلو'' نے ''معیشت پسندوں'' کی نہ صرف ''صفائی پیش کی'' بلکہ خود بھی ان کی بنیادی غلطیوں میں مبتلا ہوگیا۔ اس گڑبڑ کا سرچشمہ ''ربوچیئے دیلو'' کے پروگرام کے مندرجہء ذیل دعوے کی تشریح کے ابہام میں ملے گا: ''ہم سمجھتے ہیں کہ روسی زندگی کا اہم ترین مظہر جو یونین کی اشاعتی سرگرمی کے فرائض اور کرداری صفت کا خاص طور سے تعین (ہمارے خط کشیدہ) کریگا، عام مزدور تحریک (''ربوچیئے دیلو'' کے خط کشیدہ) ہے کہ جو حالیہ برسوں میں اُٹھ کھڑی ہوئی ہے۔'' یہ کہ جنتا کی تحریک اہم ترین مظہر ہے، ایک ایسی حقیقت ہے جو نا قابل انکار ہے۔ لیکن اصل معاملہ یہ ہے کہ اس بیان سے کوئی کیا سمجھے کہ عام مزدور تحریک ''فرائض کا تعین کرے گی؟'' دو میں سے اس کے ایک معنے لئے جا سکتے ہیں۔ یا تو اس کے معنے ہیں اس تحریک کی بلا ارادیت کے سامنے سر تسلیم خم کر دینا یعنی سوشل ڈیما کریسی کے کردار کو گھٹا کر اس کو خالص مزدور تحریک کی محض تابعدار رہنے دینا (''ربوچایا میسل''، ''خود نجاتی گروہ'' اور دوسرے ''معیشت پسندوں'' کی تعبیر)، یا اس کے معنے یہ ہیں کہ جنتا کی تحریک ہمارے سامنے نئے نظریاتی، سیاسی اور تنظیمی فرائض رکھ دیتی ہے جو ان سے کہیں زیادہ پیچیدہ ہیں جو جنتا کی تحریک کے اُبھرنے سے پہلے کے دور میں ہمیں مطمئن کر دیتے۔ ''ربوچیئے دیلو'' کا رجحان پہلی تعبیر کی جانب تھا اور اب بھی ہے، کیونکہ اس نے نئے فرائض

---

*اپنی پہلی غلط بیانی (''ہمیں نہیں معلوم کہ ایکسیلر وڈ نے کونسے نوجوان ساتھیوں کا حوالہ دیا ہے'') کی صفائی پیش کرتے ہوئے ''ربوچیئے دیلو'' نے اس وقت دوسری اور شامل کر لی جبکہ اس نے اپنے ''جواب'' میں لکھا: ''فرائض'' پر تبصرے کی اشاعت کے بعد سے اب تک بعض روسی سوشل ڈیما کریٹوں میں معاشی یک طرفہ پن کے رجحانات پیدا ہوگئے ہیں یا کم و بیش وضاحت کے ساتھ ان کے خدوخال نمایاں ہوگئے ہیں جو ہماری تحریک کی اس کیفیت سے جس کا ''فرائض'' میں ذکر کیا گیا ہے، ایک قدم پیچھے ہٹنے کے مترادف ہے'' (صفحہ 9)۔ یہ ''جواب'' میں کہا گیا ہے جو 1900ء میں شائع ہوا۔ لیکن ''ربوچیئے دیلو'' کا پہلا شمارہ (جس میں تبصرہ تھا) اپریل 1899ء میں نکلا تھا۔ کیا ''معیشت پسندی'' واقعی 1899ء میں اُبھری تھی؟ نہیں۔ ''معیشت پسندی'' کے خلاف روسی سوشل ڈیما کریٹوں کا پہلا احتجاج 1899ء میں ہوا تھا (''عقائد نامے'' کے خلاف احتجاج)۔ ''معیشت پسندی'' 1897ء میں اُبھری تھی، جیسا کہ ''ربوچیئے دیلو'' کو بخوبی علم ہے، کیونکہ نومبر 1898ء ہی میں و۔ا۔ ''ربوچایا میسل'' کو سراہ رہے تھے۔ (''لیستوک ربوتنیکا''، شمارہ 10-9 دیکھئے۔)

کے بارے میں کوئی قطعی بات نہیں کہی ہے بلکہ متواتر اس طرح بحث کی ہے جیسے کہ ’’جنتا کی تحریک‘‘ ان فرائض کو جو وہ ہمارے سامنے رکھتی ہے واضح طور پر سمجھنے اوران کی تکمیل کرنے کی ضرورت سےہمیں نجات دے دیتی ہو۔ہمیں صرف یہی واضح کرنے کی ضرورت رہ جاتی ہے کہ ’’ربوچیئے دیلو‘‘ کا خیال یہ تھا کہ مطلق العنانی کا تختہ پلٹنے کو عام مزدور تحریک کا پہلا فرض قرار دینا غیر ممکن ہےاور یہ کہ اس نے اس فرض کا درجہ گھٹا کر (جنتا کی تحریک کے نام پر) فوری سیاسی مانگوں کے لئے جدوجہد کی نہج پر پہنچا دیا تھا (’’جواب‘‘صفحہ 25)۔

’’ربوچیئے دیلو‘‘ کے ایڈیٹر ب۔کری چیفسکی کے مضمون بعنوان’’روسی تحریک میں معاشی اورسیاسی جدوجہد‘‘ کوجواس اخبار کے شمارہ7 میں شائع ہوا تھا،جس میں ٹھیک یہی غلطیاں دوہرائی گئی ہیں*، ہم نظر انداز کر جائیں گے اور براہ راست’’ربوچیئے دیلو‘‘ شمارہ10 کو لے کر آگے

---

* سیاسی جدوجہد میں ’’مرحلوں کے نظریئے‘‘ یا ’’ہلکے لہریوں‘‘ کے نظریئے کو اس مضمون میں مثلاً مندرجہء ذیل طریقے سے واضح کیا گیا ہے:’’سیاسی مانگوں کو، جواپنی کرداری صفات میں پورے روس کے لئے مشترک ہوں، مگر چاہئے کہ وہ سب سے پہلے‘‘ (یہ اگست 1900ء میں لکھا گیا تھا!) مزدوروں کے مذکورہ طبق (نقل مطابق اصل!) کے معاشی جدوجہد سے حاصل کئے ہوئے تجربے کے مناسب حال ہوں۔صرف (!) اس تجربے کی بنیاد پر ہی سیاسی ہلچل کو ہاتھ میں لیا جا سکتا ہےاور لیا جانا چاہئے‘‘ وغیرہ (صفحہ 11)۔صفحہ 4 پر مصنف اس کے خلاف جسے وہ ’’معیشت پسند‘‘ کے کفر کا قطعی بے بنیاد الزام تصور کرتا ہے، احتجاج کرتے ہوئے رقت انگیز انداز میں کہتا ہے: ’’کون سوشل ڈیماکریٹ ہے جونہیں جانتا کہ مارکس اوراینگلس کے نظریات کے مطابق بعض طبقوں کے معاشی مفادات تاریخ میں فیصلہ کن حصہ ادا کرتے ہیں،اور، نتیجے میں، یہ کہ اپنے معاشی مفادات کے لئے خاص طور پر پرولتاریہ کی جدوجہد کو اس کی طبقاتی نشوونما اور نجات کے لئے جدوجہد میں افضل ترین اہمیت کا حامل ہونا چاہئے؟‘‘ (خط کشیدہ ہمارا)۔لفظ’’ نتیجے میں‘‘ قطعاً بے جا ہے۔اس حقیقت سے کہ معاشی مفادات فیصلہ کن حصہ ادا کرتے ہیں قطعاً یہ مراد نہیں کہ معاشی (یعنی ٹریڈ یونینی) جدوجہد اولین اہمیت رکھتی ہے، کیونکہ طبقوں کے سب سے زیادہ لازمی، ’’فیصلہ کن‘‘ مفادات کی تسکین صرف بنیادی سیاسی تبدیلیوں سے ہی عموماً ہوسکتی ہے، خاص طور سے پرولتاریہ کے اصلی معاشی مفادات کی تسکین صرف ایسے سیاسی انقلاب سے ہی ہوسکتی ہے جو بورژوازی کی ڈکٹیٹرشپ کو پرولتاریہ کی ڈکٹیٹرشپ سے بدل دے۔کری چیفسکی ’’روسی سوشل ڈیماکریسی کے و۔واؤں‘‘ کی (مثلاً سیاست معیشت کے پیچھے پیچھے چلتی ہے، وغیرہ) اور جرمن سوشل ڈیماکریسی کے برنشٹائنیوں کی دلیلیں دوہراتے ہیں (یعنی ویسی ہی دلیلیں جن سے وولٹمان نے ثابت کرنے کی کوشش کی تھی کہ مزدوروں کو اس سے قبل کہ وہ سیاسی انقلاب کے متعلق سوچ سکیں، سب سے پہلے’’معاشی طاقت‘‘ حاصل کرنی چاہئے)۔

بڑھیں گے۔ بلاشبہ ہم تفصیل کے ساتھ ان مختلف اعتراضات پر بحث نہیں کریں گے جو کری چیفسکی اور مارتی نوف نے ''زاریا'' اور ''ایسکرا'' کے خلاف اُٹھائے ہیں۔ یہاں ہمیں صرف اس بنیادی رویئے سے دلچسپی ہے جسے ''ربوچیئے دیلو'' نے اپنے دسویں شمارے میں اختیار کیا تھا۔اس طرح ہم اس عجیب وغریب حقیقت پر غور نہیں کریں گے کہ ''ربوچیئے دیلو'' کو اس قول کے کہ:

''سوشل ڈیما کریسی اپنے ہاتھ نہیں باندھ لیتی، سیاسی جدوجہد کے کسی ایک پہلے سے سوچے ہوئے منصوبے یا طریقے تک اپنی سرگرمیوں کو محدود نہیں کر دیتی، وہ اس وقت تک جدوجہد کے تمام وسائل کو تسلیم کرتی ہے جب تک کہ وہ ان قوتوں سے مطابقت رکھیں جو پارٹی کو فراہم ہوں''، وغیرہ (''ایسکرا'' شمارہ1)

اور اس قول کے درمیان:

''ایک طاقتور تنظیم کے بغیر جسے تمام حالات میں اور تمام زمانوں میں سیاسی جدوجہد کرنے کا ہنر آتا ہو، عمل کے اس مربوط منصوبے کا کوئی سوال نہیں ہوسکتا جو مستحکم اصولوں اور ثابت قدمی سے ان کی تعمیل سے روشن ہو، جو تنہا تدبیر کے شایان شان ہوتا ہے'' (''ایسکرا'' شمارہ4)

''بعد الشرقین کا تضاد'' نظر آیا۔

جدوجہد کی تمام دلیلوں کو، تمام منصوبوں اور طریقوں کو، بشرطیکہ وہ مناسب ہوں، اصولی طور پر تسلیم کرنے کو کسی مخصوص سیاسی موقع پر سختی کے ساتھ دیکھے بھالے منصوبے کو شمع ہدایت بنانے کے مطالبے کے ساتھ خلط ملط کرنے کے معنے یہ ہیں کہ اگر ہم تدبیر کی بات کریں تو جیسے علم طب کی رو سے بیماریوں کے علاج کے مختلف طریقے تسلیم کرنے کو کسی معینہ بیماری کے علاج کے کسی متعین طریقہء علاج کو اختیار کرنے کی ضرورت سے خلط ملط کر دیا جائے۔لیکن بات یہ ہے کہ ''ربوچیئے دیلو'' جو خود ایک مرض کا شکار ہے جسے ہم نے بلاارادیت کے سامنے سر تسلیم خم کرنا کہا ہے، اس مرض کے لئے کسی ''طریقہء علاج'' کو تسلیم کرنے سے انکار کرتا ہے۔ چنانچہ اس نے شاندار دریافت کی ہے کہ ''تدبیر بطور منصوبہ مارکسزم کی روح اصل کی تردید کرتی ہے'' (شمارہ 10، صفحہ 18)، یہ کہ تدابیر ''پارٹی کے فرائض کی نمو کا ایک عمل ہیں جو پارٹی کے ساتھ ساتھ بڑھتے رہتے ہیں'' (صفحہ 11، ''ربوچیئے دیلو'' کا خط کشیدہ)۔اس قول کے ایک مشہور مقولہ بن جانے کا، ''ربوچیئے دیلو'' کے ''رجحان'' کی ایک مستقل یادگار بن جانے کا پورا اندیشہ ہے۔سوال ''کدھر؟''

کا جواب موقر ترجمان دیتا ہے: نقطۂ آغاز اور اس کے بعد کے نقطہ ہائے حرکت کے درمیان فاصلے کے تبدیل ہونے کے عمل کو حرکت کہتے ہیں۔ تحجر کا یہ بے نظیر نمونہ محض ایک عجوبہ نہیں ہے (اگر ایسا ہوتا تو یہ تفصیل سے بحث کے لائق نہ ہوتا)، بلکہ پورے ایک رجحان کا پروگرام ہے، وہی پروگرام جس کا ر۔م۔ نے (''ربوچایا میسل'' کے علیحدہ ضمیمے'' میں) ان الفاظ میں اظہار کیا تھا: وہ جدوجہد مطلوب ہوتی ہے جو ممکن ہو اور جو جدوجہد ممکن ہوتی ہے، وہ ہے کہ جو کسی خاص موقع پر جاری ہو۔ بے انتہا موقع پرستی کا رجحان ٹھیک یہی ہے، جو کہ مجہول انداز میں اپنے آپ کو بلاارادیت کے مطابق ڈھال لیتا ہے۔

''تدبیر بطور منصوبہ مارکسزم کی روح اصل کی تردید کرتی ہے!'' مگر یہ مارکسزم پر تہمت ہے، اس کے معنے ہیں، مارکسزم کا خاکہ اڑانا جسے نرودنک ہمارے خلاف جدوجہد میں لے کر آتے ہیں۔ اس کے معنے ہیں طبقاتی شعور رکھنے والے مجاہدوں کی پیش قدمی اور توانائی کی اہمیت کو اصل سے کم کر کے ظاہر کرنا جبکہ مارکسزم، اس کے برعکس سوشل ڈیما کریٹ کی پیش قدمی اور توانائی کو زبردست طاقت دیتی ہے، اس کے لئے وسیع ترین امکانات فراہم کر دیتی ہے، اور (اگر اس انداز میں اظہار کیا جا سکتا ہے) جدوجہد کے لئے ''بلاارادہ'' اُٹھ کھڑے ہونے والے لاکھوں مزدوروں کی جری فوج اس کے زیر انتظام کر دیتی ہے۔ بین الاقوامی سوشل ڈیما کریسی کی پوری تاریخ ان منصوبوں سے بھری پڑی ہے جو کبھی ایک، کبھی دوسرے سیاسی رہنما نے پیش کئے، کچھ تو ان کے مصنفوں کی دوراندیشی اور صحیح سیاسی اور تنظیمی نظریوں کی توثیق کرتے اور دوسرے ایسے جو ان کی کوتاہ اندیشی اور ان کی سیاسی غلطیاں ظاہر کرتے۔ اس زمانے میں جبکہ جرمنی اپنی تاریخ کے نازک موڑوں میں سے ایک موڑ پر تھا ___ سلطنت کی تشکیل، ریخستاغ کا افتتاح، عام حق رائے دہی کی منظوری ___ تو سوشل ڈیما کریٹی سیاست اور عموماً کام کرنے کے لئے لیبکنیخت کا ایک منصوبہ تھا اور شویٹسر کا دوسرا۔ جب جرمن سوشلسٹوں کے سروں پر سوشلسٹ دشمن ہنگامی قانون آن کر پڑا تو موست اور ہاسیلمان کا ایک منصوبہ تھا ___ وہ اس بات کے لئے تیار تھے کہ وہیں اور اسی وقت تشدد اور دہشت پسندی کا نعرہ دیں، ہوخبرگ، شرام اور (ایک حد تک) برنشٹائن کا دوسرا۔ انہوں نے سوشل ڈیما کریٹوں کے سامنے وعظ کہنا شروع کر دیا تھا کہ نامعقول طریقے سے تلخ اور انقلابی بن کر خود انہوں نے ہی اس قانون کے پاس کئے جانے کا اشتعال دلایا تھا اور اب ان کو

چاہئے کہ اپنے مثالی برتاؤ سے معافی کے خواست گار رہوں۔ تیسرا منصوبہ اور تھا جسے ان حضرات نے تجویز کیا تھا جو ایک غیر قانونی ترجمان اخبار تیار کرتے اور شائع کیا کرتے تھے (58)۔ جس راستے پر چلنا ہے اس کے انتخاب پر جدوجہد کے کئی سال بعد اور منتخبہ راستے کے مناسب ہونے پر جب تاریخ اپنا فیصلہ سنا چکی ہے، تو ظاہر ہے کہ پیچھے مڑ کر دیکھنے کے بعد پارٹی کے فرائض کے نمو کے متعلق جو پارٹی کے ساتھ ساتھ بڑھتے رہتے ہیں، حکیمانہ اقوال سنانا آسان ہوتا ہے۔ لیکن انتشار کے زمانے میں* جبکہ روسی ''نقاد'' اور ''معیشت پسند'' سوشل ڈیماکریسی کو ٹریڈ یونین ازم کی سطح پر گرا رہے ہیں اور جبکہ دہشت پسند وہ ''تدبیر بطور منصوبہ'' منظور کرنے کی پُرزور وکالت کر رہے ہیں جو پرانی غلطیوں کو دوہراتی ہے، تو ایسے زمانے میں اس قسم کی گہرائیوں میں پہنچنے تک اپنے آپ کو محدود رکھنے کے معنے اپنے لئے محض ''سند غربت'' جاری کر لینے کے ہیں۔ ایک ایسے وقت میں جبکہ بہت سے روسی سوشل ڈیماکریٹ پیش قدمی اور توانائی کے فقدان میں، ''سیاسی پرچار، ہلچل اور تنظیم کے دائرے''** کے اختصار میں، انقلابی کام کی وسیع تر تنظیم کے لئے ''منصوبوں'' کے فقدان میں مبتلا ہیں، ایسے وقت میں یہ اعلان کر دینے کے کہ ''تدبیر بطور منصوبہ مارکسزم کی روح اصل کی تردید کرتی ہے'' معنے نہ صرف نظریاتی طور پر مارکسزم پر تہمت لگانا بلکہ عملاً پارٹی کو پیچھے کی طرف کھینچ لانا ہے۔

''ربوچیئے دیلو'' اپنا وعظ جاری رکھتا ہے۔

''انقلابی سوشل ڈیماکریٹ کا فرض صرف اتنا ہے کہ اپنے شعوری کام سے معروضی ارتقاء کی رفتار بڑھا دے، اس کو دفع نہ کرے، یا اس ارتقاء کی جگہ خود اپنے داخلیتی منصوبوں کو نہ دیدے۔'' ''ایسکرا'' یہ سب کچھ نظریئے کے اعتبار سے جانتا ہے۔ لیکن شعوری انقلابی کام کو مارکسزم بجا طور پر جو زبردست اہمیت دیتی ہے اس کے باعث وہ عملاً، تدبیر کے اپنے نظریہ پسندانہ زاویہء نگاہ کی وجہ سے، ارتقاء کے معروضی یا بلا رادی عنصر کی اہمیت کو اصل سے کم ظاہر کرتا ہے'' (صفحہ 18)۔

---

* ''Ein Jahr der Verwirrung'' (''انتشار کا ایک سال'') وہ عنوان ہے جو میرنگ نے اپنی ''تاریخ جرمن سوشل ڈیماکریسی'' کے اس باب کو دیا ہے جس میں انہوں نے اس پس وپیش اور عزم کے فقدان کا ذکر کیا ہے جس کا سوشلسٹوں نے نئی صورت حال کے لئے ''تدبیر بطور منصوبہ'' کا انتخاب کرنے میں پہلے مظاہرہ کیا تھا۔

** ''ایسکرا''، شمارہ 1 کا اداریہ۔

غیر معمولی نظریاتی انتشار کی، جناب و۔و۔اور ان کی برادری کے شایان شان، ایک اور مثال۔ہم اپنے فلسفی سے دریافت کریں گے: داخلیتی منصوبوں کا مرتب کرنے والا معروضی ارتقاء کو کس طرح ''اصل سے کم ظاہر کرسکتا ہے؟'' ظاہر ہے کہ یہ حقیقت ان کی نگاہوں سے اوجھل رہتی ہے کہ یہ معروضی ارتقاء بعض طبقوں، درجوں یا گروہوں کو، قوموں یا قوموں کے گروہوں وغیرہ کو تخلیق کرتا یا تقویت پہنچاتا ہے، نیست و نابود کرتا یا کمزور کرتا ہے اور اس طرح سے قوتوں کے کسی بین الاقوامی سیاسی صف بندی یا انقلابی پارٹیوں کے اختیار کئے ہوئے رخ وغیرہ کا تعین کرنے کی خدمت انجام دیتا ہے۔اگر منصوبوں کا نقشہ تیار کرنے والے نے یہ کرلیا تو اس کا قصور یہ نہیں ہوگا کہ اس نے بلاارادی عنصر کو اصل سے کم سمجھا، بلکہ، اس کے برعکس، یہ کہ اس نے باشعور عنصر کو اصل سے کم ظاہر کیا، کیونکہ پھر وہ یہ عیاں کرے گا کہ اس میں معروضی ارتقاء کو مناسب طریقے سے سمجھنے کا فقدان ہوگا۔ چنانچہ بلاارادیت اور شعور کی ''نسبتی اہمیت کا اندازہ کرنے'' (ربوچیئے دیلو' کا خط کشیدہ) کی بات ہی خود ''شعور'' کے قطعی فقدان کو ظاہر کرتی ہے۔اگر بعض ''بلاارادی عناصر ارتقاء'' انسانی فہم و ادراک کی گرفت میں آ بھی جاتے ہیں، تو ان کا ناقص تخمینہ ''باشعور عنصر کو اصلیب سے کم کر کے ظاہر کرنے'' کے برابر ہوگا۔لیکن اگر وہ گرفت میں نہیں آ سکتے تو پھر ہم ان کو نہیں جانتے اور اس لئے ان کے بارے میں بات نہیں کر سکتے۔تو پھر کری چیفسکی بحث کیا کر رہے ہیں؟ اگر ان کا خیال ہو کہ ''ایسکرا'' کے ''داخلیتی منصوبوں'' میں غلطیاں ہیں (جیسا کہ درحقیقت وہ علی الاعلان کہہ چکے ہیں کہ ہیں)، تو ان کو دکھا دینا چاہئے تھا کہ کونسے معروضی حقائق وہ نظرانداز کرتے ہیں اور اس کے بعد ہی پھر ''ایسکرا'' پر انہیں نظرانداز کرنے کے لئے سیاسی شعور کے فقدان کا، بقول خود، ''باشعور عنصر کو اصل سے کم ظاہر کرنے'' کا الزام عائد کرنا تھا۔لیکن، اگر داخلیتی منصوبوں سے ناخوش ہو کر وہ ''بلاارادی عنصر کی اہمیت اصل سے کم ظاہر کرنے'' کے علاوہ کوئی اور دلیل پیش نہیں کر سکتے (!) تو وہ محض یہ ظاہر کر سکتے ہیں: (1) کہ، نظریاتی اعتبار سے وہ مارکسزم کو کاریئف اور میخائلوفسکی کی طرح سے ہی سمجھتے ہیں جن کا بیلتوف (59) کافی مذاق اُڑا چکے ہیں، اور (2) کہ، عملی طور پر، وہ ''ارتقاء کے بلاارادی عناصر'' سے جنہوں نے ہمارے قانونی مارکسیوں کو برنشٹائن ازم کی طرف اور ہمارے سوشل ڈیماکریٹوں کو ''معیشت پسندی'' کی طرف کھینچ لیا ہے، خاصے مطمئن ہیں، اور یہ کہ ان لوگوں کے خلاف ''غصے میں بھرے بیٹھے ہیں'' جو روسی سوشل ڈیماکریسی کو

''بلاارادی'' ارتقاء کے راستے سے بہر قیمت ہٹانے کا تہیہ کر چکے ہیں۔

آ گے چل کر جو چیزیں آتی ہیں وہ یقینی طور پر بیہودہ ہیں۔ ''جس طرح فرد بشر قدرتی سائنس کی تمام دریافتوں کے باوجود پرانی طرز سے اولاد پیدا کرتے رہیں گے، اسی طرح ایک نیا سماجی نظام، مستقبل میں بھی، سماجی سائنس کی تمام دریافتوں اور باشعور مجاہدوں کی تعداد میں اضافے کے باوجود، زیادہ تر عناصری ہیجانوں سے عالم وجود میں آئے گا'' (صفحہ 19)۔ جس طرح ہمارے آباء واجداد اپنی پرانی طرز کی دانشمندی کے ساتھ کہا کرتے تھے، دنیا میں کوئی بھی بچوں کو لا سکتا ہے، اسی طرح سے آج ''جدید سوشلسٹ'' (نارتسس توپوریلوف کے انداز میں)[60] اپنی دانشمندی سے کہا کرتے تھے، نئے سماجی نظام کی بلاارادی پیدائش میں کوئی بھی حصہ لے سکتا ہے۔ ہماری بھی رائے یہی ہے کہ کوئی بھی حصہ لے سکتا ہے۔ اس قسم کی شرکت کے لئے جو کچھ چاہئے ہوتا ہے وہ یہ کہ جب ''معیشت پسندی'' کا دور دورہ ہو تو ''معیشت پسندی'' کو مان لو اور جب دہشت پسندی سر بلند ہو تو دہشت پسندی کو۔ چنانچہ، امسال موسم بہار میں، جب دہشت پسندی پر لوٹ پوٹ ہونے کے خلاف خبردار کرنا اس قدر اہم تھا، تو ''ربوچیئے دیلو'' ایک ایسے مسئلے سے دوچار ہو کر جو اس کے لئے ''نیا'' تھا محو حیرت رہ گیا تھا، اور اب، چھ مہینے کے بعد، جبکہ مسئلہ کم موضوعاتی رہ گیا ہے تو وہ ہمارے سامنے بیک وقت یہ اعلان پیش کرتا ہے: ''ہمارا خیال ہے کہ سوشل ڈیماکریسی کا یہ کام نہیں ہے، اور نہ ہی ہونا چاہئے کہ وہ دہشت پسندانہ جذبات کے اُبھرنے کی مخالفت کرے'' (''ربوچیئے دیلو'' شمارہ 10، صفحہ 23)، اور کانفرنس کی یہ قرارداد بھی: ''یہ کانفرنس باقاعدہ اور جارحانہ دہشت پسندی کو بے محل تصور کرتی ہے'' (''دو کانفرنسیں''، صفحہ 18)۔ کس حسن وخوبی کے ساتھ واضح اور باربط ہے یہ! مخالفت نہ کرنا مگر بے محل کہہ دینا، اور اس کا اعلان اس طرح سے کرنا کہ بے قاعدہ اور مدافعتی دہشت پسندی اس ''قرارداد'' کے دائرے میں نہ آئیں۔ تسلیم کرنا پڑے گا کہ اس قسم کی قرارداد انتہائی محفوظ ہوتی ہے اور غلطی کے خلاف اس کا پورا بیمہ ہے، ٹھیک اس طرح جیسے کہ وہ شخص اپنے آپ کو غلطی سے محفوظ کر لیتا ہے جو باتیں تو کرتا ہے مگر کہتا کچھ نہیں۔ اس قسم کی قرارداد مرتب کرنے کے لئے جو کچھ چاہئے ہوتا ہے وہ تحریک کے آخری سرے پر رہنے کی صلاحیت ہے۔ جب ''ایسکرا'' نے دہشت کے سوال کو نیا کہنے پر ''ربوچیئے دیلو'' کا مذاق اُڑایا تو موخر الذکر نے غضبناک ہو کر ''ایسکرا'' پر ''تدبیر کے مسئلوں کے وہ

حل جو پندرہ برس سے بھی زیادہ قبل مہاجرادیبوں کے ایک گروہ نے تجویز کئے تھے، پارٹی تنظیموں پر مسلط کرنے کی ناقابل یقین ''دیدہ دلیری'' کا الزام عائد کیا تھا (صفحہ 24)۔حقیقتاً دیدہ دلیری، اور باشعور عنصر کا اصل سے زیادہ کیا خوب تخمینہ کیا گیا ہے۔اول تو نظریاتی مسئلوں کو پہلے ہی سے حل کرلیا جائے اور پھر تنظیم کو، پارٹی کو اور عوام الناس کو اس حل کے درست ہونے کا یقین دلانے کی کوشش کی جائے!* کیا ہی اچھا ہوتا کہ عناصر کو دوہرایا جاتا اور کسی پر کچھ ''مسلط'' کئے بغیر ہر ''موڑ'' پر گھوم جایا جاتا____ یہ چاہے ''معیشت پسندی'' کی سمت میں ہوتا یا دہشت پسندی کی طرف۔ ''ربوچیئے دیلو'' دنیاداری کی اس دانشمندانہ نصیحت کی تعمیم تک کرڈالتا ہے اور ''ایسکرا'' اور ''زاریا'' پر ''بے پیکر مادے پر منڈلاتی ہوئی روح کی طرح اپنا پروگرام تحریک کے خلاف جمانے کا'' الزام لگاتا ہے (صفحہ 29)۔لیکن اگر ''روح'' ہونا، جو بلاارادی تحریک پر نہ صرف منڈلاتی بلکہ اس تحریک کو ''اس کے پروگرام'' کی سطح تک بلند کردیتی ہے، سوشل ڈیماکریسی کا فعل منصبی نہیں تو اور کیا ہے؟ یقیناً، اس کا کام یہ تو نہیں ہے کہ تحریک کی دم کے ساتھ گھسٹتی رہے۔زیادہ سے زیادہ یہ ہوگا کہ وہ تحریک کے کسی کام کی نہ رہے گی، بد سے بدتر یہ کہ انتہائی ضرررساں ہوگی۔لیکن ''ربوچیئے دیلو'' ''تدبیر بطور عمل'' کی صرف تقلید ہی نہیں کرتا بلکہ اس کو اصول کے درجے تک بلند کردیتا ہے، چنانچہ اس کے رجحان کو موقع پرستی نہیں بلکہ دم پرستی سے (لفظ دم کی رعایت سے) موسوم کرنا زیادہ درست ہوگا، اور یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ جو ہمیشہ تحریک کے پیچھے پیچھے چلنے اور اس کی دم بنے رہنے کا تہیہ کرچکے ہیں ان کی ''ارتقاء کے بلاارادی عنصر کی اہمیت کو اصل سے کم کرکے ظاہر کرنے'' کے خلاف قطعی اور ہمیشہ کے لئے گارنٹی کی جاچکی ہے۔

☆☆☆

اور اس طرح، ہمیں پورا یقین ہوگیا ہے کہ روسی سوشل ڈیماکریسی میں ''نئے رجحان'' نے جو بنیادی غلطی کی ہے بلاارادیت کے سامنے اس کا جھک جانا اور اس کا یہ سمجھنے میں ناکام رہنا ہے کہ عوام الناس کی بلاارادیت سوشل ڈیماکریٹوں سے اعلیٰ درجے کے شعور کا مطالبہ کرتی ہے۔ عوام الناس کا جوش وخروش جس قدر بلاارادی اور تحریک جس قدر زیادہ پھیلی ہوئی ہوتی ہے اتنا

---

* نہ ہی یہ بات فراموش کرنی چاہئے کہ دہشت کے مسئلے کو ''نظریاتی اعتبار سے'' حل کرنے میں ''محنت کی نجات'' کے گروہ نے سابق انقلابی تحریک کی تعمیم کردی۔

ہی زیادہ فوری، اتنا کہ کسی سے مقابلہ نہیں کیا جا سکتا، مطالبہ ہوتا ہے کہ سوشل ڈیما کریسی کا نظریاتی، سیاسی اور تنظیمی کام اور زیادہ شعوری ہو۔

روس میں عوام الناس کا بلا ارادی جوش وخروش اس قدر سرعت کے ساتھ بڑھا (اور بڑھ رہا ہے) کہ نوجوان سوشل ڈیما کریٹ یہ عظیم الشان کام انجام دینے کو تیار ثابت نہیں ہوئے۔ اس طرح تیار نہ ہونا ہماری مشترک بدقسمتی ہے، تمام روسی سوشل ڈیما کریٹوں کی بدقسمتی۔ عوام الناس کا جوش وخروش بلا روک ٹوک تسلسل کے ساتھ بڑھتا اور پھیلتا رہا، یہ نہ صرف ان مقامات پر جاری رہا جہاں شروع ہوا تھا بلکہ نئے مقامات تک، آبادی کے نئے طبقوں تک پھیلتا رہا (مزدور تحریک کے زیر اثر، طالب علم نوجوانوں میں، عموماً دانشوروں میں اور یہاں تک کہ کسانوں کے جوش میں نئی تازگی آ گئی)۔ انقلابی، مگر، اس جوش وخروش کے پیچھے پیچھے گھسٹتے رہے، اپنے ''نظریوں'' اور اپنی سرگرمی دونوں کے اعتبار سے، وہ ایک مستقل اور سلسلے وار تنظیم قائم کرنے میں نا کام رہے جس میں پوری تحریک کی قیادت کرنے کی صلاحیت ہو۔

پہلے باب میں ہم نے ثابت کیا کہ ''ربوچیئے دیلو'' نے ہمارے نظریاتی فرائض کی اہمیت کو اصل سے کم جانچا اور یہ کہ ''بلا ارادی طور پر'' اس نے ''آزادیءتنقید'' کا نعرہ دوہرانا شروع کر دیا، جنہوں نے یہ نعرہ دوہرایا ان میں یہ سمجھنے کے ''شعور'' کا فقدان تھا کہ موقع پرست ''نقادوں'' کے دعوے، جرمنی اور روس میں انقلابیوں کے دعوؤں سے بعد المشرقین رکھتے ہیں۔

آئندہ بابوں میں ہم دکھائیں گے کہ بلا ارادیت کے سامنے سر تسلیم خم کرنے کا سیاسی فرائض کے میدان عمل میں اور سوشل ڈیما کریسی کے تنظیمی کام میں کس طرح اظہار ہوا۔

ٹریڈ یونین سیاست اور سوشل ڈیما کریٹک سیاست

اب کے پھر ہم ''ربوچیئے دیلو'' کو سراہتے ہوئے شروع کریں گے۔ ''بے نقابی کا ادب اور پرولتاری جدوجہد'' وہ عنوان ہے جو مارتینوف نے ''ایسکرا'' سے اپنے اختلافات کے متعلق مضمون کر دیا ہے جو ''ربوچیئے دیلو'' شمارہ 10 میں شائع ہوا تھا۔ اختلافات کا نچوڑ انہوں نے مندرجہ ذیل الفاظ میں مرتب کیا ہے: ''اس نظام کو جو اس کی (مزدور طبقے کی پارٹی کی) نشو ونما کے راستے میں حائل ہے صرف بے نقاب کرنے تک ہی ہم اپنے آپ کو محدود نہیں رکھ سکتے۔ ہمیں پرولتاریہ کے فوری اور جاری مفادات پر بھی ردِعمل کا اظہار کرنا چاہیئے...... ''ایسکرا''...... درحقیقت انقلابی حزب مخالف کا ترجمان ہے جو ہمارے ملک کی صورت حال، خصوصاً سیاسی صورت حال بے نقاب کرتا ہے...... ہم، مگر، مزدور طبقے کے نصب العین کے لئے پرولتاری جدوجہد سے قریبی تعلق رکھتے ہوئے کام کرتے ہیں اور بدستور کرتے رہیں گے۔'' (صفحہ 63)۔ اس فارمولے کے لئے مارتینوف کا احسان مند ہونا ہی پڑتا ہے۔ یہ نمایاں عام دلچسپی کا حامل ہے، کیونکہ اس میں ''ربوچیئے دیلو'' سے ہمارے اختلافات ہی کا نچوڑ نہیں ہے بلکہ سیاسی جدوجہد پر ہمارے اور ''معیشت پسندوں'' کے درمیان عام اختلاف رائے کا بھی۔ ہم دکھا چکے ہیں کہ ''معیشت پسند'' یہ نہیں کہ ''سیاست'' قطعی مسترد کر دیتے ہوں بلکہ یہ کہ وہ سیاست کے سوشل ڈیما کریٹی تصور سے ٹریڈ یونینی تصور کی جانب متواتر بھٹکتے رہتے ہیں۔ مارتینوف ٹھیک اسی طریقے سے بھٹکتے ہیں اور اس لئے ہم ان کے نظریات کو اس مسئلے پر ''معیشت پسندوں'' کی غلطی کا ایک نمونہ تصور کریں گے۔ جیسے کہ ہم ثابت کرنے کی کوشش کریں گے اس انتخاب کے خلاف شکایت کا نہ تو ''ربوچایا میسل'' کے ''علیحدہ ضمیمے'' کے مصنفوں کو کوئی حق ہوگا، نہ ''محنت کی نجات'' کے گروہ کے جاری کردہ منشور کے مصنفوں کو، نہ ''ایسکرا'' شمارہ 12 میں شائع ہونے والے ''معیشت پسندوں'' کے خط کے مصنفوں کو۔

ا۔ سیاسی ہلچل اور ''معیشت پسندوں'' کی اس پر روک

ہر شخص جانتا ہے کہ روسی مزدوروں کی معاشی* جدوجہد معاسی (فیکٹری کے اور پیشہ ورانہ) حالات بے نقاب کرنے والے ''ادب'' کی اشاعت کے ساتھ ساتھ وسیع پیمانے پر بڑھی اور مستحکم ہوئی۔ یہ ''اشتہار'' زیادہ تر فیکٹری کے نظام کو بے نقاب کرنے پر مشتمل ہوا کرتے تھے اور بہت جلدی ہی بے نقاب کرنے کا سچ مچ کا ایک جذبہ مزدوروں میں پیدا ہوگیا۔ جیسے ہی مزدوروں نے محسوس کیا کہ سوشل ڈیما کریٹ اسٹڈی سرکل ان کو نئی وضع کے اشتہار فراہم کرنے کے خواہشمند ہیں اور فراہم کر سکتے ہیں جو ان کے مصیبت زدہ وجود، نا قابل برداشت سخت محنت اور حقوق سے ان کی محرومیت کے بارے میں پوری حقیقت بیان کریں، تو انہوں نے فیکٹریوں اور کارخانوں سے خطوط بھیجنے شروع کر دیئے، درحقیقت ہمارے ہاں ان کا تانتا باندھ دیا۔ اس ''بے نقاب کرنے والے ادب'' نے ایک زبردست سنسنی پھیلا دی، خاص اس فیکٹری میں ہی نہیں جسے کسی مخصوص اشتہار میں بے نقاب کیا گیا ہوتا بلکہ ان تمام فیکٹریوں میں جہاں آشکارا کئے جانے والے حقائق کی خبریں پہنچتیں۔ اور چونکہ مختلف کارخانوں میں اور مختلف کاروبار میں مزدوروں کی مفلسی اور حاجت بہت کچھ ایک ہی جیسی ہوتی ہیں، اس لئے ''مزدوروں کی زندگی کے متعلق حقیقت'' ہر ایک کو جھنجھوڑتی۔ انتہائی پسماندہ مزدوروں میں بھی ''چھپے ہوئے حروف میں آنے کا'' سچ مچ کا ایک جذبہ ـــــ پورے موجودہ سماجی نظام کے خلاف جو لوٹ مار اور استبداد پر مبنی ہے، جنگ کی اس ابتدائی شکل کے لئے ایک نیک جذبہ پیدا ہوگیا۔ اور غالب اکثریت ایسی صورتوں کی تھی کہ جن میں یہ ''اشتہار'' درحقیقت ایک اعلان جنگ کی حیثیت رکھتے تھے کیونکہ مزدوروں میں ہلچل پیدا کرنے میں اس طرح کا بے نقاب کیا جانا بڑی مدد کیا کرتا تھا، اس سے ان میں سب سے زیادہ نمایاں زیادتیوں کو دور کرنے کے لئے مشترک مانگیں پیدا ہوتی تھیں اور ان میں ہڑتالوں سے

---

* غلط فہمی سے بچنے کے لئے ہمیں واضح کر دینا چاہئے کہ یہاں اور اس پورے کتابچے میں معاشی جدوجہد سے ہماری مراد (ہم میں تسلیم شدہ دستور کے مطابق) ''عملی معاشی جدوجہد'' سے ہے جسے اینگلس نے مذکورہ صدر عبارت میں ''سرمایہ داروں کا مقابلہ'' بیان کیا ہے، اور جسے آزاد ملکوں میں منظم مزدور، سنڈیکل یا ٹریڈ یونینی جدوجہد سے موسوم کیا جاتا ہے۔

ان مانگوں کی تائید کرنے کی مستعدی پیدا ہوتی تھی۔ آخر میں، خود مالکوں کو ان اشتہاروں کی اہمیت اعلان جنگ کی طرح تسلیم کرنے پر مجبور ہونا پڑا، یہاں تک کہ بہت سی صورتوں میں تو وہ جنگ چھڑنے کا انتظار بھی نہیں کیا کرتے تھے۔ جیسے کہ ہمیشہ ہوا کرتا ہے، بے نقابیوں کی محض اشاعت ہی نے اثر دکھایا اور انہوں نے ایک طاقتور اخلاقی تاثر کی اہمیت اختیار کر لی۔ بارہا ایسا ہوا ہے کہ اشتہار کا محض نمودار ہونا ہی پیش کردہ تمام یا کچھ مانگوں کے پورے ہونے کے لئے کافی ثابت ہوا۔ مختصر یہ کہ معاشی (فیکٹری کی) بے نقابیاں معاشی جدوجہد میں اہم بیرم تھیں اور بدستور ہیں، اور جب تک سرمایہ داری باقی ہے جو مزدوروں کے لئے اپنی حفاظت کرنا ضروری کر دیتی ہے، وہ اس اہمیت کی حامل رہیں گی۔ یورپ کے سب سے زیادہ ترقی یافتہ ملکوں میں بھی دیکھا جا سکتا ہے کہ اب بھی کسی پسماندہ پیشے میں یا گھریلو صنعت کی کسی بھولی بسری شاخ میں برائیوں کی بے نقابی طبقاتی شعور کی بیداری کے نقطۂ آغاز کا، ٹریڈ یونین جدوجہد کی شروعات کا اور سوشلزم کے پھیلنے کا کام انجام دیتی ہے*۔

پچھلے کچھ عرصے سے روسی سوشل ڈیماکریٹوں کی غالب اکثریت فیکٹریوں کے حالات کی بے نقابی کا یہ کام منظم کرنے میں قریب قریب پوری طرح منہمک ہے۔ یہ دیکھنے کے لئے کہ اس میں وہ کس حد تک منہمک ہو گئے ہیں، ''ربوچایا میسل'' کو یاد کر لینا کافی ہوگا___ اصل میں اتنے

---

* موجودہ باب میں ہم صرف سیاسی جدوجہد کو زیر بحث لا رہے ہیں، اس کے زیادہ وسیع یا زیادہ تنگ معنوں میں۔ اس لئے ہم ''ربوچیئے دیلو'' کے اس الزام پر کہ ''ایسکرا'' معاشی جدوجہد کے بارے میں ''حد سے زیادہ ضبط سے کام لیتا ہے'' (''دو کانفرنسیں'' صفحہ 27، مارتی نوف نے جسے اپنے کتابچے ''سوشل ڈیماکریسی اور مزدور طبقہ'' میں ترمیم و تنسیخ کے بعد پھر سے لکھا) صرف چلتے چلاتے ہی بحث کریں گے۔ اگر الزام لگانے والے معاشی جدوجہد پر ''ایسکرا'' کے صنعتی حصے میں کسی ایک سال کی بحث کی ناپ تول ہنڈرڈ ویٹ یا ریم میں کریں (جس کا کہ ان کو بڑا شوق ہے) تو ''ربوچیئے دیلو'' اور ''ربوچایا میسل'' کے متعلقہ حصوں کو اگر آپس میں ملا بھی دیا جائے تو اس اعتبار سے بھی موازنے میں موخر الذکر پیچھے رہیں گے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس سادی سی حقیقت کا احساس انہیں ایسی دلیلوں کا سہارا لینے پر مجبور کرتا ہے کہ جو ان کے ذہنی انتشار کو صاف طور پر واضح کر دیتی ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ ''ایسکرا'' کو چارو ناچار (!) زندگی کی قطعی مانگوں کو ماننے پر اور مزدور طبقے کی تحریک کے متعلق کم از کم (!!) خط و کتابت شائع کرنے پر مجبور ہونا (!) پڑتا ہے'' (''دو کانفرنسیں'' صفحہ 27)۔ بھئی واقعی یہ تو دندان شکن دلیل ہے!

زیادہ کہ یہ حقیقت ہی ان کی آنکھوں سے اوجھل ہوگئی ہے کہ یہ بجائے خود، اصلیت میں ابھی تک سوشل ڈیما کریٹی کا م ہی نہیں ہے بلکہ محض ٹریڈ یونینی کام ہے۔ درحقیقت بے نقابیوں میں تذکرہ کسی خاص پیشے کے مزدوروں اوران کے مالکوں کے درمیان تعلقات کا ہی ہوتا تھا اور انہوں نے جو کچھ حاصل کیا وہ یہ تھا کہ قوت محنت کے فروخت کرنے والوں نے اپنا ''مال'' بہتر شرطوں پر فروخت کرنا اور خالص تاجرانہ سودے پر خریداروں سے مول بھاؤ کرنا سیکھ لیا تھا۔ یہ بے نقابیاں (اگر انقلابیوں کی تنظیم انہیں صحیح طور سے کام میں لاتی) سوشل ڈیما کریٹی سرگرمی کے آغاز اور اس کے ایک جزو ترکیبی کا کام دے سکتی تھیں، لیکن وہ ''خالص ٹریڈ یونینی'' جدوجہد کی جانب اور غیر سوشل ڈیما کریٹی مزدور طبقے کی تحریک کی جانب بھی لے جا سکتی تھیں (اور بلاارادیت کی جانب پرستش کا رویہ اختیار لیا جائے تو لازمی طور پر لیجائیں گی)۔ سوشل ڈیما کریسی مزدور طبقے کی نہ صرف قوت محنت فروخت کرنے کی بہتر شرائط کے لئے بلکہ اس سماجی نظام کو مٹانے کے لئے جدوجہد کرنے میں رہنمائی کرتی ہے جو مال وزر سے محروموں کو مجبور کرتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو مالداروں کے ہاتھ فروخت کریں۔ سوشل ڈیما کریسی مزدور طبقے کی نمائندگی کرتی ہے، صرف مالکوں کے کسی خاص گروہ سے اس کے تعلق کے اعتبار سے ہی نہیں بلکہ جدید سماج کے تمام طبقوں سے اور بطور منظّم سیاسی قوت ریاست سے بہ اعتبار اس کے تعلق۔ چنانچہ اس سے نتیجہ نکلتا ہے کہ سوشل ڈیما کریٹوں کو نہ صرف یہ چاہئے کہ اپنے آپ کو خالص معاشی جدوجہد تک محدود نہ رکھیں بلکہ انہیں اس بات کی بھی اجازت نہیں دینی چاہئے کہ معاشی بے نقابیوں کا انتظام ان کی سرگرمیوں کا غالب حصہ بن جائے۔ مزدور طبقے کی سیاسی تعلیم اور اس کے سیاسی شعور کی نشوونما میں ہمیں سرگرم عمل حصہ لینا چاہئے۔ اب جبکہ ''زاریا'' اور ''ایسکرا'' نے ''معیشت پسندی'' پر پہلا حملہ کیا ہے تو اس سے ''سب متفق ہیں'' (اگرچہ بعض کی رضامندی صرف زبانی ہے، جیسا کہ جلد ہی ہم دیکھیں گے)۔

سوال یہ اُٹھتا ہے کہ سیاسی تعلیم کس چیز پر مشتمل ہونی چاہئے؟ کیا یہ مطلق العنانیت سے مزدور طبقے کی لڑائی کے پروپیگنڈے تک محدود رکھی جا سکتی ہے؟ یقیناً نہیں۔ مزدوروں کو یہ سمجھا دینا کافی نہیں ہے کہ وہ سیاسی طور پر مظلوم ہیں (جیسا کہ انہیں محض یہ سمجھانا کافی نہیں تھا کہ ان کے مفادات مالکوں کے مفادات سے ٹکراتے ہیں)۔ اس استبداد کی ہر ٹھوس مثال

کے معاشی ہلچل کی رہبری کرنی چاہئے (جیسے کہ ہم نے معاشی استبداد کی ٹھوس مثالوں کو لے کر ان پر ہلچل کا اہتمام شروع کر دیا ہے)۔ جس حد تک یہ استبداد سماج کے انتہائی مختلف طبقوں پر اثر انداز ہوتا ہے، جس حد تک یہ زندگی اور سرگرمی کے انتہائی متنوع شعبوں ___ حرفتی، شہری، نجی، خاندانی، مذہبی، سائنٹیفک وغیرہ وغیرہ میں نمایاں ہوتا ہے، تو کیا یہ واضح نہیں کہ اگر ہم مطلق العنانی کی تمام پہلوؤں کی سیاسی بے نقابی کرنے کا انتظام اپنے ذمے نہ لیں تو مزدوروں کے سیاسی شعور کو نشو و نما دینے کے اپنے فرض کی ہم تکمیل نہیں کر رہے ہوں گے؟ استبداد کی ٹھوس مثالوں پر ہلچل کا اہتمام کرنے کی غرض سے ان واقعات کو بے نقاب کرنا چاہئے (جس طرح کہ معاشی ہلچل کے لئے فیکٹری کی بدسلوکیوں کو بے نقاب کرنے کی ضرورت ہوتی تھی)۔

ممکن ہے کہ کوئی سوچے کہ یہ تو کافی صاف بات ہے۔ ہوتا مگر یہ ہے کہ صرف زبانی ہی ''سب'' سیاسی شعور کو، اس کے سارے پہلوؤں کو نشو و نما دینے کی ضرورت پر متفق ہیں۔ پتہ یہ چلتا ہے کہ مثلاً ''ربوچیئے دیلو'' مکمل طور سے سیاسی بے نقابی کا انتظام کرنے (یا انتظام کرنے کا آغاز کرنے) کی بات تو دور رہی، ''ایسکرا'' کو اس سے دور گھسیٹنے کی کوشش کر رہا ہے جس نے کہ اس کا بیڑا اُٹھالیا ہے۔ ذرا یہ سنئے: ''مزدور طبقے کی سیاسی جدوجہد محض، (یقیناً ''محض'' نہیں) سب سے زیادہ نشو و نما پائی ہوئی، وسیع اور موثر وضع کی معاشی جدوجہد ہے'' (''ربوچیئے دیلو'' کا پروگرام جو شمارہ 1، صفحہ 3 میں شائع ہوا تھا)۔ ''سوشل ڈیما کریٹوں کو اب خود معاشی جدوجہد کو، جہاں تک ممکن ہو، سیاسی کرداری خصوصیت دینے کا فریضہ درپیش ہے'' (مارتی نوف، ''ربوچیئے دیلو'' شمارہ 10، صفحہ 42)۔ ''عوام الناس کو سرگرم سیاسی جدوجہد میں کھینچ کر لانے کا سب سے زیادہ وسیع پیمانے پر قابل عمل ذریعہ معاشی جدوجہد ہے'' (''پردیسی انجمن''،(61) کی کانفرنس میں منظور کی جانے والی قرارداد اور اس میں کی جانے والی ''ترمیمیں''، ''دو کانفرنسیں'' صفحہ 11 اور 17)۔ جیسا کہ قارئین دیکھ چکے ہیں، یہ تمام دعوے ''ربوچیئے دیلو'' میں پہلے ہی شمارے سے لے کر تازہ ترین ''مدیروں کو ہدایات'' تک میں رچے ہوئے ہیں اور وہ سب سیاسی ہلچل اور جدوجہد کے بارے میں بظاہر ایک ہی نظریئے کا اظہار کرتے ہیں۔ آیئے ہم اس نظریئے کا تمام ''معیشت پسندوں'' میں پھیلی ہوئی اس رائے کے نقطۂ نظر سے غور کریں کہ سیاسی ہلچل کو معاشی ہلچل کے پیچھے پیچھے چلنا

چاہئے۔ کیا یہ درست ہے کہ عموماً* معاشی جدوجہد عوام الناس کو سیاسی جدوجہد میں کھینچ کرلانے کا ''سب سے زیادہ وسیع پیمانے پر قابل عمل ذریعہ ہے؟'' یہ قطعی درست نہیں ہے۔ صرف معاشی جدوجہد کا ہی نہیں بلکہ پولیس کے ظلم اور مطلق العنانیت کی دست درازی کا کوئی بھی اور ہر ایک مظہر عوام الناس کو ''اپنی طرف کھینچنے'' کے ذریعے کی حیثیت سے ذرہ برابر بھی کم ''وسیع پیمانے پر قابل عمل'' نہیں ہوتا۔ دیہی نگراں (62) اور کسانوں کی کوڑوں سے پٹائی، عہدیداروں کی بدعنوانیاں اور شہروں میں پولیس کا ''عام لوگوں'' سے سلوک، قحط زدہ لوگوں کے خلاف لڑائی، روشن خیال اور علم وتعلیم کی جانب عام لوگوں کی پیش رفت کو کچلنا، محصولوں کی زبردستی وصولیابی اور مذہبی فرقوں پر مظالم، فوجیوں سے توہین آمیز سلوک اور طالبعلموں اور اعتدال پسند دانشوروں سے سلوک میں نازیبا طریق کار ــــــ ظلم وستم کے یہ سب اور ہزاروں ایسے ہی دوسرے مظاہر، اگرچہ براہ راست ''معاشی'' جدوجہد سے متعلق نہیں ہیں، کیا عمومی سیاسی ہلچل کے لئے اور عوام الناس کو سیاسی جدوجہد میں کھینچ کرلانے کے لئے کم ''وسیع پیمانے پر قابل عمل'' ذرائع اور مواقع ہیں؟ حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے۔ ایسے کل واقعات میں سے جن میں مزدور (یا تو خود اپنی وجہ سے یا ان کی بنا پر جو ان سے قریبی طور پر وابستہ ہوتے ہیں) ظلم وتشدد، حقوق سے محرومیت کے شکار ہوتے ہیں، بلاشبہ صرف نہایت ہی قلیل واقعات پولیس کے جوروستم کے ایسے ہوتے ہیں جو ٹریڈ یونینی جدوجہد ہی میں رونما ہوتے ہیں۔ پھر ہم پہلے ہی سے ان ذرائع میں سے صرف ایک کو ''سب سے زیادہ وسیع پیمانے پر قابل عمل'' قرار دے کر سیاسی ہلچل کے دائرے کو

---

* ہم ''عموماً'' اس لئے کہتے ہیں کہ ''ربوچیئے دیلو'' بحیثیت مجموعی پارٹی کے عمومی اصولوں اور عمومی فرائض کی بات کرتا ہے۔ بلاشبہ عملاً ایسے واقعات رونما ہوتے ہیں جبکہ واقعی سیاست کو معیشت کے پیچھے پیچھے چلنا پڑتا ہے لیکن صرف ''معیشت پسند'' ہی اس کا ذکر ایک ایسی قرارداد میں کرسکتے ہیں جو پورے روس پر اطلاق کی غرض سے مرتب کی گئی ہو۔ ایسے واقعات ضرور رونما ہوتے ہیں جب یہ ممکن ہوتا ہے کہ ''شروع ہی سے'' سیاسی ہلچل ''خالص معاشی بنیاد پر'' چلائی جائے، پھر بھی ''ربوچیئے دیلو'' آخر میں اس نتیجے پر پہنچا کہ ''اس کی قطعی کوئی ضرورت نہیں'' (''دو کانفرنسیں'' صفحہ 11)۔ آئندہ باب میں ہم واضح کریں گے کہ ''سیاستدانوں'' اور انقلابیوں کی تدبیر سوشل ڈیماکریسی کے ٹریڈ یونینی فرائض کو نہ صرف یہ کہ نظرانداز نہیں کرتی بلکہ اس کے برعکس، صرف وہی ان کی باقاعدگی کے ساتھ تعمیل کرا سکتی ہے۔

محدود کیوں کرلیں جبکہ سوشل ڈیما کریٹوں کے پاس،ان کے علاوہ،دوسرے ذرائع موجود ہیں جو، عام طور سے کہا جائے تو، کچھ کم ''وسیع پیمانے پر قابل عمل''نہیں؟

دھندلے اور بعید ماضی میں (پورا ایک سال ہوا......!) ''ربوچیئے دیلو'' نے لکھا تھا: ''ایک ہڑتال کے، یا چند کے بعد تو بہرحال، عوام الناس اپنے فوری سیاسی مطالبات کو سمجھنے لگ جاتے ہیں''، ''جیسے ہی حکومت پولیس اور سپاہیوں کو ان کے خلاف لگا دیتی ہے'' (شمارہ7، اگست 1900ء،صفحہ 15)۔مرحلوں کے اس موقعہ پرستانہ نظریئے کو اب پردیسی انجمن نے مسترد کر دیا ہے جو ہمیں یہ کہہ کر رعایت دیتی ہے کہ: ''عین شروع ہی سے سیاسی ہلچل خالص معاشی بنیاد پر چلانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے'' (''دو کانفرنسیں''صفحہ 11)۔اپنی سابقہ غلطیوں کے ایک حصے کو ''انجمن'' کی جانب سے مسترد کر دیئے جانے سے، روسی سوشل ڈیما کریسی کے آئندہ تاریخ نویس کو، بے شمار طویل دلیلوں کی بہ نسبت اس سے زیادہ اچھی طرح پتہ چل جائے گا کہ ہمارے ''معیشت پسندوں'' نے سوشلزم کو درجے میں کتنا گھٹا دیا ہے! لیکن ''پردیسی انجمن'' کا خیال اگر یہ ہو کہ سیاست پر پابندی عائد کرنے کی ایک شکل ترک کرنے سے دوسری صورت کو ماننے پر وہ ہمیں راضی کر لے گی تو یہ واقعی اس کا بھولپن ہوگا۔کیا اس صورت میں بھی یہ کہنا منطق کے زیادہ مطابق نہیں ہوگا کہ معاشی جدوجہد کو وسیع ترین امکانی بنیاد پر چلانا چاہئے، یہ کہ اس کو ہمیشہ سیاسی ہلچل کے لئے استعمال کرنا چاہئے لیکن یہ کہ معاشی جدوجہد کو، عملی سیاسی جدوجہد میں عوام الناس کو کھینچ کر لانے کا سب سے زیادہ وسیع پیمانے پر قابل عمل ذریعہ تصور کرنے کی ''قطعی کوئی ضرورت نہیں؟''

پردیسی انجمن اس بات کو اہمیت دیتی ہے کہ اس نے ''بہترین ذرائع'' کی جگہ ''سب سے زیادہ وسیع پیمانے پر قابل عمل ذریعے'' کا جملہ رکھ دیا ہے جو کہ یہودی مزدوروں کی یونین (بند)[63] کی چوتھی کانگرس کی قراردادوں میں ہے۔ہم اقرار کرتے ہیں کہ ہمارے لئے یہ کہنا مشکل ہے کہ ان قراردادوں میں سے کونسی بہتر ہے۔ ہماری رائے میں دونوں بدتر ہیں۔ پردیس کی انجمن اور بند دونوں سیاست کی ''معیشت پسندوں'' جیسی، ٹریڈ یونینی انداز کی تعبیر کرنے کی غلطی (قدرے، شاید روایات کے زیر اثر، غیر شعوری طور پر) کر رہی ہیں۔ یہ لفظ ''بہترین'' استعمال کر کے کی جا رہی ہو یا ''سب سے زیادہ وسیع پیمانے پر قابل عمل'' کے الفاظ

استعمال کر کے، اس سے اصل میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اگر ''پردیسی انجمن'' نے یہ کہا ہوتا کہ ''معاشی بنیاد پر سیاسی ہلچل'' سب سے زیادہ وسیع پیمانے پر عمل میں لایا جانے والا ذریعہ ہے (''قابل عمل'' نہیں) تو وہ ہماری سوشل ڈیماکریٹ تحریک کی نشوونما کے ایک دور کے متعلق درست ہوتا۔ ''معیشت پسندوں'' کے اور 1901ء-1898ء کے (اگر اکثر و بیشتر نہیں تو) بہت سے عملی کارکنوں کے بارے میں یہ درست ہوتا، کیونکہ ان عامل ''معیشت پسندوں'' نے سیاسی ہلچل کو قریب قریب خالص معاشی بنیاد پر کام میں لیا (اس حد تک کہ انہوں نے اس کو پورا پورا کام میں لے لیا)۔ ایسے انداز کی سیاسی ہلچل کو ''ربوچایا میسل'' اور ''خودنجاتی گروہ'' نے تسلیم کیا تھا اور جیسا کہ ہم دیکھ چکے ہیں، اس کی سفارش بھی کی تھی۔ ''ربوچیئے دیلو'' کو اس بات کی شدید مذمت کرنی چاہئے تھی کہ معاشی ہلچل کے کارآمد کام کے ساتھ ساتھ سیاسی جدوجہد کی نقصان دہ پابندیاں بھی تھیں۔ اس کے بجائے وہ کہتا ہے کہ (''معیشت پسند'') جو ذرائع سب سے زیادہ وسیع پیمانے پر عمل میں لائے وہ سب سے زیادہ وسیع پیمانے پر قابل عمل ہیں! یہ تعجب کی بات نہیں ہے کہ جب ہم ان لوگوں کو ''معیشت پسند'' کہتے ہیں تو ان سے اس کے علاوہ کچھ اور بن نہیں پڑتا کہ ہم پر ہر وضع کی گالیوں کی بوچھاڑ کریں۔ ہمیں ''شعبدے باز''، منافق، ''پاپائے اعظم کا سفیر'' اور ''بدگو''* کہتے ہیں، دنیا بھر سے شکایت کرتے پھرتے ہیں کہ ہم نے ان کو شدید صدمہ پہنچایا ہے، اور قریب قسمیہ کہتے ہیں کہ ''ایک بھی سوشل ڈیماکریٹ تنظیم میں اب ''معیشت پسندی'' کا ہلکا سا رنگ بھی نہیں ہے''**۔ ہائے کیسے بد ہوتے ہیں دشنام طراز سیاست داں! یہ ''معیشت پسندی'' انہوں نے جان بوجھ کر ایجاد کی ہوگی، نوع انسانی سے محض نفرت کے باعث، دوسرے لوگوں کی شدید توہین کرنے کے لئے۔

مارتی نوف جب سوشل ڈیماکریسی کے سامنے ''خود معاشی جدوجہد کو سیاسی کردار خصوصیت دینے'' کا فرض پیش کرتے ہیں تو ٹھوس طریقے سے اس سے حقیقتاً وہ کیا معنے وابستہ کرتے ہیں؟ معاشی جدوجہد اپنے مالکوں کے خلاف مزدوروں کی اجتماعی جدوجہد ہوا کرتی ہے، اپنی محنت کی قوت کو فروخت کرنے کی بہتر شرائط کے لئے، رہنے سہنے اور کام کرنے کے بہتر حالات کے لئے۔

---

*یہ وہ الفاظ ہیں جو ''دو کانفرنسیں'' میں استعمال کئے گئے ہیں، صفحات 31، 32، 28، 30۔

**''دو کانفرنسیں''، صفحہ 32۔

یہ جدوجہد لازمی طور پر ٹریڈ یونینی جدوجہد ہوا کرتی ہے، کیونکہ مختلف پیشوں میں کام کرنے کے حالات بہت ہی مختلف ہوا کرتے ہیں، اوراس کے نتیجے میں ان کو بہتر کرنے کی جدوجہد پیشہ ورانہ تنظیموں کی بنیاد پر ہی کی جاسکتی ہے (مغربی ملکوں میں ٹریڈ یونینوں کے ذریعے، روس میں عارضی پیشہ ورانہ انجمنوں کے ذریعے اور اشتہاروں کے ذریعے وغیرہ)۔ ''خود معاشی جدوجہد کو ایک سیاسی کرداری خصوصیت'' دینے کے معنے، اس لئے، یہ ہیں کہ ''قانونی اور انتظامی اقدامات کے ذریعے'' (جیسے کہ مارتی نوف نے اپنے مضمون کے اگلے صفحے، صفحے 43 پر لکھا ہے) ان پیشہ ورانہ مانگوں کو پورا کرنے کے لئے الگ الگ ہر پیشے میں کام کرنے کے حالات بہتر کرنے کے لئے کوشش کی جائے۔ مزدوروں کی ساری ٹریڈ یونینیں ٹھیک یہی تو کرتی ہیں اور ہمیشہ سے کرتی آئی ہیں۔ پوری طرح سائنٹیفک (اور ''پوری طرح'' موقع پرست) جناب اور بیگم ویب کی تصانیف کا مطالعہ کیجئے اور آپ دیکھیں گے کہ برطانوی ٹریڈ یونینوں نے ''خود معاشی جدوجہد کو سیاسی کرداری خصوصیت دینے کا'' فریضہ عرصہء دراز قبل تسلیم کرلیا تھا اور عرصہء دراز سے اس کی تعمیل کر رہی تھیں، ہڑتال کرنے کے حق کے لئے، امداد باہمی کی اور ٹریڈ یونینی تحریکوں کے راستے سے تمام قانونی رکاوٹیں دور کرنے کے لئے، عورتوں اور بچوں کی حفاظت کرنے کے قوانین کے لئے، صحت اور فیکٹری کے قانون کے ذریعے کام کرنے کے حالات بہتر کرنے وغیرہ کے لئے وہ جدوجہد کرتی آئی ہیں۔

اس طرح سے ''خود معاشی جدوجہد کو سیاسی کرداری خصوصیت دینے'' کے بارے میں پُرشکوہ جملہ، جو سننے میں ''غضب کا'' گہرا اور انقلابی لگتا ہے، ایک ایسی چیز کو چھپانے کا کام کرتا ہے جو درحقیقت سوشل ڈیماکریٹی سیاست کا درجہ گھٹا کر اسے ٹریڈ یونینی سیاست کی سطح پر گرا دینے کی راویتی کوشش ہے۔ ''ایسکرا'' کے یک طرفہ پن کو درست کرنے کے بہانے، جو کہ الزام یہ لگایا جاتا ہے کہ ''زندگی میں انقلاب لانے کی بہ نسبت اعتقاد میں انقلاب لانے کو زیادہ بلند'' * مقام

* ''ربوچیئے دیلو'' شمارہ 10، صفحہ 60۔ ''اصلی تحریک کا ہر قدم ایک درجن پروگراموں سے زیادہ اہم ہوتا ہے''____ اس دعوے کے عملاً اطلاق کی، جس کی کرداری صفت ہم اوپر بیان کر چکے ہیں، مارتی نوف کی پیش کردہ صورت ہے، ہماری تحریک کی موجودہ بدنظمی کی کیفیت۔ درحقیقت یہ رسوائے زمانہ برنشٹائینی جملے ''تحریک سب کچھ ہے، آخری مقصد کچھ بھی نہیں'' کا محض روسی زبان میں ترجمہ ہے۔

دیتا ہے،ہمیں معاشی اصلاحات کے لئے جدوجہد پیش کی جاتی ہے گویا کہ یہ قطعی نئی چیز ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ ''خود معاشی جدوجہد کو سیاسی کرداری خصوصیت دینے'' کے جملے کے معنے معاشی اصلاحوں کے لئے جدوجہد کرنے سے زیادہ کچھ نہیں ہیں۔ مارتی نوف نے اگر خود اپنے الفاظ کی اہمیت پر غور کیا ہوتا تو وہ خود اسی سادہ سے نتیجے پر پہنچے ہوتے۔''ایسکرا'' کی جانب اپنی سب سے زیادہ بھاری بھرکم توپوں کا رخ کرتے ہوئے وہ کہتے ہیں''ہماری پارٹی معاشی استحصال، بے روزگاری، قحط وغیرہ کے خلاف قانونی اورانتظامی اقدامات کے لئے حکومت کے سامنے ٹھوس مانگیں رکھ سکتی تھی اور اس کو رکھنی چاہئے تھیں'' (''ربوچیئے دیلو'' شمارہ10،صفحات43-42)۔ اقدامات کے لئے ٹھوس مانگیں___ کیا اس کے معنے سماجی اصلاحات کے لئے مانگیں نہیں؟ ہم پھر غیر جانبدار قارئین سے پوچھتے ہیں: کیا ہم ''ربوچیئے دیلو'' والوں کو (اس بے ہنگم، آجکل عام طور سے استعمال کئے جانے والے القاب کے لئے معافی چاہتا ہوں!) چھپے ہوئے برنشٹائینی کہہ کر انہیں بدنام کر رہے ہیں جبکہ ''ایسکرا'' سے اپنے اختلاف کا نکتہ واضح کرتے ہوئے وہ معاشی اصلاحات کے لئے جدوجہد کرنے کی ضرورت پر اپنا دعویٰ پیش کرتے ہیں؟

انقلابی سوشل ڈیماکریسی نے اصلاحات کے لئے جدوجہد کو ہمیشہ اپنی سرگرمیوں پر ایک حصے کی حیثیت سے شامل کیا ہے۔لیکن''معاشی'' ہلچل کو وہ حکومت کے سامنے نہ صرف طرح طرح کے اقدامات کرنے کے مطالبات پیش کرنے کے لئے استعمال کرتی ہے بلکہ یہ مطالبہ بھی (اور خصوصاً یہی) کہ وہ مطلق العنان حکومت رہنا ترک کردے۔ علاوہ ازیں وہ اس بات کو اپنا فرض تصور کرتی ہے کہ یہ مطالبہ حکومت کے سامنے صرف معاشی جدوجہد کی نہیں بلکہ عموماً سماجی اور سیاسی زندگی کے تمام مظاہر کی بنیاد پر پیش کرے۔مختصر یہ کہ وہ اصلاحات کے لئے جدوجہد کو، کل کے ایک جزو کی حیثیت سے، آزادی کے لئے، سوشلزم کے لئے انقلابی جدوجہد کے تابع کر دیتی ہے۔ مارتی نوف، مگر، مرحلوں کے نظریئے کو ایک نئی شکل میں پھر سے زندہ کر دیتے ہیں، اور اس کو سیاسی جدوجہد کے لئے ارتقاء کے خالص معاشی راستے کی حیثیت سے گویا تجویز کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس وقت جبکہ انقلابی تحریک فروغ پر ہے، اصلاحات کے لئے جدوجہد کے مبینہ خاص ''فرائض'' پیش کر کے وہ پارٹی کو پیچھے گھسیٹ رہے ہیں اور ''معیشت پسندوں'' اور اعتدال پسند موقع پرستوں دونوں کے ہاتھ میں کھیل رہے ہیں۔

آ گے چلئے۔اصلاحات کے لئے جدو جہد کو''خود معاشی جدو جہد کو سیاسی کرداری خصوصیت دینے'' کے طمطراق والے دعوے کے پیچھے شرمسار ہو کر چھپتے ہوئے مارتی نوف نے خالص معاشی (اور یہاں تک کہ خالص فیکٹری کی) اصلاحات کو ایک خاص نکتے کی حیثیت سے پیش کیا، ان کے ایسا کرنے کی وجہ کیا ہے، یہ ہم نہیں جانتے۔ شاید لاپروائی؟ پھر بھی اگر ''فیکٹری کی'' اصلاحات کے علاوہ ان کے ذہن میں کچھ اور تھا تو ان کا پورا دعویٰ جس کا ہم نے حوالہ دیا ہے سارے معنے کھو دیتا ہے۔ شاید انہوں نے یہ اس لئے کیا کہ وہ یہ بات ممکن اور قرین قیاس تصور کرتے ہوں کہ حکومت صرف معاشی میدان عمل میں ہی ''مراعات'' دے گی؟* اگر ایسا ہے تو پھر یہ ایک عجیب مغالطہ ہے۔ بیدزنی، پاسپورٹ، آزادی کی ادائیگیوں (64)، مذہبی فرقوں، سینسر وغیرہ وغیرہ کے متعلق قانون سازی کے میدان عمل میں بھی مراعات ممکن ہیں اور دی جاتی ہیں۔ حکومت کے نقطہءنظر سے ''معاشی'' مراعات (یا نام نہاد مراعات)، بلاشبہ سب سے زیادہ سستی اور سب سے زیادہ سودمند ہوتی ہیں کیونکہ ان ذرائع سے وہ محنت کش عوام کا اعتماد حاصل کر لینے کی توقع کرتی ہے۔ اسی وجہ سے ہم سوشل ڈیما کریٹوں کو کسی بھی صورت حال میں یا کسی بھی طریقے سے اس یقین (یا غلط فہمی) کے اسباب ہرگز پیدا نہ ہونے دینے چاہئیں کہ ہم معاشی اصلاحات زیادہ قدر و قیمت کی سمجھتے ہیں یا یہ کہ ہم سمجھتے ہیں کہ وہ خاص طور پر اہم ہیں، وغیرہ۔ مذکورہ صدر قانونی اور نظم و نسق کے اقدامات کے لئے ٹھوس مطالبات کا ذکر کرتے ہوئے مارتی نوف لکھتے ہیں: ''ایسی مانگیں محض کھوکھلی آواز نہیں ہوں گی، کیونکہ بعض واضح نتائج کی امید دلانے کے پیش نظر ممکن ہے محنت کش عوام الناس ان کی سرگرم عملی حمایت کریں.....'' ہم معاشیات داں نہیں، ہرگز نہیں! ہم تو ٹھوس نتائج کے ''واضح ہونے'' کے سامنے ویسے ہی غلامانہ انداز میں محض سربسجود ہو جاتے ہیں جیسے کہ برنشٹائن، پروکوپووچ، استروو ے، ر۔م۔اور انہیں کے قبیل کے ان کے ہم نوا! ہم تو (نارتسس توپوری لوف کے ساتھ مل کر) یہی سمجھا دینا چاہتے ہیں کہ وہ سب ''جو واضح نتائج کی امید نہ دلائے''، محض ایک ''کھوکھلی آواز'' ہوتی ہے! ہم محض اس طرح بحث کرنے کی کوشش کر رہے ہیں

* ''بلاشبہ، جب ہم مزدوروں کو مشورہ دیتے ہیں کہ وہ حکومت کے سامنے بعض معاشی مطالبات رکھیں، تو ایسا اس وجہ سے کرتے ہیں کہ معاشی میدان عمل میں مطلق العنان حکومت، ضرورت کے پیش نظر بعض اصلاحات کرنے کو تیار ہوتی ہے۔''

گویا کہ محنت کش عوام الناس مطلق العنانی کے خلاف ہر احتجاج کی سرگرم عملی حمایت کرنے کے نااہل ہوں (اور اپنی صلاحیتوں کو ان لوگوں کے باوجود جو خود اپنی بدذوقی ان کے سر منڈھ دیتے ہیں، ثابت نہ کر چکے ہوں)، اس صورت میں بھی جبکہ وہ واضح نتائج کی قطعی کوئی اُمید نہ دلاتا ہو!

مثال کے طور پر آیئے ہم بیروزگاری اور قحط میں امداد کے لئے انہیں ''اقدامات'' کو لیں جو خود مارتی نوف نے ہی پیش کئے ہیں۔ ''ربوچیئے دیلو'' جو اس نے وعدے کئے ہیں ان سے اندازہ ہوتا ہے کہ ''قانونی اور انتظامی اقدامات کے لئے ٹھوس (مسودۂ قوانین کی شکل میں؟) مانگوں'' کا جو ''واضح نتائج کی اُمید دلا رہی ہیں'' پروگرام مرتب اور واضح کر رہا ہے جبکہ ''ایسکرا'' نے جو کہ ''زندگی میں انقلاب لانے کی بہ نسبت اعتقاد میں انقلاب لانے کو متواتر بلند مقام دیتا ہے'' بے روزگاری اور پورے سرمایہ دارانہ نظام کے درمیان اٹوٹ رشتے کی وضاحت کرنے کی کوشش کی ہے، خبردار کیا ہے کہ ''قحط آرہا ہے''، پولیس کی ''قحط زدگان کے خلاف لڑائی'' کو اور شرمناک ''سزائے قید کے عارضی قواعد وضوابط'' کو بے نقاب کیا ہے، اور ''زاریا'' نے ہلچل کے سلسلے میں ایک کتابچے کی صورت میں اپنے ''امور داخلہ کے تبصرہ'' کا وہ حصہ خاص طور سے دوبارہ شائع کیا ہے جس میں قحط پر بحث کی گئی ہے۔ لیکن غضب خدا کا! یہ ناقابل اصلاح تنگ نظر اور کٹر نظریہ پرست کس قدر ''یکطرفہ'' ہیں، ''خود زندگی'' کے مطالبوں سے کس قدر بے نیاز! ان کے مضامین میں ایک بھی ''ٹھوس مطالبہ''، ''واضح نتائج کی امید دلانے والا'' نہیں ہے!___ غضب ہے!___ ایک بھی نہیں___ تصور کر سکتے ہیں آپ اس کا؟ بے چارے نظریہ پرست! انہیں کری چیفسکی اور مارتی نوف کے پاس یہ تعلیم حاصل کرنے بھیج دینا چاہئے کہ تدبیر نمو کا ایک عمل ہوتی ہے، اس کا جو نشوونما کرے، وغیرہ، اور یہ کہ خود معاشی جدوجہد کو سیاسی کرداری صفت عطا کرنی چاہئے!

''مالکوں اور حکومت کے خلاف مزدوروں کی معاشی جدوجہد (''حکومت کے خلاف معاشی جدوجہد''!) کی فوری انقلابی اہمیت کے علاوہ یہ اہمیت بھی ہوتی ہے: یہ مزدوروں کو متواتر ذہن نشین کراتی ہے کہ انہیں کوئی بھی سیاسی حقوق حاصل نہیں ہیں'' (مارتی نوف صفحہ 44)۔ اس عبارت کا حوالہ ہم مندرجہ بالا سطور میں جو کچھ کہا گیا ہے اس کو صدہا اور ہزار ہا بار دوہرانے کی غرض سے نہیں بلکہ اس بہترین نئے فارمولے کے لئے خاص طور سے شکریہ ادا کرنے کے لئے دے

رہے ہیں: ''مالکوں اور حکومت کے خلاف مزدوروں کی معاشی جدوجہد''۔ درشہوار ہے! ''معیشت پسندوں'' میں تمام جزوی نااتفاقیوں اور اختلافات کے رنگوں کو مٹانے میں کیسی ناقابل تقلید ہنرمندی اور مہارت کے ساتھ یہ واضح اور جامع تجویز ''معیشت پسندی'' کا لب لباب پیش کر دیتی ہے، مزدوروں کو دعوت دینے سے لے کر کہ وہ ''سیاسی جدوجہد کریں جو وہ عام مفاد کے لئے، تمام مزدوروں کے حالات کی اصلاح کے لئے کرتے ہیں''*، مرحلوں کے نظریئے کے ذریعے جاری رکھتے ہوئے اور ختم کرتے ہیں ''سب سے زیادہ وسیع پیمانے پر قابل عمل'' وغیرہ پر، کانفرنس کی قرارداد پر۔ ''حکومت کے خلاف معاشی جدوجہد'' ہی ٹریڈ یونینی سیاست ہے، جو کہ سوشل ڈیما کریٹی سیاست ہونے سے ابھی بہت دور ہے۔

ب۔ مارتی نوف نے پلیخانوف کو زیادہ گہرا کیسے کر دیا

''پچھلے دنوں ہمارے ہاں کتنے بہت سارے سوشل ڈیما کریٹی لومونوسوف نمودار ہو گئے ہیں!'' ایک روز ایک ساتھی نے کہا، جبکہ ان کے ذہن میں بہت سے ایسے لوگوں کا رجحان تھا جو ''معیشت پسندی'' کی جانب مائل ہو کر لازمی طور پر ''اپنی ہی سمجھ بوجھ سے'' عظیم حقیقتوں تک پہنچتے ہیں (مثلاً یہ کہ معاشی جدوجہد مزدوروں کو حقوق سے اپنی محرومیت پر غور وخوض کرنے کے لئے اُکساتی ہے) اور ایسا کرتے ہوئے، پیدائشی ذہین مفکر کی طرح کمال حقارت سے، یہ بات نظر انداز کر دیتے ہیں کہ یہ سب کچھ انقلابی فکر اور انقلابی تحریک کے سابقہ ارتقاء کی پیداوار ہے۔ لومونوسوف مارتی نوف ٹھیک ایسے ہی پیدائشی ذہین مفکر ہیں۔ ان کے مضمون ''فوری سوالات'' پر بس سرسری نظر یہ دیکھنے کے لئے کافی ہوگی کہ کس طرح ''خود اپنی سمجھ بوجھ'' سے وہ اس نتیجے پر پہنچتے ہیں جس پر عرصہ ہوا ایکسیلروڈ پہنچ چکے تھے (جن کے بارے میں، قدرتی بات ہے کہ ہمارے لومونوسوف ایک لفظ نہیں کہتے)، کس طرح مثلاً انہوں نے یہ سمجھنا شروع کر دیا ہے کہ ہم بورژوازی کے فلاں فلاں طبق کی مخالفت کو نظر انداز نہیں کر سکتے (''ربوچیئے دیلو'' شمارہ 9، صفحات 61، 62، 71، اس کا موازنہ ایکسیلروڈ کو ''ربوچیئے دیلو'' کے ''جواب'' صفحات 22، 23، 24 سے کیجئے) وغیرہ۔ مگر افسوس، وہ محض ''پہنچ رہے ہیں'' اور محض ''شروع کر رہے ہیں''، اس سے

* ''ربوچایا میسل''، ''علیحدہ ضمیمہ''، صفحہ 14۔

زیادہ کچھ نہیں، کیونکہ ایکسیلروڈ کے خیالات کو وہ اتنا کم سمجھ پائے ہیں کہ ''مالکوں اور حکومت کے خلاف معاشی جدوجہد'' کے متعلق باتیں کیا کرتے ہیں۔ تین سال تک (1901ء-1898ء) ''ربوچیئے دیلو'' نے ایکسیلروڈ کو سمجھنے کی کوشش کی ہے، لیکن اب تک سمجھا نہیں ہے! کیا اس کے اسباب میں سے ایک سبب یہ ہوسکتا ہے کہ سوشل ڈیماکریسی، ''نوع انسانی کی طرح'' اپنے سامنے ہمیشہ وہ فرائض رکھتی ہے جنہیں وہ پورا کر سکے؟

لیکن لومونوسوف جیسوں کی شان امتیازی بہت سی باتوں سے ان کی لاعلمی ہی نہیں ہے (وہ تو محض نصف بدقسمتی ہوتی!) بلکہ خود اپنی لاعلمی سے بھی بے خبری ہے۔ اب یہ حقیقی بدقسمتی ہے، اور یہی بدقسمتی ہے کہ جو انہیں کچھ اور کئے بغیر پلیخانوف کو ''زیادہ گہرا'' بنا دینے کی کوشش کرنے پر اُکساتی ہے۔

لومونوسوف مارتی نوف کہتے ہیں ''پلیخانوف نے یہ کتاب (''روس میں قحط کے خلاف جدوجہد میں سوشلسٹوں کے فرائض'') جب لکھی تھی تب سے اب تک زمانہ بہت بدل چکا ہے۔ سوشل ڈیماکریٹ جو ایک قرن تک مزدور طبقے کی معاشی جدوجہد کی رہنمائی کرتے رہے...... پارٹی کی تدبیر کے لئے وسیع نظریاتی بنیاد قائم کرنے میں ابھی تک ناکام رہے ہیں۔ اب یہ مسئلہ سرفہرست آ گیا ہے، اور اگر ہم ایسی نظریاتی بنیاد قائم کرنا چاہیں تو ہمیں تدبیر کے ان اصولوں کو یقینی طور پر اور زیادہ خاصا گہرا کرنا چاہئے جو ایک زمانے میں پلیخانوف نے وضع کئے تھے...... پروپیگنڈہ اور ہلچل کے درمیان فرق کی ہماری موجودہ تعریف کو پلیخانوف کی تعریف سے مختلف رکھنا ہوگا'' (مارتی نوف نے پلیخانوف کے الفاظ بس نقل کر دیئے ہیں: ''پروپیگنڈہ کرنے والا بہت سے خیالات کو ایک یا کئی افراد کے روبرو پیش کرتا ہے، ہلچل کرنے والا ایک یا کئی خیالات پیش کرتا ہے مگر ان کو وہ عوام الناس کے جم غفیر کے سامنے'')۔ ''پروپیگنڈے سے ہم موجودہ سماجی نظام کی، کل کی حیثیت سے یا اس کے جزوی مظاہر کی انقلابی تشریح مراد لیتے ہیں، یہ خواہ افراد کے لئے قابل فہم شکل میں ہو یا وسیع عوام الناس کے لئے۔ ہلچل سے، اس لفظ کے قطعی مفہوم کے اعتبار سے (نقل مطابق اصل!)'' ہم عوام الناس کو مخصوص، ٹھوس اقدامات کرنے اور سماجی زندگی میں پرولتاریہ کی براہ راست انقلابی مداخلت کو بڑھاوا دینے کی دعوت دینے سے مراد لیں گے۔''

ہم روسی ـــــ اور بین الاقوامی ـــــ سوشل ڈیما کریسی کو مبارکباد دیتے ہیں کہ مارتی نوف کی بدولت اس کو ایک نئی اصطلاح مل گئی جو زیادہ درست، اور زیادہ گہری ہے۔ اب تک (پلیخانوف کے ساتھ اور بین الاقوامی مزدور تحریک کے تمام رہنماؤں کے ساتھ) ہمارا خیال تھا کہ پروپیگنڈہ کرنے والے کو جو مثلاً بے روزگاری کے مسئلے پر بحث کر رہا ہو، بحرانوں کی سرمایہ دارانہ نوعیت کی، جدید سماج میں ان کے ناگزیر ہونے کے اسباب کی، اس سماج کو سوشلسٹ سماج میں تبدیل کر دینے کی ضرورت وغیرہ کی وضاحت کرنی چاہئے۔ مختصر یہ کہ اس کو ''بہت سارے خیالات'' پیش کرنے چاہئیں، درحقیقت اتنے بہت سارے کہ (نسبتاً) چند افراد ہی اس کو مربوط کل کی حیثیت سے سمجھ سکیں گے۔ لیکن ہلچل کرنے والا اسی موضوع پر بولتے ہوئے مثال کی طرح ایک ایسی حقیقت کو لے گا جو اس کے سامعین کے لئے سب سے زیادہ واضح ہو اور جس کا سب سے زیادہ وسیع پیمانے پر ان میں علم ہو جیسے کہ کسی بے روزگار مزدور کے کنبے کی فاقہ کشی سے موت، بڑھتی ہوئی مفلسی و قلاشی وغیرہ، اور اس حقیقت کو جس کا سب کو علم ہے، استعمال کرتے ہوئے ''عوام الناس'' کے روبرو ایک ہی خیال پیش کرنے کے لئے اپنی کوششیں کام میں لائے گا، مثال کے طور پر دولت میں اضافے اور مفلسی میں اضافے کے درمیان بے معنی تضاد، وہ اس بین ناانصافی کے خلاف عوام الناس میں بے چینی اور غم و غصے کو اُبھارنے کی کوشش کرے گا، اور اس تضاد کی زیادہ مکمل تشریح پروپیگنڈہ کرنے والے پر چھوڑ دے گا۔ چنانچہ پروپیگنڈہ کرنے والا بیشتر مطبوعہ الفاظ کے ذریعے سرگرم عمل ہوتا ہے، ہلچل کرنے والے سے مختلف صفات درکار ہوتی ہیں۔ کاؤٹسکی اور لافارگ کو مثلاً ہم پروپیگنڈہ کرنے والا کہتے ہیں، ببیل اور گید کو ہلچل کرنے والا۔ عملی سرگرمی کا تیسرا میدان یا تیسرا فرض منصبی علیحدہ کر کے رکھنا اور اس فرض منصبی میں ''مخصوص ٹھوس اقدامات کرنے کے لئے عوام الناس کو للکارنے'' کو شامل کرنا قطعی بے معنی بات ہے، کیونکہ ایک فعل واحد کی حیثیت سے ''للکار'' یا تو قدرتی اور لازمی طور پر نظریاتی مقالے، پروپیگنڈہ کرنے والے کے کتابچے کے اور ہلچل کی تقریر کی تکمیل کرتی ہے یا خالص عاملہ فرض منصبی کو ظاہر کرتی ہے۔ مثال کے طور پر آیئے ہم جرمن سوشل ڈیما کریٹوں کی جدوجہد کو لے لیں جو وہ اناج پر محصولات کے خلاف کر رہے ہیں۔ نظریات داں محصولات کی پالیسی پر تحقیقی کتابیں لکھتے ہیں، جن کی یوں کہہ لیجئے ''للکار'' تجارت کے معاہدوں کے لئے اور آزادانہ تجارت کے لئے جدوجہد کرنے کی

ہے۔ پروپیگنڈہ کرنے والے بھی اخبارات ورسائل میں یہی کرتے ہیں اور ہلچل کرنے والے عام جلسوں میں اپنی تقریروں میں۔ آجکل عوام الناس کے ''ٹھوس اقدامات'' اناج کا محصول بڑھانے کے خلاف ریختاغ کو محضر ناموں پر دستخط کرنے کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ ان اقدامات کی للکار بالواسطہ نظریات دانوں، پروپیگنڈہ کرنے والوں اور ہلچل کرنے والوں کی جانب سے آتی ہے اور براہ راست مزدوروں کے پاس سے جو محضر نامے دستخط جمع کرنے کے لئے فیکٹریوں اور گھروں میں لے جاتے ہیں۔ ''مارتی نوف کی اصطلاح'' کے بموجب کاؤٹسکی اور ببیل دونوں پروپیگنڈہ کرنے والے ہیں جبکہ دستخط کروانے والے ہلچل کرنے والے۔ بات صاف نہیں ہے؟

جرمنی کی مثال سے مجھے ایک جرمن لفظ Verballhornung یاد آیا جس کے لفظی معنے ہیں ''بال ہارنیانا''۔ سولہویں صدی کے لیپزگ کے ایک ناشر جوہان بال ہارن نے بچوں کا ایک قاعدہ شائع کیا جس میں رواج کے مطابق انہوں نے مرغ کی ایک تصویر شامل کی، لیکن اس مرغ کی ٹانگ کا خار نہیں تھا اور اس کے قریب دو چار انڈے بھی رکھے ہوئے تھے۔ سرورق پر یہ جملہ چھاپا گیا تھا: ''ترمیم شدہ ایڈیشن از جوہان بال ہارن۔'' تب ہی سے کسی بھی ترمیم کو جو درحقیقت بدتر کردے جرمن ''بال ہارنیانا'' کہتے ہیں، اور جس طرح مارتی نوف کے قبیل کے لوگ پلیخا نوف کو ''زیادہ گہرا'' کرنے کی کوشش کررہے ہیں ان کو دیکھ کر بال ہارن یاد آئے بغیر نہیں رہتا۔

ہمارے لومونوسوف نے یہ اُلجھن کیوں ''ایجاد'' کر لی؟ یہ واضح کرنے کے لئے کہ ''ایسکرا'' معاملے کے صرف ایک ہی رخ پر توجہ دیتا ہے، ٹھیک اسی طرح جس طرح کہ پندرہ سال قبل پلیخانوف کیا کرتے تھے، (صفحہ 39)۔ ''ایسکرا'' کے ساتھ یہ ہے کہ پروپیگنڈہ کرنے والوں کے فرائض ہلچل کے فرائض کو پس منظر میں دھکیل دیتے ہیں، کم از کم فی الحال'' (صفحہ 52)۔ اگر ہم پچھلے قول کو مارتی نوف کی زبان سے معمولی انسانی زبان میں ترجمہ کریں (کیونکہ نوع انسانی ابھی تک نئی ایجاد شدہ اصطلاحیں سیکھ نہیں پائی ہے) تو ہمیں مندرجہ ذیل بات معلوم ہوگی: ''ایسکرا'' کے ساتھ یہ ہے کہ سیاسی پروپیگنڈے اور سیاسی ہلچل کے فرائض ''حکومت کے سامنے قانونی اور انتظامی اقدامات کے ٹھوس مطالبات پیش کرنے'' کے ''جو کہ بعض واضح نتائج کی امید دلاتے ہیں'' فرائض کو زبردستی پس منظر میں دھکیل دیتے ہیں (یا جو کہ سماجی اصلاحات کا مطالبہ اگر ہم کو ایک بار پھر پرانی نوع انسانی کی جو ابھی تک مارتی نوف کی سطح تک نہیں پہنچی ہے، اصطلاحیں

استعمال کرنے کی اجازت دی جائے)۔ہم قارئین کو تجویز کرتے ہیں کہ وہ اس دعوے کا موازنہ مندرجہ ذیل وعظ سے کریں:

> ’’ان پروگراموں میں‘‘ (انقلابی سوشل ڈیماکریٹوں کے پیش کئے ہوئے پروگراموں میں) ’’جو چیز ہمارے لئے حیران کن ہے وہ پارلیمنٹ میں (روس میں جس کا وجود ہی نہیں) مزدوروں کی سرگرمی کے فائدوں پر ان کا متواتر زور دیئے جانا ہے، حالانکہ وہ (اپنی انقلابی انکار پرستی کی بدولت) فیکٹری کے امور پر کارخانہ داروں کی قانون ساز اسمبلیوں میں (جو روس میں ضرور موجود ہیں) مزدوروں کی شرکت کی اہمیت کو قطعاً نظرانداز کر دیتے ہیں...... یا کم از کم میونسپل اداروں میں مزدوروں کے حصہ لینے کی اہمیت کو......‘‘

اس وعظ کے مصنف قدرے زیادہ صاف گوئی اور واضح انداز میں اسی خیال کا اظہار کرتے ہیں جو لومونوسوف مارتی نوف نے خود اپنی سمجھ بوجھ سے دریافت کیا تھا۔ مصنف ہیں ر۔م۔ ’’ربوچایا میسل‘‘ کے ’’علیحدہ ضمیمے‘‘ میں (صفحہ 15)۔

ج۔ سیاسی بے نقابیاں اور ’’انقلابی سرگرمی کی تربیت‘‘

’’محنت کش عوام الناس کی سرگرمیاں بڑھانے‘‘ کا اپنا ’’نظریہ‘‘ ’’ایسکرا‘‘ کے خلاف پیش کرتے ہوئے مارتی نوف نے درحقیقت اس سرگرمی کی اہمیت اصل سے کم ظاہر کرنے کی خواہش کا راز فاش کر دیا، کیونکہ انہوں نے اسی معاشی جدوجہد کو جس کے سامنے تمام ’’معیشت پسند‘‘ ناک رگڑتے ہیں، قابل ترجیح، خاص طور پر اہم اور اسی سرگرمی کو اُبھارنے کا ’’سب سے زیادہ وسیع پیمانے پر قابل عمل‘‘ ذریعہ اور اس کا وسیع ترین میدان عمل قرار دیدیا۔ یہ غلطی کرداری صفت کی حامل ہے اس لئے کہ یہ صرف مارتی نوف کی خصوصیت نہیں ہے۔ درحقیقت ’’محنت کش عوام الناس کی سرگرمی کو اُبھارنا‘‘ صرف اسی صورت میں ممکن ہے جبکہ یہ سرگرمی ’’معاشی بنیاد پر سیاسی ہلچل‘‘ تک ہی محدود نہ ہو۔ سیاسی ہلچل کی توسیع کے لئے ضروری ایک بنیادی شرط یہ جامع سیاسی نقابی کا انتظام ہے۔ اس قسم کی بے نقابیوں کے علاوہ

عوام الناس کو سیاسی شعور اور انقلابی سرگرمی کی کسی اور طرح تربیت نہیں دی جا سکتی۔ چنانچہ اس وضع کی سرگرمی بحیثیت مجموعی پوری بین الاقوامی سوشل ڈیما کریسی کے اہم ترین فرائض منصبی میں سے ہے، کیونکہ سیاسی آزادی بھی بے نقابیوں کو کسی طرح ختم نہیں کرتی، وہ محض اس کی سمت کے حلقے کو قدرے سرکا دیتی ہے۔ اس طرح جرمن پارٹی خاص طرح سے اپنی حیثیت مستحکم کر رہی ہے اور اپنے اثر کو بڑھا رہی ہے، خاص طور سے اس انتھک توانائی کی بدولت کہ جس سے وہ سیاسی بے نقابی کی اپنی مہم چلا رہی ہے۔ مزدور طبقے کا شعور اس وقت تک حقیقی معنوں میں سیاسی شعور نہیں ہو سکتا جب تک کہ مزدوروں کو ظلم، استبداد، تشدد اور بدسلوکی کے تمام واقعات کا جواب دینے کی تربیت حاصل نہ ہو، چاہے کوئی طبقہ کیوں نہ متاثر ہوتا ہو، جب تک ان کو اس کے علاوہ کسی اور سے نہیں، سوشل ڈیما کریٹی نقطہءنظر سے جواب دینے کی تربیت حاصل نہ ہو۔ محنت کش عوام الناس کا شعور حقیقی طبقاتی شعور نہیں ہو سکتا تاوقتیکہ ٹھوس اور سب سے زیادہ یہ کہ موضوعاتی سیاسی حقائق اور واقعات سے مزدور دیگر ہر ایک سماجی طبقے کا اس کی دانشورانہ، اخلاقی اور سیاسی زندگی کے تمام مظاہر میں مشاہدہ کرنا نہ سیکھ لیں، تاوقتیکہ وہ آبادی کے تمام طبقوں، پرتوں اور گروہوں کی زندگی اور سرگرمی کے تمام پہلوؤں کے مادیتی تجزیئے اور مادیتی تخمینے کا عملاً اطلاق کرنا نہ سیکھ لیں۔ وہ لوگ جو مزدور طبقے کی توجہ، مشاہدے اور شعور کو خالصاً یا خاص طور سے بھی خود اس پر مرکوز کرتے ہیں وہ سوشل ڈیما کریٹ نہیں ہیں، کیونکہ مزدور طبقے کی خود علمی کا اٹوٹ رشتہ جدید سماج کے تمام مختلف طبقوں کے درمیان تعلقات کی پوری طرح محض واضح نظریاتی سمجھ بوجھ سے نہیں ـــــ یہ کہنا اور بھی زیادہ درست ہوگا کہ نظریاتی اتنی نہیں جتنی کہ عملی سمجھ بوجھ سے ہوا کرتی، جو کہ سیاسی زندگی کے تجربے سے حاصل کر لی گئی ہو۔ اس وجہ سے سیاسی تحریک میں عوام الناس کو کھینچ لانے کے سب سے زیادہ وسیع پیمانے پر قابل عمل ذریعے کی حیثیت سے معاشی جدوجہد کا تصور، جس کا ہمارے ''معیشت پسند'' پرچار کیا کرتے ہیں، اپنی عملی اہمیت کے اعتبار سے انتہا درجہ نقصان دہ اور رجعت پسند ہے۔ سوشل ڈیما کریٹ بننے کے لئے مزدور کے ذہن میں زمین دار اور مذہبی پیشوا کی، اعلیٰ ریاستی افسر اور کسان کی، طالب علم اور آوارہ گرد کی معاشی نوعیت اور سماجی اور سیاسی خدوخال کی ایک واضح تصویر ہونی چاہئے، اسے ان کی خوبیاں اور

خامیاں معلوم ہونی چاہئیں، اسے وہ تمام لگے بندھے جملوں اور سیکھی سکھائی دلیلوں کے معنے مطلب اچھی طرح معلوم ہونے چاہئیں جن سے ہر طبقہ اور ہر طبق اپنی خودغرضانہ کوششوں اور اپنے حقیقی ''اندرونی داؤں پیچوں'' کو چھپایا کرتا ہے، اس کو اس بات کی سمجھ ہونی چاہئے کہ بعض ادارے اور بعض قوانین کن مفادات کی عکاسی کرتے ہیں اور ان کی عکاسی کس طرح ہوتی ہے۔ لیکن یہ ''صاف تصویر'' کسی کتاب میں میسر نہیں آ سکتی، یہ تو صرف جیتی جاگتی مثالوں سے اور بے نقابیوں سے حاصل ہو سکتی ہے جو کسی خاص وقت میں ہمارے اطراف و جوانب میں رونما ہونے والے واقعات کا، جو بحث مباحثے ہو رہے ہوں، شاید سرگوشیوں میں، ہر ایک اپنے نئے طریقے سے کر رہا ہو، ان کا فلاں فلاں واقعات میں، فلاں فلاں اعداد و شمار میں، فلاں فلاں عدالتوں میں دی گئی سزاؤں وغیرہ وغیرہ میں جن کا اظہار ہوتا ہو ان کا قریبی جائزہ لیتے ہوئے کی جائیں۔ یہ مکمل سیاسی بے نقابیاں عوام الناس کو انقلابی سرگرمی کی تربیت دینے کے لئے ایک لازمی اور بنیادی شرط ہے۔

لوگوں سے پولیس کے ظالمانہ سلوک، مذہبی فرقوں پر ظلم و ستم، کسانوں کو بید زنی کی سزا، شرمناک سینسر شپ، فوجیوں کی ایذا رسانی، انتہائی بے ضرر تہذیبی سرگرمی کے خلاف تعزیزی کارروائیوں وغیرہ کے جواب میں روسی مزدور اب بھی انقلابی عمل کا خفیف اظہار کیوں کرتے ہیں؟ کیا اس لئے کہ ''معاشی جدوجہد'' ان کو ایسا کرنے کا ''جوش'' نہیں دلاتی، اس لئے کہ اس قسم کی سرگرمی ''واضح نتائج کی امید'' نہیں دلاتی، اس لئے کہ یہ وہ نتائج کم پیدا کرتی ہے کہ جو ''مثبت'' ہوں؟ اس قسم کی رائے اختیار کرنے کے معنے، ہم پھر کہتے ہیں، الزام محض ان پر عائد کرنا ہے جو اس کے مستحق نہیں، خود اپنی کوتاہ بینی (یا برنشٹائن ازم) کے لئے محنت کش عوام الناس کو موردِ الزام قرار دینا ہے۔ تمام شرمناک مظالم کی ابھی تک خاصی وسیع، نمایاں اور تیز رفتار بے نقابیوں کا انتظام نہ کر سکنے کے لئے ہمیں خود اپنے آپ پر، عوام الناس کی تحریک سے اپنے پیچھے رہ جانے پر الزام عائد کرنا چاہئے۔ جب ہم ایسا کر لیں گے (اور ہمیں ایسا کرنا چاہئے اور ہم کر سکتے ہیں) تو سب سے زیادہ پسماندہ مزدور بھی سمجھ جائے گا یا محسوس کرنے لگ جائے گا کہ طالب علموں اور مذہبی فرقوں سے، کسانوں اور مصنفوں سے وہی تاریک قوتیں زیادتیاں اور ظالمانہ سلوک کر رہی ہیں جو زندگی کے ہر قدم پر اس کو دباتی اور کچلتی ہیں۔ یہ محسوس کرنے کے بعد خود اس کو ردِّعمل کا

اظہار کرنے کی ناقابل مزاحمت خواہش ہوگی، اور اس کو معلوم ہو جائے گا کہ ایک دن سینسر کرنے والوں کا کس طرح لولو پیٹا جائے، دوسرے کسی دن سینسر اس گورنر کے گھر پر مظاہرہ کیا جائے جس نے کسانوں کی بغاوت کو بے دردی سے کچل دیا ہو، پھر اور کسی دن چغہ پوش سپاہیوں کو سبق سکھایا جائے جو کلیسائی احتساب کی عدالت کی خدمات انجام دیا کرتے ہیں، وغیرہ۔ تمام ممکن مسائل کی فوری بے نقابیاں محنت کش عوام الناس کے سامنے لانے کے لئے ہم نے ابھی تک بہت کم، قریب قریب کچھ بھی نہیں کیا ہے۔ ہم میں سے بہت سے ابھی تک اس کو اپنا لازمی فرض تسلیم نہیں کرتے بلکہ ''روزمرہ کی بے لطف جدوجہد'' کے پیچھے پیچھے، فیکٹری کی زندگی کی تنگ حد بندیوں میں بلا ارادہ چلتے رہتے ہیں۔ ایسے حالات میں یہ کہنے کے کہ ''ایسکرا'' تابناک اور مکمل شدہ تصورات کے پروپیگنڈے کے مقابلے میں روزمرہ کی بے لطف جدوجہد کی پیش قدمی کی اہمیت کو اصل سے کم کر کے ظاہر کرنے کے رجحان کا حامل ہے'' (مارتی نوف، تصنیف جس کا حوالہ دیا جا چکا ہے۔ صفحہ 61) معنے ہیں پارٹی کو پیچھے گھسیٹنا، اپنے تیار نہ ہونے کی اور پسماندگی کی صفائی پیش کرنا اور اس کے قصیدے پڑھنا۔

جہاں تک عوام الناس کو دعوت عمل دینے کا سوال ہے وہ زوردار سیاسی ہلچل، جیتی جاگتی اور موثر بے نقابیوں کے شروع ہوتے ہی آپ ہی آپ مل جائے گی۔ کسی مجرم کو رنگے ہاتھوں پکڑ لینا اور ہر جگہ برسرعام اس کی نشاندہی کرنا بطور خود ہی بہت ساری ''دعوتوں'' سے زیادہ موثر ہوتا ہے۔ اکثر اوقات اثر ایسا ہوتا ہے کہ ٹھیک ٹھیک یہ بتانا ہی مشکل ہو جاتا ہے کہ عوام الناس کو ''دعوت'' کس نے دی تھی اور کسی مظاہرے وغیرہ کے لئے کوئی منصوبہ کس نے تجویز کیا تھا۔ دعوت عمل، عام طور سے نہیں بلکہ ٹھوس طریقے سے صرف مقام عمل پر ہی دی جا سکتی ہے۔ جو خود شریک عمل ہوں اور فوری طور پر ہو جائیں صرف وہی یہ دعوت دے سکتے ہیں۔ سوشل ڈیماکریٹی صحافی کی حیثیت سے ہمارا کام یہ ہے کہ سیاسی بے نقابیوں اور سیاسی ہلچل کو گہرا کریں، اس کو توسیع دیں اور اس میں شدت لائیں۔

چلتے چلاتے کچھ ''دعوت عمل'' کے بارے میں بھی۔ موسم بہار کے واقعات سے پہلے مزدوروں کو ایک ایسے معاملے میں جو یقینی طور پر مزدوروں کو قطعی کسی واضح نتائج کی کوئی بھی امید نہیں دلاتا تھا یعنی فوج میں طالب علموں کی بھرتی، عملاً مداخلت کی دعوت دینے والا واحد

اخبار ''ایسکرا'' تھا۔ ''183 طالب علموں کو فوج میں بھرتی کرنے'' پر 11 جنوری کے حکم کے شائع ہونے کے فوراً ہی بعد ''ایسکرا'' نے اس موضوع پر ایک مضمون شائع کیا (اپنے فروری کے شمارہ 2 میں) اور کوئی مظاہرہ شروع ہونے سے پہلے ''مزدوروں کو طالب علموں کی مدد کو جانے کے لئے'' فی الفور دعوت دی، ''عوام'' سے کہا کہ حکومت نے گھمنڈ میں آ کر مقابلے کے لئے جو للکارا ہے اس کے لئے کھلے عام میدان میں اُتر آئیں۔ ہم پوچھتے ہیں: اس واضح حقیقت کی تشریح کیسے کی جائے کہ اگرچہ مارتی نوف ''دعوت عمل'' کے بارے میں اتنی باتیں بنایا کرتے ہیں اور یہاں تک کہ سرگرمی کی ایک خاص شکل کی حیثیت سے ''دعوت عمل'' تجویز بھی کرتے ہیں، اس دعوت کے بارے میں انہوں نے ایک لفظ بھی نہیں کہا؟ اس کے بعد کیا یہ مارتی نوف کی کم نظری نہیں تھی کہ انہوں نے ''ایسکرا'' پر یکطرفہ ہونے کا الزام اس لئے لگایا کہ اس نے ''واضح نتائج کی امید دلانے والے'' مطالبات کے لئے جدوجہد کی کافی ''دعوتیں'' نہیں دیں؟

ہمارے ''معیشت پسند''، جن میں ''ربوچیئے دیلو'' بھی شامل ہے، اس لئے کامیاب ہوئے کہ انہوں نے اپنے آپ کو پچھڑے ہوئے مزدوروں کے مطابق ڈھال لیا۔ لیکن سوشل ڈیماکریٹ مزدور، انقلابی مزدور (اور ایسے مزدوروں کی تعداد بڑھ رہی ہے) ''واضح نتائج کی امید دلانے والے'' مطالبات وغیرہ کے لئے جدوجہد کرنے کی ان باتوں کو غضبناک ہو کر مسترد کر دے گا کیونکہ وہ سمجھ لے گا کہ یہ تو روبل میں کوپک جمع کرنے کے متعلق پرانے گیت کا ہی نیا روپ ہے۔ ایسا مزدور ''ربوچیئے دیلو'' اور ''ربوچایا میسل'' کے اپنے صلاح کاروں سے کہے گا: حضرات، آپ تو اپنے آپ کو خواہ مخواہ مصروف کئے ہوئے ہیں اور اپنے مناسب فرائض سے جی چرا رہے ہیں، ایک ایسے کام میں اس قدر حد سے زیادہ جوش و خروش کے ساتھ دخل در معقولات کر کے جو ہم خود بخود سنبھال سکتے ہیں۔ آپ کے اس دعوے میں کوئی سیانا پن نہیں ہے کہ سوشل ڈیماکریٹوں کا کام یہ ہے کہ وہ معاشی جدوجہد کو سیاسی کرداری خصوصیت دیدیں، وہ تو محض آغاز ہے، سوشل ڈیماکریٹوں کا خاص فرض منصبی نہیں ہے۔ کیونکہ ساری دنیا میں جس میں روس بھی شامل ہے، معاشی جدوجہد کو سیاسی کرداری خصوصیت دے دینے میں اکثر خود پولیس ہی پیش قدمی کرتی ہے اور مزدور خود سمجھ لینا سیکھ لیتے

ہیں کہ حکومت کسے سہارا دیتی ہے*۔ ’’مالکوں اورحکومت کے خلاف مزدوروں کی معاشی جدوجہد‘‘ جس کے متعلق آپ یوں شوروغوغا کرتے ہیں کہ جیسے نیا امریکہ دریافت کرلیا ہو، روس کے سب سے زیادہ دورافتادہ حصوں میں بھی مزدور اپنے آپ کررہے ہیں جو کہ ہڑتالوں کے بارے میں تو سن چکے ہیں لیکن جنہوں نے سوشلزم کے بارے میں قریب قریب کچھ بھی نہیں سنا ہے۔ حقیقی نتائج کی امید دلانے والی ٹھوس مانگیں پیش کر کے آپ ہم مزدوروں میں جس ’’سرگرمی‘‘ کا جوش دلانا چاہتے ہیں اس کا تو ہم اب بھی مظاہرہ کررہے ہیں اور اپنے روزمرہ کے، محدود ٹریڈ یونینی کام میں ہم یہ ٹھوس مانگیں پیش کرتے ہیں، اکثر اوقات، دانشوروں سے کسی قسم کی کوئی مدد لئے بغیر۔ لیکن ایسی سرگرمی ہمارے لئے کافی نہیں ہے۔ ہم بچے نہیں کہ صرف ’’معاشی‘‘ سیاست کے پتلے دلیے پر گذارہ کرلیں۔ ہم ہر وہ بات جاننا چاہتے ہیں جو دوسرے جانتے ہیں، ہم سیاسی زندگی کے تمام پہلوؤں کی تفصیلات جاننا اور ہر ایک سیاسی واقعے میں سرگرمی کے ساتھ حصہ لینا چاہتے ہیں۔ اس غرض سے کہ ہم ایسا کرسکیں دانشوروں کو چاہئے کہ

---

* ’’خود معاشی جدوجہد کو سیاسی کرداری خصوصیت دے دینے‘‘ کا مطالبہ سیاسی سرگرمی کے میدان عمل میں بلاارادیت کی تابعداری کا سب سے زیادہ نمایاں طور پر اظہار کرتا ہے۔ اکثر و بیشتر ایسا ہوتا ہے کہ معاشی جدوجہد بلاارادہ طور پر سیاسی کرداری خصوصیت اختیار کرلیتی ہے، کہنے کا مطلب یہ کہ ’’انقلابی جراثیم ــــــ دانشوروں‘‘ کی دخل اندازی کے بغیر، طبقاتی شعور والے سوشل ڈیما کریٹوں کی دخل اندازی کے بغیر۔ انگریز مزدوروں کی معاشی جدوجہد نے بھی، مثلاً، سوشلسٹوں کی جانب سے دخل اندازی کے بغیر ہی سیاسی کرداری خصوصیت اختیار کرلی تھی۔ سوشلسٹ ڈیما کریٹوں کا فرض منصبی، مگر، معاشی بنیاد پر سیاسی ہلچل پر ہی ختم نہیں ہوجاتا۔ ان کا کام تو یہ ہے کہ ٹریڈ یونینی سیاست کو سوشل ڈیما کریٹ سیاسی جدوجہد میں تبدیل کردیں، معاشی جدوجہد مزدوروں میں سیاسی شعور کی جو چنگاریاں پیدا کرتی ہے انہیں مزدوروں کو سوشل ڈیما کریٹ سیاسی شعور کی سطح تک اُٹھانے کے لئے استعمال کیا جائے۔ لیکن مارتی نوف کے قبیل کے لوگ مزدوروں کے بلاارادہ بیدار ہونے والے سیاسی شعور کو بڑھانے اور اس میں جان ڈالنے کے بجائے، بلاارادیت کے سامنے سر جھکا دیتے ہیں اور یہ بات بار بار دوہرا کر اس سے نفرت پیدا کرتے ہیں کہ معاشی جدوجہد مزدوروں کو سیاسی حقوق سے خود اپنی محرومیت محسوس کرلینے کی ’’ترغیب دیتی ہے‘‘۔ یہ بدقسمتی کی بات ہے، حضرات، کہ بلاارادہ بیدار ہونے والا ٹریڈ یونینی سیاسی شعور آپ کو اپنے سوشل ڈیما کریٹ فرائض کو سمجھنے کی ’’ترغیب‘‘ نہیں دیتا۔

جو کچھ ہم پہلے ہی سے جانتے ہیں* اس کے بارے میں ہم کو کم بتائیں اور جو کچھ ہم ابھی تک نہیں جانتے، اور جو ہم اپنے فیکٹری کے اور ''معاشی'' تجربے سے کبھی نہیں سیکھ سکتے، یعنی سیاسی معلومات، وہ ہمیں بتائیں۔ آپ دانشور حضرات یہ معلومات حاصل کر سکتے ہیں، اور یہ آپ کا فرض ہے کہ اب تک جتنا پہنچایا ہے اس سے سیکڑوں، ہزاروں گنی زیادہ حد تک ہمارے پاس لے کر آئیں، اور ہمارے پاس آپ کو یہ صرف بحثوں، کتابچوں اور مضمونوں ہی کی شکل میں نہیں (جو اکثر و بیشتر ___ ہماری صاف گوئی کو معاف کیجئے گا ___ کچھ بے لطف سے ہوا کرتے ہیں) بلکہ

---

*یہ ثابت کرنے کے لئے کہ ایک ''معیشت پسند'' سے ایک مزدور کی یہ خیالی گفتگو حقیقت پر مبنی ہے، ہم دو گواہوں کا حوالہ دیں گے جن کو بلاشبہ مزدور طبقے کی تحریک کا براہ راست علم ہے اور جو ہم ''نظریہ پرستوں'' کے حق میں جانبدار ہونے کے سب سے ہی کم مائل ہیں، کیونکہ ایک گواہ تو ''معیشت پسند'' ہے (جو ''ربوچیئے دیلو'' تک کو سیاسی ترجمان سمجھتا ہے!)، اور دوسرا ایک دہشت پسند ہے۔ پہلا گواہ تو ایک نہایت ہی راست گو اور واضح مضمون بعنوان ''سینٹ پیٹرس برگ کی مزدور تحریک اور سوشل ڈیما کریسی کے عملی فرائض'' کے مصنف ہیں، جو ''ربوچیئے دیلو'' شمارہ6 میں شائع ہوا تھا۔ وہ مزدوروں کو مندرجہ ذیل زمروں میں تقسیم کرتے ہیں: (1) طبقاتی شعور رکھنے والے انقلابی۔ (2) درمیانہ طبق۔ (3) باقی جنتا۔ درمیانہ طبق، وہ کہتے ہیں ''خود اپنے فوری معاشی مفادات کی بہ نسبت اکثر سیاسی زندگی کے سوالوں سے زیادہ دلچسپی رکھتا ہے، جن کا عام سماجی حالات سے تعلق وہ عرصہ ہوا کہ سمجھ چکا ہے''...... ''ربوچایا میسل'' کی ''شدید نکتہ چینی کی گئی ہے'': ''وہ ایک ہی بات کو بار بار دوہرائے چلا جاتا ہے، وہ باتیں جن کا ہمیں عرصہء دراز سے علم ہے، بہت دن ہوئے کہ پڑھ چکے ہیں''۔ ''اب کے پھر سیاسی جائزے میں کچھ بھی نہیں ہے!'' (صفحات 31-30)۔ لیکن تیسرا طبق بھی، ''مزدوروں کے نسبتاً زیادہ نوجوان اور زیادہ حساس حلقوں میں جو شراب خانوں اور گرجا گھروں سے زیادہ نہیں بگڑے ہیں، جنہیں سیاسی تحریریں میسر آنے کا مشکل ہی سے کوئی موقع ملتا ہے، سیاسی واقعات پر اناپ شناپ بحث کرتے رہتے ہیں اور طالب علموں کے فسادوں کے بارے میں ان کو اچٹتی ہوئی جو خبریں مل جاتی ہیں ان پر غور و خوض کیا کرتے ہیں'' وغیرہ۔ دہشت پسند نے یوں لکھا ہے: ''......دو ایک بار تو وہ اپنے نہیں، دوسرے کسی شہر میں فیکٹری کی زندگی کے بارے میں چھوٹی تفصیلیں پڑھ لیتے ہیں اور بعد میں پھر بالکل نہیں پڑھتے ......انہیں وہ بے لطف معلوم ہوتی ہیں......مزدوروں کے اخبار میں حکومت کے بارے میں کچھ نہ کہنا......مزدوروں کو ننھا منا بچہ سمجھنا ہے......مزدور چھوٹے چھوٹے بچے نہیں ہوا کرتے'' (''سوابودا''[65]، انقلابی سوشلسٹ گروہ کی جانب سے شائع شدہ۔ صفحات 70-69)۔

ہماری حکومت اور ہمارے حکمراں طبقوں کی واضح بے نقابیوں کی شکل میں لائیں کہ وہ اس لمحے زندگی کے تمام شعبوں میں کیا کر رہے ہیں۔ یہ فرض پورا کرنے میں زیادہ جوش وخروش دکھایئے اور ''محنت کش عوام الناس کی سرگرمی بڑھانے'' کے بارے میں باتیں کم کیجئے۔ آپ جتنا سوچتے ہیں اس سے ہم کہیں زیادہ سرگرم ہیں اور ان مانگوں کی بھی، کھلے عام بازاروں میں لڑائیاں لڑ کے، حمایت کرنے کی کافی اہلیت رکھتے ہیں جو ''واضح نتائج'' کی قطعی کوئی امید نہیں دلاتیں۔ ہماری سرگرمی کو ''بڑھانا'' آپ کا کام نہیں ہے کیونکہ سرگرمی ہی تو عین وہ چیز ہے جس کی خود آپ میں کمی ہے۔ بلاارادیت کے سامنے تابعدار بن کر کم جھکئے اور حضرات، خود اپنی سرگرمی بڑھانے کے بارے میں زیادہ سوچئے!

د۔ ''معیشت پسندی'' اور دہشت پسندی کے درمیان کیا چیز مشترک ہے؟

پچھلے تشریحی حاشیے میں ہم نے ایک ''معیشت پسند'' کی اور ایک غیر سوشل ڈیماکریٹ دہشت پسند کی رائے کا حوالہ دیا ہے جو درحقیقت اتفاقاً ایک دوسرے کے ہم خیال ہیں۔ لیکن عام طور سے دیکھا جائے تو دونوں میں اتفاقی نہیں بلکہ لازمی، جبلی تعلق ہے جس کے بارے میں بات کرنے کی ہمیں بعد میں ضرورت ہوگی اور جس کا یہاں انقلابی سرگرمی کی تعلیم کے مسئلے کے سلسلے میں ذکر کرنا ضروری ہے۔ ''معیشت پسندوں'' اور آجکل کے دہشت پسندوں کی جڑیں مشترک ہیں، یعنی بلاارادیت کی تابعداری جس پر ہم نے پچھلے باب میں ایک عام مظہر کی حیثیت سے بحث کی تھی اور جس کا اب ہم سیاسی سرگرمی اور سیاسی جدوجہد پر اس کے اثر کے تعلق سے مطالعہ کریں گے۔ بادی النظر میں ہمارا دعویٰ ممکن ہے کہ مہمل معلوم ہو، اتنا زبردست فرق ہے ان کے درمیان جو ''روزمرہ کی بے لطف جدوجہد'' پر زور دیا کرتے ہیں اور ان کے جو افراد کی سب سے زیادہ پُر ایثار جدوجہد کی دعوت دیا کرتے ہیں۔ مگر یہ قول محال نہیں۔ ''معیشت پسند'' اور دہشت پسند بلاارادیت کے مختلف قطبین کے آگے سر جھکاتے ہیں، ''معیشت پسند''، ''خالص مزدور تحریک'' کی بلاارادیت کے سامنے جھکتے ہیں جبکہ دہشت پسند ان دانشوروں کے پُر جوش غیض وغضب کی بلاارادیت کے سامنے سرِتسلیم خم کر دیتے ہیں جن کے ہاں انقلابی جدوجہد اور مزدور طبقے کی تحریک کو ایک سالم مجموعے میں منسلک کرنے کی یا تو اہلیت کا فقدان ہوتا ہے یا موقع کا۔ ان لوگوں کے

لئے جو اس موقع کا عقیدہ کھو بیٹھے ہیں، یا جن کا کبھی یہ عقیدہ تھا ہی نہیں اپنے غم و غصے اور انقلابی توانائی کی نکاس کا دہشت کے علاوہ اور کوئی راستہ قطعی مشکل سے ملے گا۔ اس طرح بلاارادیت کے سامنے سرِتسلیم خم کرنے کی دونوں صورتیں جن کا ہم نے تذکرہ کیا ہے رسوائے زمانہ ''عقائد نامے'' کے پروگرام کی تعمیل کے آغاز کے علاوہ اور کچھ نہیں ہیں: ''مالکوں اور حکومت کے خلاف اپنی معاشی جدوجہد'' (ہم ''عقائد نامے'' کی مصنفہ سے معافی چاہتے ہیں کہ ان کے نظریات کا اظہار مارتی نوف کے الفاظ میں کر رہے ہیں۔ ہمارا خیال ہے کہ اس کا ہمیں حق پہنچتا ہے کیونکہ ''عقائد نامے'' میں بھی کہا گیا ہے کہ معاشی جدوجہد میں مزدوروں کو ''سیاسی نظام حکومت کا سامنا کرنا پڑتا ہے'') مزدور چلائیں اور دانشور اپنی سیاسی جدوجہد اپنی کوششوں سے ___ یقیناً دہشت کی مدد سے! اخذ کیا ہوا یہ نتیجہ قطعی منطقی اور ناگزیر ہے جس پر اصرار کرنا چاہئے حالانکہ اس پروگرام کی تعمیل کا آغاز کرنے والوں کو بھی خود اس کا احساس نہیں ہوتا کہ یہ ناگزیر ہے۔ سیاسی سرگرمی کی منطق ان لوگوں کے شعور سے بالکل علیحدہ ہوتی ہے جو انتہائی نیک نیتی کے ساتھ یا تو دہشت پسندی کی دعوت دیتے ہیں یا خود معاشی جدوجہد کو سیاسی کرداری خصوصیت دینے کی۔ جہنم کا راستہ نیک نیتی سے ہموار ہوا کرتا ہے، اور اس صورت میں نیک نیتی ''کم از کم مدافعت کے راستے پر''، ''عقائد نامے'' کے خالص بورژوا پروگرام کے راستے پر کھنچے چلے آنے سے کسی کو بچا نہیں سکتی۔ یقیناً یہ کوئی اتفاق بھی نہیں ہے کہ بہت سے روسی اعتدال پسند ___ پکے اعتدال پسند اور وہ اعتدال پسند جو مارکسزم کی نقاب پہنے رہتے ہیں ___ دہشت سے ہمدردی دل و جان سے کرتے ہیں اور دہشت پسندی کی ذہنی کیفیتیں پیدا کرنے کی کوشش کرتے جن میں آجکل جوش آیا ہوا ہے۔

انقلابی سوشلسٹ ''سوابودا'' گروہ کی تشکیل نے ___ جس نے مزدور تحریک کو ہر ممکن طریقے سے مدد پہنچانا اپنا مقصد قرار دیا تھا لیکن جس نے اپنے پروگرام میں دہشت اور، گویا کہ، سوشل ڈیماکریسی سے اپنی نجات کو شامل کر رکھا تھا ___ ایکسیلروڈ کی فہم و فراست کی ایک بار پھر توثیق کر دی جنہوں نے 1897ء کے اختتام پر ہی سوشل ڈیماکریٹوں کے تذبذب کے ان نتائج کی حرف بہ حرف پیش گوئی کر دی تھی (''آج کل کے فرائض اور تدابیر کے مسائل'') جبکہ انہوں نے اپنے مشہور ''دو امکانات'' کا خاکہ پیش کیا تھا۔ روسی سوشل ڈیماکریٹوں میں جو مباحث اور

اختلافات بعد میں ہوئے وہ ان دو امکانات میں اس طرح موجود ہیں جیسے پودا بیج میں*۔

اس نقطۂ نظر سے یہ بات بھی واضح ہو جاتی ہے کہ ''ربوچیئے دیلو'' جو ''معیشت پسندی'' کی بلاارادیت کے مقابلے میں ٹک نہیں سکا تھا، دہشت پسندی کی بلاارادیت کو بھی اسی طرح برداشت نہیں کر سکا۔ ''سوابودا'' نے دہشت پسندی کی مدافعت میں جو خاص دلائل پیش کئے ہیں ان پر غور کرنا نہایت ہی دلچسپ ہے۔ دہشت پسندی کے خوف دلانے والے کردار وہ ''قطعی انکار کرتا ہے'' (''انقلابیت کا احیا'' صفحہ 64)، لیکن اس کے بجائے اس کی ''ہیجان خیز اہمیت'' پر زور دیتا ہے۔ یہ کرداری خصوصیت ہے، اول تو اس حیثیت سے کہ یہ دہشت پسندی پر اصرار کرنے والے خیالات کے اس روایتی (سوشل ڈیماکریسی سے پہلے کے) تسلسل کے ٹوٹ جانے اور زوال کی منزلوں میں سے ایک منزل کی حیثیت رکھتی ہے۔ یہ اقرار کہ حکومت کو اب دہشت پسندی سے ''خوف دلانا'' اور اس وجہ سے اس کا نظام درہم برہم کرنا غیر ممکن ہے، جدوجہد کے ایک نظام کی حیثیت سے، پروگرام میں منظور شدہ حلقۂ عمل کی حیثیت سے دہشت پسندی کی مکمل مذمت کے مترادف ہے۔ دوسرے، ''انقلابی سرگرمی کی تعلیم'' کے تعلق سے اپنے فوری فرائض کو سمجھنے میں ناکامی کی ایک مثال کے اعتبار سے اس کی اور بھی زیادہ کرداری خصوصیت ہے۔ مزدور طبقے کی

---

* مارتی نوف نے ''ایک اور زیادہ حقیقت افروز (؟) گومگو کیفیت کا تصور کیا ہے'' (''سوشل ڈیماکریسی اور مزدور طبقہ'' صفحہ 19): ''سوشل ڈیماکریسی یا تو پرولتاریہ کی معاشی جدوجہد کی براہ راست قیادت اپنے ہاتھ میں لے لیتی ہے اور اس سے (!) اسے ایک انقلابی طبقاتی جدوجہد میں تبدیل کر دیتی ہے''...... ''اس سے'' یعنی ظاہر ہے کہ معاشی جدوجہد کی براہ راست قیادت سے۔ کیا مارتی نوف ایسی ایک مثال پیش کر سکتے ہیں جس میں صرف ٹریڈ یونینی جدوجہد کی قیادت نے ٹریڈ یونینی تحریک کو انقلابی طبقاتی تحریک میں تبدیل کرنے میں کامیابی حاصل کر لی ہو؟ کیا وہ یہ بات سمجھ نہیں سکتے کہ یہ ''تبدیلی'' لانے کی غرض سے ہمیں ہمہ گیر سیاسی ہلچل کی ''براہ راست قیادت'' سرگرمی کے ساتھ اختیار کر لینی چاہئے؟...... ''یا دوسرا امکان: سوشل ڈیماکریسی مزدوروں کی معاشی جدوجہد کی قیادت اختیار کرنے سے احتراز کرتی ہے اور اس لئے...... اپنے ہی پر کاٹ لیتی ہے......'' ''ربوچیئے دیلو'' کی رائے میں، جس کا اوپر حوالہ دیا گیا ہے، ''ایسکرا'' ہی احتراز کرتا ہے۔ لیکن ہم دیکھ چکے ہیں کہ معاشی جدوجہد کی رہنمائی کے لئے موخرالذکر ''ربوچیئے دیلو'' کی بہ نسبت کہیں زیادہ کچھ کرتا ہے، وہ اپنے آپ کو وہیں تک محدود نہیں رکھتا اور اپنے سیاسی فرائض کو اس رہنمائی کی خاطر محدود کر کے نہیں رکھ دیتا۔

تحریک کو ''جوش دلانے'' کے ذریعے اور ''زوردار قوت رفتار'' دینے کے ایک وسیلے کی حیثیت سے ''سوابودا'' دہشت پسندی کی وکالت کرتا ہے۔ایک ایسی دلیل کا تصور کرنا مشکل ہے جو اپنے آپ کو اس قدر مکمل طریقے سے غلط ثابت کرتی ہو۔ کیا خاص ''ہیجان خیز وسائل'' ایجاد کئے بغیر روسی زندگی میں کافی دست درازیاں نہیں ہوتیں؟ دوسری طرف کیا یہ بات واضح نہیں ہے کہ روسی مظالم تک سے جن میں ہیجان پیدا نہیں ہوتا اور نہیں ہوسکتا، وہ ''ہاتھ باندھے کھڑے انگوٹھے نچاتے'' مٹھی بھر دہشت پسندوں کو حکومت سے دوردو ہاتھ کرنے کا نظارہ کرتے رہیں گے؟ حقیقت یہ ہے کہ محنت کش عوام الناس میں روسی زندگی کی سماجی برائیوں سے انتہا درجے کا جو ہیجان پیدا ہوتا ہے اس کو ہم عوام الناس کی ناراضگی کے ان تمام قطروں اور چھوٹے چھوٹے چشموں کو جو ہمارے تصور کی بہ نسبت کہیں زیادہ حد تک روسی زندگی کے حالات سے پیدا ہوتے ہیں اگر یوں کہہ سکیں کہ اکٹھا اور مرتکز نہیں کر پاتے اور جن کو واحد دیوپیکر سیل رواں میں یکجا کر دینا ضروری ہے۔اس کے قابل تکمیل ہونے کا ناقابل تردید ثبوت مزدور تحریک کی زبردست نشوونما سے اور مذکورہ بالا اشتیاق سے فراہم ہوتا ہے جس سے کہ مزدور سیاسی ادب حاصل کرنے کی جستجو کیا کرتے ہیں۔ دوسری طرف دہشت پسندی کی دعوتیں اور خود معاشی جدوجہد کو سیاسی کرداری خصوصیت دے دینے کی دعوتیں روسی انقلابیوں پر عائد ہونے والے انتہائی فوری فرض، یعنی ہمہ گیر سیاسی ہلچل کی تنظیم، سے کترانے ہی کی دو مختلف صورتیں ہیں۔ کھلے عام تسلیم کرتے ہوئے کہ ''جیسے ہی عوام الناس میں زوردار اور شدید قسم کی ہلچل شروع ہو جاتی ہے، دہشت پسندی کا ہیجان خیز فرض منصبی پورا ہو جائے گا'' (''انقلابیت کی احیاء''، صفحہ 68)۔ ''سوابودا'' ہلچل کی جگہ دہشت پسندی کو دینا چاہتا ہے۔اس سے ٹھیک یہ ثابت ہوتا ہے کہ دہشت پسند اور ''معیشت پسند'' عوام الناس کی انقلابی سرگرمی کو، موسم بہار میں رونما ہونے والے واقعات* کی بین شہادت کے باوجود، اصلیت سے کم آنکتے ہیں، اور جبکہ ایک گروہ تو مصنوعی ''ہیجان خیز وسائل'' کی تلاش میں نکلتا ہے تو دوسرا ''ٹھوس مانگوں'' کی باتیں کیا کرتا ہے۔لیکن دونوں ہی خود اپنی سرگرمی کو سیاسی ہلچل میں اور سیاسی بےنقابیوں کے انتظام کو فروغ دینے پر کافی توجہ دینے میں کوتاہی کرتے ہیں، اور اس فریضے کی جگہ

* سڑکوں پر ہونے والے زبردست مظاہرے جو 1901ء کے موسم بہار میں شروع ہوئے تھے (66)۔(1907ء کے ایڈیشن کے لئے مصنف کا حاشیہ ـــــ ایڈیٹر)

نہ تو آج کوئی اور کام لے سکتا ہے نہ کبھی اور۔

ر۔ مزدور طبقہ جمہوریت کے مجاہدوں کے ہراول کی حیثیت سے

ہم دیکھ چکے ہیں کہ اگر ہماری سرگرمی کو صحیح معنوں میں سوشل ڈیما کریٹی ہونا ہو تو اس سرگرمی کا قطعاً ضروری اور افضل ترین فریضہ وسیع ترین پیمانے کی سیاسی ہلچل اور اس کے نتیجے میں ہمہ گیر سیاسی بے نقابیاں ہونا چاہئے۔ لیکن اس نتیجے پر ہم سیاسی علم اور سیاسی تربیت کے لئے مزدور طبقے کی صرف فوری ضرورتوں کی بنیاد پر پہنچے تھے۔ لیکن مسئلے کو اس طرح پیش کرنا بہت ہی محدود انداز اختیار کرنا ہوگا، کیونکہ اس طرح سوشل ڈیما کریسی کے، خصوصاً آجکل کی روسی سوشل ڈیما کریسی کے عام جمہوری فرائض نظر انداز ہو جاتے ہیں۔ اس نکتے کی وضاحت زیادہ ٹھوس طریقے سے کرنے کے لئے ہم اس موضوع پر اس پہلو سے غور کریں گے جو ''معیشت پسندوں'' کے ''قریب ترین'' ہے، یعنی عملی پہلو سے۔ ''ہر شخص متفق ہے'' کہ مزدور طبقے کے سیاسی شعور کو نشو ونما دینا ضروری ہے۔ سوال یہ ہے کہ یہ کیسے کیا جائے اور کیا کرنے کی ضرورت ہے۔ معاشی جدوجہد مزدوروں کو محض ''ابھارتی'' ہے کہ وہ مزدور طبقے کی جانب حکومت کے رویئے کو محسوس کرے۔ نتیجہ یہ ہے کہ ''خود معاشی جدوجہد کو سیاسی کرداری خصوصیت دینے'' کی ہم خواہ کتنی ہی کوشش کیوں نہ کریں، معاشی جدوجہد کی حدوں کے اندر رہتے ہوئے مزدوروں کے سیاسی شعور کو (سوشل ڈیما کریٹی سیاسی شعور کی سطح تک) نشو ونما ہم ہرگز نہیں دے سکیں گے، کیونکہ وہ حد بندی بہت ہی تنگ ہے۔ مارتی نوف کے فارمولے کی ہمارے لئے کچھ قدر و قیمت ہے، اس لئے نہیں کہ معاملات کو اُلجھانے کی مارتی نوف کی رغبت کی اس سے وضاحت ہوتی ہے بلکہ اس لئے کہ وہ اس بنیادی غلطی کو نمایاں طور پر واضح کر دیتا ہے جو تمام ''معیشت پسند'' کیا کرتے ہیں، یعنی ان کا یقین کامل کہ مزدوروں کے طبقاتی سیاسی شعور کو اندر کی طرف سے نشو ونما دینا ممکن ہے، یوں کہئے کہ ان کی معاشی جدوجہد سے، یعنی اس جدوجہد کو تنہا (یا کم از کم خاص) نقطۂ آغاز بنا کر، اس کو تنہا (یا کم از کم خاص) بنیاد بنا کر۔ اس قسم کا نظریہ بنیادی طور پر غلط ہے۔ اپنے خلاف ہمارے مناظرے سے چڑ کر ''معیشت پسند'' ان اختلافات کے آغاز پر گہرائی کے ساتھ سوچنے سے انکار کر دیتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ہم ایک دوسرے کو قطعی سمجھ ہی نہیں پاتے۔ ایسا لگتا ہے کہ

جیسے ہم مختلف زبانوں میں بات کررہے ہوں۔

طبقاتی سیاسی شعور مزدوروں میں صرف باہر ہی سے لایا جاسکتا ہے، یعنی معاشی جدوجہد کے صرف باہر سے، مزدوروں اور مالکوں کے باہمی تعلقات کے حلقے کے باہر سے۔ وہ واحد حلقہ جس سے یہ علم حاصل کرنا ممکن ہے وہ تمام طبقوں اور پرتوں کے ریاست اور حکومت سے تعلقات کا حلقہ ہے، تمام طبقوں کے تعلق باہمی کا حلقہ۔ اسی وجہ سے اس سوال کا جواب کہ مزدوروں تک سیاسی علم پہنچانے کے لئے کیا کرنا چاہئے وہ نہیں ہوسکتا جس سے اکثر و بیشتر صورتوں میں عملی کارکن، خصوصاً وہ جو کہ ''معیشت پسندی'' کی جانب جھکے ہوئے ہوتے ہیں، اپنے آپ کو مطمئن کرلیا کرتے ہیں، یعنی یہ کہ ''مزدوروں کے درمیان جاؤ۔'' مزدوروں کے پاس سیاسی علم پہنچانے کے لئے سوشل ڈیماکریٹوں کو آبادی کے تمام طبقوں کے درمیان جانا چاہئے، انہیں اپنی فوج کے دستوں کو تمام سمتوں میں روانہ کرنا چاہئے۔

یہ صاف گو فارمولا ہم نے جان بوجھ کر منتخب کیا ہے، اس نہایت ہی تیز و سہل انداز میں ہم اپنے خیالات کا جان بوجھ کر اظہار کررہے ہیں، اس لئے نہیں کہ ہم محال باتیں کرنا چاہتے ہیں بلکہ اس لئے کہ ''معیشت پسندوں'' کو اپنے فرائض کا احساس کرنے کے لئے ''اُبھاریں'' جنہیں وہ ناقابل معافی انداز میں نظرانداز کرتے ہیں، ٹریڈ یونینی اور سوشل ڈیماکریٹی سیاست کا فرق انہیں پُرزور انداز میں تجویز کریں، جسے سمجھنے سے وہ انکار کرتے ہیں۔ اس لئے ہم قارئین سے التماس کرتے ہیں کہ بھڑک نہ اُٹھیں بلکہ ہماری بات صبر کے ساتھ آخر تک سنیں۔

آیئے ہم سب سوشل ڈیماکریٹی اسٹڈی سرکل کو لیں جو گذشتہ چند برسوں میں سب سے زیادہ عام ہوگیا ہے اور اس کے کام کا جائزہ لیں۔ اس کے ''مزدوروں سے تعلقات'' ہیں اور اس سے وہ مطمئن ہے، اشتہارات جاری کررہا ہے جن میں فیکٹریوں کے اندر بدسلوکیوں کی، سرمایہ داروں کے حق میں حکومت کی جانبداری کی اور پولیس کے مظالم کی سخت مذمت کی جاتی ہے۔ مزدوروں کے جلسوں میں مباحثے ان موضوعات کی حدوں سے کبھی تجاوز نہیں کرتے یا کبھی کبھار ہی کرتے ہیں، انقلابی تحریک کی تاریخ پر، حکومت کی داخلہ اور خارجہ پالیسی کے مسائل پر، روس کے اور یورپ کے معاشی ارتقاء کے مسائل، جدید سماج میں مختلف طبقوں کی پوزیشن وغیرہ پر تقریریں اور مباحثے بہت ہی کم ہوا کرتے ہیں۔ سماج کے دوسرے طبقوں سے تعلق باقاعدگی کے

ساتھ قائم کرنے اور بڑھانے کا جہاں تک تعلق ہے، اس کا کوئی خواب تک نہیں دیکھتا۔ درحقیقت اس قسم کے حلقوں کے اراکین کی اکثریت جس مثالی رہنما کی تصویر اپنے ذہن میں مرتب کرتی ہے وہ ایک سوشلسٹ سیاسی رہنما کی بہ نسبت ٹریڈ یونین کے سیکریٹری کی نوعیت کا زیادہ ہوا کرتا ہے۔ کیونکہ کسی بھی، یوں کہہ لیجئے کہ انگریزی ٹریڈ یونین کا سیکریٹری مزدوروں کو معاشی جدوجہد چلانے کے لئے ہمیشہ مدد کرتا ہے، فیکٹری کے اندر بدسلوکیوں کو بے نقاب کرنے میں ان کو مدد دیتا ہے، ان قوانین اور اقدامات کی ناانصافیوں کی وضاحت کرتا ہے جو ہڑتال کرنے اور پکٹ کرنے کی (یعنی ہر کس و ناکس کو خبردار کرنے کی کہ کسی فیکٹری میں ہڑتال ہورہی ہے) آزادی میں رکاوٹ ڈالتے ہیں، ثالثی عدالت کے ججوں کی جانب داری کی وضاحت کرتے ہیں جو کہ بورژوا طبقے سے تعلق رکھتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ مختصر یہ کہ ہر ٹریڈ یونینی سیکریٹری ''مالکوں اور حکومت کے خلاف معاشی جدوجہد'' کرتا اور اس میں مدد دیتا ہے۔ اس بات پر حد سے زیادہ زور دینا نہیں ہوسکتا کہ یہ اب بھی سوشل ڈیماکریسی نہیں ہے، یہ کہ سوشل ڈیماکریٹوں کے لئے نمونہ ٹریڈ یونینی سیکریٹری نہیں ہونا چاہئے بلکہ وکیل جمہور ہونا چاہئے جو کہ ظلم واستبداد کے ہر مظہر پر ردعمل کرنے کا اظہار کرنے کی اہلیت رکھتا ہو، خواہ وہ کہیں نمودار ہو، خواہ وہ عوام کے کسی طبق یا کسی طبقے کو متاثر کرتا ہو، جس میں ان تمام مظاہر کی تعمیم کرنے اور پولیس کے تشدد اور سرمایہ داروں کے استحصال کی ایک مجموعی تصویر پیش کرنے کی صلاحیت ہو، جس میں ہر واقعہ سے خواہ وہ کتنا ہی چھوٹا کیوں نہ ہو، فائدہ اُٹھانے کی صلاحیت ہوتا کہ وہ اپنے سوشلسٹ عقائد اور جمہوری مطالبات کو سب پر سبقت دے سکے، تاکہ وہ پرولتاریہ کی نجات کے لئے جدوجہد کی عالمگیر تاریخی اہمیت کو سب کے اور ہر ایک کے لئے واضح کرسکے۔ مثلاً رابرٹ نائٹ (انگلستان میں ایک سب سے زیادہ طاقتور ٹریڈ یونین بوائلر میکرز سوسائٹی کے مشہور سیکریٹری اور لیڈر) کا موازنہ ولہلم لیبکنخت سے کیجئے اور مارتی نوف نے ''ایسکرا'' سے اپنے مباحثے میں جو موازنے کئے ہیں ان کا اطلاق ان پر کرنے کی کوشش کیجئے۔ آپ دیکھیں گے ___ میں مارتی نوف کے مضمون کو جلدی جلدی پڑھتا جارہا ہوں ___ کہ رابرٹ نائٹ ''عوام الناس کو بعض ٹھوس کارروائیوں کے لئے دعوت دینے میں'' زیادہ مصروف ہیں (مارتی نوف، مذکورہ تصنیف، صفحہ 39) جبکہ ولہلم لیبکنخت ''موجودہ پورے نظام یا اس کے جزوی مظاہر کی انقلابی وضاحت'' میں زیادہ (صفحہ 38-39)، یہ کہ رابرٹ نائٹ نے

''پرولتاریہ کے فوری مطالبات مرتب کیئے اور وہ ذرائع بتائے کہ جن سے انہیں حاصل کیا جا سکتا ہے'' (صفحہ 41) جبکہ ولہلم لیبکنیخت ایسا کرتے ہوئے ''ساتھ ہی ساتھ مختلف مخالف پرتوں کی سرگرمیوں کی ہدایت کاری کرنے''، ''ان کے لئے عمل کے مثبت پروگرام حکماً صادر کرنے'' میں پیچھے نہیں رہے''* (صفحہ 41)، یا یہ کہ رابرٹ نائٹ نے کوشش کی کہ ''جہاں تک ہو سکے خود معاشی جدوجہد کو سیاسی کرداری خصوصیت دیدی جائے'' (صفحہ 42) اور ان میں ''حکومت کے روبرو بعض واضح نتائج کی اُمید دلانے والے ٹھوس مطالبات پیش کرنے کی'' (صفحہ 43) بہترین صلاحیت تھی، جبکہ لیبکنیخت ''یک طرفہ'' ''بے نقابیوں'' (صفحہ 40) میں کہیں زیادہ حد تک مصروف تھے، یہ کہ رابرٹ نائٹ ''روزمرہ کی بے لطف جدوجہد کی پیش قدمی'' (صفحہ 61) کو زیادہ اہمیت دیا کرتے تھے جبکہ لیبکنیخت ''تابناک اور مکمل شدہ تصورات کے پروپیگنڈے'' (صفحہ 61) کو، یہ کہ لیبکنیخت جس اخبار کے سرپرست تھے اس کو انہوں نے ''انقلابی حزب اختلاف کے ایک ایسے ترجمان میں'' تبدیل کر دیا تھا'' جو ہمارے ملک کی صورت حال کو، خصوصاً سیاسی صورت حال کو اس حد تک کہ جہاں تک وہ آبادی کی نہایت مختلف پرتوں پر اثر انداز ہوتے ہیں، بے نقاب کرتا ہے'' (صفحہ 63) جبکہ رابرٹ نائٹ ''پرولتاری جدوجہد سے قریبی نامیاتی تعلق رکھتے ہوئے مزدور طبقے کے نصب العین کے لئے کام کیا کرتے تھے'' (صفحہ 63)___ اگر ''قریبی نامیاتی تعلق'' سے مراد بلاارادیت کے آگے سرتسلیم خم کرنا ہے جس پر ہم نے کری چیفسکی اور مارتی نوف کی مثالیں لے کر غور کیا ہے___ اور ''اپنے اثر کے حلقے کو محدود کیا''، مارتی نوف کی طرح، یقیناً، اس عقیدے کے ساتھ کہ ''ایسا کرتے ہوئے انہوں نے اس اثر کو اور بھی گہرا کر دیا'' (صفحہ 63)۔ مختصر یہ کہ آپ دیکھیں گے کہ مارتی نوف نے عملاً سوشل ڈیماکریسی کو ٹریڈ یونینیت کی سطح پر اُتار دیا ہے اگرچہ وہ ایسا یقیناً اس لئے نہیں کرتے کہ وہ سوشل ڈیماکریسی کی بھلائی نہیں چاہتے، بلکہ محض اس لئے کہ انہیں اس بات کی ذرا زیادہ ہی عجلت ہے کہ پلیخانوف کو اور زیادہ گہرا کر دیں، بجائے اس کے کہ ان کو سمجھنے کی تکلیف گوارا فرمائیں۔

لیکن آیئے ہم اپنے دعوے کی طرف واپس چلیں۔ ہم نے کہا تھا کہ سوشل ڈیماکریٹ کو،

---

* مثال کے طور پر فرانس اور پروشیا کی جنگ کے دوران لیبکنیخت نے پوری جمہوریت کے لئے عمل کا ایک پروگرام لکھوایا، اس سے زیادہ بڑی حد تک مارکس اور اینگلس نے 1848ء میں ایسا ہی کیا تھا۔

اگر وہ واقعی سمجھتا ہے کہ پرولتاریہ کے سیاسی شعور کو جامع طریقے سے نشو ونما دینا ضروری ہے، ''آبادی کے تمام طبقوں کے درمیان جانا'' چاہئے۔ اس سے سوال پیدا ہوتے ہیں: یہ کیسے کیا جائے؟ کیا ہمارے پاس ایسا کرنے کے لئے کافی قوتیں موجود ہیں؟ کیا دوسرے تمام طبقوں میں ایسا کام کرنے کے لئے کوئی بنیاد ہے؟ کیا اس کے معنے طبقاتی نقطہءنظر سے پسپا ہونے کے نہ ہوں گے یا کیا یہ پسپائی کی طرف نہیں لے جائے گا؟ آیئے ہم ان مسائل کو زیر بحث لائیں۔

ہم کو نظریات دانوں کی حیثیت سے، پروپیگنڈہ کرنے والوں کی حیثیت سے، ہلچل کرنے والوں کی حیثیت سے اور منتظموں کی حیثیت سے ''آبادی کے تمام طبقوں کے درمیان جانا'' چاہئے۔ کسی کو بھی شک نہیں ہے کہ سوشل ڈیما کریٹوں کے نظریاتی کام کا مقصد مختلف طبقوں کی سماجی اور سیاسی حالت کی تمام مخصوص صفات کا مطالعہ کرنا ہونا چاہئے۔ لیکن فیکٹری کی زندگی کی مخصوص صفات کا مطالعہ کرنے میں جو کام کیا گیا ہے اس کے مقابلے میں اس سمت میں بہت ہی کم کچھ کیا گیا ہے۔ کمیٹیوں اور اسٹڈی سرکلوں میں ایسے لوگوں سے ملاقات ہوسکتی ہے کہ جو دھات سازی کی صنعت کی بعض مخصوص شاخوں تک کے مطالعے میں غرق ہیں، لیکن تنظیموں کے ممبروں میں (جیسا کہ اکثر ہوا کرتا ہے، کسی نہ کسی وجہ سے وہ عملی کام ترک کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں) مشکل ہی سے ایسے ملتے ہیں جو ہمارے ملک کی سماجی اور سیاسی زندگی کے کسی فوری مسئلے پر مواد اکٹھا کرنے میں خاص طور سے مصروف ہوں جو آبادی کے دوسرے منطقوں میں سوشل ڈیما کریٹی کام کرنے کا ذریعہ بن سکے۔ اس بات کا ذکر کرتے ہوئے کہ مزدور تحریک کے آج کل کے رہنماؤں میں سے بیشتر میں تربیت کی کمی ہے، ہم اس اعتبار سے بھی تربیت کا ذکر کئے بغیر نہیں رہ سکتے کیونکہ اس کا بھی ''پرولتاری جدوجہد سے قریبی نامیاتی تعلق'' کے ''معیشت پسندانہ'' تصور سے رشتہ جڑا ہوا ہے۔ خاص بات، بلاشبہ، لوگوں کے تمام منطقوں میں پروپیگنڈہ اور ہلچل کرنے کی ہے۔ اس اعتبار سے مغربی یورپی سوشل ڈیما کریٹ کے کام کو عام جلسے اور اجتماعات سہل کر دیتے ہیں جن میں شرکت کرنے کی سب کو آزادی ہوتی ہے اور یہ حقیقت بھی کہ پارلیمنٹ میں وہ تمام طبقوں کے نمائندوں کو خطاب کیا کرتا ہے۔ ہمارے ہاں نہ تو کوئی پارلیمنٹ ہے نہ آزادیءاجتماع، پھر بھی ہم ان مزدوروں کے جلسے منعقد کرنے کا انتظام کر سکتے ہیں جو سوشل ڈیما کریٹ کو سننے کے خواہشمند ہوں۔ ہم کو تمام سماجی طبقوں کے نمائندوں کے جلسے منعقد کرنے کے وسیلے اور طریقے

بھی دریافت کرنے چاہئیں جو ایک جمہوریت پسند کو سننا چاہتے ہوں کیونکہ وہ سوشل ڈیما کریٹ نہیں ہوا کرتا جو عملاً یہ بھول جائے کہ ''کمیونسٹ ہر انقلابی تحریک کی حمایت کرتے ہیں''، یہ کہ اسی وجہ سے ہم پر فرض عائد ہوتا ہے کہ تمام لوگوں کے سامنے عام جمہوری فرائض کی، اپنے سوشلسٹ اعتقادات کو ایک لمحے کے لئے بھی چھپائے بغیر تشریح کریں اور ان کی اہمیت کو واضح کریں۔ جو عملاً یہ بھول جائے کہ ہر ایک عام جمہوری سوال کو اٹھانے، ابھارنے اور حل کرنے میں سب سے آگے رہنا اس کا فرض ہے، وہ سوشل ڈیما کریٹ نہیں ہوتا۔

لیکن جلد باز قاری حیرت کرنے لگ جائے گا ''مگر اس سے تو سب ہی متفق ہیں!'' اور ''پردیسی انجمن'' کی پچھلی کانفرنس نے ''ربوچیئے دیلو'' کی مجلس ادارت کے لئے جونئی ہدایات منظور کی ہیں ان میں قطعی طور سے کہا گیا ہے: ''سماجی اور سیاسی زندگی کے تمام واقعات جو پرولتاریہ کی زندگی پر یا تو براہ راست ایک خاص طبقے کی حیثیت سے یا آزادی کے لئے جدوجہد میں تمام انقلابی قوتوں کے ہراول کی حیثیت سے اثر انداز ہوئے ہوں، سیاسی پروپیگنڈے اور ہلچل کے لئے موضوع کی حیثیت سے کام میں آنے چاہئیں'' (''دو کانفرنسیں''، صفحہ 17، خط کشیدہ ہمارا)۔ جی ہاں یہ نہایت ہی درست اور بہت ہی اچھے اقوال ہیں اور اگر ''ربوچیئے دیلو'' انہیں سمجھ لے اور اگر اگلے ہی سانس میں وہ باتیں کہنے سے احتراز کرے جو ان کی تردید کرتی ہیں، تو ہم پوری طرح مطمئن ہو جائیں۔ کیونکہ ہمیں اپنے آپ کو ''ہراول'' کہنا، آگے بڑھ کر رہنے والا دستہ کہلانا کافی نہیں ہے، ہمیں عمل اس طرح کرنا چاہئے کہ باقی تمام دستے تسلیم کریں اور یہ ماننے پر مجبور ہوں کہ ہم ہراول میں کوچ کر رہے ہیں اور ہم قارئین سے سوال کرتے ہیں: کیا دوسرے ''دستوں'' کے نمائندے ایسے بے وقوف ہیں کہ جب ہم کہتے ہیں کہ ہم ''ہراول'' میں ہیں تو وہ ہمارے قول کو یونہی تسلیم کر لیتے ہیں؟ ذرا اس منظر کا تصور تو کیجئے: کوئی سوشل ڈیما کریٹ روسی تعلیم یافتہ انتہا پسندوں کے ''دستے'' کے پاس یا اعتدال پسند آئین پسندوں کے پاس جاتا ہے اور کہتا ہے، ہم ہراول دستہ ہیں، ''ہمیں اب جو فریضہ درپیش ہے وہ یہ کہ جہاں تک ممکن ہو، خود معاشی جدوجہد کو سیاسی کرداری خصوصیت دیدیں۔'' انتہا پسند یا آئین پسند، اگر وہ ذرا بھی ذہین ہوا (اور روسی انقلابیوں اور آئین پسندوں میں بہت سے ذہین لوگ ہیں) ایسی تقریر پر محض مسکرا دے گا اور کہے گا (اپنے آپ سے یقیناً، کیونکہ بیشتر صورتوں میں وہ تجربے کار سیاستداں ہوگا): ''آپ کا

''ہراول'' ضرور بھولے بھالے افراد پر مشتمل ہوگا۔ وہ یہ تک نہیں سمجھتے کہ یہ کام ہمارا ہے، بورژوا جمہوریت کے ترقی پسندوں کا کام کہ مزدوروں کی خود معاشی جدوجہد کو ایک سیاسی کرداری خصوصیت دیدیں۔ کیوں، ہم بھی، مغربی یورپی بورژوازی کی طرح، مزدوروں کوسیاست میں لے کر آنا چاہتے ہیں، لیکن صرف ٹریڈ یونینی، سوشل ڈیماکریٹی سیاست میں نہیں۔ مزدور طبقے کی ٹریڈ یونینی سیاست، مزدور طبقے کی ٹھیک بورژوا سیاست ہے، اور اس ''ہراول'' کے اپنے فریضے کا فارمولا، ٹریڈ یونینی سیاست کا فارمولا ہے! وہ جی بھر کے اپنے آپ کو سوشل ڈیماکریٹ کہہ لیں، میں بچہ نہیں ہوں کہ نام پر بھڑک اُٹھوں۔ لیکن انہیں ضرر رساں کٹر نظریہ پرستوں کے اثر میں نہیں آجانا چاہئے، انہیں ان لوگوں کو ''آزادیءتنقید'' دے دینی چاہئے جو غیر شعوری طور پر سوشل ڈیماکریسی کو ٹریڈ یونینی ڈگر پر لگا رہے ہیں۔''

اور ہمارے آئین پسند کی خفیف سی مسکراہٹ اور اس وقت فلک شگاف قہقہے میں تبدیل ہو جائے گی جبکہ اس کے علم میں یہ بات آئے گی کہ وہ سوشل ڈیماکریٹ، جو ہراول کی حیثیت سے سوشل ڈیماکریسی کی بات آج کرتے ہیں جبکہ ہماری تحریک پر بلاارادیت کا قریب قریب مکمل اقتدار ہے، ''بلاارادہ عنصر کی اہمیت گھٹا کر بیان کرنے سے'' جتنا ڈرتے ہیں، جتنا کہ ''تابناک اور مکمل شدہ تصورات کے پروپیگنڈے کے مقابلے میں روزمرہ کی بےلطف جدوجہد کی پیش قدمی کی اہمیت کو اصل سے کم آنکنے'' وغیرہ وغیرہ سے ڈرتے ہیں اتنا اور کسی سے نہیں! ''ہراول'' جو ڈرتا ہے کہ شعور آجانے سے بلاارادیت پر سبق حاصل ہو جائے گی، جو جرأت آمیز ''منصوبہ'' پیش کرنے سے ڈرتا ہے جسے وہ لوگ بھی تسلیم کرنے پر مجبور ہوں جو ہم سے اختلاف رکھتے ہوں۔ وہ کہیں ''ہراول'' کو ''عقبی محافظ'' سے خلط ملط تو نہیں کر رہے؟

اصل میں تو ہمیں مارتی نوف کے استدلال کے مندرجہء ذیل قطعے کا مطالعہ کرنا چاہئے۔ صفحہ 40 پر وہ کہتے ہیں کہ بدسلوکیوں کو بےنقاب کرنے والی اپنی تدبیر میں ''ایسکرا'' صرف ایک ہی رخ پیش کرتا ہے، یہ کہ ''حکومت سے بےاعتمادی اور نفرت کے جذبے کو ہم خواہ کتنا ہی کیوں نہ پھیلائیں، ہم اس وقت تک اپنا مقصد حاصل نہ کرسکیں گے جب تک کہ اس کا تختہ پلٹنے کے لئے کافی سرگرم عمل سماجی توانائی پیدا کرلینے میں کامیاب حاصل نہ کرلیں۔'' یہ، قوسین میں کہا جاسکتا ہے، عوام الناس کو سرگرم عمل کرنے کے لئے جانی پہچانی فکرمندی ہے، جس کے ساتھ ہی ساتھ

کوشش کی جاتی ہے کہ خود اپنی سرگرمی محدود کر دی جائے۔لیکن فی الحال یہ بات خاص نہیں ہے۔ یہاں مارتی نوف،اسی مطابقت سے،انقلابی توانائی (''تختہ پلٹنے کے لئے'') کی بات کرتے ہیں، اور وہ کس نتیجے پر پہنچتے ہیں؟ کیونکہ عام وقتوں میں مختلف سماجی طبق ناگزیر طریقے سے الگ الگ چلتے ہیں''اس لئے یہ بات واضح ہے کہ ہم سوشل ڈیما کریٹ حزب مخالف کے مختلف منطقوں کی سرگرمیوں کی بیک وقت رہبری نہیں کر سکتے،ہم ان کو عمل کا ایک مثبت پروگرام نہیں لکھوا سکتے،ہم ان کو نہیں بتا سکتے کہ انہیں اپنے مفادات کے لئے روزمرہ کی جدوجہد کس طرح کرنی چاہئے...... اعتدال پسند منطقے اپنے فوری مفادات کے لئے عملی جدوجہد کی خود ہی خبر گیری کر لیں گے، وہ جدوجہد جوان کو ہمارے سیاسی نظام حکومت کے آمنے سامنے کر دے گی''(صفحہ 41)۔اس طرح انقلابی توانائی کے متعلق،مطلق العنانی کا تختہ پلٹنے کے لئے عملی جدوجہد کے بارے میں باتیں شروع کر کے، مارتی نوف فوراً ہی ٹریڈ یونینی توانائی اور فوری مفادات کے لئے سرگرم عملی جدوجہد کی جانب پلٹ پڑتے ہیں! یہ کہنے کی چنداں ضرورت نہیں کہ ہم طالب علموں،اعتدال پسندوں وغیرہ کی اپنے''فوری مفادات'' کے لئے جدوجہد کی رہبری نہیں کر سکتے،لیکن قابل صد احترام حضرات''معیشت پسند'' موضوع بحث یہ نہیں تھا! جونکتہ موضوع بحث تھا وہ مطلق العنانی کا تختہ پلٹنے میں مختلف سماجی منطقوں کی شرکت کا امکان اور ضرورت کا تھا اور اگر ہماری خواہش''ہراول'' بننے کی ہے تو ہم نہ صرف''حزب مخالف کے مختلف منطقوں کی''ان''سرگرمیوں'' کی رہبری کرنے کے قابل ہیں بلکہ یہ ہمارا لازمی فرض ہے۔نہ صرف ہمارے طلباء اور اعتدال پسند وغیرہ''اس جدوجہد کی جوان کو ہمارے سیاسی نظام حکومت کے آمنے سامنے کر دے گی'' خود ہی خبر گیری کر لیں گے،سب سے پہلے اور مقدم تو مطلق العنان حکومت کی پولیس اور عہدیدار اس کی فکر کر لیں گے۔ لیکن اگر''ہم'' چاہتے ہیں کہ صف اول کے جمہوریت پسند ہوں تو ہمیں ان لوگوں کے خیالات کا جو صرف یونیورسٹی میں یا زیمستوو وغیرہ میں پائے جانے والے حالات سے غیر مطمئن ہیں، ''رخ'' اس خیال کی جانب موڑنے کی ذمہ داری خود قبول کر لینی چاہئے کہ پورا سیاسی نظام ہی ناکارہ ہے۔اپنی پارٹی کی قیادت میں ہمہ گیر سیاسی جدوجہد منظّم کرنے کی ذمہ داری ہمیں اپنے اوپر اس طرح لے لینی چاہئے کہ تمام مخالف منطقوں کے لئے اس جدوجہد کی اور ہماری پارٹی کی پوری پوری حمایت کرنا ممکن ہو جائے۔ہمیں چاہئے کہ اپنے سوشل ڈیما کریٹ عملی کارکنوں کو تربیت

دیں کہ وہ ایسے سیاسی رہنما بن جائیں جو اس ہمہ گیر جدوجہد کے تمام مظاہر کی رہبری کرسکیں، اس قابل ہوں کہ صحیح وقت پر بیدار طالب علموں کو، زیمستو وکے غیر مطمئن لوگوں کو، برافروختہ مذہبی فرقوں، ابتدائی اسکولوں کے ناراض استادوں وغیرہ وغیرہ کو ''عمل کا ایک مثبت پروگرام لکھواسکیں۔'' اس وجہ سے مارتی نوف کا دعویٰ کہ ''ان کے تعلق سے ہم بدسلوکیاں بے نقاب کرنے والوں کا محض منفی کردار ادا کرسکتے ہیں...... مختلف سرکاری کمیشنوں میں ان کی امیدوں پر محض پانی پھیر سکتے ہیں''، قطعی غلط ہے (ہمارے خط کشیدہ)۔ یہ کہہ کر مارتی نوف نے دکھایا ہے کہ انقلابی ''ہراول'' کو جو کردار حقیقتاً ادا کرنا چاہئے اس کو سمجھنے میں وہ قطعی ناکام رہے ہیں۔ اگر قارئین اس بات کو ذہن میں رکھیں تو مارتی نوف کی اختتامی بات کے اصل معنے ان پر واضح ہو جائیں گے: ''ایسکرا'' انقلابی حزب مخالف کا ترجمان ہے جو ہمارے ملک کی صورت حال، خصوصاً سیاسی صورت حال، اس حد تک بے نقاب کرتا ہے جہاں تک کہ وہ آبادی کے نہایت مختلف منطقوں کے مفادات پر اثر انداز ہوتی ہے۔ ہم، مگر، پرولتاری جدوجہد سے قریبی نامیاتی تعلق رکھتے ہوئے مزدور طبقے کے نصب العین کے لئے کام کرتے ہیں اور بدستور کرتے رہیں گے۔ اپنے عامل اثر کے حلقے کو محدود کر کے ہم اس اثر کو اور بھی گہرا کردیتے ہیں'' (صفحہ 63)۔ یہ جو نتیجہ اخذ کیا گیا ہے اس کا اصل مطلب مندرجہء ذیل ہے: ''ایسکرا'' چاہتا ہے کہ مزدور طبقے کی ٹریڈ یونینی سیاست کو بلند کر کے (جس تک غلط تصور کے باعث، تربیت کی کمی کے سبب یا اعتقاد کی بنا پر ہمارے عملی کارکن اکثر اپنے آپ کو محدود رکھتے ہیں) سوشل ڈیماکریٹی سیاست کی سطح تک پہنچا دیا جائے۔ لیکن ''ربوچیئے دیلو'' چاہتا ہے کہ سوشل ڈیماکریٹی سیاست کا درجہ گھٹا کر ٹریڈ یونینی سیاست تک لے آیا جائے۔ علاوہ ازیں وہ دنیا کو یقین دلاتا ہے کہ دونوں مقامات ''مشترک نصب العین کی حدود میں قطعاً مناسبت رکھتے ہیں'' (صفحہ 63)۔ ہائے رے سادگی!

اب آگے چلئے۔ اپنے پروپیگنڈے اور ہلچل کا رخ تمام سماجی طبقوں کی جانب کرنے کے لئے کیا ہمارے پاس کافی قوتیں ہیں؟ قطعی یقینی طور پر موجود ہیں۔ ہمارے ''معاشیات داں''، جو اکثر اس سے انکار کرنے کی جانب مائل نظر آتے ہیں، اس عظیم الشان ترقی کو نظر انداز کردیتے ہیں جو ہماری تحریک نے (تقریباً) 1894ء سے لے کر 1901ء تک کی ہے۔ اصلی ''دمچیوں'' کی طرح وہ اکثر تحریک کے آغاز کے گذری ہوئی منزلوں میں رہتے چلے آتے ہیں۔ ابتدائی دور میں

بلا شبہ ہمارے پاس حیرت انگیز طور پر چند قوتیں تھیں اور ان دنوں اپنے کو صرف مزدوروں میں کام کرنے کے لئے وقف کر دینا اور اس راستے سے کسی بھی احتراز کی سخت مذمت کرنا قطعی قدرتی اور جائز بات تھی۔ تب سارا کام یہی تھا کہ مزدور طبقے میں اپنی حیثیت مستحکم کریں، لیکن آجکل تحریک کی جانب زبردست قوتیں کھنچ کر چلی آئی ہیں۔ تعلیم یافتہ طبقوں کی نئی نسل کے بہترین نمائندے ہم سے آن کر مل رہے ہیں، صوبجات میں ہر جگہ ایسے لوگ ہیں، جنہیں حالات نے وہاں زندگی بسر کرنے کا پابند کر دیا ہے جو ماضی میں اس تحریک میں حصہ لے چکے ہیں یا جو اس تحریک میں حصہ لینے کے خواہشمند ہیں، اور جو سوشل ڈیماکریسی کی جانب کھنچے چلے آرہے ہیں (جبکہ 1894ء میں سوشل ڈیماکریٹوں کو انگلیوں پر گنا جا سکتا تھا)۔ ہماری تحریک کی ایک بنیادی سیاسی اور تنظیمی کوتاہی ان تمام قوتوں کو کام میں لانے اور انہیں مناسب کام دینے میں ہماری نااہلیت ہے (اس کا ہم ذرا زیادہ تفصیلی ذکر اگلے باب میں کریں گے)۔ ان قوتوں کی غالب اکثریت ''مزدوروں کے درمیان جانے'' کے مواقع سے قطعی محروم ہے، اس لئے اس خدشے کی کوئی بنیاد نہیں ہے کہ ہم اپنے خاص کام سے قوتوں کو کسی اور طرف لگا دیں گے۔ مزدوروں کو حقیقی، ہمہ گیر اور زندہ سیاسی علم فراہم کرنے کے قابل ہونے کے لئے ہمارے پاس، ہر جگہ، ہر سماجی طبق میں، ان تمام مقاموں پر جہاں سے ہم اپنی ریاست کی مشینری کے اندرونی کل پرزوں کے بارے میں سیکھ سکتے ہیں، ''خود اپنے لوگ''، سوشل ڈیماکریٹ ہونے چاہئیں۔ ایسے لوگوں کی صرف پروپیگنڈے اور ہلچل کے لئے ہی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ اور بھی زیادہ بڑے پیمانے پر تنظیم کے لئے۔

کیا آبادی کے تمام طبقوں میں سرگرمی کے لئے بنیاد موجود ہے؟ جو بھی اس پر شبہ کرتا ہے وہ شعور کے اعتبار سے عوام الناس کی بلا ارادہ بیداری کے پیچھے پیچھے رہتا ہے۔ مزدور تحریک نے بعض میں بےاطمینانی، اوروں میں مخالفت کی تائید کی اُمیدیں اور ان کے علاوہ اوروں میں مطلق العنانی کے ناقابل برداشت اور اس کا زوال ناگزیر ہونے کے احساس کو اُبھارا ہے اور اُبھارے جا رہی ہے۔ اگر ہم یہ محسوس کرنے میں ناکام رہے کہ بےاطمینانی کے ہر مظہر کو کام میں لانا اور ہر احتجاج کو خواہ وہ کتنا ہی چھوٹا کیوں نہ ہو ایک ساتھ ملا کر بہترین کام لینا ہمارا فرض ہے تو ہم ''سیاستداں'' اور سوشل ڈیماکریٹ محض نام کے رہیں گے (جیسا کہ حقیقت میں اکثر و بیشتر ہوا کرتا ہے)۔ ہم اس بات پر زور نہیں دیتے کہ یہ بالکل الگ بات ہے کہ لاکھوں محنت کش کسان، دستکار، چھوٹے

موٹے کاریگر وغیرہ کسی بھی سوشل ڈیما کریٹ کی، جو ذرا بھی اہلیت رکھتا ہو، تقریر ہمیشہ شوق سے سنیں گے۔ درحقیقت کیا ایک بھی ایسا سماجی طبقہ ہے جس میں افراد، گروہ یا حلقے ایسے نہ ہوں جو حقوق کے فقدان اور ظلم و ستم کے باعث غیر مطمئن ہیں اور اس لئے، اشد ضروری عام جمہوری ضرورتوں کے ترجمانوں کی حیثیت سے سوشل ڈیما کریٹوں کے پروپیگنڈے کی دسترس میں ہیں؟ تمام طبقوں میں اور آبادی کی تمام پرتوں میں سوشل ڈیما کریٹی سیاسی ہلچل کیسی ہو اس کا واضح تصور حاصل کرنے کی جن کو خواہش ہے ان کی ہم اس ہلچل کی خاص (مگر بلاشبہ، واحد نہیں) شکل کی حیثیت سے وسیع معنوں میں سیاسی بے نقابیوں کی طرف توجہ مبذول کرائیں گے۔

میں نے اپنے مضمون بعنوان ''کہاں سے شروع کیا جائے؟'' میں (''ایسکرا'' مئی، شمارہ4، 1901ء) جس کا میں زیادہ تفصیل کے ساتھ بعد میں تذکرہ کروں گا، لکھا تھا کہ ''آبادی کے ہر حصے میں جس میں ذرا بھی سیاسی شعور ہو، سیاسی بے نقابی کا جذبہ پیدا کرنا چاہئے۔ ہمیں اس حقیقت سے پست ہمت نہیں ہونا چاہئے کہ آج سیاسی بے نقابی کی آواز نہایت کمزور، نحیف اور کم ہے۔ اس کی وجہ پولیس کے استبداد کے آگے سب کا بڑے پیمانے پر سر تسلیم خم کر دینا نہیں بلکہ یہ ہے کہ جو بے نقابیاں کر سکنے اور کرنے کو تیار ہیں ان کو کوئی منبر نہیں ملتا کہ جہاں سے کھڑے ہو کر تقریر کریں، پُرشوق اور ہمت افزاء سامعین نہیں ملتے، عوام میں ان کو کہیں کوئی ایسی قوت نہیں ملتی جس کی جانب ''قادر مطلق'' روسی حکومت کے خلاف اپنی شکایت لے کر رجوع کرنا کارآمد ہو...... ہم اب زارشاہی حکومت کی ملک گیر بے نقابی کے لئے ایسا منبر فراہم کرنے کے اہل ہو گئے ہیں اور اسے مہیا کرنا ہمارا فرض ہے۔ منبر سوشل ڈیما کریٹی اخبار ہونا چاہئے۔''

سیاسی بے نقابی کے لئے مثالی سامع مزدور طبقہ ہے جسے سب سے پہلے اور مقدم ہمہ گیر اور زندہ و تابندہ سیاسی معلومات کی ضرورت ہوتی ہے اور اس علم کو سرگرم عمل جدوجہد میں تبدیل کرنے کی سب سے زیادہ صلاحیت ہوتی ہے، اس صورت میں بھی جبکہ وہ جدوجہد ''واضح نتائج'' کی اُمید نہ دلاتی ہو۔ ملک گیر بے نقابیوں کے لئے منبر صرف کل روسی اخبار ہی ہو سکتا ہے۔ ''آج کے یورپ میں سیاسی ترجمان کے بغیر سیاسی تحریک، جو یہ کہلانے کی مستحق ہو، ناقابل تصور ہے'' اس اعتبار سے روس کو بلاشبہ آج کے یورپ میں شامل کرنا چاہئے۔ عرصہ دراز سے اخبارات ہمارے ملک میں ایک طاقت بن گئے ہیں ورنہ حکومت انہیں رشوتیں کھلانے پر اور کاتکوف اور میشچیرسکی

جیسوں کو امداد دینے پر دسیوں ہزار روبل صرف نہ کرتی۔اور مطلق العنان روس میں یہ کوئی عجوبہ نہیں ہے کہ غیر قانونی اخبارات سینسر شپ کی دیوار توڑ ڈالیں اور قانونی اور رجعت پسند اخبارات کو کھلے عام اس کا ذکر کرنے پر مجبور کریں۔ یہ کیفیت 1870ء کی دہائیوں کی تھی بلکہ 1850ء کی دہائیوں کی بھی۔عوام کے وہ حلقے اب کتنے وسیع اور گہرے ہوگئے ہیں جو غیر قانونی اخبارات کا مطالعہ کرنے کے خواہشمند ہیں اور ایک مزدور کا قول دوہراتے ہوئے، جس نے ''ایسکرا'' کے نام ایک خط لکھا تھا اس سے یہ سیکھنے کے لئے کہ ''کس طرح زندہ رہا جائے اور کیسے جان دیدی جائے'' (شمارہ 7)(67)۔سیاسی بے نقابیاں اسی طرح حکومت کے خلاف اعلان جنگ ہیں جیسے کہ معاشی بے نقابیاں فیکٹری کے مالکوں کے خلاف جنگ کا اعلان۔اس اعلان جنگ کی اخلاقی اہمیت، بے نقابی کی مہم زیادہ وسیع اور زیادہ طاقتور ہونے کے اور اس سماجی طبقے کی تعداد میں اضافے اور عزم میں فروغ کے ساتھ ساتھ جس نے جنگ شروع کرنے کی غرض سے اعلان جنگ کیا ہے، اور بھی زیادہ بڑھ جائے گی۔ چنانچہ سیاسی بے نقابیاں خود اس نظام کا شیرازہ منتشر کرنے کے لئے جس کی ہم مخالفت کرتے ہیں ایک طاقتور آلہء کار کی حیثیت سے، دشمن کی جانب سے اس کے اتفاقی یا عارضی ساتھیوں کو موڑنے کے ایک ذریعے کی حیثیت سے، مطلق العنانیت کے مستقل شرکائے کار میں دشمنی اور بے اعتمادی پھیلانے کے وسیلے کی حیثیت سے کام آتی ہیں۔

ہمارے زمانے میں صرف وہ پارٹی جو واقعی ملک گیر بے نقابیوں کا انتظام کرے، انقلابی قوتوں کا ہراول بن سکتی ہے۔لفظ ''ملک گیر'' کے بڑے گہرے معنے ہیں۔غیر مزدور طبقے کے بے نقابیاں کرنے والوں کی غالب اکثریت (یاد رہے کہ ہراول بننے کی غرض سے ہمیں دوسرے طبقوں کو اپنی طرف کھینچنا چاہئے) سنجیدہ سیاستدانوں اور پُرسکون مزاج کے اہل معاملہ پر مشتمل ہے۔وہ بخوبی جانتے ہیں کہ ''قادر مطلق''، روسی حکومت کے خلاف تو ایک طرف رہا، معمولی افسر کے خلاف بھی ''شکایت کرنا'' کتنا خطرناک ہوتا ہے، اور وہ اپنی شکایتیں لے کر ہمارے پاس صرف اس وقت آئیں گے جبکہ دیکھیں کہ یہ شکایتیں واقعی موثر ہوسکتی ہیں اور یہ کہ ہم ایک سیاسی قوت کی نمائندگی کرتے ہیں۔ باہر والوں کی نظر میں ایک ایسی قوت بننے کے لئے خود اپنے شعور کو، پیش قدمی اور توانائی کو بڑھانے کے لئے بہت سارے مسلسل اور پُرعزم کام کی ضرورت ہوتی ہے۔اس کی تکمیل کے لئے عقبی محافظ کے نظریئے اور عمل پر ''ہراول'' کا نام چسپاں کردینا

کافی نہیں ہوتا۔

لیکن اگر ہمیں حکومت کی واقعی ملک گیر بے نقابی کی ذمے داری سنبھالنی ہے تو پھر ہماری تحریک کی طبقاتی کرداری خصوصیت کا اظہار کس طرح سے ہوگا؟___ ''پرولتاری جدوجہد سے قریبی نامیاتی تعلق'' کی حد سے زیادہ وکالت کرنے والے ہم سے پوچھیں گے، جیسا کہ وہ واقعی پوچھتے ہیں۔ جواب چند در چند ہے: ہم سوشل ڈیما کریٹ ان ملک گیر بے نقابیوں کا انتظام کریں گے، ہلچل سے جو سوالات اٹھیں گے ان سب کی وضاحت وضعدارانہ سوشل ڈیما کریٹ جذبے میں، جان بوجھ کر یا انجانے میں مارکسزم کے مسخ ہونے کو کوئی مراعات دیئے بغیر کی جائے گی، ہمہ گیر سیاسی ہلچل وہ پارٹی چلائے گی جو پوری قوم کے نام پر حکومت پر دھاوے کو، پرولتاریہ کی انقلابی تربیت کو اور اس کی سیاسی خودمختاری کے تحفظ کو، مزدور طبقے کی معاشی جدوجہد کی رہنمائی اور اس کا استحصال کرنے والوں سے اس کے تمام بلاارادہ جھگڑوں کو کام میں لانے کو جو بڑھتی ہوئی تعداد میں پرولتاریہ کو اُبھارتے اور ہمارے کیمپ میں لے آتے ہیں، ایک ناقابل علیحدگی جسم واحد میں متحد کر دیتی ہے۔

لیکن ''معیشت پسندی'' کی سب سے زیادہ کرداری خصوصیت پرولتاریہ کی اشد ترین ضرورت (سیاسی ہلچل اور سیاسی بے نقابیوں کے توسل سے جامع سیاسی تعلیم) عام جمہوری تحریک کی ضرورت سے اس تعلق، مزید یہ کہ، مماثلت کو سمجھ لینے سے قاصر ہونا ہے۔ سمجھ لینے کے اس فقدان کا اظہار صرف ''مارتی نووی'' فقروں سے ہی نہیں بلکہ مبینہ طبقاتی نقطہء نظر کے حوالوں سے بھی ہوتا ہے جو معنوں میں ان جملوں سے ملتے جلتے ہوتے ہیں۔ چنانچہ ''ایسکرا'' شمارہ 12 میں ''معیشت پسندوں'' کے خط کے مصنّفین کہتے ہیں*: ''ایسکرا'' کی یہ بنیادی کوتاہی (نظریئے کا اصل سے زیادہ اندازہ لگانا) مختلف سماجی طبقوں اور رجحانوں کی جانب سوشل ڈیما کریسی کے رویئے

*اس خط کا جو ''معیشت پسندوں'' کی کرداری صفات کا واضح طور پر حامل ہے، ''ایسکرا'' میں تفصیلی جواب دینے سے جگہ کی قلت نے ہمیں باز رکھا ہے۔ اس کے منظر عام پر آنے سے ہم بہت ہی خوش تھے کیونکہ یہ الزامات کہ ''ایسکرا'' نے وضعدارانہ طبقاتی نقطہء نظر سے قائم نہیں رکھا ہمارے پاس بہت عرصہ قبل مختلف ذرائع سے پہنچ چکے تھے اور ہم مناسب موقع کے یا اس فیشن ایبل الزام کے مربوط اظہار کے منتظر تھے تا کہ اپنا جواب دیں۔ علاوہ ازیں ہماری عادت حملوں کا جواب دفاع سے دینے کی نہیں بلکہ جوابی حملے سے دینے کی ہے۔

کے سوال پر اس کی عدم مطابقت کا بھی سبب ہے۔ نظریاتی استدلال سے'' (''پارٹی کے فرائض میں اضافے سے''، نہیں ''جو کہ پارٹی کے ساتھ ساتھ بڑھتے ہیں'') ''ایسکرا'' نے مطلق العنانیت کے خلاف جدوجہد کی جانب فوراً عبور کے مسئلے کو حل کر لیا۔ پورا امکان یہی ہے کہ موجودہ صورت حالات میں مزدوروں کے لئے ایسے فرائض کی مشکل کا اس نے احساس کر لیا ہے'' (نہ صرف احساس کر لیا ہے بلکہ بخوبی جانتا ہے کہ یہ کام مزدوروں کو خدمت گارنرس کی سی فکرمندی کرنے والے ''معیشت پسند'' دانشوروں کی بہ نسبت کم دشوار معلوم ہوتا ہے، کیونکہ مزدوران مطالبات کے لئے بھی لڑنے کو تیار ہیں جو، ناقابل فراموش مارتی نوف کی زبان میں، ''واضح نتائج'' کی امید نہیں دلاتے) ''لیکن اس جدوجہد کے لئے مزدور جب کافی قوتیں جمع کر لیں اس وقت تک انتظار کر لینے کے صبر کے فقدان کے باعث ''ایسکرا'' اعتدال پسندوں اور دانشوروں کی صفوں میں ساتھیوں کی تلاش شروع کر دیتا ہے......''

جی ہاں، واقعی ہم اس مبارک وقت کا ''انتظار کرتے کرتے'' سارا ''صبر'' گنوا چکے ہیں جس کا مدتوں سے مختلف ''ثالث'' وعدہ کر رہے تھے، جبکہ ''معیشت پسند'' خود اپنی پسماندگی کا الزام مزدوروں پر عائد کرنا اور خود اپنی توانائی کے فقدان کو اس الزام سے حق بجانب قرار دینا بند کر دیں گے کہ مزدوروں میں قوت کی کمی ہے۔ ہم اپنے ''معیشت پسندوں'' سے پوچھتے ہیں: ''جدوجہد کے لئے مزدور طبقے کی قوت جمع کر لینے'' سے ان کی مراد کیا ہے؟ کیا یہ واضح نہیں کہ اس سے مراد مزدوروں کی سیاسی تربیت ہے، تاکہ ہماری بدکردار مطلق العنانی کے تمام پہلو ان پر واضح ہو جائیں؟ اور کیا یہ واضح نہیں کہ ٹھیک اس کام کے لئے ہی ہمیں ''اعتدال پسندوں اور دانشوروں کی صفوں میں ساتھیوں'' کی ضرورت ہوتی ہے جو کہ زیمستوو پر، استادوں پر، اعداد و شمار کے ماہروں پر، طالب علموں وغیرہ پر سیاسی حملوں کی بے نقابی میں ہمارے ساتھ مل جانے کو تیار ہوتے ہیں؟ کیا حیرت انگیز طور پر اس ''پیچیدہ مشینری'' کو سمجھنا واقعی اتنا مشکل ہے؟ کیا ایکسیلروڈ 1897ء سے مسلسل دوہرائے جا رہے کہ ''غیر پرولتاری طبقوں میں حامیوں اور بلاواسطہ اور بالواسطہ اتحادی بنانے کا روسی سوشل ڈیماکریٹوں کے سامنے جو مسئلہ ہے وہ خود پرولتاریہ میں پروپیگنڈہ کرنے والے کی سرگرمیوں کی نوعیت سے خاص طور پر اور بنیادی طور پر حل ہوگا؟'' لیکن مارتی نوف کے قبیل کے لوگ اور دوسرے ''معیشت پسند'' یہی تصور باندھے بیٹھے ہیں کہ ''مالکوں اور حکومت

کے خلاف معاشی جدوجہد سے'' مزدوروں کو (ٹریڈ یونینی سیاست کے لئے) پہلے طاقت جمع کرنی چاہئے اور پھر___ ہم تصور کئے لیتے ہیں ٹریڈ یونینی ''سرگرمی کے لئے تربیت'' سے___ سوشل ڈیما کریٹی سرگرمی کی جانب ''منتقل ہوجانا'' چاہئے!

سلسلہء کلام جاری رکھتے ہوئے ''معیشت پسند'' ہیں کہ ''......اس جستجو میں ''ایسکرا'' اکثر ایسا ہوتا ہے کہ طبقاتی نقطہء نظر سے گریز کر لیتا ہے، طبقاتی مخالفتوں کو غیر واضح کر دیتا ہے اور حکومت سے بے اطمینانی کی عمومی نوعیت کو صف اول میں لے آتا ہے، حالانکہ ''اتحادیوں'' میں بے اطمینانی اسباب اور درجے کے اعتبار سے مختلف نوعیّتوں کی ہوتی ہے۔ ''ایسکرا'' کا رویہ زیمستوو کی جانب، مثلاً، ایسا ہی ہے......'' الزام لگایا جاتا ہے کہ ''ایسکرا'' ان رؤساء سے جو حکومت کے دم دلاسوں سے غیر مطمئن ہیں، مزدور طبقے کی مدد کا وعدہ کرتا ہے لیکن ان سماجی طبقات کے درمیان جو طبقاتی مخالفت موجود ہے اس کے بارے میں ایک لفظ نہیں کہتا۔ اگر قارئین مضامین بعنوان ''مطلق العنانی اور زیمستوو'' (''ایسکرا'' شمارے 2 اور 4) کی طرف واپس آئیں جس کا، غالباً، خط کے مصنّفین نے حوالہ دیا ہے، تو وہ دیکھیں گے کہ وہ* ''نوکر شاہی زیمستوو کی خفیف سی ہلچل کی جانب، جو کہ سماجی جاگیروں پر مبنی ہے'' اور ''حتیٰ کہ صاحب جائیداد طبقوں کی علیحدہ سرگرمی'' کی جانب حکومت کے رویئے کو زیر بحث لاتے ہیں۔ مضمون میں واضح کیا گیا ہے کہ جب زیمستوو کے خلاف حکومت جدوجہد کر رہی ہو اور زیمستوو کے لوگوں سے کہا جاتا ہے کہ وہ نرم تقریریں کرنا بند کر دیں اور جب انقلابی سوشل ڈیما کریسی اپنی تمام تر قوت کے ساتھ حکومت کے مقابل آ جائے، تب سخت اور پُر زور تقریر کریں، تو مزدور بے نیاز تماشائی نہیں بنے رہ سکتے۔ خط کے مصنّفین یہاں کس چیز سے متفق نہیں ہیں یہ واضح نہیں ہے۔ کیا ان کا خیال یہ ہے کہ مزدور ''صاحب جائیداد طبقوں'' اور ''سماجی جاگیروں پر مبنی نوکر شاہی زیمستوو'' کے معنے ''نہیں سمجھیں گے؟'' کیا ان کے خیال میں زیمستوو سے درخواست کرنا کہ وہ نرم تقریریں کرنا چھوڑ دیں اور زوردار طریقے سے تقریر کریں ''نظریئے کو اصلیت سے زیادہ سمجھنا'' ہوگا؟ کیا وہ یہ سمجھتے ہیں کہ مزدوروں کو اگر زیمستوو کی جانب بھی مطلق العنانیت کے رویئے کے بارے میں کچھ نہ معلوم ہو تو

---

* ان مضامین کے درمیانی وقفے میں ایک (''ایسکرا'' شمارہ 3) اور تھا جس میں دیہات میں طبقاتی مخالفتوں پر خاص طور سے بحث کی گئی تھی۔

کیا وہ مطلق العنانیت کے خلاف جدوجہد میں ''زور پکڑ سکتے ہیں؟'' یہ سب کچھ بھی بدستور نامعلوم ہے۔صرف ایک بات واضح ہےاور وہ یہ کہ خط کے مصنّفین کوسوشل ڈیما کریسی کے سیاسی فرائض کا نہایت موہوم سا تصور ہے۔اس کا اور بھی واضح طور پر اظہار ان کے یہ کہنے سے ہوتا ہے: ''طلباء کی تحریک کی جانب بھی ''ایسکرا'' کا ایسا ہی رویہ ہے'' (یعنی وہ بھی ''طبقاتی مخالفتوں کو آنکھوں سے اوجھل کر دیتا ہے'')۔مزدوروں کو عام مظاہروں کے ذریعے یہ اعلان کرنے کی دعوت دینے کے بجائے کہ بے لگام تشدد، بدنظمی اور بے ہودگی کی پرورش کرنے والے یونیورسٹی کے طلباء نہیں بلکہ اصل میں روسی حکومت ہے (''ایسکرا'' شمارہ 2) ہمیں شاید ''ربوچایا میسل'' کے انداز میں دلیلیں پیش کرنی چاہئے تھیں! سوشل ڈیما کریٹوں نے اس قسم کے خیالات کا اظہار 1901ء کے موسم خزاں میں، فروری اور مارچ کے واقعات کے بعد، طلباء کی تحریک میں تازہ لہر کے آغاز سے قبل کیا تھا جس سے واضح ہوتا ہے کہ اس میدان عمل میں بھی مطلق العنانیت کے خلاف ''بلاارادہ'' احتجاج تحریک کی باشعور ڈیما کریٹی قیادت پر سبقت حاصل کر رہا ہے۔جن طالب علموں کو پولیس اور کازاک زدوکوب کر رہے ہیں ان کی حفاظت کرنے کے لئے مزدوروں کی بلاارادہ کوشش سوشل ڈیما کریٹ تنظیم کی شعوری سرگرمی سے تجاوز کر جاتی ہے!

سلسلہءکلام جاری رکھتے ہوئے خط کے مصنّفین کہتے ہیں ''اور پھر بھی دوسرے مضمونوں میں ''ایسکرا'' ساری مصالحت کی سخت مذمت کرتا ہےاور مثلاً گیدیوں کے غیر روادارانہ طرزِ عمل کی صفائی پیش کرتا ہے۔'' ان لوگوں کو جو نہایت بددماغی اور غیر سنجیدگی کے ساتھ یہ کہنے کا بڑا چاؤ رکھتے ہیں کہ سوشل ڈیما کریٹوں میں موجودہ اختلافات خاص اہمیت کے نہیں ہیں اور دو حصوں میں تقسیم کو حق بجانب قرار نہیں دیتے، چاہئے کہ ان الفاظ پر غور کریں۔کیا ایسے لوگوں کے لئے ایک ہی تنظیم میں مل کر کام کرنا ممکن ہے جبکہ ان میں سے بعض کا دعویٰ یہ ہے کہ ہم نے مختلف طبقوں پر مطلق العنانیت کی دشمنی کو واضح کرنے اور مختلف سماجی طبق مطلق العنانیت کی مخالفت کا جو مظاہرہ کرتے ہیں اس سے مزدوروں کو مطلع کرنے کے لئے ہم نے بہت ہی کم کچھ کیا ہے جبکہ انہیں میں باقی اور ایسے ہیں جنہیں اس وضاحت میں ''مصالحت'' نظر آتی ہے___ ظاہر ہے ''مالکوں اور حکومت کے خلاف معاشی جدوجہد'' کے نظریئے سے مصالحت؟

کسانوں کی نجات کی چالیسویں سالگرہ کے سلسلے میں ہم نے طبقاتی جدوجہد دیہی اضلاع

میں لے جانے کی ضرورت کی تاکید کی تھی (شمارہ3) اور ویتے کی خفیہ یادداشت (شمارہ4) کے سلسلے میں مقامی حکومت کے اداروں اور مطلق العنانیت کے درمیان مصالحت نہ ہو سکنے کا ذکر کیا تھا۔ نئے قانون کے سلسلے میں ہم نے جاگیردار زمینداروں اور حکومت کو جوان کی خدمت کرتی ہے، مطعون کیا (شمارہ8) اور ہم نے غیر قانونی زیمستو وکانگرس کا خیر مقدم کیا۔ ہم نے زیمستو وکو تاکید کی کہ حقیر بن کر عرضداشتیں پیش کرنا (شمارہ8) ترک کر کے جدوجہد شروع کریں۔ ہم نے ان طالب علموں کی ہمت افزائی کی جنہوں نے سیاسی جدوجہد کی ضرورت کو سمجھنا اور اس جدوجہد کا بیڑا اُٹھانا (شمارہ3) شروع کر دیا تھا، جبکہ اس کے ساتھ ہی ساتھ، ہم نے ''خالص طالب علموں'' کی تحریک کے حامیوں کی ظاہر کردہ ''شرمناک کورفہمی'' کو خوب لتاڑا تھا، جنہوں نے طالب علموں سے کہا تھا کہ جلوسوں میں شرکت نہ کریں (شمارہ3، 25 فروری کو ماسکو کے طالب علموں کی مجلس عاملہ کے جاری کردہ منشور کے سلسلے میں)۔ ہم نے ''روسیا''(68) (شمارہ5) کے عیار اعتدال پسندوں کے ''بے معنے سپنوں'' اور ''دروغ گوئی وریاکاری'' کو بے نقاب کیا جبکہ ''پُر امن ادیبوں، سن رسیدہ پروفیسروں اور زیمستو وکے مشہور اعتدال پسند ممبروں'' پر حکومت کے داروغہ جیل نے جس غضبناک تشدد کے ساتھ ظلم وستم کیا اس کی جانب توجہ مبذول کرائی (شمارہ5 ''ادب پر پولیس کا دھاوا'')۔ ''مزدوروں کی فلاح وبہبود کے لئے ریاستی تحفظ'' کے پروگرام کی اصلی اہمیت ہم نے بے نقاب کی اور اس ''بیش قیمت اعتراف'' کا خیر مقدم کیا کہ ''اصلاحات کو اوپر سے منظور کر کے، نیچے سے اس قسم کی اصلاحات کے مطالبے کی پیش بندی کرنا، ان مطالبات کے پیش کئے جانے کا انتظار کرنے سے بہتر ہے'' (شمارہ6)۔ ہم نے احتجاج کرنے والے ماہرین اعداد وشمار کی بہت ہمت افزائی کی (شمارہ7) اور ہڑتال توڑنے والے ماہرین اعداد وشمار کی سرزنش کی (شمارہ9)۔ اس تدبیر میں جو پرولتاریہ کے طبقاتی شعور کو معدوم کرنا اور اعتدال پسندی سے مصالحت کرنا دیکھتا ہے وہ ''عقائد نامے'' کے پروگرام کی سچی اہمیت کو سمجھنے میں اپنی قطعی ناکامی ظاہر کرتا ہے اور حقیقتاً اس پروگرام کی تعمیل کرتا ہے، خواہ اس کی وہ کتنی ہی تردید کیوں نہ کرے۔ کیونکہ اس قسم کے رویئے سے وہ سوشل ڈیماکریسی کو ''مالکوں اور حکومت کے خلاف معاشی جدوجہد'' کی جانب گھسیٹ لیجاتا ہے اور اعتدال پسندی کے آگے سر جھکا دیتا ہے اور ہر ایک ''اعتدال پسندانہ'' مسئلے میں سرگرم عمل مداخلت کرنے کے اور اس مسئلے کی جانب خود اپنا، سوشل ڈیماکریٹی رویہ متعین کرنے کے

فرض کو ترک کر دیتا ہے۔

س۔ ایک بار پھر ''بدگو'' ایک بار پھر ''شعبدے باز''

یہ شائستہ الفاظ، جیسا کہ قارئین کو یاد ہوگا ''ربوچیئے دیلو'' کے ہیں، جس نے ہمارے الزام کا کہ وہ ''مزدور تحریک کو بورژوا جمہوریت کے آلہء کار میں تبدیل کرنے کے لئے بالواسطہ زمین ہموار کر رہا ہے''، یوں جواب دیا ہے۔ اپنی طبیعت کی سادگی کے باعث ''ربوچیئے دیلو'' نے فیصلہ کر لیا کہ یہ الزام مناظرے کی طعنہ زنی سے زیادہ کچھ نہیں ہے: یہ بدباطن نظریہ پرست ہمارے متعلق ہر وضع کی ناگوار باتیں کہنے پر تلے ہوئے ہیں اور بورژوا جمہوریت کے آلہء کار ہونے سے زیادہ ناگوار اور کیا چیز ہو سکتی ہے؟ اور اس لئے وہ جلی حروف میں ایک ''تردید'' شائع کرتے ہیں: ''قطعی بدگوئی کے علاوہ اور کچھ نہیں''، ''شعبدے بازی''، ''سوانگ'' (''دو کانفرنسیں'' صفحات 30-31-33)۔ دیوتا جوپیٹر کی طرح ''ربوچیئے دیلو'' (اگرچہ دیوتا سے اس کی مشابہت بہت ہی کم ہے) اس لئے غضبناک ہے کہ وہ غلطی پر ہے اور اپنی جلد بازی کی بدکلامی سے ثابت کرتا ہے کہ وہ اپنے مخالفوں کے انداز استدلال کو سمجھنے کی اہلیت نہیں رکھتا، اور پھر بھی، اگر ذرا غور کرتا تو اس کی سمجھ میں آ جاتا کہ عوامی تحریک کی بلاارادیت کی کوئی بھی تابعداری اور سوشل ڈیماکریٹی سیاست کا درجہ کسی طرح بھی گھٹا کر ٹریڈ یونینی سیاست کی سطح پر لے آنے کے معنے مزدور تحریک کو بورژوا جمہوریت کے آلہء کار میں تبدیل کرنے کی زمین ہموار کرنا ہے۔ بلاارادہ مزدور تحریک بطور خود صرف ٹریڈ یونین ازم پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے (اور ناگزیر طریقے پر پیدا کرتی ہے) اور مزدور طبقے کی ٹریڈ یونینی سیاست ٹھیک مزدور طبقے کی بورژوا سیاست ہے۔ یہ حقیقت کہ مزدور طبقہ سیاسی جدوجہد میں اور یہاں تک کہ سیاسی انقلاب میں حصہ لیتا ہے، اس کی سیاست کو بطور خود سوشل ڈیماکریٹی سیاست نہیں بنا دیتی۔ کیا ''ربوچیئے دیلو'' اس سے انکار کرنے کی جرأت کرے گا؟ کیا وہ انجام کار، برسرعام، صاف طور پر، غیرمبہم طریقے سے تشریح کرے گا کہ وہ بین الاقوامی اور روسی سوشل ڈیماکریسی کے فوری مسائل کو کس طرح سمجھتا ہے؟ جی نہیں۔ وہ اس قسم کی ہرگز کوئی حرکت نہیں کرے گا کیونکہ اس نے وہ ترکیب اپنا لی ہے جسے ''میں نہ مانوں'' کا طریقہ کہہ سکتے ہیں ___ میں نہیں ہوں، یہ میرا گھوڑا نہیں ہے، میں کوچوان

نہیں ہوں۔ ہم ''معیشت پسند'' نہیں ہیں، ''ربوچایا میسل'' ''معیشت پسندی'' کا حامی نہیں ہے، روس میں ''معیشت پسندی'' ہی نہیں ہے۔ یہ نہایت ہی شاطرانہ اور ''سیاسی'' چال ہے لیکن جس میں ایک خفیف سی خامی ہے کہ اس پر عمل کرنے والی مطبوعات کو عموماً ''جی حضوری'' کا لقب دے دیا جاتا ہے۔

''ربوچیئے دیلو'' کا خیال ہے کہ روس میں بورژوا جمہوریت کا عموماً محض ایک ''ہوا'' ہے (''دو کانفرنسیں'' صفحہ 32)*۔خوش باش لوگ ہیں یہ! شتر مرغ کی طرح اپنی منڈیا ریت میں چھپا لیتے ہیں اور تصور کر لیتے ہیں کہ آس پاس کی ہر چیز غائب ہوگئی۔اعتدال پسند مطبوعات کے مصنف جو مہینوں سے دنیا کو مطلع کر رہے ہیں کہ مارکسزم مسمار ہونے بلکہ یہاں تک کہ نیست و نابود ہونے کے موقع پر وہ جشن منا رہے ہیں، اعتدال پسند اخبارات (''سینٹ پیٹرسبرگسکیئے ویدوموستی''، ''روسکیئے ویدوموستی'' اور بہت سے دوسرے) جو اعتدال پسندوں کی ہمت افزائی کرتے ہیں کہ وہ طبقاتی جدوجہد کے برینتانو کے تصور کو اور سیاست کے ٹریڈ یونینی تصور کو مزدوروں کے پاس لائیں، مارکسزم کی تنقید کرنے والے مشاہیر، جن کے اصل رجحانات کا ''عقائد نامے'' سے بحسن وخوبی انکشاف ہوگیا تھا، اور بلا روک ٹوک جن کی ادبی کاوشیں روس میں گشت کرتی ہیں وہ صرف ان کی ہی ہیں، یا انقلابی غیر سوشل ڈیما کریٹی رجحانات کا احیاء، خصوصاً فروری اور مارچ کے واقعات کے بعد ___ یہ سب معلوم ہوتا ہے کہ محض ہوے ہیں! ان سب کا بورژوا جمہوریت سے قطعی کوئی تعلق نہیں!

''ربوچیئے دیلو'' کو اور ''معیشت پسندوں'' کے اس خط کے مصنّفین کو جو ''ایسکرا'' شمارہ 12 میں شائع ہوا تھا، چاہئے کہ وہ ''اس بات کی وجہ پر غور وفکر کریں کہ موسم بہار کے واقعات نے

---

*بعد میں پھر حوالہ آتا ہے ''ٹھوس روسی حالات'' کا ''جو مزدور تحریک انقلابی راستے پر تقدیر کے لکھے کی طرح دھکیل کر لے جاتے ہیں''۔ لیکن یہ لوگ اس بات کو سمجھنے سے قطعی انکار کر دیتے ہیں کہ مزدور طبقے کی تحریک کا انقلابی راستہ ممکن ہے سوشل ڈیما کریٹی راستہ نہ ہو۔ جب مطلق العنانیت کا دور دورہ تھا تو پوری مغربی یورپی بورژوازی نے مزدوروں کو انقلاب کے راستے پر ''دھکیلا''، جان بوجھ کر دھکیلا۔ لیکن ہم سوشل ڈیما کریٹ، اس سے مطمئن نہیں ہو سکتے، اور اگر ہم کسی بھی طریقے سے سوشل ڈیما کریٹی سیاست کا درجہ گھٹا کر اس کو ٹریڈ یونینی بلا ارادہ سیاست کے درجے پر اُتار لائیں تو اس طرح ہم بورژوا جمہوریت کے ہاتھوں میں کھیلتے ہیں۔

سوشل ڈیما کریسی کے اقتدار اور وقار میں اضافہ کرنے کے بجائے انقلابی غیر سوشل ڈیما کریٹی رجحانات کو اس طرح پھر سے زندگی دے دی۔'' سبب اس حقیقت میں مضمر ہے کہ ہم اپنے فرائض سے سبکدوش ہونے میں ناکام رہے۔ مزدور عوام الناس ہم سے زیادہ سرگرم عمل ثابت ہوئے۔ ہمارے پاس مناسب تربیت یافتہ انقلابی رہنماؤں اور منتظموں کی کمی تھی جنہیں تمام مخالف حلقوں میں حاوی ذہنی کیفیت کا بخوبی علم ہو اور جن میں تحریک کی سربراہی کرنے کی، بلاارادہ مظاہرے کو سیاسی مظاہرے میں تبدیل کرنے کی، اس کی سیاسی کرداری خصوصیت کو وسیع کرنے وغیرہ کی لیاقت ہو۔ ان حالات میں، ہماری پسماندگی سے زیادہ چلنے پھرنے والے اور زیادہ توانا غیر سوشل ڈیما کریٹی انقلابی لازمی طور پر فائدہ اٹھائیں گے اور مزدور، پولیس اور فوجیوں سے خواہ کتنے ہی زوردار طریقے سے اور جان پر کھیل کر کیوں نہ لڑیں، ان کی عملی کارروائیاں خواہ کتنی ہی انقلابی کیوں نہ ہوں محض ایک ایسی قوت ثابت ہوں گے جو ان انقلابیوں کی حمایت کر رہی ہوگی، بورژوا جمہوریت کا عقبی محافظ دستہ ہوگی، سوشل ڈیما کریسی کا ہراول دستہ نہیں۔ مثال کے طور پر آیئے، ہم جرمن سوشل ڈیما کریٹوں کو لیں جن کے صرف کمزور پہلوؤں کی ہی ہمارے ''معیشت پسند'' تقلید کرنا چاہتے ہیں۔ کیا وجہ ہے کہ جرمنی میں ایک بھی سیاسی واقعہ ایسا نہیں ہوتا جو سوشل ڈیما کریسی کے اقتدار اور وقار میں اضافہ نہ کرتا ہو؟ اس وجہ سے کہ سب سے پہلے ہمیشہ سوشل ڈیما کریسی ہر ایک واقعہ کی سب سے زیادہ انقلابی تشخیص پیش کرتی اور ظلم کے خلاف ہر احتجاج کی علمبرداری کرتی ہے۔ وہ ان دلیلوں سے مطمئن ہو کر نہیں بیٹھ رہتی کہ معاشی جدوجہد مزدوروں میں احساس پیدا کر دیتی ہے کہ انہیں کوئی سیاسی حقوق حاصل نہیں ہیں اور یہ کہ ٹھوس حالات مزدور تحریک کو انقلابی راستے پر تقدیر کے لکھے کی طرح دھکیل کر لے جاتے ہیں۔ سماجی اور سیاسی زندگی کے ہر حلقے میں اور ہر مسئلے پر وہ دخل اندازی کرتی ہے، ایک بورژوا ترقی پسند کو شہر کا میئر مقرر کرنے کی تائید کرنے سے ولہلم کے انکار کے معاملے میں (ہمارے ''معیشت پسند'' ابھی تک جرمنوں کو اس فہم وادراک کی تعلیم نہیں دے پائے ہیں کہ اس قسم کا فعل درحقیقت اعتدال پسندی سے مصالحت ہے!)، ''مخرب اخلاق'' مطبوعات اور تصاویر کے خلاف قانون کے معاملے میں، پروفیسروں کے انتخاب پر سرکاری اثر اندازی کے معاملے میں، وغیرہ وغیرہ۔ ہر جگہ سوشل ڈیما کریٹ صف اول میں نظر آتے ہیں، تمام طبقوں میں سیاسی بے چینی اُبھارتے ہوئے، سوتوں کو جگاتے ہوئے، پیچھے

رہ جانے والوں کو آگے بڑھنے کے لئے اُکساتے ہوئے اور پرولتاریہ کے سیاسی شعور اور سیاسی سرگرمی کی نشوونما اور ترقی کے لئے ڈھیروں مواد فراہم کرتے ہوئے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس ترقی یافتہ سیاسی مجاہد کے لئے سوشلزم کے پکے دشمنوں کے دل بھی جذبہء احترام سے لبریز ہوجاتے ہیں اور بارہا ایسا ہوتا ہے کہ بورژوازی کی بلکہ نوکرشاہی اور درباری حلقوں کی بھی کوئی اہم دستاویز بعض طلسماتی ذرائع سے ''Vorwarts'' کے اداراتی دفتر میں پہنچ جاتی ہے۔

تو اس طرح سے وہ بظاہر ''تضاد'' حل ہو جاتا ہے جو ''ربوچیئے دیلو'' کے فہم و ادراک کی صلاحیت سے اس قدر تجاوز کر جاتا ہے کہ وہ تو بس ہاتھ پھیلا دیتا ہے اور چیختا ہے: ''سوانگ!'' واقعی ذرا سوچئے تو: ہم، ''ربوچیئے دیلو'' مزدور جنتا کی تحریک کو سنگ بنیاد تصور کرتے ہیں (اور جلی حروف میں اس کا اعلان کرتے ہیں)، ہم ہرکس وناکس کو خبردار کرتے ہیں کہ بلاارادیت کے عنصر کی اہمیت کو کم کر کے بیان نہ کریں، ہم چاہتے ہیں کہ خود____ خود____ معاشی جدوجہد کو سیاسی کرداری خصوصیت دے دیں، ہم چاہتے ہیں کہ پرولتاری جدوجہد سے قریبی اور نامیاتی تعلق قائم رکھیں، اور پھر ہم سے کہا جاتا ہے کہ ہم مزدور تحریک کو بورژوا جمہوریت کے آلہء کار میں تبدیل کرنے کے لئے زمین ہموار کررہے ہیں! اور وہ کون ہیں جو یہ کہنے کی جرأت کرتے ہیں؟ وہ لوگ جو ہر ''اعتدال پسند'' مسئلے میں دخل اندازی کر کے (''پرولتاری جدوجہد سے نامیاتی تعلق'' کے متعلق کس قدر شدید غلط فہمی ہے!)، طالب علموں پر اور یہاں تک کہ (ارے غضب ہے!) زیمستوو پر اس قدر توجہ دے کر اعتدال پسندی سے ''مصالحت'' کرنا چاہتے ہیں! وہ لوگ جو عام طور سے یوں کہنا چاہئے کہ اپنی کوششوں کا (''معیشت پسندوں'' کی بہ نسبت) زیادہ فی صد حصہ آبادی کے غیر پرولتاری طبقوں میں سرگرمی پر وقف کرنا چاہتے ہیں! یہ ''سوانگ'' کے علاوہ اور کیا ہے؟

بے چارہ ''ربوچیئے دیلو!'' اس پیچیدہ معمے کا اس کو کبھی کوئی حل ملے گا بھی؟

معیشت پسندوں کی قدامت اور انقلابیوں کی تنظیم

’’ربوچیئے دیلوٗ‘‘ کے دعوے، جن کا ہم نے تجزیہ کیا ہے، کہ معاشی جدوجہد سیاسی ہلچل کا سب سے زیادہ وسیع پیمانے پر قابل عمل ذریعہ ہے اور یہ کہ ہمارا کام اب یہ ہے کہ خود معاشی جدوجہد کو سیاسی کرداری خصوصیت دے دیں وغیرہ صرف ہمارے سیاسی ہی نہیں بلکہ ہمارے تنظیمی فرائض کے بارے میں بھی تنگ نظریئے کا اظہار کرتے ہیں۔ ’’مالکوں اور حکومت کے خلاف معاشی جدوجہد‘‘ کو کل روسی مرکزی تنظیم کی قطعی کوئی ضرورت نہیں ہوتی اور اس لئے یہ جدوجہد کسی ایسی تنظیم کو ہرگز نہیں اُبھار سکتی جو ایک ہی عام ہلے میں سیاسی مخالفت، احتجاج اور غیض وغضب کو یکجا کرے، ایسی تنظیم جو پیشہ ور انقلابیوں پر مشتمل ہو اور پوری قوم کے اصل سیاسی رہنماؤں کی قیادت میں ہو۔ یہ ہے بھی معقول بات۔ کسی بھی تنظیم کے کرداری اوصاف کا تعین قدرتی اور لازمی طور پر اس کی سرگرمیوں کے متن سے ہوا کرتا ہے۔ چنانچہ، ’’ربوچیئے دیلوٗ‘‘ ان دعوؤں کے بموجب جن کا اوپر تجزیہ کیا گیا ہے نہ صرف سیاسی سرگرمی بلکہ تنظیمی کام کی بھی تنگ نظری کو مقدس و جائز بنا دیتا ہے۔ اس صورت میں بھی ’’ربوچیئے دیلوٗ‘‘، ہمیشہ کی طرح، اپنے آپ کو ایک ایسا ترجمان اخبار ثابت کر دیتا ہے جس کا شعور بلاارادیت کے آگے گھٹنے ٹیک دیتا ہے۔ پھر بھی تنظیم کی بلاارادہ تشکیل پا جانے والی صورتوں کی تابعداری، ہمارے تنظیمی کام کی تنگ نظری اور قدامت کو، اس اہم ترین میدان عمل میں ہمارے ’’دستکاری‘‘ کے طریقے کا احساس کرنے میں ناکامی، اس کو محسوس کرنے میں ناکامی کو میں ایک حقیقی مرض کہتا ہوں جس میں ہماری تحریک مبتلا ہے۔ یہ بیماری وہ نہیں ہے جو انحطاط سے آتی ہے، بلکہ وہ جو کہ درحقیقت نمو کے ساتھ ساتھ آتی ہے۔ لیکن آجکل

کے زمانے میں، جبکہ بلاارادہ غم وغصے کی لہرمیں، یعنی تحریک کے رہنماؤں اور منتظموں کو، گویا اپنے بہاؤ میں لئے چلے جا رہی ہے، پسماندگی کے ہر طرح کے دفاع کے خلاف، اس معاملے میں تنگ نظری کو جائز قرار دینے کی کوشش کے خلاف غیر مصالحانہ جدو جہد ضرور کرنی چاہئے۔ ان تمام لوگوں میں جو عملی کام میں حصہ لیتے ہیں، یا اس کام کو شروع کرنے کی تیاری کر رہے ہیں، اناڑی پن (قدامت) کے خلاف جو ہم میں پھیلا ہوا ہے، بے چینی اور اس سے اپنے آپ کو نجات دلانے کے غیر متزلزل عزم کو پیدا کرنا خاص طور پر ضروری ہے۔

(ا۔ اناڑی پن کیا ہے؟

اس سوال کا جواب ہم 1901ء-1894ء کے دور کے ایک مثالی سوشل ڈیما کریٹی اسٹڈی سرکل کی سرگرمیوں کو مختصر طور پر بیان کرکے دینے کی کوشش کریں گے۔ ہم یہ تو واضح کر ہی چکے ہیں کہ اس دور میں سارے نوجوان طلباء مارکسزم میں مستغرق تھے۔ یہ طلباء ایک نظریئے کی حیثیت سے صرف مارکسزم ہی سے، یا اتنے زیادہ مارکسزم ہی سے دلچسپی نہیں رکھتے تھے۔ اس سے ان کو دلچسپی اس سوال کے جواب کی حیثیت سے تھی کہ ''کیا کیا جائے؟''، دشمن کے خلاف میدان میں صف آراء ہو جانے کی دعوت کی حیثیت سے۔ یہ نئے مجاہد حیرت انگیز قدیم وضع قطع کے ساز و سامان اور تربیت کے ساتھ میدان میں اُترے۔ بہت بڑی تعداد تو ایسوں کی تھی جن کے پاس قریب قریب کوئی بھی ہتھیار نہیں تھا اور تربیت تو بالکل ہی نہیں۔ میدان جنگ کی جانب وہ کسانوں کی طرح اپنے ہل بکھر چھوڑ صرف لاٹھیاں لئے روانہ ہو گئے۔ طالب علموں کا حلقہ مزدوروں سے تعلق قائم کرتا ہے اور تحریک کے پرانے ممبروں سے کوئی تعلق قائم کئے بغیر، دوسرے اضلاع میں یا ایک ہی شہر کے دوسرے علاقوں (یا دوسرے تعلیمی اداروں) تک میں اسٹڈی سرکلوں سے تعلق قائم کئے بغیر، انقلابی کام کے مختلف حصوں میں کسی تنظیم کے بغیر، کسی مدت کا احاطہ کرنے والے، سرگرمیوں کے کسی تنظیم کے بغیر، کسی مدت کا احاطہ کرنے والے، سرگرمیوں کے کسی باقاعدہ منصوبے کے بغیر کام پر جٹ جاتے ہیں۔ یہ حلقہ رفتہ رفتہ اپنے پروپیگنڈے اور ہلچل کو وسیع کرتا ہے۔ اپنی سرگرمیوں کے ذریعے وہ مزدوروں کے خاصے وسیع حلقوں میں اور تعلیم یافتہ طبقوں کے بعض حلقوں میں وہ ہمدردیاں حاصل کر لیتا ہے جو اس کو روپیہ پیسہ دیتے ہیں اور جن میں سے ''کمیٹی''

نوجوانوں کے نئے نئے گروہ بھرتی کرتی ہے۔اس کمیٹی (یا مجاہد یونین) کی قوت کشش میں اضافہ ہوتا ہے، اس کی سرگرمیوں کا حلقہ زیادہ وسیع ہو جاتا ہے اور کمیٹی ان سرگرمیوں کو قطعی بلاارادہ وسعت دیتی ہے، وہی لوگ جو ایک سال یا چند ماہ قبل طالب علموں کے حلقوں کے اجتماعات میں بولا کرتے اور اس سوال پر کہ ''کدھر جائیں؟'' بحث کیا کرتے تھے، جو مزدوروں سے تعلق قائم کرتے اور برقرار رکھا کرتے تھے اور اشتہار لکھتے اور چھاپا کرتے تھے، اب انقلابیوں کے دوسرے گروہوں سے تعلقات قائم کرنے لگ جاتے ہیں، مطبوعات حاصل کرتے ہیں، ایک مقامی اخبار شائع کرنے کے کام میں لگ جاتے ہیں، کوئی مظاہرہ منظم کرنے کی بات شروع کر دیتے ہیں اور آخرکار کھلے عام لڑائی لڑنے کی جانب متوجہ ہو جاتے ہیں (جو حالات کے مطابق ہلچل کے پہلے اشتہار کے اجراء کی شکل بھی اختیار کر سکتی ہے، یا اخبار کے پہلے شمارے کے جاری ہونے کی یا پہلے مظاہرے کی تنظیم کی)۔ عام طور سے اس قسم کی کارروائیوں کے شروع ہو جانے کا نتیجہ فوری اور مکمل ناکامی کی صورت میں برآمد ہوتا ہے۔ فوری اور مکمل اس لئے کہ کھلے عام یہ لڑائی باقاعدگی کے ساتھ، احتیاط سے سوچ بچار کر کے، رفتہ رفتہ منصوبے بنانے کے بعد، طویل اور سخت جدوجہد کے لئے تیاری کا نتیجہ نہیں تھی بلکہ اسٹڈی سرکل کے روایتی کام کی بلاارادہ نشوونما کا نتیجہ تھی، کیونکہ، قدرتی طور پر، پولیس، قریب قریب ہر صورت میں، مقامی تحریک کے خاص خاص رہنماؤں کو جانتی تھی، کیونکہ زمانہء طالب علمی میں ہی انہوں نے ''شہرت حاصل کر لی تھی'' اور پولیس اپنا حملہ شروع کرنے کے لئے صرف مناسب موقع کی منتظر تھی۔ اس نے جان بوجھ کر اسٹڈی سرکل کو اپنا کام بڑھا لینے کا کافی وقت دیا تاکہ اس کو واضح بنائے جرم مل جائے اور وہ کئی افراد کو جنہیں وہ جانتی ہے، ''پروان چڑھنے کے لئے'' (جو جہاں تک مجھے علم ہے، ہم لوگ بھی اور پولیس والے بھی اصطلاح کی طرح استعمال کرتے ہیں) آزاد رہنے دیتی ہے۔ اس قسم کی جنگ کا عام کسان جنتا کی ایسی لڑائی سے موازنہ کئے بغیر نہیں رہا جاتا جو وہ لاٹھیوں سے مسلح ہو کر جدید فوجوں سے کریں، اور اس تحریک کی توانائی پر اظہار حیرت ہی کیا جا سکتا ہے جو اپنے مجاہدین کی تربیت کے قطعی فقدان کے باوجود پھیلی، بڑھی اور جس نے فتوحات حاصل کیں۔ مانا کہ تواریخی نقطہء نظر سے ساز و سامان کی قدامت پہلے پہل نہ صرف ناگزیر بلکہ مجاہدوں کی وسیع پیمانے پر بھرتی کی شرائط میں سے ایک شرط کی حیثیت سے جائز بھی تھی اور جوں ہی سنجیدگی کے ساتھ معرکے

شروع ہوئے (اور درحقیقت ان کا آغاز 1896ء کی گرمیوں کی ہڑتالوں کے ساتھ ہو گیا تھا)، ہماری جہادی تنظیموں کی خامیاں دن بدن زیادہ حد تک محسوس ہونے لگیں۔ پہلے پہل تو افراتفری میں مبتلا ہو کر اور کئی فاش غلطیاں کرنے کے بعد (مثلاً عام لوگوں سے اس کی اپیل جس میں سوشلسٹوں کی بہت سی بداعمالیوں کا بیان تھا، یا صدر مقاموں سے مزدوروں کو شہر بدر کر کے صوبائی صنعتی مرکزوں میں منتقل کرنا) جلد ہی حکومت نے اپنے آپ کو جدوجہد کے نئے حالات کے مطابق موزوں کر لیا اور اشتعال دلانے والے اپنے کارندوں، جاسوسوں اور پولیس والوں کے اپنے بخوبی آراستہ دستوں کو مورچوں پر صف آراء کر دیا۔ دوڑیں اس قدر جلدی جلدی آنے لگیں، اتنے بہت سارے لوگ ان سے متاثر ہوئے، مقامی اسٹڈی سرکلوں کا اس قدر مکمل طور سے صفایا گیا کہ مزدور عوام الناس اپنے سارے کے سارے رہنماؤں سے محروم ہو گئے، تحریک عجیب وغریب اکادکا نوعیت کی ہو گئی اور کام میں تسلسل اور ہم آہنگی قائم کرنا قطعی ناممکن ہو گیا۔ مقامی رہنماؤں کا خوفناک طریقے سے منتشر کیا جانا، اسٹڈی سرکل کی ممبری کی اتفاقی نوعیت، نظریاتی، سیاسی اور تنظیمی امور میں تربیت کا فقدان اور نقطہء نظر کی تنگی مذکورہ صدر حالات کا ناگزیر نتیجہ تھا۔ نوبت یہاں تک آن پہنچی ہے کہ کئی جگہوں پر ضبط وتحمل اور راز داری برقرار رکھنے کی صلاحیت کے فقدان کے باعث دانشوروں پر سے مزدوروں کا بھروسہ اُٹھنے لگ گیا ہے اور ان سے انہوں نے کترانا شروع کر دیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ دانشور حد سے زیادہ غیر محتاط ہوتے ہیں اور وہ پولیس کی دوڑ آجانے کا باعث بن جاتے ہیں!

جس کسی کو بھی تحریک کا ذرا بھی علم ہے وہ جانتا ہے کہ تمام اہل رائے سوشل ڈیما کریٹوں نے آخر کار اناڑی پن کے ان طریقوں کو ایک بیماری تصور کرنا شروع کر دیا ہے۔ قارئین میں سے جو تحریک سے واقف نہیں ہیں کہیں یہ نہ سمجھنے لگیں کہ ہم تحریک کا کوئی خاص مرحلہ یا خاص مرض ''ایجاد'' کر رہے ہیں۔ ہم ایک بار پھر وہی گواہ پیش کریں گے جس کا حوالہ پہلے بھی دے چکے ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ حوالے کی طوالت کے لئے ہم کو معاف کر دیا جائے گا۔

''ربوچیئے دیلو'' شمارہ 6 میں ب۔ لکھتے ہیں کہ: ''اگرچہ زیادہ وسیع عملی سرگرمی کی جانب بتدریج عبور، وہ عبور جس کا براہ راست انحصار اس عام عبوری مدت پر ہے جس میں سے روسی مزدور تحریک آج کل گزر رہی ہے، ایک خاص پہلو ہے...... روسی مزدوروں کے انقلاب کی عام مشینری

کا ایک اور پہلو ہے جو کچھ کم دلچسپ نہیں ہے۔ہم عمل کے لئے تیار انقلابی قوتوں کی عام قلت * کا حوالہ دے رہے ہیں جو نہ صرف سینٹ پیٹرس برگ میں بلکہ پورے روس میں محسوس کی جا رہی ہے۔مزدور تحریک کی عام احیاء کے ساتھ، محنت کش عوام الناس کی عام نشو ونما کے ساتھ، ہڑتالوں کی تکرار میں بڑھتے ہوئے اضافے کے ساتھ،مزدوروں کی دن پر دن زیادہ کھلی ہوئی عام پیمانے کی جدوجہد کے ساتھ، اور حکومت کے بڑھے ہوئے ظلم وتشدد، گرفتاریوں، شہر بدر اور جلاوطنی کے ساتھ نہایت اعلیٰ ہنر مند انقلابی قوتوں کی قلت دن پر دن زیادہ نمایاں ہوتی جارہی ہے، اور بلاشبہ تحریک کی گہرائی اور عمومی کردار پر اثر انداز ہوئے بغیر نہیں رہ سکتی۔ بہت سی ہڑتالیں انقلابی تنظیموں کا کوئی مستحکم اور براہ راست اثر قبول کئے بغیر ہوتی ہیں......ہلچل پیدا کرنے والے اشتہاروں اور غیر قانونی تحریروں کی قلت محسوس کی جا رہی ہے......مزدوروں کے اسٹڈی سرکل ہلچل کرنے والوں سے محروم ہو کر رہ گئے ہیں......اس کے علاوہ روپے پیسے کی مسلسل کمی ہے۔مختصر یہ کہ مزدور تحریک کی ترقی انقلابی تنظیموں کی ترقی اور نشو ونما سے آگے نکل رہی ہے۔سرگرم عمل انقلابیوں کی تعداد غیر مطمئن پوری مزدور جنتا پر پڑنے والے اثر کو اپنے ہاتھوں میں مرکوز کرنے یا اس بے اطمینانی میں ہم آہنگی یا تنظیم کا کوئی شائبہ تک پیدا کرنے کے لئے حد سے زیادہ قلیل ہے......الگ الگ اسٹڈی سرکل، علیحدہ علیحدہ انقلابی، بکھرے ہوئے، بغیر آپس میں ملے ہوئے، ایک بھی طاقتور اور منضبط تنظیم کی نمائندگی نہیں کرتے جس کے حصے تناسب نشو ونما پائے ہوئے ہوں......'' جن اسٹڈی سرکلوں کو توڑ دیا گیا ہے ان کی جگہ فوراً ہی نئے بن جانے کے سلسلے میں یہ تسلیم کرتے ہوئے کہ اس سے ''تحریک کی توانائی ہی محض ثابت ہوتی ہے......لیکن مناسب تعداد میں مناسب طریقے سے تیار کئے ہوئے انقلابی کارکنوں کی موجودگی ثابت نہیں ہوتی''، مضمون نگار نے آخر میں کہا ہے: ''سینٹ پیٹرس برگ کے انقلابیوں کی عملی تربیت کی کمی ان کے کام کے نتائج میں نظر آتی ہے۔ حالیہ مقدمات، خصوصاً ''خود نجاتی گروہ'' اور ''مزدور بمقابلہ سرمایہ'' گروہ (69) کے مقدمے سے صاف طور پر ظاہر ہو گیا کہ ہلچل کرنے والا نوجوان، جسے مزدور طبقے کے حالات کا تفصیلی علم نہ ہو اور اس کے نتیجے میں ان حالات کا کہ جن کے تحت کسی فیکٹری میں ہلچل کی جا سکتی ہے، صیغہء راز میں رکھنے کے اصولوں سے ناواقف ہو، اور سوشل ڈیماکریسی کے صرف عام اصولوں

---

* سارے خط کشیدہ ہمارے ہیں۔

کی اس کو سمجھ بوجھ ہو' (اگر واقعی ہو) ''تو وہ اپنا کام شاید چار، پانچ، چھ مہینے چلا سکتا ہے۔ پھر آتی ہیں گرفتاریاں، جن سے عموماً پوری تنظیم ٹوٹ جاتی ہے یا اس کا ایک حصہ تو بہر حال، ٹوٹ جاتا ہے۔ اس لئے سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا کوئی گروہ اپنی سرگرمیاں کامیابی کے ساتھ جاری رکھ سکتا ہے جبکہ اس کے وجود کا عرصہ مہینوں میں شمار کیا جاتا ہو؟ ظاہر ہے کہ موجودہ تنظیموں کی خامیاں پوری طرح عبوری دور سے وابستہ نہیں کی جاسکتیں...... ظاہر ہے کہ کام کرنے والی تنظیموں کی عددی اور سب سے زیادہ خاصیتی ترکیب وتشکیل، کوئی معمولی عنصر نہیں ہوتا اور پہلا کام جو ہمارے سوشل ڈیماکریٹوں کو سب سے پہلے کرنا چاہئے یہ ہے کہ...... تنظیموں کو موثر طریقے سے ملائیں اور اپنے ممبروں کا نہایت سختی کے ساتھ انتخاب کریں۔''

ب۔ اناڑی پن اور ''معیشت پسندی''

اب ہمیں اس مسئلے پر بحث کرنی چاہئے جو بلاشبہ ہر پڑھنے والے کے ذہن میں ہوگا۔ کیا پوری تحریک کو اثر انداز کرنے والے، نشوونما کے درد کی حیثیت سے اناڑی پن اور ''معیشت پسندی'' کے درمیان جو کہ روسی سوشل ڈیماکریسی کے رجحانوں میں سے ایک ہے، کوئی تعلق قائم کیا جاسکتا ہے؟ ہمارا خیال ہے کہ کیا جاسکتا ہے۔ عملی تربیت کی، تنظیمی کام جاری رکھنے کی صلاحیت کی کمی یقینی طور پر ہم سب میں مشترک ہے، جن میں وہ بھی شامل ہیں جو بالکل شروع ہی سے، بلاپس وپیش کئے انقلابی مارکسزم کے حامی رہے ہیں۔ بلاشبہ اگر صرف عملی تربیت کی کمی ہوتی تو عملی کام کرنے والوں پر کوئی الزام نہ دھرتا۔ لیکن ''اناڑی پن'' کی اصطلاح تربیت کی کمی سے کچھ زیادہ کا ہی احاطہ کئے ہوئے ہے، یہ ظاہر کرتی ہے انقلابی کام کے عموماً دائرے کی تنگی کو، یہ سمجھنے میں ناکامی کو کہ انقلابیوں کی اچھی تنظیم ایسی محدود سرگرمی کی بنیاد پر تعمیر نہیں کی جاسکتی اور آخر میں ــــــ اور یہی خاص بات ہے ــــــ اس تنگ نظری کو حق بجانب قرار دینے کی اور اس کو ایک خاص ''نظریئے'' کی سطح تک بلند کرنے کی کوشش یعنی اس مسئلے پر بھی بلاارادیت کی تابعداری۔ ایک بار جب ایسی کوششیں ظاہر ہوگئیں تو واضح ہوگیا کہ اناڑی پن ''معیشت پسندی'' سے متعلق ہے اور یہ کہ جب تک عموماً ہم ''معیشت پسندی'' (یعنی مارکسی نظریئے کا نیز سوشل ڈیماکریسی کے اور اس کے سیاسی فرائض کے کردار کے بارے میں تنگ نظرانہ تصور) سے نجات حاصل نہیں کر لیتے اس

وقت تک اپنی تنظیمی سرگرمی کی اس تنگ نظری سے خود کو ہرگز نجات نہیں دلا سکیں گے۔ یہ کوششیں دوہری سمت میں نمودار ہوئیں۔ بعض نے کہنا شروع کیا کہ محنت کش عوام الناس نے خود ابھی تک وہ وسیع اور مجاہدانہ سیاسی فرائض پیش نہیں کئے ہیں جوان پر انقلابی ''مسلط'' کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، یہ کہ انہیں فوری سیاسی مطالبات کے لئے، ''مالکوں اور حکومت کے خلاف معاشی جدوجہد''* چلانے کے لئے جدوجہد جاری رکھنی چاہئے (اور، قدرتی بات ہے کہ اس جدوجہد کی مناسبت سے جو کہ جنتا کی تحریک کی ''پہنچ'' میں ہوتی ہے، ایک ایسی تنظیم بھی ضرور ہونی چاہئے جو سب سے کم تربیت یافتہ نوجوانوں کی ''پہنچ'' میں ہو)۔ دوسرے لوگوں نے، جو کہ کسی ''تدریجی'' نظریئے سے بہت دور ہیں، کہا کہ ''سیاسی انقلاب لانا''، ممکن اور ضروری ہے۔ لیکن یہ کہ اس کے لئے ثابت قدم اور سخت جدوجہد میں پرولتاریہ کو تربیت دینے کے لئے انقلابیوں کی ایک مضبوط تنظیم قائم کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ ہمیں جو کچھ کرنا ہے وہ صرف یہ ہے کہ اپنے پرانے دوست، ''پہنچ'' کے ڈنڈے کو چھین لیا جائے۔ استعارہ ترک کردیں تو یوں کہنا چاہئے کہ ہمیں عام ہڑتال منظم کرنی چاہئے** یا ''سنسنی خیز دہشت'' کے ذریعے ہمیں مزدور تحریک کی ''بے جان'' ترقی میں تحریک پیدا کرنی چاہئے***۔ یہ دونوں رجحانات، موقع پرست اور ''انقلابیت پسند'' اناڑی پن کے سامنے جو کہ آج کل پھیلا ہوا ہے، سرتسلیم خم کردیتے ہیں، دونوں میں سے کسی کو یقین نہیں کہ اس کو ختم کیا جا سکتا ہے، ہمارے ابتدائی اور لازمی عملی کام کو، کہ انقلابیوں کی ایک تنظیم ایسی قائم کی جائے، دونوں میں سے کوئی نہیں سمجھتا، کہ جو سیاسی جدوجہد کو توانائی، استقلال اور تسلسل دے سکے۔

ہم ب۔ کے اقوال کا حوالہ دے چکے ہیں ''مزدور تحریک کی ترقی انقلابی تنظیموں کی ترقی اور نشوونما سے آگے نکل رہی ہے''۔ ''قریبی مشاہد کے بیش قیمت خیالات'' (ب۔ کے مضمون پر ''ربوچیئے دیلو'' کا تبصرہ) کی ہمارے لئے دوہری قیمت ہے۔ ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہم اپنی

---

*''ربوچایا میسل'' اور ''ربوچیئے دیلو'' کا خصوصاً پلیخانوف کو ''جواب''۔

**ملاحظہ ہو ''سیاسی انقلاب کون لائے گا؟'' روس میں شائع ہونے والے مجموعے میں بعنوان ''پرولتاری جدوجہد''۔ کیف کمیٹی نے دوبارہ جاری کی۔

***''انقلابیت کی احیاء'' اور رسالہ ''سوابودا''۔

اس رائے میں درست تھے کہ روسی سوشل ڈیما کریسی میں موجودہ بحران کی خاص وجہ رہنماؤں (''نظریہ پسندوں''، انقلابیوں، سوشل ڈیما کریٹوں) کا عوام الناس کے بلاارادہ جوش وخروش کے پیچھے پیچھے رہنا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ''معیشت پسندوں'' کے خط کے مصنّفین نے (''ایسکرا'' شمارہ12 میں)، کری چیفسکی اور مارتینوف نے بلاارادہ عنصر کی اہمیت کو اصل سے کم کر کے بیان کرنے کے خطرے کے بارے میں، روزمرہ کی بے لطف جدوجہد، تدبیر بطور عمل وغیرہ کی جو دلیلیں پیش کی تھیں وہ اناڑی پن کی تحسین وآفرین کرنے اور اس کا دفاع کرنے کے علاوہ اور کچھ بھی نہیں ہیں۔ وہ لوگ کہ جو لفظ ''نظریات داں'' کا تلفظ بھی ناک بھوں چڑھائے بغیر نہیں کر سکتے، جو تربیت کے عام فقدان اور پسماندگی کے سامنے خود اپنے گھٹنوں کے بل کھڑے ہونے کو ''زندگی کی حقیقتوں کا احساس'' کہتے ہیں، عمل میں ہمارے لئے سب سے زیادہ ضروری عملی کاموں کو سمجھنے سے قاصر رہتے ہیں۔ پیچھے رہ جانے والوں سے وہ چیخ چیخ کر کہتے ہیں: قدم سے قدم ملا کر چلو! آگے آگے مت بھاگو! جو لوگ تنظیم کے کام میں توانائی اور پیش قدمی کے فقدان میں مبتلا ہیں، وسیع اور جرأت آمیز سرگرمیوں کے لئے ''منصوبوں'' کے فقدان میں مبتلا ہیں ان سے وہ ''تدبیر بطور عمل'' کی بکواس کرتے پھرتے ہیں! بدترین گناہ جو ہم کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ ہم اپنے سیاسی اور تنظیمی کاموں کا درجہ گھٹا کر معاشی جدوجہد کے فوری، ''واضح''، ''ٹھوس'' مفادات کی سطح پر لے آتے ہیں، پھر بھی ہم سے وہی پرانا راگ الاپتے رہتے ہیں: خود معاشی جدوجہد کو سیاسی کرداری خصوصیت دو! ہم پھر کہتے ہیں: اس قسم کی حرکت سے ''زندگی کی حقیقتوں کے احساس'' کا اتنا ہی مظاہرہ ہوتا ہے جتنا کہ اس قصے کے خاص کردار نے اس وقت ظاہر کیا تھا جبکہ اس نے جنازہ گزرتے دیکھ کر چیخ چیخ کے کہا تھا: ''مبارک ہو! مبارک ہو!''

ذرا وہ لاجواب، حقیقی معنوں میں ''نارسس جیسا'' تکبر تو یاد کیجئے کہ جس سے ''مزدوروں کے حلقوں کا عموماً'' (نقل مطابق اصل!) ''سیاسی فرائض سے، اس لفظ کے حقیقی اور عملی معنوں میں یعنی سیاسی مطالبات کے لئے مناسب اور کامیاب عملی جدوجہد کے معنوں میں عہدہ برآ ہونے کے اہل نہ ہونے'' کے بارے میں ان حکمت چھانٹنے والوں نے پلیخانوف کو لیکچر پلایا تھا (''ربوچیئے دیلو'' کا جواب صفحہ 24)۔ حلقوں اور حلقوں میں فرق ہوتا ہے حضرات! ''اناڑیوں'' کے حلقے بے شک ان سیاسی فرائض سے اس وقت تک عہدہ برآ ہونے کے اہل نہیں ہو سکتے جب

تک کہ ان کو اپنے اناڑی پن کا احساس نہ ہو جائے اور وہ اس کو ترک نہ کر دیں۔ اگر اس کے علاوہ یہ اناڑی اپنے قدیم وضع کے طریقوں پر فریفتہ ہو جائیں اور لفظ ''عملی'' کو لکھ کر خط کشیدہ کرنے لگ جائیں اور یہ تصور کر لیں کہ عملی ہونے کا یہ مطالبہ ہوتا ہے کہ فرائض گھٹا کر عوام الناس کے سب سے پسماندہ حلقوں کی سمجھ بوجھ کی سطح پر گرا دیئے جائیں تو پھر وہ مایوس کن حد تک اناڑی ہیں اور بے شک یقینی طور پر وہ کسی سیاسی فرض سے عموماً عہدہ برآ نہیں ہو سکتے۔ لیکن الیکسیف اور میشکن کی، خالتورین اور ژیلیابوف کی وضع کے رہنماؤں کا حلقہ سیاسی فرائض سے حقیقی اور انتہائی عملی معنوں میں عہدہ برآ ہونے کی اہلیت رکھتا ہے، اس وجہ سے اور اس حد تک کہ ان کا جوشیلا پروپیگنڈہ فی الفور بیدار ہونے والے عوام الناس کو متاثر کرتا ہے اور ان کی جوش کھاتی ہوئی توانائی کے پاس انقلابی طبقے کی توانائی سے جواب آتا ہے اور حمایت ملتی ہے۔ اس انقلابی طبقے کی جانب نہ صرف اشارہ کرنے اور یہ ثابت کرنے میں کہ اس کی فی الفور بیداری ناگزیر تھی، بلکہ ''مزدوروں کے حلقوں'' کے سامنے ایک عظیم اور بلند سیاسی فریضہ رکھنے میں بھی پلیخانوف نہایت صحیح تھے، اور اس وقت سے لے کر اب تک جو عام تحریک نمودار ہو گئی ہے اس کا حوالہ آپ اس فرض کا درجہ کم کرنے کے لئے، ''مزدوروں کے حلقوں'' کی سرگرمی کی توانائی اور دائرے کو گھٹانے کے لئے دیا کرتے ہیں۔ اگر آپ وہ اناڑی نہیں ہیں جو اپنے قدیم وضع کے طریقوں پر فریفتہ ہوتے ہیں، تو پھر آپ کیا ہیں؟ آپ شیخی بگھارتے ہیں کہ آپ باعمل ہیں، لیکن آپ وہ سمجھنے میں ناکام رہتے ہیں جو ہر روسی باعمل کارکن جانتا ہے، یعنی وہ معجزہ جو نہ صرف ایک حلقے بلکہ انفرادی طور پر ایک فرد واحد کی توانائی بھی انقلابی نصب العین کی خاطر انجام دے سکتی ہے۔ یا کیا آپ کا خیال یہ ہے کہ ہماری تحریک 1870ء کی دہائی کے رہنماؤں جیسے رہبر پیدا ہی نہیں کر سکتی؟ اگر ایسا ہے تو آپ کے خیال میں کیوں ہے؟ کیا اس لئے کہ ہم میں تربیت کی کمی ہے؟ لیکن ہم اپنے آپ کو تربیت دے رہے ہیں، ہم اپنے آپ کو تربیت دیتے رہیں گے اور ہم ضرور تربیت حاصل کریں گے! بدقسمتی سے یہ درست ہے کہ ''مالکوں اور حکومت کے خلاف معاشی جدوجہد'' کے رکے ہوئے پانی پر کائی آ گئی ہے۔ ہم میں ایسے لوگ آ گئے ہیں کہ جو بلاارادیت کے سامنے گھٹنے ٹیک کر عبادت کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں، احترام کی نظر سے (پلیخانوف کے الفاظ میں) روسی پرولتاریہ کی ''پیٹھ'' کو گھورا کرتے ہیں۔ لیکن اس کائی کو ہم ہٹا دیں گے۔ وقت آ گیا ہے کہ جب روسی انقلابی، حقیقی

انقلابی نظریئے کی روشنی میں، حقیقی معنوں میں انقلابی اور فی الفور بیدار ہو جانے والے طبقے پر تکیہ کرتے ہوئے، آخر کار ــــــ مدت مدید کے بعد! ــــــ اپنی دیو کی سی قوت کے ساتھ، پورے قد سے اٹھ کھڑا ہوگا۔ جس چیز کی ضرورت ہے وہ بس یہ کہ ہمارے عام عملی کارکن، اور ان سے بھی زیادہ بڑی تعداد میں وہ جوان دنوں جبکہ وہ ابھی اسکول ہی میں تھے، عملی کام کرنے کے خواب دیکھا کرتے تھے، ہمارے سیاسی فرائض کا درجہ گھٹانے کے لئے اور ہمارے تنظیمی کام کے دائرے کو محدود کرنے کی کسی بھی تجویز پر تحقیر وتضحیک انڈیل دیں، اور حضرات، آپ خاطر جمع رکھیں ہم اس میں ضرور کامیاب ہو جائیں گے!

اپنے مضمون ''کہاں سے شروع کیا جائے؟'' میں ''ربوچیئے دیلو'' کی مخالفت میں میں نے لکھا تھا: ''کسی خاص مسئلے کے تعلق سے ہلچل کی تدبیر یا پارٹی تنظیم کی کسی تفصیل کے تعلق سے تدبیر ممکن ہے چوبیس گھنٹے میں بدل جائے۔ لیکن چوبیس گھنٹے میں یا ویسے تو چوبیس مہینوں میں صرف ہر وضع کے اصول سے محروم لوگ ہی، جدوجہد کی ایک تنظیم کی اور عوام الناس میں سیاسی ہلچل کی ــــــ عمومی، متواتر اور قطعی طریقے سے ــــــ ضرورت پر اپنا نظریہ بدل سکتے ہیں''۔ ''ربوچیئے دیلو'' نے اس کا جواب دیا تھا: ''ایسکرا'' کے الزامات میں سے واحد یہی ایسا ہے جو حقائق پر مبنی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے، مگر قطعی بے بنیاد ہے۔ ''ربوچیئے دیلو'' کے قارئین بخوبی جانتے ہیں کہ بالکل شروع ہی سے ہم نے نہ صرف سیاسی ہلچل کی دعوت دی، ''ایسکرا'' کے نمودار ہونے کا انتظار کئے بغیر......(اس کے ساتھ ہی ساتھ یہ بھی کہتے ہوئے کہ نہ صرف مزدوروں کے اسٹڈی سرکل، ''بلکہ مزدور طبقے کی عام تحریک بھی مطلق العنانیت کا تختہ پلٹنے کو اپنا اولین سیاسی فریضہ تصور نہیں کر سکتی'' بلکہ صرف فوری سیاسی مطالبوں کے لئے جدوجہد کو، اور یہ کہ ''ایک ہڑتال کے، یا چند کے بعد تو بہر حال، عوام الناس اپنے فوری سیاسی مطالبات کو سمجھنے لگ جاتے ہیں'')......''لیکن یہ کہ اپنی مطبوعات کے ذریعے جو ہم نے روس میں کام کرنے والے ساتھیوں کے لئے پردیس سے فراہم کی تھیں، ہم نے صرف سوشل ڈیماکریٹی سیاسی اور ہلچل کا مواد فراہم کیا تھا......'' (اور اس واحد مواد میں آپ نے نہ صرف یہ کہ وسیع ترین سیاسی ہلچل کو محض معاشی جدوجہد پر مبنی کیا ہے بلکہ آپ تو اس حد تک آگے گئے کہ دعویٰ کرنے لگ گئے کہ یہ پابند ہلچل سب سے زیادہ وسیع پیمانے پر قابل عمل ہے۔'' اور حضرات کیا آپ نے یہ نہیں دیکھا کہ خود آپ کی اپنی دلیل ــــــ کہ یہ واحد مواد تھا

جوفراہم ہوا تھا___ ''ایسکرا'' کے نمودار ہونے اور ''ربوچیئے دیلو'' کے خلاف اس کی جدوجہد کی ضرورت کا ثبوت فراہم کرتا ہے؟)...... ''دوسری طرف ہماری اشاعتی سرگرمیوں نے پارٹی کے تدبیری اتحاد کے لئے زمین ہموار کی......'' (اس عقیدے میں اتحاد کہ تدبیر پارٹی فرائض کی نمو کا ایک عمل ہے جو پارٹی کے ساتھ ساتھ بڑھتے ہیں؟ واقعی بیش بہا اتحاد ہے یہ!)...... ''اور اس سے ایک ''مجاہد تنظیم'' کی تخلیق کا امکان پیدا کر دیا جس کے لئے ''پردیسی انجمن'' نے وہ سب کچھ کیا جو پردیس میں کوئی تنظیم کر سکتی تھی'' (''ربوچیئے دیلو''، شمارہ 10، صفحہ 15)۔ پہلو بچانے کی ناکام کوشش! اس بات سے تو میں خواب میں بھی انکار نہیں کروں گا کہ جو کچھ آپ سے ممکن تھا وہ آپ نے کیا۔ میں اس بات کا دعویٰ کر چکا ہوں اور اب بھی کرتا ہوں کہ آپ کے لئے جو کچھ کرنا ''ممکن'' ہے، اس کی حدیں آپ کے نقطہءنظر کی تنگی کی پابند ہوگئی ہیں۔ ''فوری سیاسی مطالبوں'' کے لئے جدوجہد کرنے یا ''مالکوں اور حکومت کے خلاف معاشی جدوجہد'' کرنے کے لئے ''مجاہد تنظیم'' کی بات کرنا مضحکہ خیز ہے۔

لیکن اگر قارئین اناڑی پن سے ''معیشت پسندانہ'' فریفتگی کے سچے موتی دیکھنے چاہیں تو یقیناً ان کو بے اصول اور پس وپیش کرنے والے ''ربوچیئے دیلو'' کے بجائے وضعدار اور پُرعزم ''ربوچایا میسل'' کی جانب متوجہ ہونا چاہئے۔ اس کے ''علیحدہ ضمیمے'' صفحہ 13 پر ر۔م۔ نے لکھا: ''اب دو لفظ خود نام نہاد انقلابی دانشوروں کے بارے میں۔ مانا کہ ایک سے زیادہ موقعوں پر وہ ''زارشاہی سے پُرعزم مورچہ لینے کو تیار'' ثابت ہوئے ہیں۔ لیکن بدقسمتی کی بات یہ ہے کہ ہمارے انقلابی دانشور جن پر سیاسی پولیس نے بے رحمی کے ساتھ مظالم کئے، یہ سمجھ بیٹھے کہ سیاسی پولیس کے خلاف جدوجہد مطلق العنانیت کے خلاف سیاسی جدوجہد ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ آج تک یہ نہیں سمجھ پاتے کہ ''مطلق العنانیت کے خلاف جدوجہد کے لئے قوت کہاں سے حاصل کی جائے۔''

بلاارادہ تحریک کے اس پرستار نے (اس لفظ کے بدترین معنوں میں) پولیس کے خلاف جدوجہد سے جس بلند خیال حقارت کا مظاہرہ کیا ہے وہ حقیقتاً لاجواب ہے۔ خفیہ سرگرمیوں کا انتظام کرنے میں ہماری نااہلیت کو وہ اس دلیل سے حق بجانب قرار دینے کو تیار ہیں کہ جنتا کی بلاارادہ تحریک کے ہوتے ہوئے سیاسی پولیس کے خلاف ہمارے لئے جدوجہد کرنا قطعی اہم نہیں

ہے! درحقیقت چند ہی لوگ ایسے ہوں گے جو ان کے اخذ کردہ خوفناک نتیجے سے متفق ہوں، انقلابی تنظیموں میں ہماری کوتاہیاں اس حد تک شدید اہمیت کے معاملے کی صورت اختیار کر گئی ہیں۔لیکن اگر مثال کےطور پر مارتی نوف اس سے اتفاق کرنے سے انکار کرتے ہیں تو اس کا سبب صرف یہی ہوگا کہ وہ اپنے تصورات کے بارے میں منطقی انجام تک سوچنے کے یا تو اہل نہیں ہیں یا ان میں اس کی جرأت نہیں ہے۔واقعی کیا عوام الناس کی جانب سےٹھوس مانگیں، وہ مانگیں جو واضح نتائج کا وعدہ کرتی ہیں، پیش کرنے کا''فرض'' مطالبہ کرتا ہے کہ انقلابیوں کی ایک پائیدار، ایک مرکوز، مجاہد تنظیم قائم کی جائے؟ کیا اس قسم کا ''فرض'' وہ عوام الناس بھی ادا نہیں کر سکتے جو ''سیاسی پولیس کے خلاف جدوجہد'' بالکل کرتے ہی نہیں؟ علاوہ ازیں کیا یہ فرض اس صورت میں بھی پورا کیا جا سکتا ہے جبکہ چند رہنماؤں کے ساتھ ساتھ اس کو ایسے مزدوروں (کی غالب اکثریت) نے بھی پورا کرنے کا ذمہ نہ لیا ہو جو کہ ''سیاسی پولیس کے خلاف جدوجہد کرنے'' کی بالکل اہلیت نہ رکھتے ہوں؟ اس قسم کے مزدور، عوام الناس میں سے اوسط لوگ ہڑتالوں میں اور پولیس اور فوج سے گلی کوچوں میں مورچہ لینے کے دوران میں زبردست توانائی اور ایثار کا مظاہرہ کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں اور ہماری پوری تحریک کے انجام کا تعین کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں (دراصل صرف وہی اہلیت رکھتے ہیں)___ لیکن سیاسی پولیس کے خلاف جدوجہد کو خاص صفات کی ضرورت ہوتی ہے۔اسے پیشہ ور انقلابیوں کی ضرورت ہوتی ہے، اور ہمیں اس بات کا دھیان رکھنا چاہئے کہ نہ صرف عوام الناس ٹھوس مانگیں ''پیش کریں'' بلکہ یہ کہ مزدور عوام الناس ایسے پیشہ ور انقلابی دن پر دن زیادہ تعداد میں ''پیش کریں''۔اس طرح سے ہم پیشہ ور انقلابیوں کی تنظیم اور سیدھی سادی خالص مزدور تحریک کے درمیان تعلق کے سوال پر پہنچ گئے ہیں۔ اگرچہ تحریروں میں اس مسئلے کی بہت کم عکاسی ہوئی ہے، ہم ''سیاستدانوں'' میں آپس کی بات چیت اور ان ساتھیوں سے مناظروں میں جو کم وبیش ''معیشت پسندی'' کی جانب مائل ہیں، اس نے ہمیں بڑا مصروف رکھا ہے۔ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جو خاص برتاؤ کا حقدار ہے۔لیکن اس کو اٹھانے سے پہلے ہمیں ایک اور حوالہ اناڑی پن اور ''معیشت پسندی'' کے درمیان تعلق پر اپنے دعوے کی وضاحت کےطور پر دے دینا چاہئے۔

اپنے ''جواب'' میں جناب ن۔ن۔ نے لکھا تھا: ''محنت کی نجات'' کا گروہ حکومت کے

خلاف براہ راست جدوجہد کرنے کا مطالبہ کرتا ہے، بغیر پہلے یہ سوچے کہ اس جدوجہد کے لئے مادی قوتیں کہاں سے آئیں گی اور بغیر یہ دکھائے کہ جدوجہد کا راستہ کونسا ہے۔'' آخری الفاظ پر زور دیتے ہوئے مضمون نگار نے لفظ ''راستہ'' پر یہ حاشیہ لکھا ہے: ''اس کی وضاحت رازداری کے اغراض سے نہیں کی جاسکتی کیونکہ پروگرام کسی سازش کا نہیں بلکہ عوام الناس کی تحریک کا حوالہ دیتا ہے، اور عوام الناس خفیہ راستوں سے آگے نہیں بڑھ سکتے۔ کیا ہم کسی خفیہ ہڑتال کا تصور کرسکتے ہیں؟ کیا ہم خفیہ مظاہروں اور عرضداشتوں کا تصور کر سکتے ہیں؟'' (کتاب ''Vademecume'' صفحہ 59)۔ چنانچہ مصنف ''مادی قوتوں'' (ہڑتالوں اور مظاہروں کے منتظموں) کے اور جدوجہد کے ''راستوں'' کے کافی قریب آجاتے ہیں لیکن پھر بھی ان پر گھبراہٹ طاری ہے کیونکہ وہ عوام الناس کی تحریک کی ''پرستش'' کرتے ہیں یعنی وہ اسے کچھ ایسی چیز سمجھتے ہیں جو ہمیں انقلابی سرگرمیوں سے ''بخش دیتی'' ہے اور ایسی کسی چیز کی طرح نہیں جو ہماری ہمت افزائی کرتی ہو اور ہماری انقلابی سرگرمیوں میں تحریک پیدا کرتی ہو۔ یہ ناممکن ہے کہ ہڑتال ان لوگوں سے جو اس میں شرکت کر رہے ہوں اور ان سے جو اس سے فوری طور پر متعلق ہوں خفیہ رہے۔ لیکن یہ ہوسکتا ہے (اور بیشتر صورتوں میں ہوتا ہے) کہ روسی مزدور عوام الناس سے یہ ایک ''راز'' بن کر رہتی ہو کیونکہ حکومت اس بات کا اہتمام کر لیتی ہے کہ ہڑتالیوں سے پیام وسلام کے سارے سلسلے منقطع کر دے، ہڑتالوں کی تمام خبریں پھیلنے نہ دے۔ دراصل ''سیاسی پولیس کے خلاف'' خصوصی ''جدوجہد'' کی ضرورت یہیں ہوتی ہے، ایک ایسی جدوجہد جس میں ہڑتال میں حصہ لینے والے اتنے بہت سارے مزدور عوام الناس کبھی ہرگز سرگرمی کے ساتھ حصہ نہیں لے سکتے۔ اس جدوجہد کی تنظیم ان لوگوں کو ''اس فن کے تمام قواعد وضوابط'' کے مطابق کرنی چاہئے، جو انقلابی سرگرمیوں میں پیشہ ورانہ انداز میں مصروف عمل ہیں۔ یہ حقیقت کہ اس تحریک میں عوام الناس بلاارادہ کھنچے چلے آرہے ہیں، یہ جدوجہد منظم کرنے کو کچھ کم ضروری نہیں کر دیتی۔ اس کے برعکس یہ اس کو زیادہ ضروری کر دیتی ہے، کیونکہ اگر ہم نے پولیس کو ہر ہڑتال اور ہر مظاہرے کو خفیہ رکھنے سے باز نہیں رکھا (اور اگر ہم نے خود وقتاً فوقتاً خفیہ طریقے سے ہڑتالوں اور مظاہروں کی تیاری نہیں کی) تو ہم، سوشلسٹ، براہ راست اپنے فرض کی ادائیگی میں کوتاہی کر رہے ہوں گے، اور اس میں ہم ضرور کامیاب ہوں گے کیونکہ بلاارادہ بیدار ہونے والے عوام الناس بھی خود اپنی صفوں میں سے

روز افزوں تعداد میں ''پیشہ ور انقلابی'' پیدا کریں گے (یعنی اس صورت میں جبکہ ہمارے سر میں یہ نہ سما جائے کہ ہم مزدوروں کو ایک ہی جگہ کھڑے رہ کر قدم چلائے جانے کا مشورہ دیں)۔

ج۔ مزدوروں کی تنظیم اور انقلابیوں کی تنظیم

یہ توقع کرنا قدرتی ہی بات ہے کہ ایک ایسے سوشل ڈیماکریٹ کے لئے جس کا سیاسی جدوجہد کا تصور ''مالکوں اور حکومت کے خلاف معاشی جدوجہد'' کے تصور سے مطابقت رکھتا ہے، ''انقلابیوں کی تنظیم''، ''مزدوروں کی تنظیم'' سے کم و بیش منطبق ہو جائے گی۔ درحقیقت اصلیت میں یہی ہوتا بھی ہے، اس لئے جب ہم تنظیم کی بات کرتے ہیں تو سچ مچ مختلف زبانوں میں بولتے ہیں۔ مثال کے طور پر مجھے وہ گفتگو بخوبی یاد ہے جو ایک خاصے وضعدار ''معیشت پسند'' سے ہوئی تھی جن سے میں پہلے سے روشناس نہیں تھا(70)۔ ''سیاسی انقلاب کون لائے گا؟'' نام کے کتابچے پر ہم تبادلہء خیال کر رہے تھے اور جلد ہی ہم خیال ہو گئے کہ اس کی خاص خامی تنظیم کے مسئلے کو نظر انداز کر دینا ہے۔ ہم میں مکمل اتفاق رائے ہونا شروع ہو گیا تھا، لیکن بات چیت جیسے جیسے آگے بڑھی، یہ واضح ہو گیا کہ ہم نے مختلف باتیں کہنی شروع کر دی ہیں۔ میرے مخاطب نے مصنف کو ہڑتالوں کے چندوں، باہمی امداد کی انجمنوں وغیرہ کو نظر انداز کرنے پر موردِ الزام ٹھہرانا شروع کر دیا، جبکہ سیاسی انقلاب ''لانے'' میں ایک لازمی عنصر کی حیثیت سے انقلابیوں کی ایک تنظیم میرے ذہن میں تھی۔ جیسے ہی اختلاف رائے واضح ہو گیا، مجھے یاد پڑتا ہے کہ شاید ہی اصول کا کوئی ایسا مسئلہ رہا ہو گا جس پر میرا اس ''معیشت پسند'' سے اتفاق رائے ہو سکا ہو!

ہمارے اختلاف رائے کا سرچشمہ کیا تھا؟ یہ حقیقت کہ تنظیم اور سیاست دونوں کے مسئلوں پر ''معیشت پسند'' ہمیشہ سوشل ڈیماکریسی سے پھسل کر ٹریڈ یونین ازم میں پہنچ جاتے ہیں۔ سوشل ڈیماکریسی کی سیاسی جدوجہد مالکوں اور حکومت کے خلاف مزدوروں کی معاشی جدوجہد کے مقابلے میں کہیں زیادہ وسیع اور پیچیدہ ہوا کرتی ہے۔ اسی طرح سے (حقیقتاً اسی سبب سے) انقلابی سوشل ڈیماکریٹی پارٹی کی تنظیم کو ناگزیر طریقے سے وضع میں مزدوروں کی اس تنظیم سے مختلف ہونا چاہئے جو اس جدوجہد کے لئے بنائی گئی ہو۔ مزدوروں کی تنظیم کو پہلے تو ایک ٹریڈ یونینی تنظیم ہونا چاہئے، دوسرے اس کو جتنا ممکن ہو سکے اتنی وسیع بنیاد پر قائم ہونا چاہئے، اور تیسرے اس کو اس قدر

کم خفیہ ہونا چاہئے جتنا کہ حالات اجازت دیں (یہاں اور آگے چل کر یقیناً میں صرف مطلق العنانی روس کے حوالے سے کہہ رہا ہوں)۔ دوسری طرف انقلابیوں کی تنظیم کو سب سے پہلے اور مقدم یہ کہ ان لوگوں پر مشتمل ہونا چاہئے جو انقلابی سرگرمی کو اپنا پیشہ بنائیں (جس کی وجہ سے میں انقلابیوں کی تنظیم کا ذکر کر رہا ہوں۔ مطلب یہ کہ انقلابی سوشل ڈیما کریٹوں کا)۔ ایسی تنظیم کے ممبروں کی اس مشترک کرداری خصوصیت کے پیش نظر وہ تمام امتیازات جو مزدوروں اور دانشوروں کے درمیان ہوا کرتے ہیں، دونوں زمروں میں حرفت اور پیشے کے امتیازات سے قطع نظر، مٹا دیئے جانے چاہئیں۔ اس قسم کی تنظیم کو لازمی طور پر بہت وسیع نہیں ہونا چاہئے اور جتنا ممکن ہو سکے اتنا خفیہ ہونا چاہئے۔ آیئے ہم اس تہرے امتیاز پر غور کریں۔

ان ملکوں میں جہاں سیاسی آزادی موجود ہے، ٹریڈ یونینی اور سیاسی جماعت کے درمیان تفریق خاصی واضح ہے جس طرح کہ ٹریڈ یونینوں اور سوشل ڈیما کریسی کے درمیان۔ موخرالذکر اور اول الذکر کے درمیان تعلقات قدرتی طور پر ہر ملک میں تواریخی، قانونی اور دوسرے حالات کے مطابق مختلف وضع کے ہوا کریں گے، وہ کم و بیش قریبی، پیچیدہ وغیرہ ہو سکتے ہیں (ہماری رائے میں انہیں جتنا قریبی اور کم پیچیدہ ہو سکیں اتنا ہونا چاہئے)، لیکن آزاد ملکوں میں سوال ہی نہیں ہو سکتا کہ ٹریڈ یونینیں سوشل ڈیما کریٹ پارٹی کی تنظیم پر منطبق ہو جائیں۔ روس میں مگر پہلی نظر میں مطلق العنانیت کا جوا ایسا لگتا ہے کہ سوشل ڈیما کریٹ تنظیم اور مزدوروں کی انجمنوں کی تمام انجمنوں اور تمام اسٹڈی سرکلوں کی ممانعت ہے اور کیونکہ مزدوروں کی معاشی جدوجہد کی خاص مظہر اور ہتھیار ــــــ ہڑتال ــــــ کو مجرمانہ (اور کبھی کبھی تو سیاسی مجرمانہ بھی) فعل تصور کیا جاتا ہے۔ چنانچہ ہمارے ملک کے حالات ایک طرف تو معاشی جدوجہد میں مصروف مزدوروں کو ''مجبور کرتے ہیں'' کہ وہ سیاسی مسائل سے اپنا واسطہ رکھیں اور دوسری طرف وہ سوشل ڈیما کریٹوں کو ''مجبور کرتے ہیں'' کہ وہ ٹریڈ یونین ازم کو سوشل ڈیما کریسی سے گڈمڈ کر دیں (اور ہمارے کری چے فسکی، مارتی نوف اینڈ کمپنی کے لوگ پہلی وضع کی ''مجبوری'' پر محنت کے ساتھ بحث کرتے ہوئے، دوسری پر توجہ دینے میں ناکام رہتے ہیں)۔ واقعی ذرا اپنے ذہن میں ان لوگوں کی تصویر بنا کر دیکھئے کہ جو ''مالکوں اور حکومت کے خلاف معاشی جدوجہد'' میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ ان میں سے بعض کو اپنی سرگرمیوں کی پوری مدت میں (چار سے چھ مہینے تک) کبھی بھی انقلابیوں

کی زیادہ پیچیدہ تنظیم کی ضرورت پر غور کرنے کے لئے مجبور نہیں ہونا پڑے گا۔ اوروں کے پاس شاید برنشتائنی تحریریں جو خاصے وسیع پیمانے پر تقسیم کی جاتی ہیں، پہنچ جائیں جن سے وہ ''روزمرہ کی بے لطف جدوجہد'' آگے کی جانب بڑھنے کی زبردست اہمیت کے قائل ہو جائیں۔ کچھ اور شاید ایسے ہوں کہ جو ''پرولتاری جدوجہد سے قریبی اور نامیاتی تعلق''____ ٹریڈ یونینی اور سوشل ڈیماکریٹی تحریکوں کے درمیان تعلق____ کی نئی مثال دنیا کو دکھانے کے دلکش تصور کی رو میں بہہ جائیں۔ اس قسم کے لوگ ممکن ہے یوں استدلال کریں کہ کوئی ملک سرمایہ داری کے میدان عمل میں، اور اس کے نتیجے کے طور پر مزدور تحریک میں، جس قدر تاخیر سے داخل ہوگا اس ملک کے سوشلسٹ ٹریڈ یونینی تحریک میں ممکن ہے اتنا ہی زیادہ حصہ لیں، اور اس کی حمایت کریں اور غیرسوشل ڈیماکریٹی ٹریڈ یونینوں کے وجود کا اسی قدر کم سبب ہوگا۔ یہاں تلک تو دلیل بالکل درست ہے، لیکن بدقسمتی سے بعض اس سے بھی آگے چلے جاتے ہیں اور سوشل ڈیماکریسی اور ٹریڈ یونین ازم کے آپس میں مکمل طور سے مدغم ہو جانے کے خواب دیکھنے لگتے ہیں۔ جلد ہی ہم سینٹ پیٹرس برگ کی مجاہد یونین کے قواعد وضوابط کی مثال سے دیکھیں گے کہ تنظیم کے ہمارے منصوبوں پر ایسے خوابوں کا کتنا مضر اثر ہوتا ہے۔

معاشی جدوجہد کے لئے مزدوروں کی تنظیمیں ٹریڈ یونینی تنظیمیں ہونی چاہئیں۔ ہر سوشل ڈیماکریٹی کارکن کو جہاں تک ممکن ہو ان تنظیموں کی مدد کرنی اور ان میں سرگرمی کے ساتھ کام کرنا چاہئے۔ اگرچہ یہ درست ہے لیکن یہ ہرگز بھی ہمارے مفاد میں نہیں ہے کہ مطالبہ کریں کہ صرف سوشل ڈیماکریٹ ہی کو ''ٹریڈ'' یونینوں کی ممبری کا اہل ہونا چاہئے کیونکہ اس سے عوام الناس پر ہمارے اثر کا دائرہ محض محدود ہو کر رہ جائے گا۔ ہر مزدور کو جو مالکوں اور حکومت کے خلاف جدوجہد کے لئے متحد ہونے کی ضرورت کو سمجھتا ہو، ٹریڈ یونینوں میں شامل ہونے دیجئے۔ اگر مزدور سبھاؤں نے ان سب کو جنہوں نے کم از کم ابتدائی درجے کی یہ سمجھ بوجھ حاصل کر لی ہو، متحد نہیں کیا اور وہ نہایت ہی وسیع تنظیمیں نہ ہوئیں تو ان کا اصل مقصد حاصل کرنا ہی ناممکن ہو جائے۔ یہ تنظیمیں جس قدر وسیع ہوں گی، ان پر ہمارا اثر اتنا ہی زیادہ وسیع ہوگا۔ وہ اثر جو معاشی جدوجہد کے ''بلاارادہ'' نمودار ہو جانے کے سبب سے ہی نہیں بلکہ اپنے ساتھیوں کو متاثر کرنے کے لئے ٹریڈ یونینوں کے سوشلسٹ ممبروں کی براہ راست اور شعوری کوشش کے باعث ہوگا۔ لیکن وسیع تنظیم سخت خفیہ

طریقے کام میں نہیں لا سکتی (کیونکہ اس کے لئے معاشی جدوجہد کی بہ نسبت کہیں زیادہ تربیت کی ضرورت ہوتی ہے)۔ بڑی تعداد میں ممبروں کی ضرورت اور سخت خفیہ طریقوں کی ضرورت کے درمیان تضاد کو کس طرح حل کیا جائے ؟ ٹریڈ یونینوں کو جس قدر ممکن ہو سکے اتنا کم خفیہ کیسے بنایا جائے ؟ عام طور سے کہیں تو اس مقصد کو حاصل کرنے کے صرف دو ہی راستے ہو سکتے ہیں: یا تو ٹریڈ یونینیں قانونی ہو جائیں (بعض ملکوں میں سوشلسٹ اور سیاسی اتحادوں کے قانونی ہونے سے پہلے یہ ہو گیا)، یا تنظیم کو خفیہ رکھا جائے لیکن اس قدر ''آزاد'' اور بے شکل، بقول جرمنوں کے lose*، تاکہ جہاں تک اکثر و بیشتر ممبروں کا تعلق ہے خفیہ طریقوں کی ضرورت قریب قریب نہ ہونے کے برابر رہ جائے۔

مزدوروں کی غیر سوشلسٹ اور غیر سیاسی یونینوں کو روس میں قانونی تسلیم کیا جانا شروع ہو گیا ہے اور اس میں ذرا شبہ نہیں کہ تیز رفتاری سے بڑھتی ہوئی ہماری سوشل ڈیما کریٹ مزدور تحریک کی پیش قدمی انہیں قانونی بنانے کی کوششوں میں کئی گنا اضافہ کر دے گی، ان کی ہمت افزائی کرے گی۔ وہ کوششیں جو زیادہ تر موجودہ نظام کے حامیوں کی جانب سے شروع ہوتی ہیں لیکن ایک حد تک خود مزدوروں سے اور اعتدال پسند دانشوروں کی کوششوں سے۔ قانونی بنانے کی کوششوں کا پرچم واسیلیف اور زوباتوف جیسے لوگ لہرا چکے ہیں۔ اوزیروف اور وارمس کے قبیل کے لوگ مدد کرنے کا وعدہ کر چکے ہیں اور بہم پہنچا بھی چکے ہیں، اور نئے رجحان کے ماننے والے اب مزدوروں میں ملتے ہیں۔ آئندہ سے ہم اس رجحان کو شمار میں لئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ اس کو ہم کیسے شمار میں لیں، اس پر سوشل ڈیما کریٹوں میں دو رائیں نہیں ہو سکتیں۔ زوباتوف اور واسیلیف کے قبیل کے لوگوں نے، پولیس والوں اور پادریوں نے اس تحریک میں جو حصہ لیا ہوا ہے ہمیں جم کر بے نقاب کرنا چاہئے اور ان کے اصل ارادے مزدوروں کو سمجھا دینے چاہئیں۔ مزدوروں کے کھلے جلسوں میں اعتدال پسند سیاستدانوں کی تقریروں میں مصالحت کے ''ہم آہنگی'' کے راگ الاپتے سنائی دیں گے ان سب کو ہمیں بے نقاب کرنا چاہئے، بلا یہ لحاظ کئے ہوئے کہ تقریروں کا محرک پُر امن طبقاتی میل جول کی پسندیدگی پر پُر خلوص اعتقاد ہے، ارباب اقتدار کی خوشنودی حاصل کرنے کی خواہش یا وہ محض پھوہڑ پن کا نتیجہ ہے۔ آخر میں یہ کہ ہمیں مزدوروں کو آگاہ کر دینا چاہئے

* lose بمعنی ڈھیلا، جو کسا ہوا نہ ہو۔

کہ پولیس بھی اکثر جال بچھایا کرتی ہے، جو ایسے کھلے جلسوں میں اور اجازت یافتہ انجمنوں میں ''جوشیلوں'' کو نگاہ میں لے آتی ہے اور قانونی طور پر جائز تنظیموں کا فائدہ اٹھاتی ہے اور غیر قانونی تنظیموں میں اشتعال پھیلانے والے اپنے بھیدی پہنچانے کی کوشش کرتی ہے۔

یہ سب کچھ کرنے کے معنے یہ ہرگز نہیں ہوتے کہ اس بات کو فراموش کر دیں کہ طویل مدت میں مزدور تحریک کا قانونی ہو جانا ہمارے لئے سود مند ہوگا اور زوباتوف کے قبیل کے لوگوں کے لئے نہیں۔ اس کے برعکس، بے نقابی کی ہماری مہم ہی ہمیں گندم سے موٹھ چن کر نکالنے میں مدد دے گی۔ موٹھ کیا ہیں، یہ ہم پہلے ہی واضح کر چکے ہیں۔ گندم سے ہماری مراد مزدوروں کی دن پر دن بڑھتی ہوئی تعداد کی، جن میں سب سے زیادہ پسماندہ حلقے بھی شامل ہیں، توجہ سماجی اور سیاسی مسئلوں کی جانب مبذول کرانا، اور اپنے آپ کو، انقلابیوں کو ان فرائض سے سبکدوش کرنا جو اصلیت میں قانونی ہیں (قانونی طور پر جائز کتابوں کی تقسیم، باہمی امداد، وغیرہ) جن کے بڑھنے سے ہمیں ہلچل پیدا کرنے کے لئے روز افزوں تعداد میں مواد لازمی طور پر فراہم ہونے لگے گا۔ اس معنے میں ہم زوباتوف اور اوزیروف اور ان کے قبیل کے لوگوں سے کہہ سکتے ہیں اور کہنا چاہئے کہ: اس میں لگے رہو حضرات، اپنی سی بہترین کوشش کرو! جب کبھی بھی مزدوروں کے راستے میں تم کوئی جال بچھاؤ گے (چاہے براہ راست اشتعال انگیزی کی شکل میں یا ''استروودازم''(71) کی مدد سے مزدوروں کو ''ایماندارانہ'' طریقے سے مایوسی کا شکار کر کے) تو ہم اس بات کا دھیان رکھیں گے کہ تمہیں بے نقاب کر دیا جائے۔ لیکن جب کبھی بھی تم حقیقی معنوں میں قدم آگے بڑھاؤ گے چاہے یہ ''ڈرتے ڈرتے، لہریا بناتے ہوئے'' ہی کیوں نہ ہو، ہم کہیں گے برائے مہربانی جاری رکھئے! لیکن صرف وہی قدم حقیقی معنوں میں آگے کی طرف قدم ہو سکتا ہے جو مزدوروں کے دائرۂ عمل کو وسیع کرے، چاہے تھوڑا۔ اس قسم کی ہر توسیع ہمارے لئے سود مند ہوگی اور اس قسم کی قانونی انجمنوں کا دور جلدی شروع ہونے میں مدد دے گی جن میں اشتعال دلانے والے بھیدی سوشلسٹوں کا پتہ نہیں لگا رہے ہوں گے بلکہ سوشلسٹ اپنے حمایتی بڑھا رہے ہوں گے۔ مختصر یہ کہ ہمارا فرض ہے کہ موٹھ کو اُکھاڑ پھینکیں۔ ہمارا کام یہ نہیں ہے کہ گملوں میں گندم اُگائیں۔ موٹھ کو اُکھاڑ پھینک کر ہم گندم کے لئے زمین کو تیار کرتے ہیں، اور افاناسی ایوانووچ اور پولخیریا ایوانوونا(72) کے قبیل کے لوگ گملوں میں اپنی فصلیں اُگا کر ان کی دیکھ بھال کرتے رہیں لیکن ہم کو ہنسئے تیار

کرنے چاہئیں،صرف آج کے موتھ کاٹ کر پھینکنے کے لئے ہی نہیں بلکہ کل کے گندم کی فصل بھی کاٹنے کے لئے*۔

اس طرح، ہم قانون کے ذریعے ایسی ٹریڈ یونینی تنظیم قائم کرنے کا مسئلہ حل نہیں کر سکتے جو جس قدر ممکن ہو اس قدر کم خفیہ اور زیادہ وسیع ہو (لیکن اگر زوباتوف اور اوزیروف کے قبیل کے لوگ اس قسم کے حل کے لئے جزوی موقع بھی ہم پر ظاہر کریں تو ہمیں انتہائی خوشی ہونی چاہیے___ لیکن اس غرض سے ہمیں زور لگا کر ان کا سدباب کرنا چاہئے)۔خفیہ ٹریڈ یونینی تنظیمیں باقی رہ جاتی ہیں اور جو مزدور یہ راستہ اختیار کر رہے ہیں (جیسا کہ ہمیں قطعی طور پر علم ہے) انہیں ہر ممکن امداد ہمیں ضرور دینی چاہئے۔معاشی جدوجہد کو نشوونما اور ترقی دینے اور مستحکم کرنے میں ٹریڈ یونینی تنظیمیں نہ صرف زبردست قدروقیمت کی ہو سکتی ہیں بلکہ سیاسی ہلچل اور انقلابی تنظیم کا نہایت ہی اہم امدادی حصہ بن سکتی ہیں۔یہ مقصد حاصل کرنے کے لئے اور سوشل ڈیماکریسی کے پسندیدہ راستوں پر نئی ٹریڈ یونینی تحریک کی رہنمائی کرنے کی غرض سے ہمیں تنظیم کے اس منصوبے کی لغویت کو واضح طور پر سمجھ لینا چاہئے جس کی سینٹ پیٹرس برگ کے ''معیشت پسند'' قریب قریب پانچ برس سے پرورش کر رہے ہیں۔یہ منصوبہ جولائی 1897ء کے ''مزدوروں کے باہمی مفاد کے چندے کے قواعد'' (''لیستوک ربوتنیکا'' شمارہ 10-9،صفحہ 46، ماخوذ از ''ربوچایامیسل'' شمارہ 1) نیز اکتوبر 1900ء کے ''ٹریڈ یونینی مزدوروں کی تنظیم کے قواعد'' میں (سینٹ پیٹرس برگ میں چھاپا ہوا خاص اشتہار جس کا حوالہ ''ایسکرا'' شمارہ 1 میں دیا گیا ہے) پیش کیا گیا ہے۔قواعد وضوابط

* موتھ کے خلاف ''ایسکرا'' کی جدوجہد کے جواب میں ''ربوچیئے دیلو'' نے جھلا کر لکھا تھا: ''ایسکرا'' کے لئے زمانے کی علامت، (موسم بہار کے) یہ عظیم واقعات اتنے نہیں ہیں جتنی کہ زوباتوف کے ایجنٹوں کی مزدور تحریک کو ''قانونی بنانے'' کی خفیہ کوششیں۔وہ یہ دیکھنے میں ناکام رہتا ہے کہ یہ واقعات اس کے خلاف زبان حال سے بیان دیتے ہیں، کیونکہ وہ ثابت کرتے ہیں کہ مزدور تحریک نے حکومت کی نگاہوں میں خطرہ پیدا کرنے والی جسامت اختیار کر لی ہے'' (''دو کانفرنسیں'' صفحہ 27)۔ان تمام کے لئے ہمیں قدامت پسندوں کی ''کٹر پن'' کو مورد الزام قرار دینا پڑتا ہے ''جو زندگی کے اشد ضروری مطالبات کی طرف سے اپنے کان بہرے کر لیتے ہیں۔'' وہ گز بھر اونچے گندم کو دیکھنے سے بضد انکار کرتے ہیں اور انچ بھر موتھ کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں! کیا یہ ''روسی مزدور تحریک کے بارے میں مسخ شدہ منظر'' پیش نہیں کرتا؟

کے ان دونوں مجموعوں کی ایک سب سے بڑی خامی ہے: وہ ایک سخت محدود ڈھانچے کے اندر مزدوروں کی وسیع تنظیم قائم کرتے اور اس کو انقلابیوں کی تنظیم کے ساتھ گڈ مڈ کردیتے ہیں۔ آیئے ہم قواعد وضوابط کے موخرالذکر مجموعے کو لیں کیونکہ وہ نسبتاً زیادہ تفصیل سے مرتب کیا گیا ہے۔ اس کا متن باون پیروں پر مشتمل ہے۔ تیئیس میں ''مزدوروں کے حلقوں'' کی جنہیں ہر فیکٹری میں قائم کیا جانا ہے، (''زیادہ سے زیادہ دس افراد پر مشتمل'') ترکیب وتشکیل، سرگرمیوں کے طریقے اور اختیارات کا ذکر کیا گیا ہے، اور جو'' (فیکٹری کے) مرکزی گروہوں'' کا انتخاب کرتے ہیں۔ دوسرے پیرے میں کہا گیا ہے: ''مرکزی گروہ اپنی فیکٹری یا کارگاہ میں جو کچھ ہو رہا ہوتا ہے اس کا مشاہدہ کرتا اور واقعات کا ایک ریکارڈ رکھتا ہے''۔ ''مرکزی گروہ چندہ دینے والوں کے سامنے ماہانہ حساب پیش کرتا ہے'' (پیرا17)۔ دس پیرے ''ضلع تنظیم'' کے بارے میں ہیں، اور انیس مزدوروں کی تنظیم کی کمیٹی اور سینٹ پیٹرس برگ کی مجاہد یونین کی کمیٹی کے درمیان نہایت پیچیدہ تعلق باہمی کے بارے میں (ہر ضلع کے اور ''عاملہ گروہوں'' کے منتخب نمائندے ___ ''پروپیگنڈہ کرنے والوں کے گروہ، صوبوں سے، پردیس کی انجمن سے تعلق رکھنے والے گروہ، دکانوں، مطبوعات اور چندوں کا انتظام کرنے والے گروہ'')۔

مزدوروں کی معاشی جدوجہد کے تعلق سے سوشل ڈیماکریسی ___ ''انتظامیہ گروہ''! ''معیشت پسندوں'' کے خیالات سوشل ڈیماکریسی سے ٹریڈ یونین ازم کی جانب کس طرح گریز کر جاتے ہیں اور کوئی خیال کہ سوشل ڈیماکریٹ کو سب سے پہلے اور مقدم انقلابیوں کی ایسی تنظیم کی فکر کرنی چاہیئے جو نجات کے لئے پوری پرولتاری جدوجہد کی رہبری کرنے کی صلاحیت رکھتی ہو ان کے لئے کس قدر اجنبی ہوتا ہے، اس کو اس سے زیادہ نمایاں طور پر دکھانا مشکل ہوگا۔ ''مزدور طبقے کی سیاسی نجات'' کی اور ''زارشاہی استبداد'' کے خلاف جدوجہد کی بات کرنے اور اس کے ساتھ ہی ساتھ اس طرح کے قواعد کا مسودہ تیار کرنے کے معنے سوشل ڈیماکریسی کے اصلی سیاسی فرائض کا قطعی کوئی اندازہ نہ ہونا ہے۔ پچاس کے قریب پیروں میں سے ایک بھی اس بات کی سمجھ بوجھ کی جھلک تک نہیں دکھاتا کہ عوام الناس میں امکانی حد تک وسیع ترین سیاسی ہلچل کا اہتمام کرنا ضروری ہے، ایک ایسی ہلچل جو روسی مطلق العنانیت کے ہر پہلو پر اور روس میں مختلف سماجی طبقوں کی مخصوص خاصیتوں پر روشنی ڈالے۔ ان جیسے قواعد، سیاسی تو ایک طرف رہے، ٹریڈ یونینی مقاصد

حاصل کرنے تک کے لئے کسی کام کے نہیں، کیونکہ ٹریڈ یونینیں پیشوں سے منظّم ہوا کرتی ہیں جن کا ذکر تک نہیں کیا گیا ہے۔

لیکن سب سے زیادہ کرداری خصوصیت کی حامل شاید پورے ''نظام'' میں سربراہی کی کثرت ہے جس میں کوشش کی گئی ہے کہ ہر ایک فیکٹری اور اس کی ''کمیٹی'' کو یکساں اور مضحکہ خیز چھوٹے چھوٹے قواعد سے ایک مستقل ڈوری میں باندھ دیا جائے اور انتخابات کا تین مرحلوں پر مشتمل نظام ہو۔''معیشت پسندی'' کے تنگ نقطہءِ نظر میں گھر کر دماغ ان تفصیلات میں گم ہو جاتا ہے جن سے قطعی طور پر دفتری گھس گھس اور نوکر شاہی کی بو آتی ہے۔عملی طور پر تین چوتھائی دفعات کا کبھی بھی اطلاق نہیں ہوتا۔دوسری طرف اس وضع کی ''خفیہ'' تنظیم جس کا مرکزی گروہ ہر فیکٹری میں ہوتا ہے، پولیس والوں کے لئے وسیع پیمانے پر دوڑ لے کر پہنچ جانا بڑا ہی آسان کر دیتی ہے۔ پولستانی ساتھی اپنی تحریک میں ایسے ہی دور سے گزر چکے ہیں جب ہر ایک کو مزدوروں کے باہمی مفاد کے چندوں کا وسیع پیمانے پر انتظام کرنے کا پُر جوش شوق تھا، لیکن جب انہوں نے دیکھا کہ اس قسم کی تنظیمیں پولیس والوں کے لئے محض عمدہ فصلیں فراہم کرتی ہیں تو انہوں نے بہت جلد ہی اسے ترک کر دیا۔اگر ہمارے ذہن میں مزدوروں کی وسیع پیمانے کی تنظیمیں ہیں اور وسیع پیمانے کی گرفتاریاں نہیں، اگر ہم پولیس والوں کو چین کا سانس لینے کا موقع فراہم نہیں کرنا چاہتے تو ہمیں دھیان رکھنا چاہئے کہ ان تنظیموں کا کوئی سخت وضع کا رسمی ڈھانچہ نہ ہو۔لیکن پھر اس صورت میں کیا وہ اپنی سرگرمیاں جاری رکھ سکیں گی؟ آیئے ہم دیکھیں کہ ان کے فرائض منصبی کیا ہیں:''......فیکٹری میں جو کچھ ہو رہا ہوتا ہے اس کا مشاہدہ کرنا اور واقعات کا ایک ریکارڈ رکھنا'' (قواعد کا پیرا2)۔کیا اس مقصد کے لئے ہمیں رسمی طور پر قائم کئے ہوئے ایک گروہ کی ضرورت ہوتی ہے؟ کیا یہ مقصد یعنی بہتر طریقے سے غیر قانونی اخبارات میں کی جانے والی خط و کتابت کے ذریعے، خاص گروہ قائم کئے بغیر پورا نہیں کیا جا سکتا؟''......مزدوروں کی کارگاہ کے حالات بہتر کرنے کے لئے ان کی جدوجہد کی رہنمائی کرنا'' (پیرا3)۔اس کے لئے بھی کسی مقررہ تنظیمی شکل کی ضرورت نہیں ہوتی۔ہلچل کرنے والا کوئی بھی ہوشیار کارکن معمولی گفتگو کے دوران میں معلوم کر سکتا ہے کہ مزدوروں کے مطالبات کیا ہیں اور انہیں ایک اشتہار کی شکل میں ظاہر کرنے کے لئے انقلابیوں کی ایک محدود ___ وسیع نہیں ___ تنظیم کے پاس پہنچا سکتا ہے۔''......ایک فنڈ کا

انتظام کرنا......جس میں دو کوپیک فی روبل* کے حساب سے چندہ دیا جائے''(پیرا17)، ان ممبروں کو جو چندہ نہیں دیتے نکال دیا جائے وغیرہ۔ واہ، یہی تو پولیس والوں کی جنت ہے۔ ''فیکٹری کے مرکزی فنڈ'' کے ایسے راز میں گھس کر اندر پہنچ جانے، رقم کو ضبط کر لینے اور بہترین لوگوں کو گرفتار کر لینے سے زیادہ آسان تو ان کے لئے اور کچھ نہیں ہوگا۔ کیا زیادہ آسان کام یہ نہیں ہوگا ایک یا دو کوپیک کے کوپن جن پر کسی مشہور و معروف (بہت ہی محدود اور بہت ہی خفیہ) تنظیم کی مہر چھپی ہوئی ہو جاری کر دیئے جائیں، یا بغیر کسی کوپن کے چندہ جمع کیا جائے اور غیر قانونی اخبار میں کسی خفیہ زبان پر متفق ہو کر اس میں اس کی رپورٹ شائع کر دی جائے؟ اس طرح سے یہ مقصد پورا ہو جائے گا لیکن پولیس والوں کے لئے کہیں سے اشارہ تلاش کرنا سو گنا زیادہ مشکل ہو جائے گا۔

قواعد کا تجزیہ میں جاری رکھ سکتا ہوں، لیکن میرا خیال ہے کہ جو کچھ کہا جا چکا ہے وہی کافی ہوگا۔ انتہائی قابل اعتماد، تجربے کار، اور جفاکش مزدوروں کی ایک چھوٹی سی گٹھی ہوئی تنظیم جس کے ذمے دار نمائندے خاص خاص ضلعوں میں موجود ہوں اور سخت پردۂ راز میں رکھنے کے تمام قواعد کے ذریعے انقلابیوں کی تنظیم سے متعلق ہوں، عوام الناس کی وسیع ترین حمایت سے اور بغیر کسی رسمی تنظیم کے، ٹریڈ یونینی جماعت کے تمام فرائض منصبی انجام دے سکتی ہے، وہ بھی اس طرح کہ سوشل ڈیماکریسی کے حسب منشا ہو۔ صرف اس طریقے سے ہی سوشل ڈیماکریٹی ٹریڈ یونینی تحریک کو تمام پولیس والوں کے باوجود، ہم مستحکم کر سکتے اور نشو و نما دے سکتے ہیں۔

اعتراض کیا جا سکتا ہے کہ ایک ایسی تنظیم جو اس قدر ڈھیلی ہو کہ قطعی طور پر اس کی تشکیل بھی نہ ہوئی ہو، اور جس کے ممبر باقاعدہ بنائے بھی نہ جاتے ہوں اور رجسٹر میں نام تک درج نہ کئے جاتے ہوں، وہ تنظیم قطعی کہلائی بھی نہیں جا سکتی۔ شاید ایسا ہو۔ نام اہم نہیں ہوتا۔ جو چیز اہم ہے وہ یہ کہ یہ ''بغیر ممبروں کی تنظیم'' ہر مطلوبہ کام کرے گی اور بالکل شروع ہی سے ہماری آئندہ کی ٹریڈ یونینوں اور سوشلزم کے درمیان ٹھوس تعلق کی ضمانت کر دے گی۔ صرف ناقابل اصلاح یوٹوپیائی ہی مطلق العنانیت کے تحت مزدوروں کی ایک وسیع تنظیم قائم کرنا چاہے گا جس کے انتخابات ہوتے ہوں، رپورٹیں، عام حق رائے دہی وغیرہ ہو۔

---

* کمائی ہوئی اُجرتیں ____ مترجم۔

اس سے جو سبق لینا چاہیئے وہ سادہ سا ہے۔ اگر ہم انقلابیوں کی ایک طاقتور تنظیم کی ٹھوس بنیاد سے ابتدا کریں تو بحیثیت مجموعی پوری تحریک کے استحکام کی ضمانت کر سکتے ہیں اور سوشل ڈیماکریسی اور اصل ٹریڈ یونین دونوں کے مقاصد پورے کر سکتے ہیں۔ لیکن اگر ہم مزدوروں کی ایک وسیع تنظیم سے شروع کریں، جو مبینہ طور پر عوام الناس کی سب سے زیادہ ''پہنچ'' میں ہو (لیکن درحقیقت جو سب سے زیادہ پولیس والوں کی پہنچ میں ہو اور انقلابیوں کو پولیس کی سب سے زیادہ پہنچ میں کر دیتی ہو) تو ہم نہ تو ایک مقصد حاصل کر سکیں گے نہ دوسرا، ہم اپنے اناڑی طریقوں کو ترک نہیں کریں گے، اور، چونکہ ہم بدستور منتشر ہیں اور ہماری قوتوں کو پولیس متواتر توڑتی رہتی ہے، ہم زوباتوف اور اوزیروف کی وضع کی ٹریڈ یونینوں کو عوام الناس کی سب سے زیادہ پہنچ میں ہی کر دیں گے۔

صحیح طور سے کہا جائے تو انقلابیوں کی تنظیم کے فرائض منصبی کیا ہونے چاہئیں؟ اس مسئلے پر ہم تفصیل سے روشنی ڈالیں گے۔ لیکن پہلے آیئے ہم ایک نہایت مثالی دلیل پر غور کر لیں جو ہمارے دہشت پسند پیش کیا کرتے ہیں اور جو (افسوس!) اس معاملے میں بھی ''معیشت پسندوں'' کے قریبی پڑوسی ہیں۔ ''سوابودا'' نے ــــــ ایک جریدہ ہے جو مزدوروں کے لئے شائع ہوتا ہے ــــــ اپنے پہلے شمارے میں ایک مضمون بعنوان ''تنظیم'' شائع کیا ہے جس کے مصنف نے اپنے دوستوں، ایوانو واووزنیسینسک کے ''معیشت پسند'' مزدوروں کی صفائی پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

> ''جب عوام الناس گونگے ہوں، روشن خیال نہ ہوں، جب تحریک عام لوگوں کی صفوں سے نہیں آتی تو یہ کاروبار خراب ہے۔ مثلاً کسی یونیورسٹی کے طلباء گرمیوں کی چھٹیوں میں، دوسری تعطیلات میں شہر چھوڑ کر اپنے اپنے گھر چلے جاتے ہیں اور فوراً ہی مزدوروں کی تحریک ٹھہر کے رہ جاتی ہے۔ کیا مزدوروں کی ایسی تحریک جسے باہر سے دھکیلنا پڑتا ہو، حقیقی قوت بن سکتی ہے؟ نہیں، بے شک...... ابھی اس نے پاؤں پاؤں چلنا نہیں سیکھا ہے، اس کو اب بھی ہمارے سہارے چلنا پڑتا ہے۔ یہی کیفیت تمام معاملوں میں ہے۔ طالب علم چلے جاتے ہیں، سب کچھ ٹھہر کر رہ جاتا

> ہے۔ جوسب سے زیادہ صلاحیت رکھتے ہیں وہ پکڑ لئے جاتے ہیں، ملائی نکال لی جاتی ہے___ اور دودھ کی چھاچھ بن جاتی ہے۔ اگر ''کمیٹی'' گرفتار ہو جاتی ہے تو سب کچھ اس وقت تک کے لئے تھم جاتا ہے جب تک کہ نئی قائم نہ ہو جائے، اور کوئی نہیں جانتا کہ آئندہ کمیٹی کیسی بنے گی۔ پہلی والی کی طرح کی ممکن ہے کہ وہ بالکل ہی نہ ہو۔ پہلی نے ایک بات کہی تھی، دوسری والی ممکن ہے اس کے بالکل برعکس کچھ کہے۔ گذشتہ کل اور آئندہ کل کے درمیان تسلسل ٹوٹ جاتا ہے، ماضی کا تجربہ مستقبل کے لئے مشعل راہ نہیں بنتا، اور سب کچھ اس لئے کہ جڑیں گہرائی تک، عوام الناس میں اُتری ہوئی نہیں ہوتیں، کام ایک صد بیوقوف نہیں بلکہ درجن بھر عقلمند لوگ کرتے ہیں۔ ایک درجن عقلمند لوگوں کا ایک ہی وار میں صفایا کیا جا سکتا ہے، لیکن جب تنظیم عوام الناس کو آغوش میں لئے ہوئے ہو تو ہر چیز انہیں سے شروع ہوتی ہے اور کوئی بھی خواہ کیسی ہی کوشش کیوں نہ کرے، اس نصب العین کی کشتی غرق نہیں کر سکتا (صفحہ 63)۔

واقعات درست بیان کئے گئے ہیں۔ ہمارے شوقیہ پن کی تصویر خوب کھینچی گئی ہے۔ لیکن جو نتائج اخذ کئے گئے ہیں وہ ''ربوچایا میسل'' کے شایان شان ہیں، اپنی حماقت اور سیاسی تدبیر کے فقدان دونوں کے اعتبار سے۔ حماقت کا کمال ان سے ظاہر ہوتا ہے کیوں کہ صاحب مضمون نے تحریک کی ''جڑوں'' کی ''گہرائی'' کے فلسفیانہ اور سماجی و تواریخی مسئلے کو پولیس والوں سے بچنے کے بہترین طریقے کے تکنیکی و تنظیمی مسئلے کے ساتھ گڈمڈ کر دیا ہے۔ وہ سیاسی تدبیر کے فقدان کا کمال اس لئے ہیں کہ صاحب مضمون برے لیڈروں سے اچھے لیڈروں کو اپیل کرنے کے بجائے عموماً لیڈروں سے ''عوام الناس'' کو اپیل کرتے ہیں۔ یہ اسی طرح ہم کو تنظیمی اعتبار سے پیچھے گھسیٹنے کے مترادف ہے جس طرح کہ سیاسی ہلچل کی جگہ سنسنی خیز دہشت پسندی کو دے دینے کا خیال ہمیں سیاسی اعتبار سے پیچھے گھسیٹ لاتا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ میں مسالے کی اس قدر فراوانی سے پچ محسوس کر رہا ہوں کہ الجھن میں مبتلا ہو گیا اور سمجھ میں نہیں آ رہا کہ ''سوابودا'' نے جو الجھاوا پیش کیا اس کو سلجھانا کدھر سے شروع کروں۔ وضاحت کی غرض سے میں ایک مثال پیش کر کے شروع کرتا

ہوں۔ جرمنوں کو لیجئے۔ میں توقع کرتا ہوں کہ اس بات سے انکار نہیں کیا جائے گا کہ ان کی تنظیم عوامی پیمانے کی ہے، کہ جرمنی میں ہر چیز عوام الناس سے شروع ہوتی ہے، وہاں مزدور طبقے کی تحریک نے اپنے پیروں چلنا سیکھ لیا ہے۔ پھر بھی غور سے دیکھئے یہ لاکھوں اپنے ''درجنوں'' آزمودہ سیاسی رہنماؤں کی کیسے قدر کرتے ہیں، کس قدر زور سے وہ ان سے چمٹے رہتے ہیں۔ پارلیمنٹ میں مخالف پارٹیوں نے سوشلسٹوں کو اکثر طعنے دیئے ہیں: ''واقعی خوب جمہوریت پسند ہو تم لوگ! تمہاری تحریک تو مزدور طبقے کی صرف نام کی ہے، اصلی حقیقت یہ ہے کہ لیڈروں کا وہی گٹ ہمیشہ نظر آیا کرتا ہے، وہی بیبل اور وہی لیبکنیخت، سال آتا ہے اور سال چلا جاتا ہے اور یہ کیفیت قرنوں جاری رہتی ہے۔ تمہارے مبینہ منتخب مزدوروں کے نمائندے شہنشاہ کے مقرر کئے ہوئے افسروں سے بھی زیادہ مستقل ہیں!'' لیکن ''عوام الناس'' کو ''رہنماؤں'' کے خلاف صف آراء کرنے کی اول الذکر میں بدی اور ہوس کے جذبات اُبھار کر اور ''درجن بھر عقلمند لوگوں'' پر عوام الناس کے اعتماد کی جڑیں کھوکھلی کر کے تحریک کو اس کے ٹھوس پن اور پائیداری سے محروم کرنے کی ان فتنہ انگیز کوششوں پر جرمن حقارت سے محض مسکرا دیتے ہیں۔ جرمنوں میں سیاسی فکر کافی بالیدگی حاصل کر چکی ہے اور انہوں نے یہ سمجھ لینے کا خاص سیاسی تجربہ حاصل کر لیا ہے کہ ''درجن بھر'' آزمودہ اور لائق فائق، (اور لائق فائق لوگ سینکڑوں کی تعداد میں پیدا نہیں ہوا کرتے) پیشہ ورانہ تربیت یافتہ، طویل تجربے کے مکتب سے تعلیم یافتہ اور مکمل ہم آہنگی کے ساتھ کام کرنے والے رہنماؤں کے بغیر جدید سماج میں کوئی طبقہ پُرعزم جدوجہد نہیں کر سکتا۔ جرمنوں کی اپنی صفوں میں بھی فتنہ انگیز موجود تھے جنہوں نے ''یک صد بے وقوفوں'' کی چاپلوسی کی تھی، ان کی ''درجن بھر عقلمند لوگوں'' سے زیادہ بڑھا چڑھا کر تعریفیں کی ہیں، عوام الناس کے ''گٹے پڑے سخت ہاتھوں'' کی مدح سرائی کی ہے اور (موست اور ہاسیلمن کی طرح) ان کو اندھا دھند ''انقلابی'' عمل کے لئے اُکسایا اور پُرعزم اور پُراستقلال رہنماؤں سے بدگمان کرنے کے بیج بوئے ہیں۔ سوشلسٹ تحریک کے اندر کے تمام فتنہ انگیز عناصر کے خلاف سختی کے ساتھ متواتر جدوجہد کرتے رہنے سے ہی جرمن سوشلزم نے نشوونما حاصل کر لی اور اتنی طاقتور ہو گئی جتنی کہ وہ ہے۔ ایک ایسے وقت میں جبکہ روسی سوشل ڈیماکریسی بلاارادہ بیدار ہونے والے عوام الناس کی قیادت کرنے والے کافی تربیت یافتہ، نشوونما حاصل کئے ہوئے اور تجربے کار رہنماؤں کی کمی کے باعث ہی

بحران سے گزر رہی ہے، ہمارے حکمت چھانٹنے والے بے وقوفوں کی طرح گمبھیر بن کر چلاتے ہیں: ''جب تحریک عام لوگوں کی صفوں سے اُبھر کرنہیں آتی تو یہ کاروبار خراب ہے۔''

''طالب علموں کی کمیٹی کسی کام کی نہیں ہوتی: پائیدار نہیں ہوتی۔'' بالکل درست۔لیکن اس سے جو نتیجہ اخذ کرنا چاہئے وہ یہ ہے کہ ہمیں پیشہ ور انقلابیوں کی کمیٹی بنانی چاہئے اور یہ غیر اہم ہے کہ پیشہ ور انقلابی بننے کی صلاحیت طالب علم میں ہے یا مزدور میں۔لیکن آپ جو نتیجہ اخذ کرتے ہیں وہ یہ کہ مزدور تحریک کو باہر سے نہیں دھکیلنا چاہئے! اپنے سیاسی انجانے پن میں آپ یہ دیکھنے میں ناکام رہتے ہیں کہ آپ ہمارے ''معیشت پسندوں'' کے ہاتھوں میں کھیل رہے ہیں اور ہمارے اناڑی پن کی پرورش کررہے ہیں۔کیا میں پوچھوں کہ ہمارے طالب علموں نے ہمارے مزدوروں کو کیسے ''دھکیلا''؟ محض ان معنوں میں کہ طالب علم مزدور کے پاس سیاسی علم کے وہ ٹکڑے لے کر آتا ہے جو خود اس کے پاس ہوتے ہیں، سوشلسٹ تصورات کے وہ ٹکڑے جو وہ کسی نہ کسی طرح حاصل کر لیتا ہے (کیونکہ آج کل کے طالب علم کی خاص دانشورانہ خوراک، قانونی مارکسزم، محض ابتدائی معلومات، علم کے محض بچے کھچے ٹکڑے ہی فراہم کرسکتی ہے)۔''باہر سے دھکیلنے'' کا اس طرح کا عمل کبھی بھی بہت زیادہ نہیں رہا ہے، اس کے برعکس ہماری تحریک میں یہ بہت ہی کم رہا ہے کیونکہ ہم اپنے ہی عرق میں کہیں زیادہ مستقل طریقے سے دم پخت ہو رہے، ''مالکوں اور حکومت کے خلاف مزدوروں کی معاشی جدوجہد'' کے مبادیات کے آگے کہیں زیادہ غلامانہ طریقے سے ہم نے سرِ تسلیم خم کیا ہے۔اب تک جس قوت سے اس طرح ''دھکیلا'' ہے اس سے سوگنی زیادہ قوت سے ہم پیشہ ور انقلابیوں کو اسے انجام دینا اپنا کام بنا لینا چاہئے اور بنا لیں گے۔لیکن یہی حقیقت کہ آپ ''باہر سے دھکیلنا'' جیسا بھیانک جملہ منتخب کرتے ہیں ــــــ وہ جملہ جو مزدوروں میں (کم از کم ان مزدوروں میں جو خود آپ کی ہی طرح روشن خیال نہیں ہیں) ان سب کی جانب سے بے اعتمادی کا ایک جذبہ پیدا ہو جاتا ہے جو ان کے پاس سیاسی علم اور انقلابی تجربہ باہر سے لے کر آتے ہیں، جو ان میں ایسے تمام لوگوں کا مقابلہ کرنے کی فطری خواہش پیدا کئے بغیر نہیں رہ سکتا ــــــ ثابت کرتی ہے کہ آپ فتنہ انگیز ہیں اور فتنہ انگیز مزدور طبقے کے بدترین دشمن ہوا کرتے ہیں۔

اور برائے مہربانی ــــــ مباحثے کے میرے ''غیر رفیقانہ طریقوں'' کے بارے میں چیخنا

چلانا مت شروع کیجئے۔ مجھے آپ کی نیت کی پاکیزگی پر شبہ کرنے کی ذرا بھی خواہش نہیں ہے۔ جیسے کہ میں کہہ چکا ہوں، محض سیاسی معصومیت کے باعث کوئی بھی فتنہ انگیز بن سکتا ہے۔ لیکن یہ میں واضح کر چکا ہوں کہ آپ فتنہ انگیزی پر اتر آئے ہیں اور یہ دوہراتے میں کبھی نہیں تھکوں گا کہ فتنہ انگیز مزدور طبقے کے بدترین دشمن ہوا کرتے ہیں۔ بدترین دشمن کیونکہ وہ عوام الناس میں ادنیٰ فطرت کو اُبھارتے ہیں، کیونکہ وہ مزدور جو روشن دماغ نہیں ہوتا ان لوگوں میں اپنے دشمنوں کو نہیں پہچان پاتا جو اپنے آپ کو، اور بعض اوقات خلوص کے ساتھ، اس کے دوست کی حیثیت سے پیش کرتے ہیں۔ بدترین دشمن اس لئے کہ نفاق اور پس وپیش کرنے کے دور میں، جبکہ ہماری تحریک نے ابھی تشکیل پانا شروع ہی کیا ہے، عوام الناس کو، جو اپنی غلطی بعد میں، تلخ تجربے سے ہی محسوس کر سکتے ہیں، فتنہ انگیز طریقوں سے غلط راستہ اختیار کرنے پر اُکسانے سے زیادہ اور کچھ سہل نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ روسی سوشل ڈیماکریٹ کے لئے آج کا نعرہ ہونا چاہئے____ اور ''ربوچیئے دیلو'' کے خلاف پُرعزم جدوجہد کرو جن میں سے دونوں فتنہ انگیزی کی سطح پر اُتر آئے ہیں۔ اس پر ہم آئندہ زیادہ تفصیل سے بحث کریں گے*۔

''درجن بھر عقلمند لوگوں کا ایک سو بے وقوفوں کی بہ نسبت زیادہ آسانی سے صفایا کیا جا سکتا ہے۔'' یہ حیرت انگیز حقیقت (جس کے لئے ایک سو بے وقوف آپ کو ہمیشہ سراہا کریں گے) صاف سی بات اس لئے معلوم ہوتی ہے کہ بحث کے بیچ ہی میں آپ ایک مسئلے سے چھلانگ مار کر دوسرے پر پہنچ گئے۔ آپ نے گفتگو کا آغاز ایک ''کمیٹی'' ڈھونڈ نکالے جانے، ایک ''تنظیم'' کے ڈھونڈ نکالے جانے سے کیا تھا اور اسی کی گفتگو کرتے رہے، اور اب آپ چھلانگ لگا کر تحریک کی ''جڑیں'' ان کی ''گہرائیوں'' تک ڈھونڈ نکالنے کے مسئلے پر جا پہنچے۔ حقیقت بلاشبہ یہ ہے کہ ہماری تحریک کو ڈھونڈ کر نہیں نکالا جا سکتا، عین اس وجہ سے کہ اس کی بے شمار ہزاروں جڑیں عوام الناس میں گہرائی تک پہنچی ہوئی ہیں، لیکن یہ نکتہ موضوع بحث نہیں ہے۔ جہاں تک ''گہری جڑوں'' کا

*فی الحال ہم اتنا ہی کہیں گے کہ ''باہر سے دھکیلنے'' اور تنظیم پر ''سوابودا'' کی دوسری تحقیقات پر ہمارے اظہارِ خیال کا اطلاق مکمل طور سے سارے ''معیشت پسندوں'' پر ہوتا ہے جن میں ''ربوچیئے دیلو'' کے حامیان بھی شامل ہیں، کیونکہ ان میں سے بعض نے تنظیم پر اس قسم کے خیالات کا پرچار کیا ہے اور ان کی صفائی پیش کی ہے، جبکہ ان میں اور ایسے ہیں کہ جو بھٹک کر وہاں پہنچ گئے ہیں۔

تعلق ہے، ہمیں اب بھی ہمارے سارے شوقیہ پن کے باوجود، ''اکھاڑ کر پھینکا'' نہیں جا سکتا، پھر بھی ہم سب شکایت کرتے ہیں اور شکایت کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ ''تنظیمیں'' ڈھونڈ کر نکالی جا رہی ہیں اور اس کا نتیجہ یہ ہے کہ تحریک میں تسلسل برقرار رکھنا غیر ممکن ہے۔ لیکن چونکہ آپ تنظیموں کے ڈھونڈ نکالے جانے کا سوال اُٹھاتے ہیں اور اپنی رائے پر ڈٹے ہوئے ہیں تو میں دعویٰ کرتا ہوں کہ درجن بھر عقلمند لوگوں کو ڈھونڈ نکالنا ایک سو بے وقوفوں کی بہ نسبت زیادہ مشکل ہے۔ اس رویئے کی میں مدافعت کروں گا چاہے آپ میرے ''جمہور دشمن'' نظریات وغیرہ کے لئے عوام الناس کو میرے خلاف کتنا ہی اشتعال کیوں نہ دلائیں۔ جیسا کہ میں بار بار کہہ چکا ہوں، تنظیم کے سلسلے میں ''عقلمند لوگوں'' سے میری مراد پیشہ ور انقلابی ہیں، بلا یہ لحاظ کئے کہ انہوں نے طالب علموں میں سے نشوونما پائی ہے یا محنت کشوں میں سے۔ میرا دعویٰ ہے کہ: (1) رہنماؤں کے تسلسل کو برقرار رکھنے کی ایک پائیدار تنظیم کے بغیر کوئی انقلابی تحریک دیرپا نہیں ہوسکتی، (2) یہ کہ عوام الناس جس قدر وسیع پیمانے پر جدوجہد میں بلا ارادہ کھنچ کر چلے آتے ہیں، جو تحریک کی بنیاد کی تشکیل کرتے اور اس میں حصہ لیتے ہیں، اس قسم کی تنظیم کی اتنی ہی زیادہ فوری ضرورت ہوتی ہے اور اس تنظیم کو اتنا ہی زیادہ ٹھوس ہونا چاہئے (کیونکہ طرح طرح کے فتنہ انگیزوں کے لئے عوام الناس کے پسماندہ حلقوں کو راستے سے بھٹکانا بہت زیادہ آسان ہوتا ہے)، (3) یہ کہ ایسی تنظیم کو زیادہ تر ایسے لوگوں پر مشتمل ہونا چاہئے جو انقلابی سرگرمی میں پیشہ ورانہ طریقے سے مصروف ہوں، (4) یہ کہ مطلق العنان ریاست میں ہم اس قسم کی تنظیم کی ممبروں کو ان لوگوں تک جس قدر محدود رکھیں جو انقلابی سرگرمی میں پیشہ ورانہ انداز میں مصروف ہیں، اور جو سیاسی پولیس کا مقابلہ کرنے کی پیشہ ورانہ تربیت حاصل کر چکے ہیں، اس قدر تنظیم کو ''ڈھونڈ نکالنا'' زیادہ مشکل ہوگا اور (5) مزدور طبقے سے اور دوسرے سماجی طبقوں سے جو تحریک میں شامل ہوسکیں گے اور اس میں سرگرمی کے ساتھ کام کر سکیں گے، آنے والے لوگوں کی تعداد اتنی ہی زیادہ ہوجائے گی۔

میں ''معیشت پسندوں''، دہشت پسندوں اور ''معیشت پسند دہشت پسندوں''* کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ ان دعوؤں کو جھٹلائیں۔ فی الحال میں صرف آخری دو نکتوں پر بحث کروں گا۔ یہ سوال

---

* یہ اصطلاح اول الذکر کی بہ نسبت شاید ''سوابودا'' پر زیادہ صادق آتی ہے کیونکہ انقلابیت کی احیاء'' کے عنوان سے ایک مضمون میں یہ جریدہ دہشت پسندی کی مدافعت کرتا جبکہ موجودہ زیر تبصرہ مضمون میں (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

کہ کیا ''ایک درجن عقلمند لوگوں'' کا صفایا کرنا زیادہ آسان ہے یا ''یک صد بے وقوفوں'' کا گھٹ گھٹا کر یہ سوال رہ جاتا ہے، جس پر اوپر غور کیا جا چکا ہے کہ کیا یہ ممکن ہے کہ عوام الناس پر مشتمل تنظیم ہو جبکہ سخت راز داری برقرار رکھنا نہایت ضروری ہے۔ عوام الناس پر مشتمل تنظیم کو ہم کبھی بھی اس درجہ راز داری میں نہیں رکھ سکتے جس کے بغیر حکومت کے خلاف مستقل اور مسلسل جدوجہد کا کوئی سوال ہی نہیں ہو سکتا۔ تمام خفیہ کارروائیاں جس قدر ہو سکے اس قدر مختصر تعداد میں پیشہ ور انقلابیوں کے ہاتھوں میں مرکوز رکھنے کے معنے یہ نہیں ہیں کہ موخر الذکر ''سب کے لئے سوچنے کا کام کریں گے'' اور یہ کہ عام ممبر تحریک میں عملی حصہ نہیں لیں گے۔ اس کے برعکس سارے ممبر اپنی صفوں میں سے پیشہ ور انقلابیوں کی تعداد میں اضافہ کرنے کو بڑھاوا دیں گے، کیونکہ ان کو معلوم ہوگا کہ چند طالب علموں کے لئے اور معاشی جدوجہد کرنے والے چند محنت کشوں کے لئے کافی نہ ہوگا کہ وہ ایک ''کمیٹی'' تشکیل دینے کی غرض سے جمع ہو جائیں، لیکن یہ کہ پیشہ ور انقلابی ہونے کے لئے اپنے آپ کو برسوں تربیت دینی ہوتی ہے، اور عام ممبر صرف اناڑی پن کے طریقوں پر ہی ''فکر'' نہیں کریں گے بلکہ ایسی تربیت پر بھی۔ تنظیم کے خفیہ فرائض منصبی مرکوز کرنے سے یہ مراد ہرگز نہیں ہے کہ تحریک کے تمام فرائض مرکوز کر دیئے جائیں۔ غیر قانونی اخبارات میں عوام الناس کے وسیع ترین حلقوں کی سرگرم عملی شرکت اس سبب سے کم نہیں ہوگی کہ ایک ''درجن'' پیشہ ور انقلابی اس کام سے متعلق خفیہ فرائض منصبی مرکوز کر لیتے ہیں، اس کے برعکس اس میں دس گنا اضافہ ہو جائے گا۔ اس طرح سے، اور صرف اس طرح سے ہی ہم اس بات کی ضمانت کریں گے کہ غیر قانونی اخبارات کا پڑھنا، اس کے لئے لکھنا اور ایک حد تک اس کا تقسیم کرنا بھی، خفیہ کام

(بقیہ حاشیہ) اس نے ''معیشت پسندی'' کی مدافعت کی ہے۔ ''سوابودا'' کے بارے میں کہا جا سکتا ہے ''کرتا وہ اگر کر سکتا مگر کر نہیں سکتا''۔ اس کی نیت اور اس کے ارادے انتہائی نیک ہیں ___ لیکن نتیجہ ہے قطعی انتشار، یہ خاص طور پر اس حقیقت کے باعث کہ ''سوابودا'' تنظیم کے تسلسل کو تسلیم کرتے ہوئے انقلابی فکر اور سوشل ڈیماکریٹک نظریئے کے تسلسل کو تسلیم کرنے سے انکار کئے جاتا ہے۔ وہ پیشہ ور انقلابی کی احیاء چاہتا ہے (''انقلابیت کی احیاء'') اور اس غرض سے تجویز کرتا ہے اول تو سنسنی خیز دہشت پسندی، دوئم ''اوسط مزدوروں کی تنظیم'' (''سوابودا'' شمارہ 1، صفحہ 66 اور آگے) جن کو ''باہر سے دھکیلنے'' کی ضرورت کم ہو۔'' بہ الفاظ دگر اس کی تجویز ہے کہ مکان گرا دیا جائے تا کہ اس سے جو لکڑی دستیاب ہو وہ اسے گرم کرنے کے لئے استعمال ہو سکے۔

قریب قریب نہیں رہ جائے گا، کیونکہ جلد ہی پولیس کو ہزاروں کی تعداد میں تقسیم کی جانے والی مطبوعات کی ہر کاپی پر عدالتی اور انتظامیہ کی سرخ فیتے کی کارروائیاں کرنے کی حماقت اور اس کے ناممکن ہونے کا احساس ہو جائے گا۔ یہی بات صرف مطبوعات پر ہی نہیں بلکہ تحریک کے ہر عمل پر، مظاہروں تک پر صادق آتی ہے۔ عوام الناس کی سرگرم عملی اور وسیع پیمانے کی شرکت کو نقصان نہیں پہنچے گا، اس کے برعکس اس کو اس حقیقت کے باعث فائدہ پہنچے گا کہ ایک ''درجن'' تجربے کار انقلابی، جو پیشہ ورانہ اعتبار سے پولیس سے کچھ کم تربیت یافتہ نہیں ہوں گے، کام کے تمام خفیہ پہلوؤں کو مرکوز کر لیں گے ــــــ اشتہار بنانا، منصوبے قریب قریب مرتب کرنا، اور ہر شہری محلے، ہر فیکٹری کے حلقے کے لئے اور ہر تعلیمی ادارے کے لئے رہنماؤں کے ادارے مقرر کرنا وغیرہ (میں جانتا ہوں کہ میرے ''غیر جمہوری'' نظریات پر اعتراض کیا جائے گا لیکن میں اس اعتراض کا جو سب کچھ ہے دانشمندانہ نہیں، مندرجہ ذیل سطور میں مکمل جواب دوں گا)۔ انقلابیوں کی تنظیم میں بیشتر خفیہ فرائض منصبی کو مرکوز کر دینے سے بہت ساری دوسری تنظیموں کا دائرۂ عمل گھٹے گا نہیں بلکہ بڑھ جائے گا اور بہت ساری دوسری تنظیموں کی سرگرمی کی خاصیت بہتر ہو جائے گی جو وسیع عوامی شرکت کی غرض سے قائم کی گئی ہیں اور اس لئے اتنی ڈھیلی اور غیر خفیہ ہیں جتنی کہ ہو سکتی ہیں، جیسے کہ مزدوروں کی ٹریڈ یونینیں، مزدوروں کے خود اپنی تعلیم کے حلقے، اور غیر قانونی مطبوعات کا مطالعہ کرنے کے حلقے، اور آبادی کے دوسرے تمام حصوں میں سوشلسٹ نیز جمہوری حلقے وغیرہ وغیرہ۔ ایسے حلقے، ٹریڈ یونینیں اور تنظیمیں ہمیں جتنی زیادہ تعداد میں ممکن ہو اور وسیع ترین وضع کے فرائض انجام دینے کی غرض سے ہر جگہ قائم کرنے چاہئیں، لیکن یہ بے معنی اور نقصان دہ ثابت ہوگی کہ انقلابیوں کی تنظیم سے ان کو گڈمڈ کر دیا جائے، اس حقیقت کو پہلے ہی سے انتہائی خفیف طریقے سے تسلیم کرنے کو اور بھی دھندلا کر دیا جائے کہ عوام الناس کی تحریک کی ''خدمت'' انجام دینے کی غرض سے ہمارے پاس ایسے لوگ ہونے چاہئیں جو اپنے آپ کو صرف سوشل ڈیما کریٹی سرگرمیوں کے لئے وقف کر دیں اور یہ کہ ایسے لوگوں کو چاہئے کہ نہایت صبر کے ساتھ اور مستقل مزاجی سے اپنے آپ کو پیشہ ور انقلابی بنانے کے لئے تربیت دیں۔

جی ہاں، اسے تسلیم کیا جانا اس قدر دھندلا ہے کہ یقین نہیں آتا۔ تنظیم کے سلسلے میں ہمارا گناہ یہ ہے کہ اپنے اناڑی پن کے باعث ہم نے روس میں انقلابیوں کا وقار گرا دیا ہے۔ جو شخص نظریئے

کے سوالات پر کمزور اور بودا ہو، جس کا نقطۂ نظر تنگ ہے، خود اپنی سستی کے لئے بہانا تراشنے کے واسطے عوام الناس کی بلاارادیت کی وکالت کرتا ہو، جو عوام کے ترجمان سے زیادہ ٹریڈ یونین کے سیکریٹری سے ملتا جلتا ہو، جو ایک ایسے وسیع اور جرأت آمیز منصوبے کا تصور پیش کرنے سے قاصر ہو کہ مخالفین بھی جس کا احترام کریں اور جو خود اپنے پیشہ ورانہ فن ــــ سیاسی پولیس کا مقابلہ کرنے کے فن ــــ میں ناتجربے کار اور پھوہڑ ہو، ایسا شخص انقلابی نہیں بلکہ نکما، اناڑی ہوتا ہے!

کوئی سرگرم عمل کارکن اس صاف گوئی پر برا نہ مانے، کیونکہ جہاں تک ناکافی تربیت کا تعلق ہے، اس کا سب سے پہلے میں اپنے اوپر اطلاق کرتا ہوں۔ میں ایک اسٹڈی سرکل (73) میں کام کیا کرتا تھا جس نے اپنے سامنے بہت ہی وسیع اور ہمہ گیر فرائض رکھ لئے تھے، اور اس حلقے کے ہم سب ممبر اس کربناک اور شدید احساس میں مبتلا تھے کہ ہم تاریخ کے ایک ایسے لمحے میں اناڑیوں کی طرح کام کر رہے ہیں جبکہ ہم ایک مشہور قول کو ذرا تبدیل کر کے یہ کہنے کے قابل تھے: ''ہمیں انقلابیوں کی ایک تنظیم دے دیجئے پھر ہم روس کو پلٹ کر رکھ دیں گے!'' اس وقت کی شرم کے پُرسوز احساس کو میں جتنا زیادہ یاد کرتا ہوں، ان نام نہاد سوشل ڈیماکریٹوں کی جانب میرے جذبات اور زیادہ تلخ ہو جاتے ہیں جن کے پرچار سے ''ایک انقلابی کا پیشہ بدنام ہوتا ہے''، جو یہ سمجھنے سے قاصر رہتے ہیں کہ ہمارا کام یہ نہیں ہے کہ انقلابی کو اناڑی کی سطح پر گرانے کی علمبرداری کریں، بلکہ اناڑیوں کو انقلابیوں کی سطح تک بلند کر دیں۔

د۔ تنظیمی کام کا دائرہ

''صرف سینٹ پیٹرس برگ ہی میں نہیں بلکہ پورے روس میں عمل کے لئے موزوں انقلابی قوتوں کی جو کمی محسوس کی جا رہی ہے'' اس کے بارے میں ہم ب۔ کی زبانی سن چکے ہیں۔ اس حقیقت سے کوئی مشکل ہی سے انکار کرے گا۔ لیکن سوال یہ ہے کہ اس کی تشریح کیسے کی جائے؟ ب۔ لکھتے ہیں:

> ''ہم اس مظہر کے تواریخی اسباب کی تشریح کی تفصیلات میں نہیں پڑیں گے، ہم محض یہی کہیں گے کہ ایک ایسا سماج جو طویل سیاسی رجعت پسندی اور ماضی و حال کی معاشی تبدیلیوں میں تقسیم سے بدل ہو چکا ہو، خود اپنی

صفوں میں سے انقلابی کام کے لئے موزوں افراد کی انتہائی مختصر تعداد آگے بڑھاتا ہے، یہ کہ مزدور طبقہ ایسے انقلابی کارکن ضرور پیدا کرتا ہے جو غیر قانونی تنظیموں کی صفوں کو کسی حد تک کمک پہنچاتے ہیں، لیکن ایسے انقلابیوں کی تعداد زمانے کی ضرورتیں پوری کرنے کو ناکافی ہوتی ہے۔ یہ اس وجہ سے اور بھی ہوتا ہے کہ مزدور کی حالت جو فیکٹری میں روزانہ ساڑھے گیارہ گھنٹے صرف کرتا ہے، ایسی ہوتی ہے کہ وہ خاص کر صرف ہلچل پیدا کرنے والے کے فرائض منصبی ہی پورے کر سکتا ہے، لیکن پروپیگنڈہ اور تنظیم، غیر قانونی مطبوعات کی فراہمی اور نقل، اشتہاروں کا اجراء وغیرہ ایسے فرائض ہیں جن کا بوجھ لازمی طور پر زیادہ تر دانشوروں کی بہت ہی مختصر ٹکڑی کے کندھوں پر ہی پڑتا ہے'' (''ربوچیئے دیلو'' شمارہ 6، صفحہ 39-38)۔

ب۔ کی اس رائے سے ہم کئی طرح سے متفق نہیں ہیں، خصوصاً ان الفاظ سے جو ہم نے خط کشیدہ کئے ہیں، جو انتہائی نمایاں طور پر واضح کرتے ہیں کہ ب۔، اگرچہ ہمارے اناڑی پن سے تھک گئے ہیں، لیکن اس ناقابل برداشت حالت سے بچ کر نکلنے کا کوئی راستہ نہیں ڈھونڈ پاتے، کیونکہ ''معیشت پسندی'' کے بوجھ نے ان کو جھکا رکھا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ سماج بہت سارے لوگ پیدا کرتا ہے جو ''نصب العین'' کے لئے موزوں ہوتے ہیں لیکن ہم ان سب کو کام میں نہیں لے پاتے۔ اس اعتبار سے ہماری تحریک کی نازک، عبوری کیفیت مندرجہ ذیل الفاظ میں بیان کی جا سکتی ہے: لوگ نہیں ہیں ــــ پھر بھی لوگوں کی ایک بھیڑ لگی ہے۔ لوگوں کی بھیڑ لگی ہے، کیونکہ مزدور طبقہ اور روز افزوں مختلف طبقات سال در سال بڑھتی ہوئی تعداد میں اپنی صفوں میں سے غیر مطمئن لوگ پیدا کرتے ہیں جو احتجاج کرنا چاہتے ہیں، جو مطلق العنانیت کے خلاف جدوجہد میں جو بھی مدد دے سکتے ہیں، دینے کو تیار ہیں، جس کے ناقابل برداشت ہونے کو اگرچہ سب تسلیم نہیں کرتے، عوام الناس کی بڑھتی ہوئی تعداد اس کو دن پر دن زیادہ شدت سے محسوس کرنے لگ گئی ہے۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ ہمارے پاس لوگ نہیں ہیں کیونکہ ہمارے پاس رہنما نہیں ہیں، سیاسی رہنما نہیں ہیں، قابل منتظم نہیں ہیں جو وسیع پیمانے پر اور اس کے ساتھ ہی ساتھ ایک جیسا اور

ہم آہنگ کام کا اہتمام کرنے کی صلاحیت رکھتے ہوں جس میں تمام انتہائی نا قابل لحاظ قوتوں کو بھی کام پر لگا لیا گیا ہو۔''انقلابی تنظیموں کی نشو ونما اور ترقی'' نہ صرف مزدور طبقے کی تحریک کی نشو ونما سے، جس کو ب۔ بھی تسلیم کرتے ہیں، بلکہ لوگوں کے تمام طبقات میں عام جمہوری تحریک کی نشو ونما سے بھی پچھڑ گئی ہے۔ (چلتے چلاتے یہ بھی واضح کردوں کہ اب ممکن ہے کہ ب۔اس کو یہ سمجھیں کہ ان کے اخذ کئے ہوئے نتیجے میں اضافہ کیا جا رہا ہے۔) تحریک کی بلاارادہ بنیاد کی وسعت کے مقابلے میں انقلابی کام کا دائرہ بہت ہی تنگ ہے۔''مالکوں اور حکومت کے خلاف معاشی جدوجہد'' کے ناکارہ نظریئے میں وہ حد سے زیادہ گھرا ہوا ہے۔ پھر بھی موجودہ زمانے میں نہ صرف سوشل ڈیماکریٹ سیاسی ہلچل کرنے والوں کو بلکہ سوشل ڈیماکریٹ منتظموں کو بھی ''آبادی کے تمام طبقوں میں ضرور جانا چاہئے''*۔عملی کام کرنے والوں میں مشکل ہی سے کوئی ایک بھی ایسا ہوگا جو اس بات پر شبہ کرے کہ سوشل ڈیماکریٹ انتہائی مختلف طبقوں کے انفرادی نمائندوں میں اپنے تنظیمی کام کے سلسلے کے ہزارہا چھوٹے موٹے کام تقسیم کر سکتے ہیں۔ ہماری تدبیر کی سب سے بڑی خامی خصوصی مہارت حاصل کرنے کے فقدان کی ہے جس کے بارے میں ب۔ نے بجا طور پر اور تلخی سے شکایت کی ہے۔ ہمارے مشترک نصب العین کے لئے الگ الگ ہر ''کارروائی'' جتنی چھوٹی ہوگی، ہمیں اتنے ہی زیادہ ایسے لوگ مل سکیں گے جو اس قسم کی کارروائی انجام دے سکیں (وہ لوگ جو اکثر و بیشتر صورتوں میں پیشہ ور انقلابی بننے کے قطعی قابل نہیں ہوتے)، پولیس کے لئے اتنا ہی زیادہ مشکل ہوگا کہ وہ ان تمام ''چھوٹے موٹے کام کرنے والوں'' کو ''جال میں پھانس لے''، اور کسی چھوٹے سے معاملے میں گرفتاری کر کے ان کے لئے کوئی ایسا ''مقدمہ'' بنانا اتنا ہی زیادہ مشکل ہوگا جو کہ ''سلامتی'' پر حکومت کے اخراجات کو حق بجانب قرار دے سکے۔ جہاں تک ہمیں مدد کرنے کو تیار لوگوں کی تعداد کا سوال ہے، ہم نے پچھلے باب میں اس زبردست تبدیلی کا حوالہ دیا تھا جو کہ پچھلے پانچ برس یا کچھ ایسے ہی عرصے میں اس اعتبار سے رونما ہوگئی ہے۔ دوسری

* چنانچہ، فوجی خدمات انجام دینے والے لوگوں میں حال ہی میں جمہوری جذبے کا بلاشبہ احیاء دیکھنے میں آیا ہے، کچھ اس بات کے نتیجے میں کہ مزدوروں اور طالب علموں جیسے ''دشمنوں'' سے سڑکوں پر معرکے اکثر رہنے لگے ہیں۔ ہمارے پاس موجودہ قوتیں جیسے ہی اجازت دیں ہمیں فوجیوں اور افسروں میں پروپیگنڈے اور ہلچل پر ہماری پارٹی سے وابستہ ''فوجی تنظیموں'' کے قیام پر انتہائی سنجیدگی سے توجہ دینی چاہئے۔

طرف ان تمام چھوٹی چھوٹی کسروں کو ایک عدد کل میں متحد کرنے کی غرض سے، اس غرض سے کہ تحریک کے فرائض منصبی کی تقسیم کے دوران میں خود اس کے ہی ٹکڑے ٹکڑے نہ ہو جائیں، اور اس غرض سے کہ ان لوگوں کو جو کہ چھوٹے چھوٹے فرائض انجام دیتے ہیں، اس بات کا یقین کامل ہو جائے کہ ان کا کام ضروری اور اہم ہے، کہ جس یقین کے بغیر وہ کبھی بھی کام نہیں کریں گے*، ضروری ہے کہ آزمودہ انقلابیوں کی ایک مضبوط تنظیم ہو۔ اس قسم کی تنظیم جس قدر خفیہ ہو، پارٹی کی قوت پر اعتماد اسی قدر زیادہ قوی اور زیادہ دور تک پھیلا ہوا ہوگا۔ جیسا کہ ہم جانتے ہیں، جنگ کے زمانے میں، خود اپنی فوج ہی میں اپنی قوت پر اعتماد پیدا کرنا سب سے زیادہ اہم نہیں ہوتا بلکہ دشمن کو اور تمام غیر جانبدار عناصر کو بھی اس قوت کا یقین دلانا اہم ہوتا ہے۔ دوستدار غیر جانبداری بعض اوقات فیصلہ کن ہو سکتی ہے۔ اگر ایسی تنظیم موجود ہوتی، وہ کہ جو مستحکم نظریاتی بنیاد پر قائم ہوئی ہوتی

* مجھے یاد ہے کہ ایک بار ایک ساتھی نے مجھ سے ایک فیکٹری انسپکٹر کا ذکر کیا تھا جو سوشل ڈیماکریٹوں کی مدد کرنا چاہتا تھا، اور واقعی کی بھی تھی، مگر بڑی تلخی کے ساتھ شکایت کی تھی کہ اس کو پتہ ہی نہیں کہ اس کی ''اطلاع'' مناسب انقلابی مرکز تک پہنچی بھی یا نہیں، اس کی مدد کی درحقیقت کتنی ضرورت تھی اور اس کی چھوٹی سی اور حقیر خدمات کار آمد ہونے کے کیا امکانات تھے۔ عملی کام کرنے والا ہر کارکن، یقیناً ایسی بہت سی مثالیں پیش کر سکتا ہے جبکہ ہمارے اناڑی پن نے ہمیں اپنے اتحادیوں سے محروم کر دیا۔ یہ خدمات، ہر ایک جن میں سے بطور خود ''چھوٹی'' ہوتی ہے، لیکن جب سب کو یکجا کر لیا جائے تو بیش بہا، ہمیں نہ صرف فیکٹریوں میں بلکہ ڈاک کی خدمات میں، ریلوے میں، کسٹم میں کام کرنے والے مزدوروں اور عہدیداروں سے، رؤساء میں، اہل کلیسا میں، اور زندگی کے باقی ہر ایک شعبے میں، جس میں پولیس اور دربار تک شامل ہیں، مل سکتی ہیں اور ضرور ملیں گی! اگر ہمارے پاس حقیقی پارٹی ہوتی، انقلابیوں کی ایک حقیقی مجاہد تنظیم، تو ہم ان ''مددگاروں'' میں سے ہر ایک سے بے جا مطالبات نہ کرتے، ہمیں ہمیشہ عجلت نہ ہوا کرتی اور ان کو اپنے ''غیر قانونی کام'' کے عین مرکز میں ہر بار نہ لے آیا کرتے، بلکہ، اس کے برعکس، ہم ان کو انتہائی احتیاط کے ساتھ کام میں لگاتے اور لوگوں کو ایسے فرائض منصبی انجام دینے کی خاص تربیت تک اس بات کو پیش نظر رکھتے ہوئے دیتے کہ بہت سارے طلباء ''مختصر مدتی'' انقلابیوں کی حیثیت سے خدمات انجام دینے کی بہ نسبت کوئی سرکاری عہدہ حاصل کرکے ''مددگاروں'' کی حیثیت سے پارٹی کی کہیں زیادہ خدمت انجام دے سکتے تھے۔ لیکن میں پھر کہتا ہوں کہ صرف ایسی ہی تنظیم کو ایسی تدبیر اختیار کرنے کا حق پہنچتا ہے جو قدم جما کر قائم ہو چکی ہو اور جس کے پاس سرگرم عمل قوتوں کی کوئی کمی نہ ہو۔

اور جس کے پاس ایک سوشل ڈیما کریٹی ترجمان اخبار ہوتا تو ہمارے پاس اس بات سے ڈرنے کا کوئی جواز نہ ہوتا کہ متعدد ''بیرونی'' عناصر جو اس تحریک کی جانب کھنچے چلے آتے ہیں، اسے ممکن ہے اپنے راستے سے بھٹکا دیں (اس کے برعکس، ٹھیک آج کل ہی، جبکہ اناڑی پن کا دور دورہ ہے، ہم دیکھتے ہیں کہ بہت سے سوشل ڈیما کریٹ ''عقائد نامے'' کی جانب مائل ہو رہے ہیں اور تصور کئے بیٹھے ہیں کہ وہی سوشل ڈیما کریٹ ہیں)۔ مختصر یہ کہ خصوصی مہارت حاصل کرنے کی اولین شرط مرکزیانہ ہے اور اپنی باری میں وہ اس کی پُرزور دعوت دیتی ہے۔

لیکن خود ب۔ جنہوں نے خصوصی مہارت حاصل کرنے کی ضرورت اس قدر بہترین طریقے سے واضح کی ہے، ہماری رائے میں، جس دلیل کا ہم نے حوالہ دیا ہے اس کے دوسرے حصے میں اس کی اہمیت اصل سے کم کر کے بیان کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ مزدور طبقے کے انقلابیوں کی تعداد ناکافی ہے۔ یہ قطعی درست ہے، اور ایک بار پھر ہم زور دیتے ہیں کہ ''قریب سے مشاہدہ کرنے والے کا بیش قیمت اظہار خیال'' سوشل ڈیما کریسی میں آنے والے موجودہ بحران کے اسباب کے بارے میں ہمارے نظریئے سے اور اس کے نتیجے میں، اس پر عبور حاصل کرنے کے لئے جن ذرائع کی ضرورت ہوتی ہے ان سے پوری طرح مطابقت رکھتا ہے۔ عوام الناس کی بلاارادہ بیداری سے نہ صرف انقلابی عموماً پچھڑے ہوئے ہیں بلکہ مزدور انقلابی بھی محنت کش عوام الناس کی بلاارادہ بیداری سے پچھڑے ہوئے ہیں۔ ''عملی'' نقطہءنظر سے بھی یہ حقیقت واضح ثبوت کے ساتھ اس ''معلّمی'' کے بے معنے ہونے ہی کی نہیں بلکہ اس کی سیاسی اعتبار سے رجعت پسند نوعیت کی تصدیق کرتی ہے جس سے مزدوروں کی جانب ہمارے فرائض کے بارے میں تبادلہءخیالات کے دوران ہماری تواضع کی جاتی ہے۔ یہ حقیقت ثابت کرتی ہے کہ ہمارا سب سے پہلا اور اشد ضروری فرض یہ ہے کہ مزدور انقلابیوں کی تربیت میں مدد دیں جو کہ پارٹی کی سرگرمی کے سلسلے میں اسی سطح کے ہوں جس کے دانشوروں میں سے آئے ہوئے انقلابی (''پارٹی کی سرگرمی کے سلسلے میں'' پر ہم نے زور دیا ہے، کیونکہ، اگرچہ ضروری تو ہے مگر یہ نہ تو آسان ہے نہ اس قدر اشد ضروری کہ کسی اور اعتبار سے مزدوروں کو دانشوروں کی سطح پر لے آیا جائے)۔ اس لئے توجہ خاص طور سے اس بات پر دینی چاہئے کہ مزدوروں کو

انقلابیوں کی سطح تک اٹھا دیا جائے، یہ قطعاً ہمارا کام نہیں ہے کہ ''محنت کش عوام الناس'' کی سطح پر اُتر آئیں، جیسے کہ ''معیشت پسند'' کرنا چاہتے ہیں، یہ ''اوسط مزدور'' کی سطح پر، جیسی کہ ''سوابودا'' کی خواہش ہے (اور جو اس طرح سے معیشت پسند ''معلموں'' کے دوسرے درجے پر چڑھ جاتا ہے)۔ مزدوروں کے لئے عام فہم مطبوعات کی اور خصوصاً پسماندہ مزدوروں کے لئے اور زیادہ عام فہم (یقیناً عامیانہ نہیں) مطبوعات کی ضرورت سے انکار کرنے سے میں بہت دور ہوں۔ لیکن مجھے جو چیز ناگوار گزرتی ہے وہ ''معلّمی'' کا سیاست اور تنظیم کے سوالوں سے متواتر گڈمڈ کئے جانا ہے۔ آپ حضرات، جنہیں ''اوسط مزدور'' کی اتنی فکر ہے، درحقیقت مزدور طبقے کی سیاست اور مزدور طبقے کی تنظیم پر بحث کرتے ہوئے مزدوروں کی سطح پر اُتر کر اس کی قدرے توہین کرتے ہیں۔ سنجیدہ باتوں کے متعلق سنجیدگی سے بات کیجئے، معلّمی معلموں پر چھوڑ یئے، سیاستدانوں اور منتظموں پر نہیں! کیا دانشوروں میں بھی ترقی یافتہ لوگ، ''اوسط لوگ''، اور ''عوام الناس'' نہیں ہوتے؟ کیا یہ بات سب تسلیم نہیں کرتے کہ دانشوروں کے لئے بھی عام فہم مطبوعات درکار ہوتی ہیں اور کیا ایسا ادب تصنیف نہیں ہوتا؟ ذرا تصور تو کیجئے کہ کالج کے یا ہائی اسکول کے طالب علموں کو منظّم کرنے پر ایک مضمون میں کوئی بار بار یہ کہے جائے، گویا کہ نئی دریافت کی ہو، کہ سب سے پہلے ''اوسط طالب علموں'' کی ہمارے ہاں تنظیم ہونی چاہئے۔ اس قسم کے مضمون کے مصنف کی بھٹّی اڑائی جائے گی اور ٹھیک اڑائی جائے گی۔ اس سے کہا جائے گا کہ تنظیم کے متعلق تمہارے ذہن میں خیالات ہوں تو ہمیں بتاؤ اور یہ فیصلہ ہم خود کریں گے کہ کون ''اوسط درجے'' کا ہے، کون اوسط درجے سے اوپر اور کون نیچے۔ لیکن اگر تمہارے ذہن میں تنظیم کے متعلق تمہارے اپنے خیالات نہیں ہیں تو پھر ''عوام الناس'' اور ''اوسط لوگوں'' کی جانب سے تمہاری تمام کاوشیں محض اُکتا کر رکھ دیں گی۔ آپ کو احساس ہونا چاہئے کہ ''سیاست'' اور ''تنظیم'' کے یہ سوالات بذاتِ خود اتنے سنجیدہ ہیں کہ ان پر سنجیدگی کے علاوہ اور کسی طریقے سے غور نہیں کیا جا سکتا۔ ہمیں چاہئے کہ مزدوروں (اور یونیورسٹی اور ہائی اسکولوں کے طالب علموں) کو اس طرح تعلیم دینی چاہئے کہ ہم ان مسئلوں پر ان سے تبادلہء خیالات کر سکیں۔ لیکن اگر یہ سوالات اُٹھا ہی دیں تو آپ کو انہیں ان کے اصل جواب دینے چاہئیں۔ ''اوسط'' یا ''عوام الناس'' کی آڑ مت لیجئے، معاملے

کو ظریفانہ باتوں اور کھوکھلے فقروں سے ٹالنے کی کوشش مت کیجئے*۔

اپنے فرض کی ادائیگی کے لئے پوری طرح تیار ہونے کے لئے مزدور انقلابی کو بھی پیشہ ور انقلابی بن جانا چاہئے۔ چنانچہ ب۔ یہ کہنے میں غلطی پر ہیں کہ چونکہ مزدور ساڑھے گیارہ گھنٹے فیکٹری میں گزارتا ہے اس لئے (ہلچل کے علاوہ) باقی تمام انقلابی فرائض منصبی ''لازمی طور پر زیادہ تر دانشوروں کی بہت ہی مختصر ٹکڑی کے کندھوں پر پڑتے ہیں''۔ یہ کیفیت اس لئے پائی جاتی ہے کہ ہم پسماندہ ہیں، کیونکہ ہم ہر باصلاحیت مزدور کو پیشہ ور ہلچل کرنے والا، انتظام کرنے والا، پروپیگنڈہ کرنے والا، مطبوعات تقسیم کرنے والا وغیرہ وغیرہ بننے میں مدد کرنا اپنا فرض تسلیم نہیں کرتے۔ اس اعتبار سے ہم قطعی طور پر اپنی قوت کو شرمناک طریقے سے ضائع کرتے ہیں، ہم اس چیز کی نگہداشت کرنے سے قاصر رہتے ہیں جس کی خاص احتیاط سے خبر گیری اور پرورش کرنی چاہئے۔ جرمنوں کو دیکھئے: ان کی قوتیں ہماری قوتوں سے سیکڑوں گنی زیادہ ہیں لیکن وہ بخوبی سمجھتے ہیں کہ حقیقی باصلاحیت ہلچل کرنے والے وغیرہ ''اوسط'' صفوں میں سے اکثر ترقی حاصل کر کے نہیں آتے۔ اس وجہ سے وہ فوراً کوشش کرتے ہیں کہ ہر باصلاحیت محنت کش کو ایسے حالات میں پہنچا دیں کہ وہ اپنی صلاحیتوں کو پوری طرح نشوونما دے کر بروئے کار لا سکے۔ اس کو پیشہ ور ہلچل کرنے والا بنا دیا جاتا ہے، اپنی سرگرمیوں کا میدان عمل وسیع کرنے، ایک فیکٹری سے اس کو پوری صنعت میں، ایک مقام سے پورے ملک میں پھیلانے کے لئے اس کی ہمت افزائی کی جاتی ہے۔ اپنے پیشے میں وہ تجربہ اور چابکدستی حاصل کرتا ہے، وہ اپنے نقطۂ نظر کو وسیع اور اپنے علم میں اضافہ کرتا ہے، وہ دوسرے مقامات اور دوسری پارٹیوں کے ممتاز سیاسی رہنماؤں کا قریب سے مشاہدہ

* ''سوابودا''، شمارہ 1، صفحہ 66، مضمون بعنوان ''تنظیم'' میں: ''مزدوروں کی فوج کے بھاری قدموں کی چاپ ان تمام مطالبات کو کمک پہنچائے گی جو روسی محنت کش کی جانب سے پیش کئے جائیں گے۔'' محنت کشی یقیناً جلی حروف میں۔ اور وہی مضمون نگار چلاتا ہے: ''میں دانشوروں کا ذرا بھی مخالف نہیں، مگر''...... (مگر ___ وہ لفظ جس کے معنے شچید رین نے یوں بیان کئے: کان پیشانی سے اوپر کبھی نہیں لگ سکتے!)......''مگر جب کوئی شخص خوبصورت اور دل آویز کلمات اپنی زبان سے ادا کرتا ہوا میرے پاس آتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ انہیں اپنی (اس کی؟) خوبصورتی اور دوسری خوبیوں کے باعث تسلیم کر لیا جائے، تو مجھے سخت جھنجھلاہٹ ہوتی ہے'' (صفحہ 62)۔ جی ہاں، مجھے بھی ''سخت جھنجھلاہٹ ہوتی ہے''......

کرتا ہے، وہ ان کی سطح تک بلند ہونے اور مزدور طبقے کے ماحول کے علم اور سوشلسٹ عقیدے کی تازگی کو پیشہ ورانہ ہنرمندی سے آپس میں ملانے کی کوشش کرتا ہے کہ جس کے بغیر پرولتاریہ اپنے بہترین تربیت یافتہ دشمنوں کے خلاف پُرعزم جدوجہد نہیں کرسکتا۔ اسی طریقے سے محنت کش عوام الناس بیبل اور آوئیر کے سانچے کے لوگ پیدا کرسکتے ہیں۔لیکن سیاسی اعتبار سے آزاد ملک میں جو کچھ بڑی حد تک خود بخود ہوتا ہے اس میں ہماری تنظیموں کو جان بوجھ کر اور باقاعدگی کے ساتھ کرنا ہوتا ہے۔ مزدور ہلچل کرنے والے کو جس میں ذرا بھی خداداد صلاحیت ہو اور ''ہونہار'' ہو اس کو فیکٹری میں گیارہ گھنٹے روزانہ کام کرنے کو چھوڑ نہیں دینا چاہئے۔ ہمیں اہتمام کرنا چاہئے کہ اس کے اخراجات پارٹی پورے کرے، کہ وہ وقت رہتے روپوش ہو جائے، کہ اگر اسے اپنے تجربے کو بڑھانا، اپنے نقطہءنظر کو وسیع کرنا ہے اور پولیس والوں کے خلاف جدوجہد میں کم از کم چند سال ڈٹے رہنا ہے تو وہ اپنی سرگرمیوں کا مقام تبدیل کردے۔ محنت کش عوام الناس کی تحریک کا بلاارادہ اُبھار جیسے جیسے زیادہ وسیع اور گہرا ہوجاتا ہے ویسے ہی ویسے وہ اپنی صفوں میں سے دن پر دن بڑھتی ہوئی تعداد میں نہ صرف باصلاحیت ہلچل کرنے والے بلکہ باصلاحیت انتظام کرنے والے، پروپیگنڈہ کرنے والے اور اصطلاح کے بہترین معنوں میں ''عملی کارکن'' آگے بڑھاتے ہیں (جن کی ہمارے دانشوروں میں سے آنے والوں میں تعداد بہت ہی قلیل ہے، جو کہ اکثر و بیشتر صورتوں میں، روسی انداز میں، قدرے لاپروا اور اپنی عادات میں سست ہوتے ہیں)۔ جب ہمارے پاس خاص طور پر تربیت یافتہ مزدور انقلابیوں کی قوتیں ہوں جو وسیع تیاریوں کے دور سے گزر چکے ہوں (اور بلاشبہ ''خدمات کے تمام شعبوں کے'' انقلابی ہوں)، تو دنیا کی کوئی بھی سیاسی پولیس پھر ان سے لوہا نہ لے سکے گی، کیونکہ ان قوتوں کو، جو انقلاب سے بے پناہ خلوص رکھتی ہیں، مزدوروں کے وسیع ترین عوام الناس کا بے حساب اعتماد حاصل ہوگا۔ مزدوروں میں پیشہ ورانہ انقلابی تربیت کا یہ راستہ جو ان میں اور ''دانشوروں'' میں مشترک ہوتا ہے، اختیار کرنے کا ''جذبہ پیدا کرنے'' کے لئے بہت کم کچھ کرنے اور مزدور عوام الناس کی، ''اوسط مزدوروں'' وغیرہ کی ''پہنچ'' میں کیا کچھ ہے اس کے متعلق اپنی احمقانہ تقریروں سے ان کو اکثر و بیشتر ہی پیچھے گھسیٹ لانے کے لئے ہم براہ راست قصوروار ہیں۔

اس رعایت سے، جیسے کہ دوسری رعایتوں سے ہمارے تنظیمی کام کے دائرے کی تنگی بلاشبہ

براہ راست اس حقیقت کے باعث ہے (اگرچہ ''معیشت پسندوں'' کی غالب اکثریت اورعملی کام میں ناتجربے کاروں کونظرنہیں آتا) کہ ہم اپنے نظریوں اوراپنے سیاسی فرائض کوایک تنگ میدانِ عمل میں محدود کردیتے ہیں۔ بلاارادیت کی تابعداری معلوم ہوتا ہے کہ عوام الناس کی ''پہنچ'' میں ہونے والے کی جانب سے ایک قدم بھی ہٹ کر بڑھنے کا خوف پیدا کردیتی ہے، عوام الناس کی فوری اور براہ راست ضرورتوں پر محض دھیان دینے سے زیادہ بلند اُٹھ جانے کا خوف۔ حضرات، ڈریئے نہیں! یادرکھئے کہ تنظیم کی ہم اتنی پست سطح پر کھڑے ہیں کہ ہمارے حد سے زیادہ اوپر اُٹھ سکنے کا تصور ہی بے معنے ہے!

ر۔ ''سازشی'' تنظیم اور ''جمہوریت پسندی''

پھر بھی ہم میں بہت سے لوگ ہیں جو''زندگی کی آواز'' پر اس قدر حساس ہوتے ہیں کہ وہ دنیا میں کسی اور چیز سے زیادہ اس سے ڈرتے ہیں اور یہاں جو نظریات واضح کئے گئے ہیں ان کے ماننے والوں پر''نرودنایا وولیا'' کے ہمدرد ہونے کا، ''جمہوریت پسندی'' کو سمجھنے سے قاصر رہنے کا الزام عائد کرتے ہیں۔ ضرورت ہے کہ ان الزام تراشیوں پر، جن کی گونج بیشک ''ربوچیئے دیلو'' میں سنائی دی ہے، بحث کی جائے۔

راقم الحروف کوبخوبی معلوم ہے کہ سینٹ پیٹرس برگ کے''معیشت پسندوں'' نے''ربوچایا گزیتا'' کے خلاف بھی''نرودنایا وولیا'' کا ہمدرد ہونے کا الزام عائد کیا تھا (اس کا جب''ربوچایا میسل'' سے کوئی موازنہ کرے تو یہ بات خاصی قابل فہم معلوم ہوتی ہے)۔ اس لئے ہمیں ذرا بھی حیرت نہیں ہوئی کہ جب''ایسکرا'' کے جاری ہونے کے تھوڑے ہی دنوں بعد ایک ساتھی نے ہمیں مطلع کیا کہ شہرلا میں سوشل ڈیماکریٹ''ایسکرا'' کو''نرودنایا وولیا کا'' ترجمان کہتے ہیں۔ اس الزام سے ہمیں تسکین ہوئی کیونکہ کونسا وہ معقول سوشل ڈیماکریٹ ہے جس پر''معیشت پسندوں'' نے''نرودنایا وولیا'' کا ہمدرد ہونے کا الزام عائد نہ کیا ہو؟

یہ الزام تراشیاں دوہری غلط فہمی کا نتیجہ ہیں۔ اول تو انقلابی تحریک کی تاریخ سے ہم میں اس قدر کم واقفیت ہے کہ''نرودنایا وولیا'' کا نام مجاہد مرکزیائی ہوئی تنظیم کا جو کہ زارشاہی کے خلاف پُرعزم جنگ کا اعلان کرتی ہو، کوئی بھی تصور پیش کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ لیکن

1870ء کی دہائیوں میں انقلابیوں نے جو شاندار تنظیم قائم کی تھی اور جسے ہمارے لئے ایک نمونہ ہونا چاہئے وہ ''نرودنایاوولیا'' نے قائم نہیں کی تھی بلکہ ''زیملیا ای وولیا''(74) نے کی تھی جس میں پھوٹ پڑنے پر ''چیورنی پیریدیل'' اور ''نرودنایا وولیا'' کا قیام عمل میں آیا تھا۔ چنانچہ کسی مجاہد انقلابی تنظیم کو خصوصیت کے ساتھ کردار میں ''نرودنایاوولیا'' جیسا کچھ سمجھنا تواریخی اور منطقی دونوں اعتبار سے بے معنے ہے، کیونکہ کوئی انقلابی رجحان، بشرطیکہ وہ سنجیدگی سے جدوجہد کی سوچتا ہو، اس قسم کی تنظیم کے بغیر کام نہیں چلاسکتا۔ ''نرودنایاوولیا'' نے جو غلطی کی تھی وہ تمام غیر مطمئن لوگوں کو تنظیم میں شامل کر لینے اور اس تنظیم کو مطلق العنانیت کے خلاف پُرعزم جدوجہد کی جانب موڑ دینے کی کوشش میں مضمر نہیں تھی، اس کے برعکس وہ تو اس کی عظیم الشان تواریخی خوبی تھی۔ غلطی تھی ایک ایسے نظریئے پر تکیہ کرنے کی جو اصلیت میں انقلابی نظریہ تھا ہی نہیں اور ''نرودنایاوولیا'' کے ممبر اپنی تحریک کو ترقی پذیر سرمایہ دارانہ سماج میں طبقاتی جدوجہد سے اٹوٹ رشتہ قائم کرنا یا تو جانتے نہیں تھے یا قائم نہ کر سکے تھے۔ مارکسزم کو سمجھنے میں قطعی ناکامی ہی سے (یا ''استرووازم'' کے جذبے میں اس کو ''سمجھنے'' سے) یہ رائے پیدا ہوسکتی تھی کہ عام بلاارادہ مزدور تحریک کے عروج سے ہم انقلابیوں کی ''زیملیا ای وولیا'' جیسی اچھی یا درحقیقت اس سے ناقابل موازنہ بہتر تنظیم قائم کرنے کے فرض سے سبکدوش ہوجاتے ہیں۔ اس کے برعکس یہ تحریک ہم پر یہ فرض عائد کرتی ہے، کیونکہ پرولتاریہ کی بلاارادہ جدوجہد اس وقت تک اس کی حقیقی ''طبقاتی جدوجہد'' نہیں بنے گی جب تک کہ اس جدوجہد کی قیادت انقلابیوں کی ایک طاقتور تنظیم نہ کرے۔

دوسرے، بہت سے لوگوں کو جن میں ایسا لگتا ہے کہ ب۔ کری چیفسکی (''ربوچیئے دیلو'' شمارہ 10، صفحہ 18) بھی شامل ہیں، ان مناظروں کے متعلق غلط فہمی ہے جو سوشل ڈیماکریٹوں نے سیاسی جدوجہد کے ''سازشی'' نظریئے کے خلاف ہمیشہ کئے ہیں۔ سیاسی جدوجہد کو سازش تک محدود رکھنے کے خلاف ہم نے ہمیشہ احتجاج کیا ہے اور یقیناً بدستور احتجاج کرتے رہیں گے*۔ لیکن، اس کے معنے یقینی طور پر یہ نہیں ہیں کہ ہم مضبوط انقلابی تنظیم کی ضرورت سے انکار کرتے ہیں۔ چنانچہ جس کتابچے کا اس سے پہلے کے حاشیے میں ذکر کیا گیا ہے اس میں سیاسی جدوجہد کو سازش بنا کر رکھ دینے کے خلاف بحث کے بعد (سوشل ڈیماکریٹی مثالی نمونے کی حیثیت سے)

---

*ملاحظہ فرمائیے ''روسی سوشل ڈیماکریٹوں کے فرائض''، صفحہ 21۔ پ۔ ل۔ لاوروف کے خلاف مناظرہ۔

ایک ایسی تنظیم کا تفصیلی ذکر کیا گیا ہے جو کہ اتنی مضبوط ہو کہ ''بغاوت کرنے پر اُتر آنے'' کی صلاحیت رکھتی ہو اور ''حملہ کرنے کی ہر ایک دیگر صورت'' اختیار کر سکتی ہو تا کہ ''مطلق العنانیت کے خلاف کاری ضرب لگائی'' جا سکے *۔ ایک مطلق العنان ملک میں ایک ایسی طاقتور انقلابی تنظیم ہیئت میں ''سازشی''، تنظیم بھی کہی جا سکتی ہے، کیونکہ فرانسیسی لفظ ''سازش کرنا'' روسی لفظ ''زاگوور'' (سازش) کے برابر ہے اور اس قسم کی تنظیم کو انتہائی رازداری برتنی چاہئے۔ اس قسم کی تنظیم کے لئے رازداری ایک ایسی لازمی شرط ہوتی ہے کہ باقی تمام شرائط (ممبروں کی تعداد اور انتخاب، فرائض منصبی وغیرہ) کو اس کے مطابق کر دینا ہوتا ہے۔ اس لئے واقعی یہ بڑی ہی سادہ لوحی ہوگی کہ اس الزام سے خوف کھایا جائے کہ ہم سوشل ڈیماکریٹ ایک سازشی تنظیم قائم کرنے کے خواہشمند ہیں۔ اس قسم کا الزام ''معیشت پسندی'' کے ہر مخالف کے لئے اتنا ہی پُرمسرت ہوتا ہے جیسا کہ ''نرودنایا وولیا'' کے لائحہ عمل پر چلنے کا۔

اعتراض اُٹھایا جا سکتا ہے کہ اس قدر طاقتور اور سخت خفیہ تنظیم، جو خفیہ سرگرمیوں کی ساری ڈوریاں اپنے ہاتھ میں جمع کر لیتی ہے، ایسی تنظیم جو ضرورتاً مرکزیائی ہوئی ہوتی ہے، ممکن ہے بڑی آسانی سے وقت سے پہلے ہلہ بول دے، سیاسی بے چینی کے بڑھنے، مزدور طبقے کے جوش وخروش اور غم وغصے کی شدت میں اضافے وغیرہ سے پہلے ہی کہ جن سے اس قسم کا ہلہ ممکن اور ضروری ہو جاتا، ہو سکتا ہے کہ بے سوچے سمجھے تحریک میں شدت پیدا کر دے۔ اس پر ہمارا جواب ہے:

* ''روسی سوشل ڈیماکریٹوں کے فرائض''، صفحہ 23۔ برمحل ہوگا کہ ہم اس حقیقت کی ایک اور مثال دے دیں کہ ''رابوچیئے دیلو'' یا تو سمجھتا نہیں کہ وہ کس بارے میں گفتگو کر رہا ہے، یا ''ہوا کے رخ کے ساتھ ساتھ'' وہ اپنے نظریات تبدیل کر دیتا ہے۔ ''رابوچیئے دیلو'' شمارہ 1 میں ہمیں مندرجہ ذیل عبارت ملتی ہے، خط کشیدہ: ''اس کتابچے کا موضوع سخن ''رابوچیئے دیلو'' کے ادارتی پروگرام سے پوری پوری مطابقت رکھتا ہے'' (صفحہ 142)۔ واقعی؟ کیا یہ نظریہ کہ مطلق العنانیت کا تختہ الٹنا عوامی تحریک کا پہلا فرض مقرر نہیں کرنا چاہئے، ان نظریات کے مطابق ہے جن کا اظہار ''روسی سوشل ڈیماکریٹوں کے فرائض'' میں کیا گیا ہے؟ کیا ''مالکوں اور حکومت کے خلاف معاشی جدوجہد'' کا نظریہ اور نظریہء مراحل اس کتابچے میں ظاہر کردہ نقطہء نظر سے مطابقت رکھتا ہے؟ اب یہ فیصلہ ہم قارئین پر چھوڑتے ہیں کہ آیا وہ جریدہ جو ''رائے کی ہم آہنگی'' کے معنے اس عجیب وغریب انداز میں سمجھتا ہو، اپنے اصولوں کا پکا بھی ہو سکتا ہے۔

خیالی طور پر اس سے بلاشبہ انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ایک مجاہد تنظیم کے لئے ممکن ہوسکتا ہے کہ وہ بلاسوچے سمجھے لڑائی شروع کردے، جس کی بدولت ممکن ہے شکست کا منہ دیکھنا نصیب ہو جس سے دوسرے حالات میں قطعی طور پر بچا جا سکتا تھا۔ لیکن ایسے مسئلے پر ہم اپنے آپ کو خیالی بحث تک ہی محدود نہیں رکھ سکتے کیونکہ ہر لڑائی کے بطن میں شکست کا خیالی امکانی موجود ہوتا ہے اور لڑائی کے لئے منظّم تیاری کے علاوہ اس امکان کو کم کرنے کا کوئی راستہ نہیں ہے۔ لیکن اگر ہم ان ٹھوس حالات سے ابتداء کریں جو کہ آج کل روس میں پائے جاتے ہیں، تو ہمیں اس قطعی نتیجے پر پہنچنا پڑے گا کہ ایک طاقتور انقلابی تنظیم قطعی ضروری ہے ٹھیک اس غرض سے کہ تحریک میں استحکام لایا جائے اور بے سوچے سمجھے حملے کرنے کے امکان سے محفوظ کر دیا جائے۔ عین آج کل ہی جبکہ ابھی تک ایسی کوئی تنظیم موجود نہیں ہے اور جبکہ انقلابی تحریک تیزی کے ساتھ اور بلاارادہ بڑھ رہی ہے، ہمیں دو مخالف انتہائی سرے ابھی سے نظر آنے لگے ہیں (جو جیسا کہ توقع کرنی چاہئے، ''ملتے ہیں'')۔ یہ ہیں: قطعی غیر معقول ''معیشت پسندی'' اور اعتدال کا پرچار اور اتنی ہی نامعقول ''سنسنی خیز دہشت'' جو کوشش کرتی ہے کہ ''مصنوعی طور پر اس تحریک کے انجام کی علامتیں پیدا کر دے جو کہ بطور خود نشو ونما اور تقویت حاصل کر رہی ہے، جبکہ یہ تحریک ابھی تک انجام کی بہ نسبت آغاز کے زیادہ نزدیک ہے'' (و۔ زاسولیچ، ''زاریا'' میں، شمارہ 3-2، صفحہ 353)۔ اور ''ربوچیئے دیلو'' کی مثال واضح کرتی ہے کہ ایسے سوشل ڈیماکریٹ موجود ہیں جو ان دونوں انتہاؤں کو راستہ دے دیتے ہیں۔ یہ بات دیگر اسباب کے علاوہ اس لئے بھی تعجب خیز نہیں ہے کہ ''مالکوں اور حکومت کے خلاف معاشی جدوجہد'' انقلابیوں کو مطمئن ہرگز نہیں کر سکتی اور اس لئے مخالف انتہائیں اِدھر اُدھر ہمیشہ نمودار ہوتی رہیں گی۔ صرف مرکزیائی ہوئی جہادی تنظیم ہی جو کہ وضعداری کے ساتھ سوشل ڈیماکریٹی پالیسی پر عمل درآمد کرے، جو گویا کہ تمام انقلابی فطری مناسبتوں اور کوششوں کی تسکین کرتی ہو، بے سوچے سمجھے حملے کرنے سے تحریک کو محفوظ کر سکتی ہے اور ایسے حملوں کی تیاری کر سکتی ہے جو کامیابی کی اُمید دلائیں۔

ایک اعتراض اور بھی اُٹھایا جا سکتا ہے کہ یہاں تنظیم کے متعلق جن نظریات کی وضاحت کی گئی ہے وہ ''جمہوری اصول'' کی تردید کرتے ہیں۔ تو، اس سے پہلے کا الزام مخصوص انداز میں روسی نژاد تھا مگر یہ والا مخصوص طور سے پردیسی کردار کا حامل ہے، اور ممالک غیر میں مقیم تنظیم ہی

(''پردیس میں روسی سوشل ڈیما کریٹوں کی انجمن'') اپنی مجلس ادارت کو ایسی ہدایات جاری کر سکتی تھی جیسی کہ درج ذیل ہیں:

> ''تنظیمی اصول۔سوشل ڈیما کریسی کی کامیاب نشوونما اور اتحاد کی غرض سے پارٹی کی تنظیم کے وسیع جمہوری اصول پر زور دینا چاہئے، نشوونما دینی چاہئے اور اس کی خاطر لڑنا چاہئے۔مخالف جمہوری رجحانات کے پیش نظر جن کا ہماری پارٹی کی صفوں میں ظہور ہوا ہے، یہ خاص طور پر ضروری ہے'' (''دو کانفرنسیں'' صفحہ 18)۔

اگلے باب میں ہم دیکھیں گے کہ ''ربوچیئے دیلو''، ''ایسکرا'' کے ''جمہوریت دشمن رجحانات'' کا مقابلہ کیسے کرتا ہے۔فی الحال ہم اس ''اصول'' کا بغور مشاہدہ کریں گے جو ''معیشت پسند'' پیش کیا کرتے ہیں۔اس سے تو غالباً سب ہی اتفاق کریں گے کہ ''وسیع جمہوری اصول'' مندرجہ ذیل دو شرائط کو امر مسلمہ تصور کر لیتا ہے: اول تو مکمل نشر و اشاعت اور دوسرے تمام عہدوں کا انتخاب۔ نشر و اشاعت کے بغیر جمہوریت کی بات کرنا بے معنے ہوگا، علاوہ ازیں ایسی نشر و اشاعت کے بغیر جو کہ کسی تنظیم کے ممبروں تک ہی محدود نہ ہو۔ہم جرمن سوشلسٹ پارٹی کو ایک جمہوری تنظیم کہتے ہیں کیونکہ اس کی تمام سرگرمیاں برسر عام ہوتی ہیں، اس کی پارٹی کانگرسیں تک علانیہ ہوتی ہیں۔ لیکن اس تنظیم کو جمہوری کوئی بھی نہیں کہے گا جو کہ اپنے ممبروں کے علاوہ ہر ایک کی نگاہوں سے رازداری کے پردے کی وجہ سے اوجھل ہو۔تو پھر ''وسیع جمہوری اصول'' پیش کرنے کی ضرورت کیا ہے جبکہ اس اصول کی بنیادی شرط خفیہ تنظیم پوری نہیں کر سکتی؟ ''وسیع اصول'' محض گونج والا مگر کھوکھلا جملہ ثابت ہوتا ہے۔علاوہ ازیں تنظیم سے متعلق اشد ضروری فرائض کی سمجھ بوجھ کا قطعی فقدان اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ہر شخص جانتا ہے کہ ہمارے انقلابیوں کے ''وسیع'' عوام الناس میں رازداری کا کتنا زبردست فقدان ہے۔اس کے بارے میں ہم نے ب۔کی تلخ شکایتیں سنی ہیں اور ان کا قطعی حق بجانب مطالبہ کہ ''ممبروں کا سختی کے ساتھ انتخاب'' کیا جائے (''ربوچیئے دیلو'' شمارہ 6، صفحہ 42)۔اس کے باوجود وہ حضرات جو تیز ''حقائق فہمی'' کا دم بھرتے ہیں، ایسی صورت حال میں سخت رازداری کے لئے اور ممبروں کے اس سے زیادہ سخت (نتیجے میں زیادہ محدود) انتخاب کے لئے نہیں بلکہ ''وسیع جمہوری اصول'' کے لئے اُکساتے ہیں! اسی کو تو نشانے کا خطا

ہو جانا کہتے ہیں۔

جمہوریت کے دوسرے وصف، اصول انتخاب کے سلسلے میں بھی صورت حال زیادہ اچھی نہیں ہے۔ سیاسی اعتبار سے آزاد ملکوں میں اس شرط کو امر مسلمہ تصور کر لیا جاتا ہے۔ جرمن سوشل ڈیما کریٹی پارٹی کے قواعد وضوابط کی پہلی دفعہ ہے ''پارٹی کے ممبر وہ ہیں جو پارٹی کے پروگرام کے اصولوں کو تسلیم کرتے ہوں اور پارٹی کی ہر ممکن طریقے سے حمایت کرتے ہوں۔'' چونکہ پورا سیاسی میدان عمل عام نظارے کے لئے اس طرح کھلا ہوتا ہے جیسے کہ ناظرین کے لئے تھیٹر کا اسٹیج، یہ منظوری یا نامنظوری، حمایت یا مخالفت کا اخبارات سے اور عام جلسوں سے سب کو علم ہوتا ہے۔ سب کو معلوم ہوتا ہے کہ فلاں سیاسی شخصیت نے اس اس طریقے سے آغاز کیا تھا، ارتقاء کی ان ان منزلوں سے گزرا، آزمائش کے وقت فلاں فلاں طریقے سے برتاؤ کیا اور اس میں فلاں فلاں خوبیاں ہیں۔ چنانچہ تمام پارٹی ممبر، تمام حقائق سے آگاہ ہونے کی بدولت اس شخص کو پارٹی کے کسی خاص عہدے کے لئے منتخب کر سکتے یا منتخب کرنے سے انکار کر سکتے ہیں۔ سیاسی میدان عمل میں پارٹی کے کسی آدمی کے ہر فعل پر جو عام کنٹرول (اصطلاح کے لفظی معنوں میں) رکھا جاتا ہے، خود بخود کام کرنے والی ایک کل کو وجود میں لاتا ہے جو وہ عمل پیدا کرتی ہے جسے حیاتیاتی اصطلاح میں ''بقائے اصلح'' کہتے ہیں۔ مکمل نشر و اشاعت، انتخاب اور عام کنٹرول کے ذریعے چھنٹائی اس بات کے یقینی ہونے کا اہتمام کرتی ہے کہ، آخری تجزیے میں، ہر سیاسی شخصیت ''اپنے مناسب مقام پر'' پہنچ جائے، وہ کام کرے جس کے لئے وہ اپنی قدرت اور صلاحیت کے باعث سب سے زیادہ موزوں ہے، اپنی غلطیوں کے اثرات خود اپنے اوپر محسوس کرے، ساری دنیا کے سامنے ثابت کرے کہ اس میں غلطیاں تسلیم کرنے اور ان سے بچنے کی صلاحیت موجود ہے۔

اس تصویر کو ہماری مطلق العنانیت کے چوکھٹے میں جڑنے کی ذرا کوشش تو کیجئے! کیا روس میں ان سب کے لئے یہ تصور کرنا ممکن ہوگا کہ ''جو پارٹی کے پروگرام کے اصولوں کو تسلیم کرتے ہوں اور پارٹی کی ہر ممکن طریقے سے حمایت کرتا ہوں'' وہ خفیہ طور سے کام کرنے والے انقلابی کے ہر فعل پر کنٹرول رکھ سکیں؟ کیا سب کے لئے یہ ممکن ہوگا کہ وہ ان انقلابیوں میں سے ایک کو کسی مخصوص عہدے پر منتخب کر سکیں، جبکہ، خود کام کے مفادات میں اس انقلابی کو ان ''سب'' میں سے ہر دس میں سے نو سے اپنی پہچان پوشیدہ رکھنی ضروری ہوتی ہے؟ ''ربوچیئے دیلو'' جن بلند بانگ

جملوں کو زبان پر لاتا ہے اس کے اصل معنوں پر ذرا غور وفکر کیجئے ،اور آپ کو احساس ہو جائے گا کہ پارٹی تنظیم میں ''وسیع جمہوریت''، مطلق العنانی اور پولیس والوں کے اختیار و اقتدار کی تاریکی میں ایک بے کار اور نقصان دہ کھلونے سے زیادہ وقعت نہیں رکھتی۔ یہ کھلونا بیکار ہے اس لئے کہ درحقیقت کسی انقلابی تنظیم نے، وسیع جمہوریت کی خواہ کیسی ہی خواہش کیوں نہ رکھتی ہو، کبھی اس پر عمل نہیں کیا، یا وہ کر نہ سکی۔ یہ نقصان دہ کھلونا ہے کیونکہ ''وسیع جمہوری اصول'' پر عمل کرنے کی کوشش سے پولیس کو وسیع پیانے پر دوڑ لے کر پہنچنے کے کام میں سہولت ہو جائے گی، جس اناڑی پن کا دور دورہ ہے اس کو دائمی کر دے گی اور عملی کام کرنے والوں کے خیالات کو پیشہ ور انقلابی بننے کی اپنے آپ کو تربیت دینے کے فوری فریضے کی ادائیگی سے ہانٹ کر انتخاب کے نظام کے لئے تفصیلی ''کاغذی'' قواعد وضوابط مرتب کرنے کی جانب مبذول کر دے گی۔ صرف پردیسوں ہی میں جہاں اکثر و بیشتر وہ لوگ جنہیں حقیقی معنوں میں عملی کام کرنے کا موقع نہیں ہوتا ''جمہوریت کا کھیل کھیلنے'' کو اِدھر اُدھر فروغ دے سکتے تھے، خصوصاً چھوٹے چھوٹے گروہوں میں۔

انقلابی معاملات میں جمہوریت کے بظاہر خوشنما ''اصول'' کو پیش کرنے کی ''ربوچیئے دیلو'' کی مرغوب ترکیب کی نازیبائی ظاہر کرنے کے لئے ہم پھر ایک گواہ طلب کریں گے۔ یہ گواہ سیریبریاکوف ہیں جو لندن کے رسالے ''نکانونے'' کے ایڈیٹر ہیں جن کے دل میں ''ربوچیئے دیلو'' کے لئے نرم گوشہ ہے اور پلیخانوف اور ''پلیخانوویوں'' سے سخت نفرت۔ ''پردیس میں روسی سوشل ڈیماکریٹوں کی انجمن میں تفریق کے بارے میں اپنے مضامین میں ''نکانونے'' نے قطعی طور پر ''ربوچیئے دیلو'' کی حمایت کی ہے اور پلیخانوف پر اوچھی گالیوں کی بوچھار۔ اس لئے زیر بحث مسئلے پر یہ گواہی اور بھی زیادہ قابل قدر ہے۔ جولائی (شمارہ 7) 1899ء کے ''نکانونے'' میں ایک مضمون بعنوان ''مزدوروں کے خودنجاتی گروہ کے منشور کے بارے میں'' سیریبریاکوف نے دلیل پیش کی تھی کہ ''سنجیدہ انقلابی تحریک میں خودفریبی، قیادت، اور نام نہاد آریوپیگس'' جیسی چیزوں کی بات کرنا ''نازیبا'' ہے اور اس سلسلے میں لکھا:

> ''میشکن، روگاچیف، ژلیابوف، میخائیلوف، پیروفسکایا، فیگنیر اور دوسروں نے کبھی بھی اپنے آپ کو رہنما نہیں سمجھا، اور کسی نے کبھی بھی ان کو اس طرح منتخب یا مقرر نہیں کیا، حالانکہ، درحقیقت، وہ رہنما تھے، کیونکہ

> پروپیگنڈے کے زمانے میں، نیز حکومت کے خلاف جدوجہد کے دور میں
> کام کا بوجھ انہوں نے اپنے کندھوں پر لے لیا تھا، وہ انتہائی خطرناک
> مقامات پر گئے تھے اور ان کی سرگرمیاں سب سے زیادہ نتیجہ خیز رہی
> تھیں۔ وہ رہنما بن گئے تھے، اس وجہ سے نہیں کہ یہ ان کی خواہش تھی، بلکہ
> اس لئے کہ ان کے آس پاس جو ساتھی تھے انہیں ان کی دانشمندی پر، ان
> کی توانائی پر، ان کی وفاداری پر اعتماد تھا۔ کسی وضع کی آریئوپیگس سے
> خوفزدہ ہونا (اگر خوفزدہ نہیں تو پھر اس کے بارے میں لکھا ہی کیوں
> جائے؟) جو تحریک پر مطلق العنان ہو کر حکمرانی کرے گی، حد سے زیادہ
> سادہ لوحی ہے۔ اس پر کان کون دھرے گا؟''

ہم قارئین سے پوچھتے ہیں کہ ''آریئوپیگس'' ''غیر جمہوری رجحانات'' سے کس طرح مختلف ہے؟ اور کیا یہ واضح نہیں کہ ''ربوچیئے دیلو'' کا ''بظاہر خوشنما'' تنظیمی اصول اتنا ہی سادہ لوح اور نازیبا ہے، سادہ لوح اس وجہ سے کہ ''ان کے آس پاس جو ساتھی'' ہیں اگر ان کو ''ان کی دانشمندی پر، ان کی توانائی پر، ان کی وفاداری پر اعتماد'' نہ ہوتا تو ''آریئوپیگس'' کی یا ''جمہوریت دشمن رجحانات'' رکھنے والوں کی بات کوئی نہیں سنے گا، نازیبا اس وجہ سے کہ یہ فتنہ انگیز طعنہ زنی ہے جس کی غرض ہماری تحریک کی اصلی کیفیت کے بارے میں بعض کی بدد ماغی سے، دوسروں کی لاعلمی سے اور ان کے علاوہ اوروں کی تربیت کے فقدان اور انقلابی تحریک کی تاریخ کے بارے میں لاعلمی سے فائدہ اُٹھانا ہے۔ ہماری تحریک کے سرگرم کارکنوں کے لئے واحد سنجیدہ تنظیمی اصول ہونا چاہئے سخت ترین پوشیدگی، ممبروں کا سخت ترین انتخاب اور پیشہ ور انقلابیوں کی تربیت۔ یہ اوصاف ہوں تو ہمارے لئے ''جمہوریت پسندی'' سے بھی زیادہ کچھ اور چیز کی ضمانت ہو جائے گی، یعنی انقلابیوں میں مکمل، رفیقانہ، باہمی اعتماد۔ یہ ہمارے لئے قطعی ضروری ہے، کیونکہ اس کی جگہ روس میں عام جمہوری کنٹرول کو دینے کا سوال ہی نہیں ہو سکتا۔ یہ سمجھنا زبردست غلطی ہو گی کہ حقیقی ''جمہوری'' کنٹرول غیر ممکن ہونے کے باعث انقلابی تنظیم کے ممبر کنٹرول سے بالکل ہی بالاتر ہو جاتے ہیں۔ جمہوریت پسندی کی (ساتھیوں کی ایک قریبی طور پر گتھی ہوئی تنظیم کی جمہوریت پسندی، جس میں مکمل باہمی اعتماد کا دور دورہ ہوتا ہے)، کھلونوں جیسی صورتوں پر غور کرنے کا ان

کے پاس وقت نہیں ہوتا، لیکن ان کو اپنی ذمہ داری کا پُر زور احساس ہوتا ہے، یہ پہلے ہی سے تجربے کی بنا پر جانتے ہوئے کہ حقیقی انقلابیوں کی تنظیم نالائق ممبر سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے کچھ بھی کر گزرنے سے باز نہیں رہے گی۔ علاوہ ازیں، روسی (اور بین الاقوامی) انقلابی حلقوں میں اچھی خاصی نشو و نما پائی ہوئی رائے عامہ ہے جس کی اپنی طویل تاریخ ہے اور جو رفاقت کے فرائض ہر گریز کی سخت اور بلا رعایت سزا دیتی ہے (اور ''جمہوریت پسندی''، حقیقی، اور کھلونوں جیسی جمہوریت پسندی نہیں، رفاقت کے تصور کے ایک جزو ترکیبی کی واقعی حیثیت رکھتی ہے)۔ ان تمام باتوں کو پیش نظر رکھئے اور آپ کو احساس ہو جائے گا کہ اس بات چیت اور ''جمہوریت دشمن رجحانات'' کے بارے میں ان قراردادوں میں سے جرنیلوں کا کھیل کھیلنے کی باسی بدبو آتی ہے جو پردیسوں میں بڑے شوق سے ہوا کرتا ہے۔

یہ بات بھی واضح ہو جانی چاہئے کہ اس گفتگو کا ایک اور سرچشمہ جیسے کہ سادہ لوحی، اسی طرح جمہوریت کے معنوں کے متعلق خیالات کے گڈ مڈ ہو جانے سے پرورش پاتی ہے۔ انگریزی ٹریڈ یونینوں پر محترم اور محترمہ ویب کی کتاب میں ایک دلچسپ باب ''ابتدائی جمہوریت'' کے عنوان سے ہے۔ اس میں مصنفین واضح کرتے ہیں کہ کس طرح اپنی یونینوں کے وجود میں آنے کے پہلے دور میں انگریز مزدور اس بات کو جمہوریت کی ناگزیر علامت تصور کیا کرتے تھے کہ تمام ممبر یونینوں کا انتظام سنبھالنے کا کام کریں، نہ صرف تمام سوالوں کا تصفیہ تمام ممبروں کے ووٹ سے کیا جاتا تھا بلکہ تمام دفتری فرائض باری باری تمام ممبر ادا کیا کرتے تھے۔ مزدوروں میں جمہوریت کے اس قسم کے تصور کی حماقت کا احساس پیدا ہونے اور ایک طرف تو نمائندہ اداروں کی اور دوسری طرف کل وقتی عہدیداروں کی ضرورت کو سمجھانے میں تاریخی تجربے کی ایک طویل مدت درکار ہوئی تھی۔ ٹریڈ یونینوں کے خزانوں کے جب دیوالیہ ہو جانے کے متعدد واقعات سامنے آئے تب کہیں جا کر مزدوروں کو احساس ہوا کہ چندے کی شرح اور فائدوں کے متعلق فیصلے محض جمہوری ووٹ سے نہیں کئے جا سکتے بلکہ اس کے لئے بیمے کے ماہروں کی صلاح بھی چاہئے ہوتی ہے۔ پارلیمانیت اور عوام کی قانون سازی کے متعلق کاؤتسکی کی کتاب پر بھی ہمیں غور کر لینا چاہئے۔ وہاں ہم دیکھتے ہیں کہ مارکسی نظریہ ساز نے جو نتائج اخذ کئے ہیں وہ ان مزدوروں کے برسوں کے عملی تجربے سے حاصل شدہ سبق سے پوری پوری مطابقت رکھتے ہیں جو ''بلا ارادہ'' منظّم

ہو گئے تھے۔ جمہوریت کے بارے میں رٹن گھاؤسن کے قدامتی تصور کے خلاف کاؤٹسکی نے پُر زور احتجاج کیا ہے۔ وہ ان لوگوں کا مذاق اُڑاتے ہیں جو جمہوریت کے نام پر مطالبہ کرتے ہیں کہ ''عوامی اخبارات کی ادارت براہ راست عوام کریں گے''، وہ پرولتاری طبقاتی جدوجہد کی سوشل ڈیما کریٹی قیادت کرنے کے لئے پیشہ ورصحافیوں، پارلیمانیوں وغیرہ کی ضرورت واضح کرتے ہیں، وہ ''نراجیوں اور مشاہیر ادب کی سوشلزم'' کے خلاف حملہ کرتے ہیں جو کہ ''تاثر پیدا کرنے کی کوشش'' میں کل عوام کے ذریعے براہ راست قانون سازی کی تعریفوں کے پل باندھتے ہیں، یہ سمجھنے سے قطعی قاصر رہتے ہیں کہ اس تصور کو جدید سماج ہی میں صرف نسبتاً بروئے عمل لایا جاسکتا ہے۔

ہماری تحریک میں جو عملی کام کر چکے ہیں وہ جانتے ہیں کہ عام طالب علموں اور مزدوروں میں جمہوریت کے بارے میں ''قدامتی'' تصور کس قدر عام ہے۔ یہ کوئی حیرت انگیز بات نہیں ہے کہ یہ تصور تنظیموں کے قواعد وضوابط میں اور تحریروں میں بھی سرایت کر گیا ہے۔ برنشٹائنیائی خیالات کے ''معیشت پسندوں'' نے اپنے قواعد وضوابط میں مندرجہ ذیل کو بھی شامل کیا: ''پیرا10۔ پوری یونینی تنظیم کے مفادات پر اثر انداز ہونے والے تمام امور اس کے تمام ممبروں کے ووٹوں کی اکثریت سے طے پائیں گے۔'' دہشت پسندانہ خیالات کے ''معیشت پسند'' انہیں کی ریس کرتے ہوئے دوہراتے ہیں: ''کمیٹی کے فیصلے اسی وقت موثر ہوسکیں گے جبکہ تمام حلقوں کو ان کا حوالہ دیا جاچکا ہو'' (''سوابودا''، شمارہ1، صفحہ 67)۔ ذرا ملاحظہ فرمائیے کہ وسیع پیمانے پر استصواب رائے کی تجویز اس مطالبے کے علاوہ پیش کیا جارہا ہے کہ پوری تنظیم انتخابات کی بنیاد پر قائم کی جائے گی! اس سبب کی بنیاد پر ظاہر ہے کہ ہم عملی کارکنوں کی مذمت نہیں کریں گے جنہیں اصلی جمہوری تنظیموں کے نظریئے اور عمل کا مطالعہ کرنے کے مواقع بہت ہی کم میسر آئے ہیں۔ لیکن جب ''ربوچیئے دیلو''، جو قیادت کا دعویدار بنتا ہے، ایسے حالات میں وسیع جمہوری اصولوں کی قرارداد تک اپنے آپ کو محدود کر لیتا ہے، تو کیا اسے محض ''تاثر پیدا کرنے کی کوشش'' کے علاوہ کچھ اور کہا جاسکتا ہے؟

س۔ مقامی اور کل روسی کام

تنظیم کے جس منصوبے کا خاکہ یہاں پیش کیا گیا ہے اس کے خلاف اس بنیاد پر اُٹھائے

جانے والے اعتراضات کہ یہ غیر جمہوری اور سازشی ہے، مکمل طور سے ناقص ہیں۔ پھر بھی ایک سوال باقی رہ جاتا ہے جو بارہا پوچھا جاتا ہے اور جو مفصل طور سے غور طلب ہے ــــــ مقامی کام اور کل روسی کام کے درمیان تعلقات کا سوال۔ اس خوف کا اظہار کیا جاتا ہے کہ ایک مرکوزہ تنظیم کی تشکیل ممکن ہے کہ کشش ثقل اول الذکر سے موخرالذکر پر منتقل کر دے، محنت کش عوام الناس سے ہمارے تعلقات میں اور عموماً مقامی ہلچل کے تسلسل میں کمزوری آ جانے کے باعث تحریک کو نقصان پہنچائے۔ ان خدشات کا جواب ہم یہ دیتے ہیں کہ گذشتہ چند برسوں میں ہماری تحریک کو ٹھیک اس حقیقت کے باعث نقصان پہنچا ہے کہ مقامی کارکن مقامی کام میں حد سے زیادہ منہمک رہے ہیں، چنانچہ اس لئے مرکز کشش ثقل کو قدرے کل روسی کام کی جانب منتقل کرنا قطعی ضروری ہو گیا ہے اور یہ کہ اسی سے ہمارے تعلقات اور ہماری مقامی ہلچل کا تسلسل کمزور تو دور رہے اور بھی مضبوط ہو جائیں گے۔ آیئے مرکزی اور مقامی اخباروں کے سوال ہی کو لیں۔ میں قارئین سے درخواست کرنا چاہوں گا کہ وہ یہ فراموش نہ کریں کہ اخبارات کی اشاعت کو ہم محض ایک مثال کی حیثیت سے پیش کر رہے ہیں جو اس سے بے انتہا وسیع اور زیادہ متنوع عمومی انقلابی سرگرمی کو ظاہر کرتی ہے۔

عام تحریک کے پہلے دور میں (98-1896ء) مقامی انقلابی کارکنوں نے کوشش کی تھی کہ ایک کل روسی اخبار ''ربوچایا گزیتا'' شائع کیا جائے۔ اگلی مدت میں (1900ء-1898ء) تحریک نے زبردست پیش قدمی کی لیکن رہنماؤں کی توجہ پوری طرح مقامی مطبوعات میں جذب تھی۔ جو مقامی اخبارات شائع ہوا کرتے تھے ان کی مجموعی تعداد کا ہم شمار کریں تو معلوم ہوگا اوسطاً فی ماہ ایک شمارہ شائع ہوا کرتا تھا*۔ کیا اس سے ہمارے اناڑی پن کی صاف وضاحت نہیں ہو جاتی؟ کیا اس سے صاف طور سے نظر نہیں آ جاتا کہ ہماری انقلابی تنظیم تحریک کے بلاارادہ فروغ سے پچھڑی ہوئی ہے؟ اگر بکھرے ہوئے مقامی گروہ نہیں بلکہ ایک ہی تنظیم اتنے ہی شمارے شائع کرتی تو ہم نہ صرف بہت ساری محنت بچا لیتے بلکہ ہم کام کی بے انتہا زیادہ پائیداری اور تسلسل حاصل کر لیتے۔

---

* ''پیرس کانگرس کو رپورٹ''،(75) صفحہ 14 دیکھئے۔ ''اس وقت سے (1897ء) 1900ء کے موسم بہار تک مختلف اخباروں کے تیس شمارے مختلف مقامات سے شائع ہوئے تھے......اوسطاً فی ماہ ایک شمارے سے زیادہ کے حساب سے شائع ہوئے۔''

ان عملی کارکنوں کی نگاہوں سے یہ سادہ سا نکتہ اکثر اوجھل ہو جاتا ہے جو سرگرمی کے ساتھ اور قریب قریب محض مقامی مطبوعات کی بنیاد پر کام کرتے ہیں (بدقسمتی سے یہ بات غالب اکثریت کے واقعات میں اب بھی صادق آتی ہے)، نیز ان مضمون نگاروں کی نگاہوں سے بھی جو اس مسئلے پر حیرت انگیز شیخ چلی پن کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ عملی کارکن عموماً اس دلیل سے مطمئن ہو کر بیٹھ رہتے ہیں کہ مقامی کارکنوں کے لئے یہ ''مشکل ہوتا ہے''* کہ وہ ایک کل روسی اخبار کی تنظیم میں مصروف ہو جائیں، اور یہ کہ کوئی اخبار نہ ہونے سے مقامی کا ہونا بہتر ہوتا ہے۔ یہ دلیل یقیناً قطعی حق بجانب ہے، اور ہم عام طور پر مقامی اخبارات کی زبردست اہمیت اور ان کے کارآمد ہونے پر کسی عملی کارکن سے کم قدر نہیں کرتے۔ لیکن مسئلہ یہ نہیں ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ کیا ہم جزو جزو کے اس انتشار اور اناڑی پن پر عبور حاصل نہیں کر سکتے جن کا اس قدر نمایاں اظہار مقامی اخبارات کے تیس شماروں میں ہوا جو ڈھائی برس کے دوران میں سارے روس میں وقتاً فوقتاً شائع ہوتے رہے؟ عموماً مقامی اخبارات کے کارآمد ہونے کے متعلق ناقابل انکار مگر حد سے زیادہ عمومی، بیان تک ہی اپنے آپ کو محدود نہ رکھئے۔ ہمت کر کے ان کے منفی پہلوؤں کو تسلیم کیجئے جن کا ڈھائی برس کے تجربے سے اظہار ہوا ہے۔ اس تجربے نے دکھایا ہے کہ جن حالات کے تحت ہم کام کرتے ہیں، ان میں یہ مقامی اخبارات، بیشتر صورتوں میں، اپنے اصولوں کے اعتبار سے ناپائیدار، سیاسی اہمیت سے محروم، انقلابی قوتوں کے صرف ہونے کے اعتبار سے انتہائی مہنگے اور تکنیکی نقطہءنظر سے قطعی غیر اطمینان بخش ثابت ہوتے ہیں (میرے ذہن کی چھپائی کی تکنیک یقیناً نہیں ہے، بلکہ اشاعت کا وقفہ اور باقاعدگی ہے)۔ یہ خامیاں اتفاقی نوعیت کی نہیں ہیں۔ یہ ٹکڑے ٹکڑے کر دینے کا ناگزیر نتیجہ ہیں، جس سے ایک طرف تو زیر تبصرہ مدت میں مقامی اخبارات کے غلبے کی وضاحت ہوتی ہے اور دوسری طرف اس غلبے سے اس کی پرورش ہوتی ہے۔ علیحدہ مقامی تنظیم کی قوت سے یہ بات قطعی طور پر بعید ہے کہ وہ اپنے اخبار کو سیاسی ترجمان کی سطح تک بلند کر کے اصولوں کی پائیداری برقرار رکھے، اس کی قوت سے بعید ہے کہ وہ ایسا مواد کافی مقدار میں جمع کرے اور اس سے فائدہ

---

*یہ مشکل درحقیقت جتنی ہوتی ہے بظاہر اس سے زیادہ معلوم ہوتی ہے۔ درحقیقت ایک بھی مقامی اسٹڈی سرکل ایسا نہیں ہے جس کے ہاں کل روسی کام کے سلسلے میں کوئی نہ کوئی فرض منصبی پورا کرنے کے موقع کا فقدان ہو۔ ''یہ نہ کہئے میں کر نہیں سکتا، یہ کہئے کروں گا نہیں۔''

اُٹھائے جو ہماری پوری سیاسی زندگی پر روشنی ڈالے۔ آزاد ملکوں میں متعدد مقامی اخبارات کی ضرورت کی حمایت میں عموماً جو دلیل پیش کی جاتی ہے کہ مقامی کارکنوں کے طباعت کے اخراجات کم ہوتے ہیں اور یہ کہ لوگوں کو زیادہ مکمل طور پر اور جلدی سے باخبر رکھا جا سکتا ہے ـــــ یہ دلیل، جیسے کہ تجربہ دکھلاتا ہے، روس میں مقامی اخبارات کے خلاف جاتی ہے۔ انقلابی قوتوں کے مصارف کے تعلق سے وہ حد سے زیادہ مہنگے پڑتے ہیں اور وہ کبھی کبھار ہی نکلتے ہیں، محض اس وجہ سے کہ غیر قانونی اخبار کی طباعت کے لئے، صحافت میں چاہے وہ کتنا ہی چھوٹا کیوں نہ ہو، وسیع خفیہ انتظام و سامان کی ضرورت ہوتی ہے، ایسے کہ جن کا امکان بڑے پیمانے کی فیکٹری کی پیداوار میں ہی ہو سکتا ہے، کیونکہ اس قسم کا انتظام و سامان چھوٹی سی، دستکاری کی کارگاہ میں پیدا نہیں کیا جا سکتا۔ بارہا خفیہ انتظام و سامان کی قدامتی نوعیت (ہر عملی کارکن متعدد مثالیں پیش کر سکتا ہے) پولیس کو موقع فراہم کرتی ہے کہ وہ ایک یا دو شماروں کی اشاعت اور تقسیم سے فائدہ اُٹھا کر عام گرفتاریاں کرے جن کے نتیجے میں ایسا صفایا ہوتا ہے کہ پھر سب کچھ بالکل شروع سے شروع کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ بخوبی منظّم خفیہ انتظام کے لئے پیشہ ورانہ اعتبار سے بخوبی تربیت یافتہ انقلابیوں کی اور انتہائی وضعداری سے کام میں لائی جانے والی تقسیم محنت کی ضرورت ہوتی ہے لیکن ان دونوں ضرورتوں کو پورا کرنا ایک علیحدہ مقامی تنظیم کی استعداد سے بعید ہوتا ہے، خواہ کسی خاص وقت میں وہ کتنی ہی طاقتور کیوں نہ ہو۔ بحیثیت مجموعی ہماری تحریک کے نہ صرف عام مفادات (وضعدار سوشلسٹ اور سیاسی اصولوں کی مزدوروں کو تعلیم) بلکہ مخصوص طور سے مقامی مفادات کی بھی غیر مقامی اخبارات بہتر خدمت انجام دیتے ہیں۔ بادی النظر میں ممکن ہے کہ یہ مہمل معلوم ہو، لیکن ڈھائی سال کے مذکورہ صدر تجربے سے یہ بات مکمل طور سے ثابت ہو چکی ہے۔ اس بات سے تو سب ہی کو اتفاق ہوگا کہ اخباروں کے تیس شمارے شائع کرنے میں جو مقامی قوتیں لگائی گئی تھیں اگر وہ سب مل کر ایک ہی اخبار کے لئے کام کرتیں تو اگر سو نہیں ساٹھ شمارے بہ آسانی شائع ہو گئے ہوتے، اور نتیجہ یہ ہوتا کہ تحریک کی تمام مقامی کرداری خصوصیات کے اوصاف کا زیادہ مکمل طور پر ان میں اظہار کیا گیا ہوتا۔ یہ صحیح ہے کہ اس درجے کی تنظیم کوئی آسان بات نہیں ہے، لیکن ہمیں اس کی ضرورت کا احساس ضرور ہونا چاہئے۔ ہر مقامی اسٹڈی سرکل کو اس کے بارے میں سوچنا ضرور چاہئے اور اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے سرگرمی کے ساتھ کام کرنا

چاہئے، باہر سے کسی کی ایڑ لگائے بغیر، مقامی اخبار کی مقبولیت اور قربت سے للچائے بغیر جو جیسا کہ ہمارے انقلابی تجربے نے دکھایا ہے، بڑی حد تک خیالی ثابت ہوتی ہے۔

اور یہ ان مضمون نگاروں کی درحقیقت ناقص خدمت ہے جو وہ اس عملی کام کی کرتے ہیں جو اپنے آپ کو عملی کارکنوں کے خاص طور پر زیادہ قریب تصور کرتے ہوئے، اس فریب کو سمجھنے سے قاصر رہتے ہیں اور حیران کن کھوکھلی اور سستی دلیل کی ترکیب نکالتے ہیں کہ ہمارے پاس مقامی اخبارات ہونے چاہئیں، ہمارے پاس اضلاعی اخبارات ہونے چاہئیں اور ہمارے پاس کل روسی اخبارات ہونے چاہئیں۔ عام طور سے کہا جائے تو یقیناً یہ سب ضروری ہیں لیکن اگر ٹھوس تنظیمی مسئلے کے حل کرنے کا کام ہاتھ میں لیا جائے تو ضروری ہے کہ وقت اور حالات کو بھی پیش نظر رکھا جائے۔ کیا ''سوابودا'' (شمارہ 1، صفحہ 68) کے لئے ایک خاص مضمون ''اخبار کے مسئلے کے متعلق'' میں یہ لکھنا خیالی پلاؤ پکانا نہیں ہے کہ: ''ہمیں ایسا لگتا ہے کہ ہر اس جگہ جہاں مزدوروں کی خاصی تعداد ہو، مزدوروں کا اپنا ایک اخبار ہونا چاہئے، وہ اخبار نہیں جو کہیں سے درآمد کیا گیا ہو، بلکہ ان کا خود اپنا''۔ اگر وہ مضمون نگار جس نے یہ الفاظ لکھے ہیں ان کے معنوں پر غور کرنے سے انکار کرتا ہے تو پھر کم از کم قارئین تو اس کے لئے یہ کام کر سکتے ہیں۔ روس میں ''مزدوروں کی خاصی تعداد والی جگہیں'' کتنی، اگر سو نہیں تو، بیسی ہیں اور اگر ہر مقامی تنظیم خود اپنا اخبار شائع کرنے بیٹھ گئی تو اناڑی پن کے ہمارے طریقوں کی یہ کیسی دائمی صورت ہوگی! اس انتشار سے، مقامی انقلابی کارکنوں کو اپنی سرگرمی کے آغاز ہی میں جال میں پھنسا لینے ___ اور بغیر ''خاص کوشش'' کئے ___ اور ان کو حقیقی انقلابیوں میں تبدیل ہو جانے سے باز رکھنے میں پولیس والوں کے لئے آسانی پیدا ہو جائے گی۔ صاحب مضمون سلسلہء کلام جاری رکھتے ہوئے فرماتے ہیں کہ کل روسی اخبار پڑھنے والے کو فیکٹری کے مالکوں کی بدعنوانیوں کے احوال سے اور ''مختلف شہروں میں، جو ان کے اپنے نہیں ہیں، فیکٹری کی زندگی کی تفصیلات'' سے کم ہی دلچسپی ہوگی۔ لیکن ''اوریل کے باشندے کو اوریل کے معاملات کے متعلق پڑھنا غیر دلچسپ معلوم نہیں ہوگا۔ ہر شمارے سے اس کو معلوم ہوگا کہ ''مار پیٹ'' میں کون دھر لیا گیا، کس کی ''کھنچائی'' ہوئی ہے اور اس کو زور کا جوش آ جائے گا'' (صفحہ 69)۔ واقعی، اوریل کے قارئین جوش میں آئے ہوئے ہوں گے، لیکن مضمون نگار صاحب کی پرواز خیال بھی بلند ہے، بہت ہی بلند۔ ان کو اپنے آپ سے پوچھنا چاہئے تھا کہ

ایسی چھوٹی چھوٹی باتوں کی فکر تدبیر کے اعتبار سے مناسب ہوگی؟ فیکٹری کی بے نقابیوں کی اہمیت اورضرورت کوسراہنے میں ہم کسی سے پیچھے نہیں ہیں لیکن یہ بات ذہن نشین رکھنی چاہئے کہ ہم ایک ایسے مرحلے پر پہنچ گئے ہیں کہ جب سینٹ پیٹرس برگ کے لوگ سینٹ پیٹرس برگ کے ''ربوچایامیسل'' کی سینٹ پیٹرس برگ کی خط وکتابت پڑھنا بے لطف محسوس کرتے ہیں۔اشتہار وہ وسیلہ ہیں جن کے ذریعے مقامی فیکٹریوں کی بے نقابیاں ہمیشہ کی جاتی رہی ہیں اوران کو جاری رکھنا چاہئے ،لیکن ہمیں اخباروں کی سطح بلند کرنی چاہئے ،اس کو پست کر کے فیکٹری کے اشتہار کی سطح پر نہیں لے آنا چاہئے۔اخبار سے ہم جو کچھ چاہتے ہیں وہ ''چھوٹی موٹی'' بے نقابیاں اتنی نہیں جتنی کہ بڑی بڑی بے نقابیاں، فیکٹری کی زندگی کی مثالی خرابیوں کی، خاص طور پر نمایاں حقائق پر مبنی بے نقابیاں،تمام مزدوروں اورتحریک کے تمام رہنماؤں میں دلچسپی پیدا کرنے والی،ان کے علم میں حقیقی معنوں میں اضافہ پیدا کرنے والی، ان کے نقطہءنظر کو وسیع کرنے اور نئے اضلاع کو اور نئے نئے پیشوں کے مزدوروں کو بیدار کرنے کے لئے نقطہءآغاز بننے کا کام دینے والی۔

''علاوہ ازیں، مقامی اخبار میں فیکٹری کے انتظامیہ عملے کی اور دوسرے ارباب اختیار کی تمام بدعنوانیاں کا وہیں کے وہیں اوراسی وقت بھید کھولا جاسکتا ہے۔لیکن ایک عام،دورافتادہ اخبار کی صورت میں اس کے پاس خبر پہنچتے پہنچتے واقعات کوان کے مقامات ماخذ میں فراموش کیا جاچکا ہوگا۔اخبار ملنے پر پڑھنے والا حیرت سے کہے گا:''یہ کب ہوا تھا____ کسے یاد ہے؟''(ایضاً)''۔ بالکل____ کسے یاد رکھا ہے! اسی ماخذ سے ہمیں معلوم ہوا ہے کہ اخبارات کے 30 شمارے جو ڈھائی برس کے دوران میں جاری ہوئے چھ شہروں میں شائع کئے گئے تھے۔اسی طرح فی شہرایک شمارہ ہر نصف سال کی اوسط بیٹھتی ہے! اوراگر ہمارے نادان مضمون نگار مقامی کام کی صلاحیت پیداوار کے متعلق اپنے اندازے کوتگنا بھی کردیں (جو کہ ایک اوسط شہر کی صورت میں غلط ہوگا، کیونکہ ہمارے اناڑی پن کے چوکھٹے میں صلاحیت پیداوار کوکسی بڑی حد تک بھی بڑھانا غیرممکن ہے)، پھر بھی ہمیں ہر دومہینوں میں صرف ایک شمارہ ملے گا یعنی ایسی کوئی چیز نہیں کہ ''وہیں کے وہیں اوراسی وقت بھید کھول دیا جائے''۔لیکن دس مقامی تنظیموں کے لئے یہ کافی ہوگا کہ وہ آپس میں مل جائیں اوراپنے نمائندوں کوایک عام اخبار کا انتظام کرنے میں سرگرم حصہ لینے کے لئے بھیج دیں تا کہ ہر پندرھواڑے ہم سارے روس میں چھوٹی موٹی نہیں بلکہ حقیقی معنوں میں نمایاں اور

مثالی برائیوں کا ''بھید کھول سکیں۔'' ہماری تنظیموں کی صورت حال کا جنہیں علم ہے ان میں سے کسی ایک کو بھی اس بات پر ذرا بھی شبہ نہیں ہوسکتا۔ جہاں تک دشمن کو رنگے ہاتھوں پکڑنے کا سوال ہے ___ اگر ہم سنجیدگی کے ساتھ یہ بات کہہ رہے ہیں اور محض نکمی فقرے بازی نہیں ہے ___ تو یہ عموماً ایک غیر قانونی اخبار کی صلاحیت سے قطعی بعید ہے۔ یہ کام تو صرف اشتہاروں کے ذریعے کیا جاسکتا ہے کیونکہ اس قسم کی بے نقابیوں کی مدت زیادہ سے زیادہ محض ایک دوروز کی ہوتی ہے (مثلاً معمول کے مطابق مختصر ہڑتالیں، فیکٹری کی پُرتشدد جھڑپیں، مظاہرے، وغیرہ)۔

''مزدور صرف فیکٹریوں ہی میں نہیں بلکہ شہر میں بھی رہتے ہیں''، سلسلۂ کلام جاری رکھتے ہوئے ہمارے مضمون نگار نے تخصیص سے اُٹھ کر تعمیم کی طرف جاتے ہوئے فرمایا ہے، ایسے سخت استقلال کے ساتھ کہ خود بورس کری چیفسکی اس پر فخر کریں، اور وہ میونسپل کاؤنسلوں، میونسپل اسپتالوں، میونسپل اسکولوں جیسے معاملات کا حوالہ دیتے ہیں اور مطالبہ کرتے ہیں کہ مزدوروں کے اخباروں کو عموماً میونسپل معاملات کو نظر انداز نہ کرنا چاہئے۔ یہ مطالبہ ___ جو بطور خود بہترین ہے ___ خالی خولی خیالی باتوں کی خاص طور پر واضح مثال کا کام دیتا ہے جہاں تک کہ مقامی اخبارات کے بارے میں مباحثہ اکثر و بیشتر محدود ہو کر رہ جاتا ہے۔ اول تو اگر واقعی اخبارات ''ہر اس جگہ جہاں مزدوروں کی خاصی تعداد ہو'' نکلنے لگ جائیں جن میں میونسپل معاملات پر اس قدر تفصیل کے ساتھ معلومات ہوتیں جن کی ''سوابودا'' خواہش کرتا ہے تو یہ ہمارے روسی حالات میں لازمی طور پر بگڑ کر معمولی معمولی باتوں سے درحقیقت متعلق ہو کر رہ جائیں، زارشاہی مطلق العنانی پر کل روسی انقلابی دھاوے کی اہمیت کے شعور میں کمزوری کی جانب لے جائیں اور اس رجحان کو مستحکم کردیں جس کی کونپلیں انتہائی جاندار ہوتی ہیں ___ جس کو جڑ سمیت اُکھاڑ کر نہیں پھینکا گیا تھا، جو قدرے چھپا ہوا تھا یا عارضی طور پر دبا ہوا تھا ___ اور جوان انقلابیوں کے متعلق اس مشہور جملے بازی سے نظروں میں آ گیا تھا کہ جو غیر موجود پارلیمنٹوں کے متعلق تو بہت ساری باتیں کرتے ہیں اور موجود میونسپل کاؤنسلوں کے بارے میں بہت کم۔ ہم کہتے ہیں ''لازمی طور پر''، اس بات پر زور دینے کی غرض سے کہ ظاہر ہے ''سوابودا'' کی خواہش یہ نہیں ہے کہ ایسا ہو، بلکہ اس کے برعکس ہے۔ لیکن نیک ارادے کافی نہیں ہوا کرتے۔ میونسپل معاملات پر ان کے مناسب پس منظر میں، ہمارے پورے کام کے تعلق سے غور کیا جائے، اس کے لئے ضروری ہے کہ اس

پس منظر کا پہلے واضح طور پر تصور کیا جائے، مضبوطی سے اس کو مستحکم کیا جائے، نہ صرف دلیل کے ذریعے، بلکہ متعدد مثالوں کے ذریعے، تاکہ وہ رواج کا سا استحکام حاصل کرلے۔ یہ ہمارے ساتھ ابھی تک واقعے سے بہت دور کی بات ہے۔ پھر بھی پہلے یہی کرنا ضروری ہے، اس سے قبل کہ ہم وسیع مقامی اخبارات کے بارے میں سوچنے اور بات کرنے کی اپنے آپ کو اجازت دیں۔

دوسرے، میونسپل معاملات کے بارے میں حقیقی معنوں میں خوبی کے ساتھ اور دلچسپ انداز میں لکھنے کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ مسائل کا براہ راست علم ہو، کتابی علم نہیں۔ لیکن روس میں کہیں بھی شاید ہی کوئی سوشل ڈیماکریٹ ایسا ہو جسے اس قسم کی معلومات حاصل ہوں۔ اخبارات میں (مقبول عام کتابچوں میں نہیں) میونسپل اور ریاستی معاملات کے متعلق لکھنے کے قابل ہونے کے لئے تازہ اور متنوع مواد کا جمع کیا جانا اور لکھنے کے لئے قابل لوگوں کا ہونا ضروری ہوتا ہے۔ اس قسم کا مواد جمع کرنے اور لکھنے کے قابل ہونے کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ ہمارے پاس قدامتی حلقے کی ''قدامتی جمہوریت'' سے کچھ زیادہ ہو جس میں ہر شخص سب کچھ کرتا ہے اور سب استصواب رائے کا کھیل کھیل کر تفریح طبع کیا کرتے ہیں۔ ماہر لکھنے والوں اور نامہ نگاروں کے عملے، سوشل ڈیماکریٹی نامہ نگاروں کی ایک فوج کی ضرورت ہوتی ہے جو دور دور تک تعلقات قائم کرتے ہیں، جو ہر وضع کے ''ریاستی رازوں'' کی تھاہ لینے کی صلاحیت رکھتے ہوں (جن کا علم روسی حکومت کے عہدیدار کو بڑا ہی مغرور کر دیتا ہے لیکن جن کو اُگل دینا اس کے لئے بڑا ہی آسان ہوتا ہے)، جو ''پس منظر میں'' سرایت کر جانے کی صلاحیت رکھتے ہوں ــــــ ایسے لوگوں کی فوج جو اپنے ''سرکاری فرض'' کی حیثیت سے لازمی طور پر ہر جگہ حاضر ہو، ہمہ داں ہو ــــــ اور ہمیں، اس پارٹی کو جو تمام معاشی، سیاسی، سماجی اور قومی استبداد کے خلاف جدوجہد کرتی ہے، ایسے ہمہ داں لوگوں کی ایسی فوج دریافت کرسکتی، جمع کرسکتی، تربیت دے سکتی، صف آراء کرسکتی اور حرکت میں لاسکتی ہے ایسا ضرور کرنا چاہئے ــــــ یہ سب کچھ ابھی کرنا باقی ہے۔ اکثر و بیشتر جگہوں میں اس سمت میں ابھی تک نہ صرف ایک قدم بھی آگے نہیں بڑھایا گیا ہے بلکہ اکثر تو اس کی ضرورت کو تسلیم کرنے کا بھی فقدان ہے۔ ہمارے سوشل ڈیماکریٹی اخبارات میں ہمارے بڑے اور چھوٹے ــــــ سفارتی، فوجی، کلیسائی، میونسپل، مالی وغیرہ وغیرہ ــــــ معاملات کے بارے میں پُر زور اور دلچسپ مضامین تلاش کیجئے مگر بے سود۔ ان معاملات کے بارے میں قریب قریب کچھ بھی نہیں ہوتا یا بہت

کم ہوتا ہے*۔ یہی وجہ ہے کہ ''ہر جگہ جہاں مزدوروں کی خاصی تعداد ہو'' اخبارات کی ضرورت کے متعلق جو کہ فیکٹری، میونسپل اور حکومتی بدعنوانیوں کو بے نقاب کریں گے، ''جب کوئی شخص خوبصورت اور دل آویز کلمات اپنی زبان سے ادا کرتا ہوا میرے پاس آتا ہے تو مجھے سخت جھنجھلاہٹ ہوتی ہے۔''

مرکزی اخبارات پر مقامی اخبارات کا غلبہ یا تو افلاس کی علامت ہوسکتا ہے یا ٹھاٹ باٹ کی۔ افلاس کی، جب کہ تحریک نے ابھی بڑے پیمانے کے اجراء کے لئے اپنی قوتوں کو نشو ونما نہیں دی ہے، اناڑی پن سے گرتے پڑتے آگے بڑھ رہی ہے، اور ''فیکٹری کی زندگی کی چھوٹی موٹی تفصیلات'' میں ڈوب جانے سے بس ذرا ہی بچی ہوئی ہے۔ ٹھاٹ باٹ کی، جب کہ تحریک نے مکمل طور پر بے نقاب کرنے، مکمل طور پر ہلچل کرنے کے فرائض پر پورا پورا عبور حاصل کرلیا ہو اور مرکزی ترجمان کے علاوہ متعدد مقامی اخبارات شائع کرنا بھی ضروری ہو گیا ہو۔ آج کے روس میں مقامی اخبارات کے غلبے کے کیا معنے ہیں اس کے بارے میں ہر ایک کو خود ہی فیصلہ کرنے دیجئے۔ میں خود اپنے اخذ کردہ نتیجے کو ٹھیک ٹھیک الفاظ میں واضح کرنے ہی پر اکتفا کروں گا تا کہ غلط فہمی کا کوئی جواز نہ رہ جائے۔ اب تلک ہماری مقامی تنظیموں کی اکثریت نے قریب قریب صرف مقامی اخبارات ہی کی اشاعت پر غور وفکر کیا ہے اور قریب قریب اپنی تمام سرگرمیاں اسی کام کے لئے وقف کردی ہیں۔ یہ معمول کے خلاف بات ہے۔ صورت حال اس کے بالکل برعکس ہونی چاہئے۔ مقامی تنظیموں کی اکثریت کو کل روسی اخبار کی اشاعت پر خاص غور وفکر کرنا چاہئے

---

* یہی وجہ ہے کہ غیر معمولی اچھے مقامی اخبارات کی مثالیں بھی ہمارے نقطۂ نظر کی پوری پوری تصدیق کرتی ہیں۔ مثال کے طور پر ''یوژنی ربوچی''،(76) ایک بہترین اخبار ہے، اصول کے عدم استحکام سے قطعی پاک۔ لیکن اشاعت بار بار رک جانے اور پولیس کے چھاپے وسیع پیمانے پر پڑنے کے باعث مقامی تحریک کے لئے جو کچھ چاہئے وہ اس کو مہیا کرنے کے اہل نہیں ہوا ہے۔ تحریک کے بنیادی مسئلوں کی اصولی وضاحت اور وسیع پیمانے پر سیاسی ہلچل، جس کی موجودہ زمانے میں ہماری پارٹی کو اشد ترین ضرورت ہے، مقامی اخبار کے لئے حد سے زیادہ بڑا کام ثابت ہوا ہے۔ خاص طور پر قابل قدر جو مواد اس نے شائع کیا ہے جیسے کہ معدنی کانوں کے مالکوں کے اجلاس کے متعلق اور بے روزگاری وغیرہ پر مضامین، قطعی طور پر مقامی مواد نہیں تھا، یہ پورے روس کو درکار تھا، صرف جنوب کو ہی نہیں۔ اس قسم کے مضامین ہمارے سوشل ڈیما کریٹ اخبارات میں سے کسی میں شائع نہیں ہوئے۔

اور اپنی سرگرمیوں کو خاص طور سے اسی کے لئے وقف کر دینا چاہئے۔ جب تک یہ نہیں ہوتا، ہم ایک بھی اخبار ایسا قائم نہیں کر سکیں گے جو کسی حد تک بھی ہمہ گیر اخباری ہلچل سے تحریک کی خدمت انجام دینے کی صلاحیت رکھتا ہو۔ لیکن جب ایسا ہو جاتا ہے تو ضروری مرکزی اخبار اور ضروری مقامی اخبارات کے درمیان معمول کے مطابق تعلقات خود بخود قائم ہو جائیں گے۔

☆☆☆

بادی النظر میں شاید ایسا لگے کہ مقامی سے کل روسی کام کی جانب کشش ثقل کے مرکز کو منتقل کرنے کی ضرورت کا اطلاق خصوصی طور پر معاشی جدوجہد کے میدان عمل پر نہیں ہوتا۔ اس جدوجہد میں مزدوروں کے فوری دشمن انفرادی طور پر مالکان یا مالکان کے گروہ ہوا کرتے ہیں جو کسی ایسی تنظیم میں وابستہ نہیں ہوتے جس میں خالص فوجی، سختی کے ساتھ مرکزیائی ہوئی روسی حکومت ـــــ سیاسی جدوجہد میں ہمارے فوری دشمن ـــــ سے دور کی بھی مشابہت ہو جس کی تمام باریک ترین تفصیلات سمیت ایک ہی عزم واحد قیادت کرتا ہے۔

لیکن صورت حال یہ نہیں ہے۔ جیسا کہ ہم بارہا واضح کر چکے ہیں، معاشی جدوجہد ایک پیشہ ورانہ جدوجہد ہوا کرتی ہے اور اس وجہ سے اس کو ضرورت ہوتی ہے کہ مزدور پیشوں کے اعتبار سے منظّم ہوں، صرف مقام ملازمت کے مطابق نہیں۔ جس قدر تیز رفتاری سے ہمارے مالکان ہر طرح کی کمپنیوں اور سنڈی کیٹوں میں منظّم ہوں اسی حد تک پیشوں کے اعتبار سے تنظیم زیادہ فوری طور پر ضروری ہو جاتی ہے۔ تنظیم کے اس کام میں جس کے لئے انقلابیوں کے واحد کل روسی ادارے کی موجودگی درکار ہے جو کہ کل روسی ٹریڈ یونینوں کی قیادت کرنے کی صلاحیت رکھتی ہو، ٹکڑوں ٹکڑوں میں ہماری تقسیم اور ہمارا اناڑی پن براہ راست ایک رکاوٹ ہیں۔ اوپر ہم واضح کر آئے ہیں کہ اسی مقصد کے لئے کس وضع کی تنظیم کی ضرورت ہے۔ اب ہم اس سلسلے میں اپنے اخبار کے مسئلے پر چند الفاظ کا اضافہ کریں گے۔

ہر سوشل ڈیماکریٹ اخبار میں ٹریڈ یونینی (معاشی) جدوجہد سے متعلق ایک خاص شعبے کے ہونے کی ضرورت پر مشکل ہی سے کوئی شبہ کرے گا۔ لیکن ٹریڈ یونینی تحریک کا فروغ ہمیں مجبور کرتا ہے کہ ٹریڈ یونینی اخبار کی تخلیق کے متعلق غور و فکر کریں۔ مگر ہمیں ایسا لگتا ہے کہ شاذ و نادر مستثنات کے علاوہ فی زمانہ روس میں ٹریڈ یونینی اخبارات کا سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا۔ وہ ایک طرح کی

عیاشی ہوگی اور اکثر اوقات تو ہمیں صبح وشام کی روٹی کے لالے ہوتے ہیں۔ٹریڈ یونینی اخبارات جس شکل میں ہمارے غیرقانونی کام کے حالات میں موزوں رہیں گے اور فی الحال جس کی ضرورت پیدا ہوچکی ہے وہ ٹریڈ یونینی کتابچے ہیں۔ان کتابچوں میں قانونی* اور غیرقانونی مواد کو جمع متعلق جانتا ہے اور قریب قریب ہمیشہ صرف معاشی نتائج کے بارے میں، اور باقاعدگی سے زمروں کی تشکیل کر دینا چاہئے، کسی معینہ پیشے میں کام کے حالات پر، اس اعتبار سے روس کے مختلف حصوں میں پائے جانے والے فرق پر یا کسی معینہ پیشے میں مزدوروں کی پیش کی ہوئی خاص

*اس سلسلے میں قانونی مواد خاص طور پر اہم ہے، اور اس کو باقاعدگی سے جمع کرنے اور کام میں لانے کی صلاحیت کے اعتبار سے ہم خاص طور سے پچھڑے ہوئے ہیں۔ یہ کہنا مبالغہ نہ ہوگا کہ صرف قانونی مواد کی بنیاد پر ہی ایک ٹریڈ یونینی کتابچہ کسی نہ کسی طرح مرتب کیا جا سکتا ہے، لیکن صرف غیرقانونی مواد کی بنیاد پر ایسا نہیں کیا جا سکتا۔ ''ربوچایا میسل'' کی مطبوعات (77) میں جن مسائل پر بحث کی جاتی ہے ان پر مزدوروں سے غیرقانونی مواد اکٹھا کرنے میں ہم انقلابیوں کی بہت ساری کوششوں کو ضائع کر دیا کرتے ہیں (اس کام میں جن کی جگہ قانونی کارکن نہایت آسانی سے لے سکتے تھے)، اور پھر بھی ہمیں اچھا مواد کبھی بھی نہیں ملتا۔ یہ اس لئے کہ ایک مزدور کو جو ایک بڑی فیکٹری کے اکثر صرف ایک شعبے کے لیکن اپنے کام کے تمام حالات اور معیاروں کے بارے میں نہیں، وہ علم نہیں ہوسکتا جو کسی فیکٹری کے دفتر کے عملے کو، انسپکٹروں، ڈاکٹروں وغیرہ کو ہوا کرتا ہے اور جس کی معلومات اخباروں کی چھوٹی موٹی خبروں میں اور خاص صنعتی، طبی، زیمستوو کی اور دیگر مطبوعات میں منتشر ہوتی ہیں۔

مجھے اپنا ''پہلا تجربہ'' اچھی طرح یاد ہے جسے میں کبھی ہرگز دوہرانا نہیں چاہوں گا۔ میں نے ایک مزدور سے ''تحقیقات'' پر کئی ہفتے صرف کئے جو میرے پاس اکثر آیا کرتا تھا، ایک بہت بڑی فیکٹری کے جہاں وہ ملازم تھا، حالات کے ہر پہلو پر غور کیا۔ یہ درست ہے کہ بڑی کوشش کے بعد حالات بیان کرنے کے لئے میں نے مواد تو حاصل کر ہی لیا (ایک ہی فیکٹری کا!) لیکن نشست کے بعد مزدور اپنی پیشانی سے پسینہ پونچھا کرتا اور مسکراتے ہوئے کہا کرتا: ''آپ کے سوالوں کا جواب دینے کی بہ نسبت اوور ٹائم کام کرنا مجھے زیادہ آسان معلوم ہوتا ہے!''

اپنی انقلابی جدوجہد ہم جتنے زوردار طریقے سے جاری رکھیں گے، اتنا ہی حکومت مجبور ہوگی کہ ''ٹریڈ یونینی'' کام کے ایک حصے کو قانونی کردے اور اس طرح ہمیں بوجھ کے ایک حصے سے چھٹکارا دے دے۔

مانگوں پر، اس پیشے کو متاثر کرنے والے قوانین کی خامیوں پر، اس پیشے میں مزدوروں کی معاشی جدوجہد کی نمایاں مثالوں پر یا ان کی ٹریڈ یونینی تنظیم کے آغاز، موجودہ کیفیت اور ضروریات پر، وغیرہ۔ اس قسم کے کتابچے سب سے پہلے تو ہمارے سوشل ڈیماکریٹی اخبارات کو پیشوں کی ڈھیروں تفصیلات سے بچالیں گے جو صرف کسی خاص پیشے کے مزدوروں ہی کے لئے باعث دلچسپی ہوں گی۔ دوسرے وہ ٹریڈ یونینی جدوجہد میں ہمارے تجربے کے نتائج کو ضبط تحریر میں لے آئیں گے، جو مواد اکٹھا کیا گیا ہو اس کو وہ محفوظ کرلیں گے جو کہ اب ڈھیروں اشتہاروں اور جستہ جستہ خط وکتابت میں واقعی گم ہوجاتا ہے اور وہ اس مواد کا خلاصہ نکال کر پیش کردیا کریں گے۔ تیسرے وہ ہلچل کرنے والوں کی رہبری کے فرائض انجام دے سکتے ہیں کیونکہ کام کرنے کے حالات نسبتاً آہستہ آہستہ تبدیل ہوتے ہیں اور کسی معینہ پیشے میں مزدوروں کی خاص مانگیں نہایت ہی پائیدار ہوتی ہیں (مثلاً موازنہ کیجئے 1885ء میں ضلع ماسکو (78) کے اور 1896ء میں ضلع سینٹ پیٹرس برگ (79) کے بنکروں کی پیش کی ہوئی مانگیں)۔ ایسے مطالبات اور ضروریات کی ترتیب وتالیف پسماندہ حلقوں میں معاشی مسئلوں پر ہلچل کرنے والوں کے لئے بہترین گائیڈ کا کام دے سکتی ہے۔ کسی خاص علاقے میں کامیاب ہڑتالوں کی مثالیں، ایک جگہ زندگی کے اعلیٰ معیاروں پر، کام کرنے کے سدھرے ہوئے حالات پر معلومات دوسری جگہوں کے مزدوروں کی ہمت افزائی کرے گی کہ وہ اس کے لئے بار بار جدوجہد شروع کرتے رہیں۔ چوتھے یہ کہ ٹریڈ یونینی جدوجہد کی تعمیم کا آغاز کرکے، اور اس طرح روسی ٹریڈ یونینی تحریک اور سوشلزم کے درمیان رشتے کو تقویت پہنچا کر، ساتھ ہی ساتھ سوشل ڈیماکریٹ یہ بھی دیکھیں گے کہ بحیثیت مجموعی ہمارے سوشل ڈیماکریٹی کام میں ہمارے ٹریڈ یونینی کام کو نہ تو بہت ہی کم جگہ ملے اور نہ حد سے زیادہ۔ ایک مقامی تنظیم کے لئے جو دوسرے شہروں کی تنظیموں سے کٹی ہوئی ہو مشکل ہوتا ہے، اور کبھی کبھی تو ناممکن، کہ وہ صحیح احساس تناسب برقرار رکھ سکے (''ربوچایا میسل'' کی مثال واضح کرتی ہے کہ ٹریڈ یونین ازم کی سمت میں کس قدر ہیبت ناک مبالغہ کیا جا سکتا ہے)۔ لیکن انقلابیوں کی ایک کل روسی تنظیم

جو مارکسزم کی بنیاد پر بغیر ڈگمگائے کھڑی ہو، جو پوری سیاسی جدوجہد کی قیادت کرتی ہو اور جس کے پاس پیشہ ور ہلچل کرنے والوں کا عملہ ہو، صحیح تناسب متعین کرنے میں کبھی کوئی مشکل محسوس نہیں کرے گی ۔

کل روس سیاسی اخبار کا ''منصوبہ''

ب۔ کری چیفسکی، ہم پر ''نظریئے کو عمل سے الگ تھلگ کر کے ایک بے جان فلسفے میں بدل ڈالنے'' کے رجحان کا الزام عائد کرتے ہوئے، لکھتے ہیں (''ربوچیئے دیلو''، شمارہ 10، صفحہ 30)، ''سب سے زیادہ سنگین غلطی جو ''ایسکرا'' نے اس سلسلے میں کی وہ اس کا عام پارٹی تنظیم کا ''منصوبہ'' تھا'' (مثلاً مضمون بعنوان ''کہاں سے شروع کیا جائے؟'')۔ مارتی نوف اسی خیال کی صدائے بازگشت یہ اعلان کرنے میں بلند کرتے ہیں کہ ''تابناک اور مکمل شدہ تصورات کے پروپیگنڈے کے مقابلے میں روزمرہ کی بے لطف جدوجہد کی پیش قدمی کی اہمیت کو اصلیت سے کم آنکنے کے ''ایسکرا'' کے رجحان پر......ایک پارٹی کو منظّم کرنے کے منصوبے کا طرہ اور لگ گیا جو کہ اس نے مضمون بعنوان ''کہاں سے شروع کیا جائے؟''، شمارہ 4 میں پیش کیا ہے'' (ایضاً صفحہ 61)۔ آخر میں پچھلے دنوں ل۔ نادیژدین نے اس ''منصوبے'' (واویں کا استعمال طنز کے اظہار کے لئے کیا گیا تھا) کے خلاف ناراضگی کے گانے میں سر سے سر ملا دیا ہے۔ اپنے کتابچے میں جو ہمیں ابھی ابھی ملا ہے، جس کا نام ''شب انقلاب'' ہے (ناشر ''انقلابی سوشلسٹ گروہ'' سوابودا جس سے ہم متعارف ہو چکے ہیں) وہ اعلان کرتے ہیں (صفحہ 126): ''اب ایک ایسی تنظیم کی بات کرنے کے جسے ایک کل روسی اخبار نے باہم منسلک کر رکھا ہو، معنے ہیں آرام کرسی کے خیالات اور آرام کرسی پر بیٹھ کر کام کرنے کا پروپیگنڈہ کرنا'' اور یہ ''کتابی پن'' کا مظہر ہے وغیرہ۔

یہ کہ ہمارا دہشت پسند ''روزمرہ کی بے لطف جدوجہد کی پیش قدمی'' کے علمبرداروں کا ہم خیال نکلتا ہے، کوئی تعجب کی بات نہیں ہے کیونکہ ہم سیاست اور تنظیم کے بابوں میں ان کے درمیان قریبی تعلق کی جڑیں تلاش کر چکے ہیں۔ لیکن یہاں ہمیں اس حقیقت کی جانب توجہ مبذول کرانی چاہئے کہ نادیژدین واحد شخص ہیں جنہوں نے اپنے ناپسندیدہ مضمون کے سلسلہء خیال کو

گرفت میں لانے کی شعوری کوشش کی ہے اور ایک ایک کر کے ہر نکتے کا جواب دینے کی سعی کی ہے جب کہ ''ربوچیئے دیلو'' نے کوئی بھی ایسی بات نہیں کہی ہے کہ جو موضوع کے لئے ٹھوس ہو بلکہ محض کوشش کی ہے کہ مسئلے کو ناروا، فتنہ انگیز لعن طعن سے گڈ مڈ کر دیا جائے۔ یہ فرض چاہے ناگوار ہی کیوں نہ ہو، ہمیں پہلے آ گیئن کے اصطبل کو صاف کرنے میں کچھ وقت ضرور صرف کرنا چاہیئے۔

ا۔ مضمون ''کہاں سے شروع کیا جائے؟'' سے ناخوش کون ہوا؟

آیئے سب سے پہلے تو ہم ان فجائیہ اور استعجابیہ جملوں کا ایک انتخاب پیش کریں جن کی ''ربوچیئے دیلو'' نے ہم پر بوچھار کی ہے۔ ''پارٹی تنظیم کی تخلیق اخبار نہیں کر سکتا بلکہ عمل اس کے برعکس ہوا کرتا ہے''...... ''ایک اخبار جو پارٹی سے بالاتر ہو، اس کے دائرۂ اختیار سے باہر ہو، اس پر انحصار نہیں رکھتا ہو، ایجنٹوں کے خود اپنے عملے کے ہونے کی بدولت''...... ''وہ کونسی کرامت ہے کہ جس سے ''ایسکرا'' اس پارٹی کی جس سے وہ متعلق ہے، واقعی موجودہ سوشل ڈیما کریٹ تنظیموں کو فراموش کر بیٹھا ہے؟''...... ''وہ کہ جن کے پاس مستحکم اصول اور متعلقہ منصوبہ ہو، پارٹی کی اصل جدوجہد کے افضل ترین ناظم ہوا کرتے ہیں اور اپنا منصوبہ اس سے حکماً قبول کراتے ہیں''...... ''یہ منصوبہ ہماری سرگرم عمل اور توانا تنظیموں کو پرچھائیوں کی سلطنت میں ہنکا دیتا ہے اور ایجنٹوں کے خیالی جال کو عالم وجود میں لانے کی خواہش کا اظہار کرتا ہے''...... ''اگر کہیں ''ایسکرا'' کے منصوبے کو عملی جامہ پہنا دیا گیا تو روسی سوشل ڈیما کریٹ لیبر پارٹی کا، جس کی شکل وصورت مرتب ہوتی جارہی ہے، نام ونشان تک مٹ کر رہ جائے گا''...... ''پروپیگنڈے باز ترجمان اخبار تمام عملی انقلابی جدوجہد کا غیر منضبط مطلق العنان قانون ساز بن جاتا ہے''...... ''ہماری پارٹی اس مشورے پر کس ردِعمل کا اظہار کرے کہ وہ کسی خود اختیار ادارتی مجلس کی مکمل طور سے تابعدار بن جائے؟'' وغیرہ وغیرہ۔

مندرجہ بالا اقتباسات کے متن اور لب ولہجے سے جیسا کہ قارئین اندازہ لگا سکتے ہیں، ظاہر ہوتا ہے کہ ''ربوچیئے دیلو'' برا مان گیا ہے۔ برا مان گیا ہے خود اپنی خاطر نہیں بلکہ ہماری پارٹی کی تنظیموں اور کمیٹیوں کی خاطر جنہیں، اس کا الزام ہے کہ ''ایسکرا'' پرچھائیوں کی سلطنت میں ہنکا

دینا چاہتا ہے اور جن کے نام ونشان تک کو وہ مٹا دے گا۔ کس قدر ہولناک بات ہے یہ! لیکن ایک عجیب وغریب چیز قابل غور ہے۔ مضمون ''کہاں سے شروع کیا جائے؟'' مئی 1901ء میں شائع ہوا تھا۔ ''ربوچیئے دیلو'' میں مضامین ستمبر 1901ء میں شائع ہوئے۔ اب وسط جنوری 1902ء ہے۔ ان پانچ مہینوں میں (ستمبر سے پہلے اور بعد میں) پارٹی کی ایک بھی کمیٹی نے اور ایک بھی تنظیم نے اس وحشی کے خلاف رسمی طور پر احتجاج نہیں کیا جو ان کو پرچھائیوں کی سلطنت میں ہنکا دینا چاہتا ہے، اور پھر بھی روس کے تمام حصوں سے بیسیوں اور سیکڑوں مراسلے اس دوران میں ''ایسکرا'' نیز متعدد مقامی اور غیر مقامی مطبوعات میں شائع ہوئے ہیں۔ یہ کیسے ہوا کہ جو پرچھائیوں کی سلطنت میں ہنکا دیئے جائیں گے وہی اس سے بے بہرہ ہیں اور اس کا برا نہیں مانا ہے حالانکہ ایک تیسرا فریق برا مان گیا ہے؟

اس کی وضاحت یہ ہے کہ کمیٹیاں اور دوسری تنظیمیں حقیقی کام میں مصروف ہیں اور ''جمہوریت'' کا کھیل نہیں کھیل رہیں۔ کمیٹیوں نے مضمون ''کہاں سے شروع کیا جائے؟'' پڑھا، دیکھا کہ یہ ''ایک تنظیم کے لئے متعین منصوبہ مرتب کرنے'' کی کوشش ہے ''تا کہ اس کی تشکیل تمام پہلوؤں سے شروع کی جا سکے''، اور چونکہ ان کو معلوم تھا اور بخوبی سمجھتی تھیں کہ ان میں سے ایک بھی ''پہلو'' اس وقت تک ''اس کی تعمیر شروع کرنے کا'' خواب بھی نہیں دیکھے گا جب تک کہ اس کو اس کی ضرورت کا اور فن تعمیر کے لحاظ سے اس منصوبے کے صحیح ہونے کا پورا یقین نہ ہو جائے، چنانچہ قدرتی طور پر انہیں کبھی خیال تک نہیں آیا کہ وہ ان لوگوں کی جسارت کا برا مانیں جنہوں نے ''ایسکرا'' میں کہا تھا: ''اس مسئلے کی فوری اہمیت کے پیش نظر ہم اپنی جانب سے ساتھیوں کے سامنے منصوبے کا ایک خاکہ پیش کرنے کی جرأت کر رہے ہیں جس کی زیادہ تفصیلی وضاحت ایک کتابچے میں کی جاتی ہے جو کہ طباعت کے لئے زیر تکمیل ہے''۔ کام کی جانب شعوری رویئے کے ساتھ کیا یہ ممکن تھا کہ چیزوں کو اس کے علاوہ کسی اور نقطۂ نظر سے دیکھا جاتا کہ اگر ساتھی اس منصوبے کو منظور کر لیتے جو کہ ان کے سامنے پیش کیا گیا تھا، تو وہ اس پر عمل درآمد کرتے، اس وجہ سے نہیں کہ وہ ''ماتحت'' ہیں بلکہ اس وجہ سے کہ ہمارے مشترک نصب العین کے لئے وہ اس کی ضرورت کے قائل ہوں گے اور یہ کہ اگر انہوں نے اس کو تسلیم نہیں کیا تو پھر ''خاکہ'' (بناوٹی لفظ، ہے نا؟) محض خاکہ رہ جائے گا؟ منصوبے کے خاکے کے خلاف لڑنا فتنہ انگیزی نہیں، صرف اس کی

''دھجیاں بکھیر کر'' اور ساتھیوں کو مشورہ دے کر ہی نہیں کہ اس کو مسترد کر دیں بلکہ انقلابی معاملات میں ناتجربہ کار لوگوں کو اس کے مصنفوں کے خلاف صرف اس بنیاد پر بھڑکا کر کہ وہ ''قانون سازی'' کی جرأت کرتے ہیں اور ''افضل ترین ناظم'' بن کر آتے ہیں یعنی اس وجہ سے کہ وہ ایک منصوبے کا خاکہ تجویز کرنے کی جسارت کرتے ہیں؟ اگر مقامی کارپردازوں کو وسیع تر نظریات، فرائض، منصوبوں وغیرہ کی سطح تک بلند کرنے کی کوشش پر نہ صرف اس دعوے کے ساتھ اعتراض کیا جاتا ہے کہ یہ نظریات پُرتقصیر ہیں، بلکہ اس بنیاد پر کہ ''بلند کرنے'' کی ''خواہش'' ہی ہمیں ''بری لگتی ہے'' تو کیا ہماری پارٹی نشوونما پا سکتی اور ترقی کر سکتی ہے؟ نادیژدین نے بھی ہمارے منصوبے کی ''دھجیاں بکھیر دیں''، لیکن وہ ایسی فتنہ انگیزی پر نہیں اترے کہ جس کی تشریح محض سادہ لوحی سے یا سیاسی نظریات کی قدامت سے نہیں ہوتی۔ شروع ہی میں انہوں نے اس الزام کو پُرزور طریقے سے مسترد کر دیا کہ ہم ''پارٹی پر نگراں'' بٹھانا چاہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ منصوبے پر نادیژدین کی نکتہ چینی کا اس کی صفات کے مطابق جواب دیا جا سکتا ہے اور دیا جانا چاہئے جب کہ ''ربوچیئے دیلو'' صرف حقارت کے برتاؤ کا مستحق ہے۔

لیکن ''مطلق العنانی'' اور ''تابعداری'' کے بارے میں چیخم دھاڑ مچانے کی حد تک گر جانے والے مضمون نگار کے لئے حقارت ہمیں ان گتھیوں کو سلجھانے کے فرض سے سبکدوش نہیں کر دیتی جو اس قسم کے لوگ اپنے قارئین کے ذہن میں پیدا کر دیتے ہیں۔ یہاں ہم ''وسیع جمہوریت پسندی'' جیسے چلتے الفاظ کی اصلیت کا ساری دنیا کے سامنے واضح طور پر مظاہرہ کر سکتے ہیں۔ کمیٹیوں کو فراموش کر دینے کا، ان کو پرچھائیوں کی سلطنت میں ہنکا دینے کی خواہش یا کوشش وغیرہ کا ہم پر الزام لگایا جاتا ہے۔ ان الزامات کا جواب ہم کیسے دیں جب کہ صیغۂ راز میں رکھنے کی مصلحتوں کے پیش نظر ہم کمیٹیوں سے اپنے حقیقی تعلقات کے بارے میں قارئین کو قریب قریب کسی بھی حقیقت سے آگاہ نہیں کر سکتے؟ جو لوگ ہم پر تشدید الزامات جن کا مقصد مجمع کو اشتعال دلانا ہوتا ہے، عائد کرتے ہیں ہم سے آگے ثابت ہوتے ہیں کیونکہ وہ ڈھٹائی سے کام لیتے اور انقلابی کی حیثیت سے اپنے اس فرض کو نظرانداز کر دیتے ہیں کہ جو تعلقات وہ قائم کرتا ہے، قائم کر رہا ہے یا قائم کرنے کی کوشش کر رہا ہے انہیں دنیا کی نگاہوں سے احتیاط کے ساتھ پوشیدہ رکھے۔ قدرتی بات ہے، ''جمہوریت پسندی'' کے میدان عمل میں ہم ایسے لوگوں سے مقابلہ کرنے سے

ہمیشہ ہمیشہ کے لئے انکار کرتے ہیں۔ جہاں تک ان قارئین کا تعلق ہے جو پارٹی کے تمام امور سے روشناس نہیں ہیں، ان کے تعلق سے ہم جو فرض ادا کر سکتے ہیں وہ یہ ہے کہ ان سے جو کچھ ہے اور جو کچھ ہوگا اس کا نہیں بلکہ جو کچھ ہو چکا ہے اور جو قصہء ماضی بن چکا ہے اس کا خفیف سا ایک جزو بیان کر دیا جائے۔

بند نے اشارہ کیا ہے کہ ہم ''فریبی''* ہیں، ''پردیسی انجمن'' ہم پر پارٹی کا نام ونشان تک مٹانے کا الزام لگاتی ہے۔ حضرات، ماضی کے متعلق جب ہم چار واقعات عام لوگوں کو بتائیں گے تو آپ پوری طرح مطمئن ہو جائیں گے۔

پہلا** واقعہ۔ مجاہد یونینوں میں سے ایک کے ممبروں نے، جنہوں نے ہماری پارٹی کی بنیاد رکھنے میں اور افتتاحی پارٹی کانگرس کو ڈیلی گیٹ بھیجنے میں براہ راست حصہ لیا تھا، ''ایسکرا'' کے گروہ کے ایک رکن سے مزدوروں کے لئے کتابوں کا ایک سلسلہ شائع کرنے کے بارے میں سمجھوتہ کیا جنہیں پوری تحریک کی خدمت انجام دینی تھی۔ یہ سلسلہ شائع کرنے کی کوشش ناکام رہی اور اس کے لئے جو کتابچے لکھے گئے تھے، ''روسی سوشل ڈیما کریٹوں کے فرائض'' اور ''نیا فیکٹری قانون''، گھماؤ پھراؤ کے راستے سے، اور تیسرے فریقین کے ذریعے پردیس پہنچ گئے جہاں ان کی اشاعت ہوئی۔

دوسرا واقعہ۔ بند کی مرکزی کمیٹی کے ممبر ''ایسکرا'' کے گروہ کے ایک رکن کے پاس، بند نے ان دنوں جسے ''ادبی لیبارٹری'' کہا تھا اس کو منظم کرنے کی ایک تجویز لے کر آئے۔ یہ تجویز پیش کرتے ہوئے انہوں نے کہا تھا کہ اگر یہ نہیں کیا جاتا تو تحریک بہت پچھڑ جائے گی۔ ان مذاکرات کا نتیجہ ''روس میں مزدور طبقے کا العین'' کے عنوان سے کتابچے کی صورت میں ظاہر ہوا***۔

---

* ''ایسکرا'' شمارہ 8، قومی مسئلے پر ہمارے مضمون پر روس اور پولینڈ کی عام یہودی انجمن کی مرکزی کمیٹی کا جواب۔

** جان بوجھ کر ہم ان واقعات کو ان کے اصل تسلسل میں بیان کرنے سے احتراز کر رہے ہیں (80)۔

*** مصنف نے مجھ سے درخواست کی ہے کہ یہ واضح کر دوں کہ ان کے سابقہ کتابچوں کی طرح یہ بھی ''پردیسی انجمن'' کو یہ فرض کر کے بھیجا تھا کہ اس کی اشاعتوں کی ادارت ''محنت کی نجات'' کا گروہ کرے (بعض حالات کی بنا پر تب ___ فروری 1899ء کو ___ انہیں ادارت میں تبدیلی کا علم نہ ہو سکا تھا)۔ یہ کتابچہ جلد ہی لیگ (81) شائع کرے گی۔

تیسرا واقعہ۔ بند کی مرکزی کمیٹی نے ایک صوبائی قصبے کے راستے سے ''ایسکرا'' کے گروہ کے ایک رکن کے پاس یہ تجویز پہنچائی تھی کہ وہ ''ربوچایا گزیتا'' کے دوبارہ اجراء پر اس کی ادارت کے فرائض سنبھال لیں اور یقیناً ان کی مرضی حاصل کر لی۔ بعد میں اس پیش کش میں ترمیم کر دی گئی: متعلقہ ساتھی کو دعوت دی گئی کہ ادارتی مجلس کی تشکیل کے نئے منصوبے کے پیش نظر وہ اس کے مضمون نگار کے فرائض انجام دیں۔ اس تجویز پر بھی بلاشبہ ان کی رضامندی حاصل کر لی گئی۔ مضامین بھیجے گئے (جنہیں ہم نے محفوظ رکھنے کا بھی اہتمام کر لیا): ''ہمارا پروگرام'' جس میں برنشٹائن ازم کے خلاف، قانونی مطبوعات کی اور ''ربوچایا میسل'' کے لائحہ عمل میں تبدیلی کے خلاف براہ راست احتجاج کیا گیا تھا، ''ہمارا فوری فرض'' (''پارٹی کا ترجمان اخبار شائع کرنا جو باقاعدگی سے نکلا کرے اور تمام مقامی گروہوں سے قریبی تعلق قائم رکھے''۔ آجکل جو ''اناڑی پن'' کا دور دورہ ہے اس کی خامیاں)، ''ایک فوری سوال'' (اس اعتراض پر غور وخوض کہ پہلے ضروری ہے کہ مقامی گروہوں کی سرگرمیوں کو فروغ دیا جائے قبل اس کے کہ مشترکہ ترجمان اخبار کی اشاعت کا بیڑا اٹھایا جائے، ایک ''انقلابی تنظیم'' کی افضل ترین اہمیت پر اور ''تنظیم، نظم وضبط اور اعلیٰ درجے کے کمال کی حد تک خفیہ رکھنے کی تکنیک کو نشوونما دینے'' کی ضرورت پر اصرار)۔ ''ربوچایا گزیتا'' کی اشاعت پھر سے شروع کرنے کی تجویز پر عمل درآمد نہیں کیا گیا اور مضامین شائع نہیں ہوئے۔

چوتھا واقعہ۔ کمیٹی کے ایک ممبر نے جو ہماری پارٹی کی دوسری باقاعدہ کانگرس کا انتظام کر رہا تھا، ''ایسکرا'' کے گروہ کے ایک رکن کو کانگرس کے پروگرام سے آگاہ کیا اور اس گروہ کو دوبارہ جاری کردہ ''ربوچایا گزیتا'' کی ادارتی مجلس کی حیثیت اختیار کرنے کی پیش کش کی۔ اس گویا کہ ابتدائی اقدام کو بعد میں اس کمیٹی نے جس سے یہ ممبر بھی متعلق تھا اور بند کی مرکزی کمیٹی نے منظوری دے دی۔ ''ایسکرا'' کے گروہ کو کانگرس کے مقام اور وقت سے مطلع کر دیا گیا اور (بعض وجوہ کی بنا پر کوئی ڈیلی گیٹ قطعی طور پر بھیجنے کا یقین نہ ہونے کے باعث) اس نے اس کانگرس کے لئے ایک تحریری رپورٹ مرتب کر لی۔ اس رپورٹ میں مشورہ دیا گیا تھا کہ محض ایک مرکزی کمیٹی کا انتخاب آجکل جیسے مکمل بدنظمی کے زمانے میں اتحاد کے سوال کو حل کرنے میں نہ صرف ناکام رہے گا، بلکہ جلدی سے، تیزی سے اور مکمل وضع کی پولیس کی گرفتاریوں کے باعث جو کہ آجکل پردۂ راز میں

رکھنے کے فقدان کے دور دورے کے پیش نظر متوقع ہونے سے بھی زیادہ تھیں، ایک پارٹی کے قیام کے عظیم الشان تصور تک کو شبہ میں ڈال دے گا، یہ کہ اس لئے تمام کمیٹیوں اور دوسری تنظیموں کو دوبارہ جاری شدہ ترجمان اخبار کی حمایت کرنے کی دعوت دے کر شروعات کرنی چاہیئے جو کہ تمام کمیٹیوں کے درمیان حقیقی تعلقات قائم کرے اور پوری تحریک کے لئے رہنماؤں کے ایک گروہ کو حقیقی تربیت دے اور یہ کہ اس گروہ کے بڑھنے اور طاقتور ہو جانے کے ساتھ ہی اس کو کمیٹیاں اور پارٹی نہایت آسانی سے مرکزی کمیٹی میں تبدیل کر سکیں گی۔ لیکن پولیس کے متعدد چھاپوں اور گرفتاریوں کے باعث یہ کانگرس منعقد نہ ہو سکی۔ حفاظت کی غرض سے یہ رپورٹ جب کہ ابھی صرف چند ساتھی ہی اس کا مطالعہ کر پائے تھے جس میں ایک کمیٹی کے نمائندے بھی شامل تھے، ضائع کر دی گئی۔

قارئین اب خود ہی ان طریقوں کی نوعیت کے بارے میں فیصلہ کر لیں جو کہ بند نے یہ اشارہ دے کر اختیار کئے ہیں کہ ہم فریبی ہیں یا ''ربوچیئے دیلو'' نے کمیٹیوں کو پرچھائیوں کی سلطنت میں پہنچا دینے کا اور پارٹی کی تنظیم کی ''جگہ'' ایک ایسی تنظیم کو دینے کا الزام لگا کر جو ان تصورات کی نشر و اشاعت کر رہی ہو جن کی ایک واحد اخبار وکالت کر رہا ہو۔ بار بار دعوت پر کمیٹیوں کو ہی ہم نے مرکوزہ سرگرمیوں کے ایک قطعی منصوبے کو منظور کرنے کی ضرورت پر رپورٹ پیش کی تھی۔ پارٹی تنظیم ہی کے لئے ہم نے اس منصوبے کی ان مضمونوں میں وضاحت کی تھی جو ''ربوچایا گزیتا'' کو بھیجے تھے اور پارٹی کانگرس کو رپورٹ میں، اس بار بھی ان کی دعوت پر جن کو پارٹی میں ایسا با اثر مقام حاصل تھا کہ اس کی (درحقیقت) بحالی کی انہوں نے پیش قدمی کی تھی۔ پارٹی کی تنظیم کی دوبارہ دوہرائی ہوئی کوششوں کے بعد ہی، ہمارے ساتھ مل کر، پارٹی کے مرکزی ترجمان اخبار کو دوبارہ جاری کرنے کی سرکاری طور پر کی جانے والی کوششوں کے ناکام ہو جانے پر ہی ہم نے اپنا فرض منصبی سمجھا کہ ایک غیر سرکاری ترجمان اخبار شائع کریں تاکہ تیسری کوشش سے ممکن ہے ساتھیوں کے سامنے تجربے کے نتائج پہنچیں اور محض قیاسی تجویزیں نہیں۔ اب اس تجربے کے بعض نتائج سب کے سامنے پیش ہیں اور اب تمام ساتھی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ آیا ہم نے اپنے فرائض صحیح طور سے سمجھے اور ان لوگوں کو کیا سمجھنا چاہیئے جو ان لوگوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں جو ماضی قریب سے ناواقف ہیں، محض اس وجہ سے کہ انہیں اس بات پر رنجش ہے کہ ہم نے ''قومی'' مسئلے

پر ان کی خلاف وضع چند باتیں آشکارا کر دی تھیں اور بعض دوسروں کو اصولی معاملات پر ان کے پس و پیش کو ناقابل قبول کہہ دیا تھا۔

ب۔ کیا ایک اخبار اجتماعی منتظم ہو سکتا ہے؟

مضمون بعنوان ''کہاں سے شروع کیا جائے؟'' کا خلاصہ یہ ہے کہ وہ عین اسی مسئلے پر بحث کرتا ہے اور اس کا مثبت جواب فراہم کرتا ہے۔ جہاں تک ہمیں علم ہے اس مسئلے کو اس کی اپنی صفات کے لحاظ سے غور وخوض کرنے کی اور یہ ثابت کرنے کی کہ اس کا جواب منفی دیا جانا چاہیے واحد کوشش ل۔ نادیژدین نے کی تھی جن کی دلیل کی ہم پوری نقل کر رہے ہیں:

> ......''ہمیں یہ دیکھ کر بڑی خوشی ہوئی کہ ''ایسکرا'' (شمارہ 4) نے کل روسی اخبار کی ضرورت کا مسئلہ پیش کیا لیکن ہم اس بات سے اتفاق نہیں کر سکتے کہ یہ پیش کش عنوان ''کہاں سے شروع کیا جائے؟'' سے مطابقت رکھتی ہے۔ بلاشبہ یہ انتہائی اہم معاملہ ہے لیکن انقلابی زمانے میں ایک مجاہد تنظیم کے لئے بنیاد کا کام نہ تو کوئی اخبار دے سکتا ہے، نہ مقبول عام اشتہاروں کا سلسلہ، نہ منشوروں کا پہاڑ۔ ہمیں مقامی طور پر طاقتور سیاسی تنظیموں کے بنانے سے کام شروع کرنا چاہیے۔ ہمارے ہاں ایسی تنظیموں کی کمی ہے، ہم اپنا کام زیادہ تر روشن خیال مزدوروں میں کر رہے ہیں جب کہ عوام الناس قریب قریب قطعی طور پر معاشی جدوجہد میں لگے ہوئے ہیں۔ اگر طاقتور سیاسی تنظیمیں مقامی طور پر تربیت نہیں پاتیں، تو بہترین طریقے پر منظّم کل روسی اخبار کی کیا اہمیت ہوگی؟ یہ تو ایک جلتی ہوئی جھاڑی ہوگی، جلے گی، پر جل کر راکھ نہیں ہوگی، کوئی آگ تاپ نہیں سکے گا! ''ایسکرا'' کا خیال ہے کہ اس کے چاروں طرف اور اس کی جانب سے کی جانے والی سرگرمیوں میں لوگ جمع اور منظّم ہو جائیں گے۔ لیکن وہ ان سرگرمیوں کے لئے جمع اور منظّم کرنا زیادہ آسان پائیں گے جو زیادہ ٹھوس ہوں۔ اس کچھ زیادہ ٹھوس چیز کو مقامی اخبارات کی وسیع تنظیم، مظاہروں کے لئے

مزدوروں کی قوتوں کی فوری تیاری، بے روزگاروں میں مقامی تنظیموں کی متواتر سرگرمی (کتابچے اور اشتہار انتھک تقسیم کرنا، جلسے کرنا، حکومت کے خلاف احتجاج کی کارروائیاں کرنا وغیرہ) ہونا چاہئے اور ضرور ہونا چاہئے۔ مقامی طور پر ہمیں جیتا جاگتا سیاسی کام ضرور شروع کر دینا چاہئے اور جب اس اصلی بنیاد پر متحد ہو جانے کا وقت آئے تو یہ مصنوعی، کاغذی اتحاد نہیں ہوگا، مقامی کام کو آپس میں ملا کر کل روسی نصب العین، اخبارات کے ذریعے بنانے میں کامیابی حاصل نہیں کی جاسکتی!'' (''شب انقلاب''، صفحہ 54)۔

اس فصیح، طولانی تقریر میں ہم نے ان جملوں کو خط کشیدہ کر دیا ہے جو سب سے زیادہ واضح طور پر ہمارے منصوبے کے متعلق صاحب مضمون کے غلط اندازے کو ظاہر کرتے ہیں و نیز عام طور پر ان کے نقطہء نظر کے صحیح نہ ہونے کو، جس کا یہاں ''ایسکرا'' کے نقطہء نظر سے موازنہ کیا گیا۔ جب تک ہم مقامات میں تربیت دے کر طاقتور سیاسی تنظیمیں تیار نہیں کر لیتے اس وقت تک بہترین طریقے سے منظم کل روسی اخبار بھی کسی کام نہ آئے گا۔ یہ ناقابل تکرار ہے۔ لیکن سارا نکتہ یہی ہے کہ طاقتور سیاسی تنظیموں کو ایک کل روسی اخبار کے وسیلے کے علاوہ تربیت دینے کا کوئی اور راستہ ہی نہیں ہے۔ اپنا ''منصوبہ'' پیش کرنے کی ابتداء کرنے سے پہلے ''ایسکرا'' نے جو اہم ترین بیان دیا تھا وہ صاحب مضمون سمجھ ہی نہیں پائے: یہ کہ یہ بات ضروری ہے کہ ''انقلابی تنظیم کی تشکیل کے لئے دعوت دی جائے جو تمام قوتوں کو متحد کرنے اور واقعی عملی طور پر تحریک کی رہبری کرنے کے اہل ہو اور محض نام کے لئے نہیں، یعنی ایک ایسی تنظیم جو کسی وقت بھی ہر احتجاج کی اور ہر شورش کی حمایت کرنے کو تیار ہو اور اس کو ایسی مجاہد قوتیں تعمیر اور مستحکم کرنے کو استعمال کرے جو فیصلہ کن جدوجہد کے لئے موزوں ہوں۔'' لیکن ''ایسکرا'' نے سلسلہء کلام جاری رکھتے ہوئے کہا ہے کہ اب فروری اور مارچ کے واقعات کے بعد، ہر شخص اصولاً اس سے متفق ہوگا۔ پھر بھی ہمیں جس چیز کی ضرورت ہے وہ اصولی اعتبار سے اس مسئلے کو حل کرنا نہیں ہے بلکہ اس کا عملی حل ہے، ہمیں فوراً ہی ایک متعین تعمیری منصوبہ پیش کرنا چاہئے جس کے ذریعے سب فوراً ہر پہلو سے تعمیر کا کام شروع کر دیں۔ اب ہمیں پھر عملی حل کی جانب سے ایک ایسی چیز کی جانب گھسیٹا جا رہا ہے جو اصول کے اعتبار سے تو

درست، نا قابل تکرار اور عظیم ہے لیکن جو محنت کش عوام الناس کے لئے قطعی نا کافی اور نا قابل فہم ہے، یعنی ''طاقتور سیاسی تنظیموں کی تربیت کرنا!'' فاضل مضمون نگار، موضوع بحث یہ نہیں ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ تربیت کرنے کا کام کیسے کیا جائے اور اس کی تکمیل کیسے ہو۔

یہ کہنا صحیح نہیں ہے کہ ''ہم اپنا کام زیادہ تر روشن خیال مزدوروں میں کر رہے ہیں جب کہ عوام الناس قریب قریب قطعی طور پر معاشی جدوجہد میں لگے ہوئے ہیں''۔ اس شکل میں پیش ہونے کے بعد یہ دعویٰ ''سوابودا'' کا حسب معمول لیکن بنیادی طور پر غلط، روشن خیال مزدوروں کا ''عوام الناس'' سے موازنہ ہو کر رہ جاتا ہے۔ حالیہ چند برسوں سے روشن خیال مزدور بھی ''قریب قریب قطعی طور پر معاشی جدوجہد میں لگے ہوئے ہیں۔'' یہ پہلا نکتہ ہے۔ دوسری طرف عوام الناس سیاسی جدوجہد کرنا اس وقت تک ہرگز نہیں سیکھیں گے جب تک کہ ہم اسی جدوجہد کے لئے رہنماؤں کو تربیت دینے میں مدد نہ کریں، روشن خیال مزدوروں اور دانشوروں، دونوں میں سے۔ اس قسم کے رہنما ہماری سیاسی زندگی کے روزمرہ کے تمام پہلوؤں کا، مختلف طبقوں کا اور مختلف بنیادوں پر احتجاج اور جدوجہد کی تمام کوششوں کا باقاعدگی کے ساتھ تخمینہ کر کے ہی تربیت حاصل کر سکتے ہیں۔ اس لئے ''سیاسی تنظیموں کی تربیت کرنے'' کی بات کرنا اور اس کے ساتھ ہی ساتھ سیاسی اخبار کے ''کاغذی کام'' کا ''مقامی طور پر جیتے جاگتے سیاسی کام'' سے مقابلہ کرنا صاف طور سے مضحکہ خیز بات ہے۔ ''ایسکرا'' نے اخبار کے لئے اپنے ''منصوبے'' کو بے روزگاروں کی تحریک، کسان بغاوتوں، زیمستوو کے لوگوں میں بے اطمینانی، ''زار شاہی باشی بزوقوں کی غارتگری کے خلاف عام لوگوں کے غم و غصے'' وغیرہ کی حمایت کے لئے ''مجاہدانہ تیاری کی فضا'' پیدا کرنے کے ''منصوبے'' کے مطابق ڈھال لیا ہے۔ تحریک سے جو کوئی ذرا بھی واقف ہے بخوبی جانتا ہے کہ مقامی تنظیموں کی وسیع اکثریت نے ان چیزوں کا کبھی خواب بھی نہیں دیکھا، یہاں ''جیتے جاگتے سیاسی کام'' کے جو امکانات دکھائے گئے ہیں ان میں سے بہتوں کو کسی ایک بھی تنظیم نے کبھی بھی نہیں دکھایا۔ مثلاً زیمستوو کے دانشوروں میں بے اطمینانی اور احتجاج کے بڑھنے پر نادیژدین کے (''واللہ! کیا یہ اخبار زیمستوو کے لوگوں کے لئے ہے؟''، ''شب انقلاب''، صفحہ 129)، ''معیشت پسندوں'' کے (''ایسکرا'' کے نام خط، شمارہ 12) اور بہت سے عملی کارکنوں کے ذہن میں سراسیمگی اور پراگندگی پیدا ہوتی ہے۔ ان حالات میں لوگوں کو صرف ان تمام چیزوں کے

بارے میں سوچنے کی طرف راغب کر کے، مادہ پکنے اور عملی جدوجہد کی تمام مختلف علامتوں کی تلخیص وتعمیم سے ہی ''شروع کرنا'' ممکن ہے۔ ہمارے زمانے میں جب کہ سوشل ڈیما کریٹ فرائض کا درجہ گھٹایا جا رہا ہے، ''جیتے جاگتے سیاسی کام'' کو شروع کرنے کا واحد راستہ جیتی جاگتی سیاسی ہلچل ہے جو اس وقت تک ناممکن ہے جب تک کہ ہمارے پاس کل روسی اخبار نہ ہو جو کہ اکثر جاری ہو اور باقاعدگی کے ساتھ تقسیم کیا جاتا ہو۔

''ایسکرا'' کے ''منصوبے'' کو جو لوگ ''کتابی پن'' کا مظہر تصور کرتے ہیں وہ اس کی اصلیت کو سمجھنے سے قطعی قاصر رہے ہیں وسیلہ تجویز کیا گیا ہے۔ان حضرات نے ان دو موازنوں کا بغور مطالعہ کرنے کی تکلیف گوارا نہیں فرمائی ہے جو منصوبے کی واضح تصویر پیش کرنے کی غرض سے کئے گئے تھے۔''ایسکرا'' نے لکھا تھا: کل روسی سیاسی اخبار کی اشاعت وہ خاص لائحہ عمل ہونا چاہئے جس کے ذریعے ہم تنظیم کو بلا ڈگمگائے ،نشوونما دے سکتے ،اس میں گہرائی اور توسیع پیدا کر سکتے ہیں (یعنی انقلابی تنظیم جو ہر احتجاج اور ہر شورش کی حمایت کرنے کو ہر دم تیار رہے)۔ذرا مجھے بتایئے تو جب کوئی راج مزدور ایک بہت بڑی، بے مثال طول وعرض کی کسی عمارت کے مختلف حصوں میں اینٹوں کی چنائی کرنے کے لئے کوئی خط کھینچے تا کہ چنائی کی صحیح جگہ معلوم کرنے میں اس کو مدد ملے،مشترک کام کی منزل مقصود دکھائے ،تا کہ وہ نہ صرف ہر اینٹ کو بلکہ اینٹ کے ہر ایک ٹکڑے تک کو جو کہ اینٹوں سے پہلے اور ان کے بعد رکھ کر مسالے سے بٹھا دیئے گئے ہیں، تیار اور مسلسل سلسلے کی تشکیل کرتے ہیں، کام میں لا سکے،تو کیا یہ ''کاغذی'' کارروائی ہے؟اور کیا اب ہم اپنی پارٹی زندگی میں ٹھیک ایسے ہی دور سے نہیں گذر رہے جب کہ ہمارے پاس اینٹیں اور معمار تو موجود ہیں لیکن رہبری کرنے والا خط نہیں کہ جسے دیکھیں اور اس کے مطابق عمل کریں؟انہیں چیخنے دیجئے کہ خط کھینچتے ہوئے ہم حکم چلانا چاہتے ہیں۔حضرات،ہمیں اگر حکم ہی چلانا ہوتا تو سرورق پر ہم نے ''ایسکرا شمارہ 1'' نہیں بلکہ ''ربوچایا گزیتا شمارہ 3'' لکھا ہوتا جیسے کہ بعض ساتھیوں نے کرنے کو ہمیں مشورہ دیا تھا اور مذکورہ صدر واقعات کے بعد جیسے کہ کرنے کا ہمیں قطعی حق حاصل تھا۔لیکن ہم نے ایسا نہیں کیا۔ہم چاہتے تھے کہ تمام نام نہاد سوشل ڈیما کریٹوں کے خلاف ناقابل مصالحت جدوجہد کرنے کو ہمارے ہاتھ کسی طرح بندھے ہوئے نہ ہوں۔ ہم چاہتے تھے کہ ہمارے لائحہ عمل کا اگر وہ ٹھیک طریقے سے بنا ہے، احترام کیا جائے اس لئے کہ وہ درست ہے، نہ

کہ اس لئے کہ وہ سرکاری ترجمان اخبار میں پیش کیا گیا ہے۔

نادیژدین ہمیں وعظ سناتے ہیں: ''مقامی سرگرمی کو مرکزی اداروں میں متحد کرنے کا مسئلہ دلائل کا ایک لامتناہی چکر چلا دیتا ہے، متحد کرنے کے لئے عناصر کی ہم رنگی درکار ہوتی ہے، اور ہم رنگی اسی وقت پیدا ہوسکتی ہے جب کہ کوئی ایسی چیز ہو جو متحد کرے، لیکن متحد کرنے والا عنصر طاقتور مقامی تنظیموں کی پیداوار ہوسکتا ہے جن کا فی الحال طرۂ امتیاز ہم رنگی کسی طرح نہیں۔'' یہ حقیقت اتنی ہی مقدس اور اتنی ہی ناقابل انکار ہے جتنی کہ یہ کہ ہمیں طاقتور سیاسی تنظیموں کو تربیت دینی چاہئے، اور یہ بھی اسی قدر بانجھ ہے۔ ہر ایک مسئلہ ''لامتناہی چکر میں پڑ جاتا ہے'' کیونکہ سیاسی زندگی بحیثیت مجموعی ایک لامتناہی زنجیر ہے جو لاتعداد کڑیوں پر مشتمل ہے۔ سیاست کا پورا فن ہی اس حقیقت میں مضمر ہے کہ وہ کڑی تلاش کی اور جس قدر مضبوطی سے پکڑی جائے اس کو پکڑے رکھا جائے جس کے ہمارے ہاتھوں سے چھوٹ جانے کی کم از کم توقع ہو، وہ والی جس کی فی زمانہ سب سے زیادہ اہمیت ہو، وہ کہ جو اس بات کی سب سے زیادہ ضمانت کرے کہ جس کے ہاتھ میں وہ ہو ساری زنجیر اسی کے قبضے میں رہے*۔ اگر ہمارے پاس ایسے تجربے کار راج مزدوروں کا جتھہ ہوتا جنہوں نے آپس میں مل کر اس قدر اچھا کام کرنا سیکھ لیا ہو کہ جو رہبری کرنے والے خطوط کے بغیر ٹھیک اسی طرح اینٹیں چن سکتے ہوں جس طرح کہ چننا چاہئے (جو اگر زبانی ہی باتیں کی جائیں تو ناممکن کسی طرح نہیں) تو پھر شاید ہم کسی اور کڑی کو پکڑ سکتے۔ لیکن بدقسمتی یہ ہے کہ ابھی تک ہمارے پاس کوئی بھی تجربے کار راج مزدور نہیں ہیں جنہیں جتھے میں مل کر کام کرنے کی تربیت حاصل ہو، کہ اکثر اینٹیں وہاں چن دی جاتی ہیں جہاں ان کی قطعی کوئی ضرورت نہیں ہے، کہ ان کی چنائی عام خطوط کے مطابق نہیں ہوتی بلکہ وہ اتنی بکھری ہوئی ہوتی ہے کہ دشمن اس ڈھانچے کو یوں مسمار کرسکتا ہے جیسے کہ وہ اینٹوں کا نہیں ریت کا بنا ہوا ہو۔

ایک اور موازنہ: ''اخبار ایک اجتماعی پروپیگنڈہ باز اور ایک اجتماعی ہلچل کرنے والا ہی نہیں

---

* کامریڈ کریچیفسکی اور کامریڈ مارتی نوف! میں آپ کی توجہ ''مطلق العنانیت''، ''غیر منضبط ارباب اختیار''، ''افضل ترین نظم وضبط'' وغیرہ کے شرمناک مظاہر کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ ذرا سوچئے تو، پوری زنجیر پر قبضہ جمانے کی خواہش! فوراً بھیجئے۔ لیجئے ''ربوچیئے دیلو'' شمارہ 12 کے لئے دو خاص مضامین کے لئے بنے بنائے موضوع پیش خدمت ہیں!

ہوتا بلکہ ایک اجتماعی منتظم بھی ہوتا ہے۔ اس اعتبار سے اس کا موازنہ ایک پاڑ سے کیا جا سکتا ہے جو زیرِ تعمیر عمارت کے چاروں طرف باندھی جاتی ہے، یہ ڈھانچے کے خدوخال کی نشاندہی کرتی اور معماروں کے درمیان نقل وحمل کی سہولت پیدا کرتی ہے، کام تقسیم کرنے کی اور ان کی منظّم محنت سے حاصل شدہ مشترک نتائج کا نظارہ کرنے کی انہیں سہولت فراہم کرتی ہے''*۔ کیا یہ ایسا نہیں لگتا کہ جیسے کوئی آرام کرسی پر بیٹھنے والا مصنف اپنے کردار کے بارے میں مبالغہ آرائی کرنے کی کوشش کر رہا ہو؟ رہائشی مکان کے لئے پاڑ کی قطعی کوئی ضرورت نہیں ہوتی، یہ تو سستے سامان کی بنی ہوتی ہے، محض عارضی طور پر لگائی جاتی ہے اور جیسے ہی عمارت کا خول مکمل ہو جاتا ہے اس کو بیکار کر کے جلانے کی لکڑی بنا کر پھینک دیا جاتا ہے۔ جہاں تک انقلابی تنظیموں کی تعمیر کا سوال ہے، تجربہ ظاہر کرتا ہے کہ بعض اوقات ان کی تعمیر بغیر پاڑ کے بھی کی جا سکتی ہے، جیسے کہ 1870ء کی دہائی میں ظاہر ہوا تھا۔ لیکن موجودہ زمانے میں تو جس عمارت کی ہمیں ضرورت ہے اسے پاڑ کے بغیر تعمیر کرنے کے امکان کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔

نادیژدین اس سے یہ کہتے ہوئے اتفاق نہیں کرتے: ''ایسکرا'' کا خیال ہے کہ اس کے چاروں طرف اور اس کی جانب سے کی جانے والی سرگرمیوں میں لوگ جمع اور منظّم ہو جائیں گے۔ لیکن وہ ان سرگرمیوں کے لئے جمع اور منظّم ہونا زیادہ آسان پائیں گے جو زیادہ ٹھوس ہوں!''۔ واقعی ''ان سرگرمیوں کے چاروں طرف کہیں زیادہ آسان جو زیادہ ٹھوس ہوں۔'' ایک روسی کہاوت ہے: ''کنویں میں مت تھوکو، ممکن ہے تم کو اس کا پانی پینا پڑ جائے۔'' لیکن ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جنہیں اس کنویں کا پانی پینے میں کوئی اعتراض نہیں ہوتا جس میں تھوکا گیا ہو۔ زیادہ ٹھوس اس کسی چیز کے نام پر ہمارے شاندار ''مارکسزم کے قانونی نقادوں'' اور ''ربوچایا میسل'' کے غیر قانونی مداحوں نے کیسی حقیر و ذلیل باتیں کی ہیں! ہماری خود اپنی تنگ نظری، پیش قدمی کے فقدان اور پس وپیش کے باعث جن کو ''زیادہ ٹھوس چیز کے گرد جمع ہونا کہیں زیادہ آسان ہے!'' روایتی دلیل سے حق بجانب قرار دیا جاتا ہے، ہماری نقل وحرکت کتنی محدود ہو جاتی ہے! اور نادیژدین ___ جو

---

* ''ربوچیئے دیلو'' (شمارہ 10، صفحہ 62) میں مارتی نوف نے اس حصے کے پہلے جملے کا اقتباس پیش کرتے ہوئے دوسرے کو حذف کر دیا تھا، جیسے کہ اس مسئلے کے لوازمات پر بحث کرنے کو یا تو رضامند نہ ہونے کی اپنی خواہش پر زور دینا چاہتے ہوں یا انہیں سمجھنے سے قاصر رہنے پر۔

سمجھتے ہیں کہ ''زندگی کی حقیقتوں'' کے بارے میں ان کا احساس خاص طور سے تیز ہے، جو''آرام کرسی'' والے مصنفوں کی اس قدر شدت سے مذمت کرتے ہیں اور (ذوق ظرافت کے دعویدار بن کر) ''ایسکرا'' پر ہر جگہ ''معیشت پسندی'' دیکھ لینے کی کمزوری کا الزام عائد کرتے ہیں اور اپنے آپ کو قدامت پسندوں اور نقادوں کے درمیان تقسیم سے کہیں زیادہ بلندی پر کھڑے دیکھتے ہیں___ یہ دیکھنے سے قاصر رہتے ہیں کہ اپنی دلیلوں سے وہ اس تنگ نظری میں اضافہ کرتے ہیں جو ان کی برہمی کو اُبھارتی ہے اور یہ کہ وہ اسی کنویں سے پانی پی رہے ہیں جس میں سب سے زیادہ تھوکا گیا ہے! تنگ نظری کے خلاف انتہائی پُرخلوص برہمی، گھٹنے کے بل کھڑے اس کے پرستاروں کو اُٹھا کر سیدھا کھڑا کرنے کی ان کی انتہائی پُرجوش خواہش اس وقت کافی نہ ہوگی جب کہ جو صاحب برہم ہوں وہ بادبان یا پتوار کے بغیر روانی میں بہے چلے جا رہے ہوں اور اسی ''بلاارادیت سے'' جیسے کہ 1870ء کی دہائی کے انقلابی، ''سنسنی خیز دہشت پسندی''، ''زراعتی دہشت پسندی''، ''خطرے کی گھنٹی بجانے'' وغیرہ جیسی چیزوں کو سہارے کے لئے دبوچے جا رہے ہوں۔ آیئے ذرا ہم ایک نظر ان ''زیادہ ٹھوس'' سرگرمیوں پر ڈالیں جن کے گردان کا خیال ہے کہ جمع کرنا اور منظّم کرنا ''کہیں زیادہ آسان'' ہوگا: (1) مقامی اخبارات، (2) مظاہروں کی تیاریاں، (3) بے روزگاروں میں کام۔ یہ بات فوراً ہی واضح ہو جاتی ہے کہ ان تمام چیزوں کو کچھ نہ کچھ کہنے کے بہانے کی تلاش میں اٹکل پچو گرفت میں لے لیا گیا ہے، کیونکہ ہم چاہے جتنا مغز پچی کیوں نہ کرلیں ان میں ''جمع کرنے اور منظّم کرنے'' کے لئے خاص طور سے مناسب کسی چیز کا ملنا بے معنی سی بات ہوگی۔ چند صفحے آگے چل کر یہی نادیژدین خود فرماتے ہیں: ''وقت آ گیا ہے کہ ہم سادگی سے یہ حقیقت بیان کر دیں کہ مقامی طور پر نہایت ہی افسوسناک وضع سے سرگرمی جاری ہے، کمیٹیاں جتنا کچھ کرسکتی ہیں اس کا دسواں حصہ بھی نہیں کر رہیں...... آجکل ہمارے ہاں تعلق باہمی کے جو مرکز ہیں وہ خالص افسانوی ہیں، ایک وضع کی انقلابی نوکر شاہی کی نمائندگی کرتے ہیں جن کے اراکین ایک دوسرے کو جرنیلی عنایت کیا کرتے ہیں، اور ایسا ہی ہوتا رہے گا حتیٰ کہ طاقتور مقامی تنظیمیں فروغ پالیں۔'' اس اظہار رائے میں، اگرچہ صورت حال کو قدرے مبالغے کے ساتھ بیان کیا گیا ہے، بلاشبہ بہت سی تلخ حقیقتیں موجود ہیں، لیکن کیا یہ کہا جاسکتا ہے کہ نادیژدین کو مقامی طور پر افسوسناک قلیل سرگرمی اور کام کرنے والوں کی ذہنی تنگ نظری کے، ان کی

سرگرمیوں کے تنگ دائرے کے درمیان جو کہ مقامی تنظیموں میں محدود پارٹی کارکنوں کی تربیت کے فقدان کے حالات میں ناگزیر ہوتا ہے، تعلق نظر نہیں آتا؟ کیا وہ تنظیم کے متعلق ''سوابودا'' میں شائع ہونے والے مضمون کے مصنف کی طرح بھول گئے ہیں کہ وسیع مقامی اخبارات کی جانب عبور کا زمانہ (1898ء سے) اپنے ساتھ ہی ساتھ ''معیشت پسندی'' اور ''اناڑی پن'' میں زبردست شدت بھی لایا تھا؟ اگر ''وسیع مقامی اخبارات'' اطمینان بخش طریقے سے قائم ہو بھی جاتے (اور یہ ہم دکھا چکے ہیں کہ یہ ناممکن ہے، سوائے غیر معمولی صورتوں میں) ___ پھر بھی مقامی ترجمان اخبارات مطلق العنانیت پر ایک عام حملے کے لئے اور متحدہ جدوجہد کی قیادت کے لئے تمام انقلابی قوتوں کو ''جمع اور منظّم'' نہیں کر سکتے۔ ہمیں یہ بات فراموش نہیں کرنی چاہئے کہ یہاں ہم اخبار کی صرف ''صف آراء'' کرنے کی، منظّم کرنے کی اہمیت پر بحث کر رہے ہیں اور نادیژدین سے جو الگ الگ ٹکڑے کرنے کی حمایت کرتے ہیں، ہم وہی سوال کر سکتے ہیں جو خود انہوں نے طنزیہ انداز میں کیا تھا: ''کیا ہمیں دو لاکھ انقلابی منتظم ورثے میں ملے ہیں؟'' علاوہ ازیں ''مظاہروں کی تیاریوں کو'' ''ایسکرا'' کے منصوبے کے مقابل نہیں رکھا جا سکتا، ٹھیک اسی وجہ سے کہ اس منصوبے میں اس کے مقاصد میں سے ایک مقصد کی حیثیت سے وسیع ترین امکانی مظاہرے منظّم کرنا بھی شامل ہے، جو نکتہ زیر بحث ہے وہ عملی ذرائع کے انتخاب کا ہے۔ اس نکتے پر بھی نادیژدین کا ذہن الجھا ہوا ہے کیونکہ یہ حقیقت ان کی آنکھوں سے اوجھل ہوگئی ہے کہ صرف وہی قوتیں جو ''مجتمع اور منظّم ہوں'' مظاہروں ''کے لئے تیاری'' کر سکتی ہیں (جو اب تلک، اکثر وغالب بیشتر صورتوں میں بلا ارادہ طریقے سے ہوتے ہیں) اور یہ کہ ہمارے ہاں مجتمع ومنظّم کرنے کی صلاحیت ہی کا فقدان ہے۔ ''بے روزگاروں میں کام''۔ اس میں بھی وہی الجھاوا، کیونکہ یہ بھی صف آراء قوتوں کے ایک میدان عمل کو ظاہر کرتا ہے، قوتوں کو منظّم وصف آراء کرنے کے منصوبے کو نہیں۔ ٹکڑوں میں تقسیم ہو جانے ''دو لاکھ منتظم'' ہمارے پاس نہ ہونے سے جس حد تک نقصان ہوا ہے اسے نادیژدین بھی اصلیت سے کتنا کم آنکتے ہیں اس کا اس حقیقت سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ بہت سے لوگ (جن میں نادیژدین بھی شامل ہیں) بے روزگاروں کے متعلق خبروں کی کمی پر اور دیہی زندگی کے انتہائی معمولی معاملات کے بارے میں جو مراسلات شائع ہوتے ہیں ان کی بے قاعدگی پر ''ایسکرا'' کی سرزنش کر چکے ہیں۔ سرزنش حق بجانب ہے

لیکن ''ایسکرا''''بے گناہ کئے گنہگار'' ہے۔ہم کوشش کرتے ہیں کہ ''خط کو کھینچ تان کر'' دیہات میں سے گذار دیں، جہاں مشکل ہی سے کہیں راج مزدور مل پاتے ہیں، اور ہم مجبور ہیں کہ ہر اس شخص کی اس امید میں ہمت افزائی کریں جو ہمیں وہ معلومات بھی بہم پہنچاتا ہے جن کا سب کو عام طور پر علم ہوتا ہے، کہ اس طرح سے متعلقہ میدان عمل میں ہمارے قلمی معاونین کی تعداد میں اضافہ ہوگا اورانجام کاران حقائق کا انتخاب کرنے کی ہم سب کو تربیت حاصل ہو جائے گی جو واقعی سب سے زیادہ اہم ہوں۔لیکن وہ مواد کہ جس کی بنیاد پر ہم تربیت دے سکتے ہیں اس قدر تھوڑا ہے کہ جب تک ہم اس کی پورے روس کے لئے تعمیم نہیں کرتے اس وقت تک ہمارے پاس تربیت دینے کے لئے حد سے زیادہ مختصر مواد ہوگا۔ بلاشبہ جس شخص میں ہلچل کرنے والے کی کم از کم اتنی قابلیت ہو اور بے سہارا لوگوں کی زندگی کے متعلق اتنی معلومات ہوں جتنی نادیژدین مظاہرہ کرتے ہیں تو وہ بے روزگاروں میں ہلچل پیدا کر کے تحریک کی بیش بہا خدمت انجام دے سکتا تھا،لیکن ایسا شخص اگر روس میں تمام ساتھیوں کو اپنے کام کے ہر ایک اقدام سے مطلع کرنے میں ناکام رہے تا کہ دوسرے لوگ جو عوام الناس میں اب بھی نئی وضع کے کاموں کا بیڑا اُٹھانے کی صلاحیت کی عام طور پر کمی پاتے ہیں، اس کی مثال سے سبق حاصل کرسکیں، تو وہ بخیل کہلائے گا۔

اب بلا استثنا سب ہی اتحاد کی اہمیت کی، ''مجتمع اور منظّم ہونے'' کی ضرورت کی بات کرتے ہیں مگر بیشتر صورتوں میں جس چیز کی کمی ہے وہ یہ تصور ہے کہ کہاں سے شروع کیا جائے اور یہ اتحاد کیوں کر قائم کیا جائے۔ غالباً اس بات سے سب ہی متفق ہوں گے کہ اگر ہم، مثلاً، کسی شہر کے محلوں کے حلقوں کو ''متحد'' کردیں تو اس مقصد کے لئے ضروری ہوگا کہ مشترک ادارے ہوں یعنی ''یونین'' کا محض مشترک نام ہی نہیں بلکہ حقیقی معنوں میں مشترک کام، مواد، تجربے اور قوتوں کا تبادلہ، فرائض منصبی کی تقسیم، صرف محلوں کے اعتبار سے نہیں بلکہ پورے شہری پیمانے پر تخصیص کے اعتبار سے۔ سب ہی اتفاق کریں گے کہ ایک وسیع خفیہ تنظیم (کاروباری اصطلاح میں) اپنا خرچ ایک ہی محلے کے ''وسائل سے'' (نقد اور آدم شکتی دونوں ہی شکلوں میں) پورا نہیں کر سکے گی اور یہ کہ اس قدر تنگ میدان عمل کسی ماہر کو اپنی صلاحیتوں کو نشو ونما دینے کا کافی موقع فراہم نہیں کرے گا۔لیکن متعدد شہروں کی سرگرمیوں میں باہمی تعلق پیدا کرنے پر بھی یہی چیز صادق آتی ہے کیونکہ مخصوص جگہ بھی، ہماری سوشل ڈیماکریٹی تحریک کی تاریخ میں نہایت ہی تنگ میدان عمل ثابت ہو

چکی ہے، سیاسی ہلچل اور تنظیم کے کام کے سلسلے میں ہم مندرجہ بالا سطور میں اس کی تفصیلی وضاحت کر چکے ہیں۔ ہمیں سب سے پہلے اور سب سے زیادہ ضرورت جس چیز کی ہے وہ میدان عمل کو وسیع کرنا، باقاعدہ، مشترک کام کی بنیاد پر شہروں کے درمیان حقیقی تعلق قائم کرنا ہے کیونکہ ٹکڑے ٹکڑے ہو جانے سے لوگ بوجھ کے مارے جھک جاتے ہیں اور (''ایسکرا'' کے ایک نامہ نگار کی استعمال کی ہوئی اصطلاح میں) ''ایک بل کے اندر پھنس جاتے ہیں''، اور ان کو یہ کبھی نہیں معلوم ہوتا کہ دنیا میں کیا ہو رہا ہے، کس سے معلوم کیا جائے یا کس طرح تجربہ حاصل کیا جائے اور وسیع سرگرمیوں میں لگ جانے کی اپنی خواہش کی تسکین کیسے کی جائے۔ میں بدستور اصرار کر رہا ہوں کہ حقیقی تعلقات قائم کرنے کی شروعات ہم ایک واحد پابند اور کل روسی کاروبار کی حیثیت سے مشترک اخبار کے ذریعہ ہی کر سکتے ہیں، وہ یہ کہ جو سرگرمی کی انتہائی متنوع صورتوں کے نتائج کی تلخیص کرے گا اور اس طرح سے لوگوں میں تحریک پیدا کرے گا کہ وہ انقلاب کی طرف لیجانے والے تمام اَن گنت راستوں پر، اسی طرح جس طرح کہ تمام راہیں روم کی طرف لیجاتی ہیں، قدم سے قدم ملا کر انتھک آگے بڑھتے رہیں۔ اگر ہم صرف نام کا اتحاد نہیں چاہتے تو ہمیں تمام مقامی اسٹڈی سرکلوں سے انتظام کرنا چاہئے کہ وہ، مثلاً، اپنی قوتوں کا ایک چوتھائی حصہ مشترک مقصد کے لئے عملی کام کرنے پر فوراً متعین کر دیں اور اخبار فوراً ہی ان کے پاس* نصب العین کے عمومی خدوخال، وسعت اور کردار کی بابت معلومات فراہم کر دے گا، وہ ان کو صحیح صحیح بتا دے گا کہ کل روسی سرگرمی میں کمزوریاں سب سے زیادہ شدت سے کہاں محسوس کی جاتی ہیذں، ہلچل کی کہاں کمی ہے اور کہاں تعلقات میں کمزوری ہے اور یہ واضح کرے گا کہ عام وسیع و بسیط مشینری میں کونسے چھوٹے چھوٹے پہیے متعلقہ اسٹڈی سرکل مرمت کر سکتا ہے اور ان کو بدل کر بہتر پہیے لگا سکتا ہے۔ کوئی اسٹڈی سرکل جس نے ابھی کام شروع نہ کیا ہو، لیکن جو ابھی سرگرمی شروع کرنے کا صرف متلاشی ہے، پھر ایک ایسے دستکار کی طرح کام شروع نہیں کرے گا جو ایک الگ تھلگ کارگاہ میں ''صنعت''

---

*ایک شرط: یعنی یہ کہ اگر متعلقہ اسٹڈی سرکل اس اخبار کی پالیسی سے ہمدردی رکھتا ہو اور شریک کار بن جانا کارآمد تصور کرتا ہو جس سے مراد محض ادبی معاونت سے ہی نہیں بلکہ عموماً انقلابی معاونت بھی ہے۔ ''ربوچیئے دیلو'' کے لئے نوٹ: انقلابیوں میں جو نصب العین کی قدر کرتے ہوں اور جمہوریت پسندی کا کھیل نہ کھیلتے ہوں، جو ''ہمدردی'' کو سب سے زیادہ سرگرم عمل اور جیتی جاگتی شرکت سے علیحدہ تصور نہیں کرتے ان کے لئے یہ شرط امر مسلمہ ہے۔

کی سابقہ نشو ونما سے یا صنعت میں مستعمل پیداوار کی عام سطح سے بے خبر ہو بلکہ ایک وسیع کاروبار میں حصے دار کی حیثیت سے جو مطلق العنانیت پر پوری عام انقلابی چڑھائی کی آئینہ داری کرتا ہو۔ ہر چھوٹے پہیے کی بناوٹ جس قدر مکمل ہوگی اور مشترک نصب العین کے لئے مصروف کار ٹکڑیاں جتنی زیادہ ہوں گی، ہمارا سلسلہ اتنا ہی زیادہ گتھا ہوا ہو جائے گا اور پولیس کے ناگزیر چھاپوں کے نتیجے میں ہماری صفوں میں بدنظمی اسی قدر کم ہوگی۔

اخبار کی تقسیم ہی کا فرض منصبی حقیقی تعلقات قائم کرنے میں مدد دے گا (اگر یہ اخبار اپنے نام کے شایان شان ہوا تو، یعنی اگر وہ باقاعدہ شائع ہو، رسالے کی طرح مہینے میں محض ایک بار نہیں، بلکہ مہینے میں کم از کم چار بار)۔ آجکل انقلابی کام کے لئے شہروں کے درمیان مواصلاتی تعلق انتہائی نایاب ہے اور بہرحال قاعدہ نہیں بلکہ مستثنات میں ہے۔ لیکن اگر ہمارے پاس اخبار ہوتا، تو اس قسم کا مواصلاتی سلسلہ قاعدہ بن گیا ہوتا اور اس سے نہ صرف اخبار کی تقسیم بلاشبہ کر لی جاتی بلکہ (جو زیادہ اہم بات ہے وہ یہ کہ) تجربے کا، مواد کا، قوتوں کا، وسیلوں کا تبادلہ بھی ہوتا۔ تنظیمی کام کا فوراً ہی کہیں زیادہ وسیع دائرہ ہو جاتا اور ایک مقام کی کامیابی مزید کمال حاصل کرنے کی مستقل ہمت افزائی کا کام دیتی، اس سے یہ خواہش پیدا ہوتی کہ ملک کے دوسرے حصوں میں کام کرنے والے ساتھیوں کے حاصل کئے ہوئے تجربے کو کام میں لایا جائے۔ مقامی کام آجکل کی بہ نسبت کہیں زیادہ بھرپور اور کہیں زیادہ متنوع ہو جاتا۔ سیاسی اور معاشی بے نقابیاں پورے روس سے جمع ہو کر تمام پیشوں کے مزدوروں کے لئے اور ارتقاء کی تمام منزلوں میں مزدوروں کے لئے دماغی غذا مہیا کرتیں، وہ نہایت مختلف موضوعات پر گفتگو اور مطالعے کے لئے مواد اور مواقع فراہم کرتیں جن کا اشارہ، علاوہ ازیں، قانونی اخبارات میں تجویز کردہ اشاروں سے، لوگوں میں بات چیت سے اور ''شرماحضوری'' سرکاری بیانوں میں بھی ملتا۔ ہر شورش، ہر مظاہرے کو روس کے تمام حصوں میں تولا جاتا اور ہر پہلو سے زیر بحث لایا جاتا اور اس طرح سے یہ خواہش اُبھرتی کہ دوسروں کی ہمسری کی جائے اور ان پر سبقت تک حاصل کی جائے (ہم سوشلسٹ کسی طرح بھی نقل کرنے یا ساری ''مقابلے بازی'' کو یکسر مسترد نہیں کرتے!)، اور باشعور طریقے سے اس کی تیاری کی جائے کہ جو پہلے پہل، گویا کہ بلا ارادہ اچھل پڑا ہو، کسی ایک علاقے میں موافق حالات سے فائدہ اُٹھانے کی یا کسی خاص موقع پر دھاوا بولنے کے منصوبے میں ترمیم کرنے وغیرہ کی خواہش۔ اس

کے ساتھ ہی ساتھ مقامی کام کو اس طرح پھر سے زیادہ کرنے سے تمام کوششوں کو گھبرا کر، ''تشنجی کیفیت'' میں مبتلا ہو کر لگا دینے اور تمام قوتوں کو خطرے میں ڈال دینے کی ضرورت سے جس سے ہر ایک مظاہرے پر یا مقامی اخبار کے ہر ایک شمارے کی اشاعت پر آجکل اکثر و بیشتر دوچار ہونا پڑتا ہے، بے نیازی حاصل ہو جاتی۔ ایک طرف تو پولیس کو اگر یہ نہ معلوم ہو کہ ''جڑوں'' کے لئے کس علاقے میں کھدائی گہری کی جائے تو ان تک پہنچنا اس کو کہیں زیادہ مشکل معلوم ہوگا۔ دوسری طرف باقاعدہ مشترک کام ہمارے لوگوں کو متعلقہ حملے کی قوت کو مشترکہ فوج کے متعلقہ دستے کی طاقت کے مطابق کر لینے کی تربیت دے دیتا (آجکل مشکل ہی سے کبھی کوئی اس طرح کر لینے کے متعلق سوچتا ہو کیونکہ دس صورتوں میں سے نو میں یہ حملے بلا ارادہ ہوتے ہیں)، اس قسم کا باقاعدہ مشترک کام ایک جگہ سے دوسری جگہ نہ صرف مطبوعات کو بلکہ انقلابی قوتوں کو بھی ''منتقل کرنے'' کی سہولت فراہم کر دیتا۔

بہت ساری صورتوں میں آجکل محدود مقامی کام میں یہ قوتیں جان پر کھیلتے ہوئے ضائع ہو رہی ہیں لیکن جن حالات پر ہم بحث کر رہے ہیں ان کے تحت یہ ممکن ہو سکے گا کہ کسی باصلاحیت ہلچل کرنے والے یا منتظم کو ملک کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک کہیں منتقل کر دیا جائے اور ایسا کرنے کے مواقع متواتر آتے رہیں گے۔ پارٹی کے خرچے پر، پارٹی کے کام سے مختصر سفر سے شروع کر کے ساتھیوں کو پارٹی کے سرگذارہ کرنے کی، پیشہ ور انقلابی بن جانے کی اور اپنے آپ کو سیاسی رہنماؤں کی حیثیت سے تربیت دینے کی عادت پڑ جائے گی۔

اور اگر عملی طور پر ہم ایک ایسے مقام پر پہنچنے میں کامیاب ہو گئے کہ جب مقامی کمیٹیوں، مقامی گروپوں اور اسٹڈی سرکلوں میں سے سب کے سب یا کم از کم ان کی خاصی بڑی اکثریت مشترکہ نصب العین کے لئے سرگرم عملی کام شروع کر دیں تو وہ دن دور نہیں ہوگا جب کہ ایک ہفت روزہ اخبار سارے روس میں دسیوں ہزار کی تعداد میں باقاعدہ تقسیم کے لئے قائم ہو جائے گا۔ یہ اخبار لوہار کی ایسی بڑی ساری دھونکنی کا حصہ بن جائے گا جو کہ طبقاتی جدوجہد کی اور عوامی غم و غصے کی ہر چنگاری کو بھڑکتے ہوئے شعلوں میں تبدیل کر دے گا۔ جو بذات خود نہایت ہی بے ضرر اور نہایت ہی مختصر لیکن باقاعدہ اور مشترک کوشش، اس لفظ کے پورے معنوں میں ہے، اس کے چاروں طرف آزمودہ مجاہدوں کی ایک باقاعدہ فوج ترتیب کے ساتھ جمع ہو جائے گی جو اپنی

تربیت حاصل کرتے رہیں گے۔ اس عام تنظیمی ڈھانچے کی سیڑھیوں اور پاڑ پر جلد ہی سوشل ڈیما کریٹ ژیلیابوف ثانی ہمارے انقلابیوں میں سے اور روسی بیبل ثانی ہمارے مزدوروں میں سے ابھر کر نمودار ہو جائیں گے جو منظّم و مرتب فوج کی سربراہی کے لئے اپنے مقام پر پہنچ جائیں گے اور پوری قوم کو بیدار کر دیں گے کہ وہ روس کی ندامت ولعنت سے حساب بے باق کر لیں۔

یہ ہے وہ چیز جس کے ہمیں خواب دیکھنے چاہئیں!

☆☆☆

''ہمیں خواب دیکھنے چاہئیں!'' میں نے یہ الفاظ لکھے اور پھر مجھے تشویش ہوگئی۔ میں نے تصور کیا کہ جیسے ''اتحاد کانگرس'' میں بیٹھا ہوا ہوں اور میرے سامنے ''ربوچیئے دیلو'' کے ایڈیٹر اور قلمی معاونین بیٹھے ہوں۔ کامریڈ مارتی نوف کھڑے ہوتے ہیں اور میری طرف مخاطب ہو کر سختی سے کہتے ہیں: ''مجھے یہ پوچھنے کی اجازت دیجئے کہ کیا کسی خود اختیار ادارتی مجلس کو یہ حق ہوتا ہے کہ وہ پہلے پارٹی کمیٹیوں کی رائے معلوم کئے بغیر خواب دیکھے؟''۔ ان کے بعد کامریڈ کری چیفسکی اُٹھتے ہیں جو (فلسفیانہ انداز میں کامریڈ مارتی نوف کو گہرائی بخشتے ہوئے، جنھوں نے عرصہء دراز قبل کامریڈ پلیخانوف کو زیادہ عمیق بنایا تھا) اور بھی زیادہ سختی سے سلسلہء کلام جاری رکھتے ہیں: ''میں اور بھی آگے جاتا ہوں۔ میں پوچھتا ہوں کہ کیا کسی مارکسی کو یہ جانتے ہوئے خواب دیکھنے کا حق بھی پہنچتا ہے کہ مارکس کے قول کے مطابق نوع انسانی اپنے روبرو ہمیشہ وہی مسائل رکھتی ہے جنہیں وہ حل کر سکتی ہے اور یہ کہ تدبیر پارٹی کے فرائض کی نمو کا وہ عمل ہے جن کا پارٹی کے ساتھ ساتھ نمو ہوتا ہے؟''۔

ان سخت سوالوں کا خیال ہی مجھے لرزا کے رکھ دیتا ہے اور میرا جی سوائے اس کے اور کچھ نہیں چاہتا کہ چھپنے کو کہیں جگہ مل جائے۔ میں پیسا ریف کے پیچھے چھپنے کی کوشش کروں گا۔

خوابوں اور حقیقت کے درمیان شگاف کے بارے میں پیسا ریف نے لکھا تھا: ''شگافوں اور شگافوں میں فرق ہوتا ہے۔ میرے خواب واقعات کی فطری رفتار سے آگے نکل سکتے ہیں یا ممکن ہے ذرا چھو کر کسی ایسی سمت میں پرواز کرتے چلے جاتے جس میں واقعات کی فطری پیش قدمی کبھی ہرگز ہوگی ہی نہیں۔ پہلی صورت میں میرا خواب کوئی ضرر نہیں پہنچائے گا، ممکن ہے محنت کشوں کی توانائی کو اس سے سہارا بھی ملے یا اس میں اضافہ ہو جائے ...... ایسے خوابوں میں کوئی چیز اس قسم کی

نہیں ہوتی جو قوت محنت کو مسخ یا مفلوج کرے۔اس کے برعکس، اگر کہیں انسان اس طرح سے خواب دیکھنے کی صلاحیت سے قطعی محروم ہو جائے، اگر وقتاً فوقتاً وہ آگے دوڑ کر نہ جا سکے اور ذہنی طور پر اس چیز کی ایک پوری اور مکمل شدہ تصویر نہ دیکھ پائے جسے اس کے ہاتھوں نے ابھی بس شکل وصورت دینی ہی شروع کی ہو،تو پھر میں قطعی تصور ہی نہیں کر سکتا کہ علم وفن اور عملی کوشش کے میدان عمل میں وسیع اور محنت طلب کام کا بیڑا اُٹھانے اور اس کو پایہء تکمیل تک پہنچانے میں انسان کو ترغیب دینے کے لئے کونسا محرک ہوگا......خوابوں اور حقیقت کے درمیان شگاف اس صورت میں نقصان کا باعث نہیں ہوگا جب کہ خواب دیکھنے والے شخص کو اپنے خواب پر سنجیدگی کے ساتھ یقین ہو، اگر وہ زندگی کا بغور مشاہدہ کرتا ہو، اپنے ہوائی قلعوں کا اپنے مشاہدات سے موازنہ کرتا ہو اور اگر مجموعی طور سے کہیں وہ اپنے خیالوں کی تعمیل کے لئے شعوری طور پر کام کرتا ہو۔اگر خوابوں اور زندگی کے درمیان کچھ تعلق ہو تو پھر سب کچھ ٹھیک ہے۔''

اس قسم کے خواب، بدقسمتی سے ہماری تحریک میں بہت ہی کم دیکھے جاتے ہیں، اور اس کے لئے سب سے زیادہ ذمہ دار وہ ہیں جو کہ اپنے سنجیدہ نظریات کی، ''ٹھوس چیز'' سے اپنی ''قربت'' کی ڈینگیں ہانکا کرتے ہیں، قانونی تنقید اور غیر قانونی ''دم پرستی'' کے نمائندے۔

ج۔ ہمیں کس وضع کی تنظیم کی ضرورت ہے؟

جو کچھ بیان کیا جا چکا ہے اس سے قارئین پر واضح ہو جائے گا کہ ہماری ''تدبیر بطور منصوبہ'' ہلہ بولنے کی فوراً دعوت کو مسترد کرنے پر مشتمل ہے، ''دشمن کے قلعے کو موثر طریقے سے محصور کر لینے پر'' یا بہ الفاظ دگر یہ مطالبہ کرنے پر کہ تمام کوششیں ایک مستقل فوج جمع، منظّم اور صف آراء کرنے کی سمت میں کی جائیں۔ جب ''معیشت پسندی'' سے ہلہ بولنے کا نعرہ بلند کرنے کی جانب ''ربوچیئے دیلو'' کی چھلانگ پر ہم نے اس کا مذاق اُڑایا (جس کے لئے اس نے اپریل 1901ء میں ''لیستوک'' ''ربوچیگو دیلا''(82) شمارہ6 میں چیخم دھاڑ مچائی تھی) تو اس نے بلاشبہ ہم پر ''نظریہ پرست'' ہونے کا، اپنا انقلابی فرض سمجھنے میں کوتاہی کا، احتیاط سے کام لینے کی دعوت دینے وغیرہ کا الزام عائد کیا۔ یقیناً ہمیں یہ الزامات ان کے منہ سے سن کر اسی طرح ذرا بھی تعجب نہیں ہوا جن کے ہاں اصولوں کا قطعی فقدان ہے اور جو ''تدبیر بطور عمل'' کی گہری گہری باتوں کے

حوالوں سے تمام دلیلوں سے کترانا چاہتے ہیں، جس طرح کہ ہمیں اس بات پر تعجب نہیں ہوا تھا کہ ان الزامات کو نادیژدین نے دوہرایا جو دیرپا پروگراموں اور عموماً تدابیر کے مبادیات کو انتہائی حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ تاریخ اپنے آپ کو نہیں دوہراتی۔ لیکن نادیژدین ہر طرح کوشش یہی کرتے ہیں کہ اس کے دوہرائے جانے کا سبب پیدا کریں اور ''انقلابی تہذیب پسندی'' کی پُرزور مذمت کرنے میں، ''خطرے کی گھنٹی بجانے'' کے متعلق اور ''شب انقلاب کے خاص نقطہء نظر'' وغیرہ کے متعلق چیخم دھاڑ مچانے میں وہ تکاچیف کی پُرجوش طریقے سے نقل کرتے ہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ وہ اس مشہور و معروف مقولے کو فراموش کر بیٹھے ہیں کہ اصل تاریخی واقعہ المیہ پیش کرتا ہے تو اس کی نقل محض ایک سوانگ ہوتی ہے (83)۔ کرسیء اقتدار پر قابض ہونے کی کوشش کی جس کی تیاری تکاچیف کے پرچار سے ہوئی تھی اور جس کی تعمیل ''خوفناک'' دہشت پسندی کے ذریعے کی گئی تھی جس نے واقعی خوفزدہ کر دیا تھا، عظمت و شان تھی، لیکن تکاچیف خورد کی ''سنسنی خیز'' دہشت پسندی محض مضحکہ خیز ہے، خصوصاً اس وقت جب کہ اس کا ضمیمہ اوسط لوگوں کی تنظیم کا تصور ہو۔

نادیژدین نے لکھا تھا کہ ''اگر ''ایسکرا'' اپنے کتابی پن کے دائرے سے بس نکل آتا تو اس کو احساس ہو جاتا کہ یہ (ایسی مثالیں جیسے کہ ''ایسکرا'' شمارہ 7 کے نام مزدور کا خط وغیرہ) اس حقیقت کی علامت ہیں کہ جلدی، بہت ہی جلدی ''دھاوا'' شروع ہو جائے گا اور کل روسی اخبار سے منسلک ایک تنظیم کا اب (نقل مطابق اصل!) ذکر کرنے کے معنے آرام کرسی کے تصورات اور آرام کرسی کی سرگرمی پر چار کرنا ہے۔'' کیسا ناقابل تصور الجھاوا ہے___ ایک طرف تو سنسنی خیز دہشت پسندی اور ''اوسط لوگوں کی ایک تنظیم''، ساتھ ہی میں یہ رائے کہ کسی ''زیادہ ٹھوس'' چیز، مثلاً مقامی اخبارات کے چاروں طرف جمع ہونا کہیں ''زیادہ آسان'' ہوتا ہے، اور، دوسری طرف، یہ نظریہ کہ ''اب'' ایک کل روسی تنظیم کی بات کرنے کے معنے ہیں آرام کرسی والے خیالات کا پرچار کرنا یا زیادہ منہ پھٹ انداز میں کہا جائے تو، ''اب'' تو حد سے زیادہ دیر ہو چکی ہے! لیکن ''مقامی اخبارات کی وسیع تنظیم'' کا کیا ہوا___ کیا اس کے لئے بے حد دیر نہیں ہو گئی، میرے پیارے دل۔ نادیژدین؟ اور اس کا موازنہ ''ایسکرا'' کے نقطہء نظر اور تدبیر کے لائحہ عمل سے کیجئے: سنسنی خیز دہشت بے معنے ہے، اوسط لوگوں کی تنظیم کی اور مقامی اخبارات کی وسیع پیانے پر اشاعت کے

معنے ہیں ''معیشت پسندی'' کے لئے چوپٹ دروازہ کھول دینا۔ ہم کو انقلابیوں کی واحد کل روسی تنظیم کی بات کرنی چاہئے اور جب تک حقیقی، کاغذی نہیں، دھاوا شروع ہو اس کی بات کرنے میں حد سے زیادہ دیر کبھی بھی نہیں ہوگی۔

> سلسلہء کلام جاری رکھتے ہوئے نادیژدین کہتے ہیں: ''جی ہاں، جہاں تک تنظیم کا تعلق ہے صورت حال کچھ ہے مگر تابناک نہیں۔ جی ہاں، ''ایسکرا'' یہ کہنے میں قطعی حق پر ہے کہ ہماری جہاد کرنے والی قوتوں کا بہت بڑا حصہ رضا کاروں اور باغیوں پر مشتمل ہے...... ہماری قوتوں کی صورت حال کی ایسی سنجیدہ تصویر پیش کر کے آپ نے اچھا کیا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ساتھ آپ یہ کیوں فراموش کر جاتے ہیں کہ عوام الناس ہمارے قطعی نہیں ہیں، اور اس کے نتیجے میں، ہم سے نہیں پوچھیں گے کہ فوجی کارروائیاں کب شروع کریں، وہ تو بس جائیں گے اور ''بغاوت'' کر دیں گے۔ جب مجمع خود اپنی عنصری تباہ کن قوت کے ساتھ پھٹ پڑے گا تو وہ ممکن ہے ''باقاعدہ فوجوں'' پر کبھی غلبہ پالے اور بہا کر الگ کر دے کہ جن میں ہم نے انتہائی باقاعدہ تنظیم متعارف کرنے کی اتنے دنوں متواتر تیاری کی تھی مگر ایسا کرنے کا اہتمام کبھی نہ کر سکے تھے۔'' (خط کشیدہ ہمارا۔)

شاندار منطق! عین اس وجہ سے کہ ''عوام الناس ہمارے نہیں ہیں''، فوری ''دھاوے'' کے بارے میں چیخ چیخ کر کہنا بے وقوفی اور بیہودگی ہے کیونکہ دھاوے کے معنے باقاعدہ فوجوں کا حملہ ہے اور بلا ارادہ عوام الناس کا سیل رواں نہیں۔ عین اس وجہ سے ہی کہ عوام الناس ممکن ہے باقاعدہ فوجوں پر غلبہ حاصل کر لیں اور بہا کر الگ کر دیں ہمیں باقاعدہ فوجوں میں ''انتہائی باقاعدہ تنظیم متعارف کرنے'' سے قاصر نہ رہنا چاہئے کیونکہ ایسی تنظیم متعارف کرنے کا ہم جتنا زیادہ ''اہتمام'' کریں گے اتنا ہی زیادہ قیاس یہ ہوگا کہ باقاعدہ فوجیں عوام الناس سے مغلوب نہیں ہوں گی بلکہ ان کی قیادت میں اپنا مقام حاصل کر لیں گی۔ نادیژدین ذہنی انتشار میں مبتلا ہو گئے ہیں کیونکہ ان کا خیال یہ ہے کہ باقاعدہ تنظیم کے دوران میں فوجیں کسی ایسی چیز میں مصروف رہتی ہیں جو ان کو

عوام الناس سے الگ تھلگ کر دیتی ہے، جب کہ درحقیقت وہ ہمہ پہلو اور ہمہ گیر سیاسی ہلچل میں مصروف رہتی ہیں یعنی ٹھیک اس کام میں جو عوام الناس کی عنصری تباہ کن قوت اور انقلابیوں کی تنظیم کی باشعور تباہ کن قوت کو ایک دوسرے کے قریب لے آتا اور ان کو ایک دوسرے میں مدغم کر کے جنس واحد میں تبدیل کر دیتا ہے۔ حضرات آپ قصوروار اسی کو ٹھہرا رہے ہیں جس کا کوئی قصور نہیں۔ کیونکہ ''سوابودا'' کا گروہ ہی ہے کہ جو اپنے پروگرام میں دہشت پسندی کو شامل کر کے دہشت پسندوں کی ایک تنظیم قائم کرنے کی دعوت دیتا ہے اور ایسی تنظیم واقعی ہماری فوجوں کو عوام الناس سے قریبی رابطہ قائم کرنے سے باز رکھے گی جو بدقسمتی سے ابھی تک ہمارے نہیں ہیں، بدقسمتی سے، ابھی تک ہم سے نہیں پوچھتے یا شاذ و نادر ہی ہم سے پوچھتے ہیں کہ کب اور کیسے اپنی فوجی کارروائیاں شروع کریں۔

''ایسکرا'' کو خوف زدہ کرنے کی اپنی کوشش میں نادیژدین سلسلۂ کلام جاری رکھتے ہوئے کہتے ہیں ''ہم اسی طرح انقلاب سے چوک جائیں گے جس طرح کہ حالیہ واقعات سے جو ہمارے اوپر آسمان سے بجلی کی طرح گرے۔'' اس جملے کو مندرجہ بالا اقتباس کے ساتھ پڑھا جائے تو ''شب انقلاب کے خاص نقطۂ نظر'' کا جو کہ ''سوابودا'' * کی ایجاد ہے، بے معنے ہونا صاف طور سے واضح ہو جاتا ہے۔ سادہ الفاظ میں بیان کیا جائے تو اس خاص ''نقطۂ نظر'' کا لب لباب یہ نکلتا ہے کہ بحث اور تیاری کرنے کے لئے ''اب'' حد سے زیادہ دیر ہو چکی ہے۔ ''کتابی پن'' کے عالم و فاضل مخالف حضرات، اگر صورت حال یہی ہے تو ''نظریئے ** اور تدبیر کے مسائل'' پر

---

* ''شب انقلاب'' صفحہ 62۔

** برسبیل تذکرہ میں واضح کر دوں کہ اپنی تصنیف ''نظریئے کے مسائل کا جائزہ'' میں نادیژدین نے نظریئے کے مسائل پر بحث مباحثے میں قریب قریب کوئی حصہ ادا نہیں کیا بجز، غالباً، مندرجہ ذیل عبارت کے، جو کہ ''شب انقلاب کے نقطۂ نظر'' سے سب سے زیادہ عجیب و غریب ہے: ''برنشٹائن ازم، بحیثیت مجموعی، فی الحال ہمارے لئے اپنی شدت کھو رہی ہے، جیسے کہ یہ مسئلہ کہ جناب آدمووچ یہ ثابت کریں کہ جناب استروویے جھالر فیتے حاصل کر چکے ہیں یا، اس کے برعکس، آیا جناب استروویے جناب آدموچ کی تردید کریں گے اور استعفیٰ دینے سے انکار کر دیں گے ــــــ اس سے درحقیقت کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ انقلاب کی گھڑی آن پہنچی ہے'' (صفحہ 110)۔ نظریئے سے نادیژدین کی بے انتہا بے التفاتی کی اس سے زیادہ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

132 صفحات کا کتابچہ لکھنے کا کیا فائدہ تھا؟ کیا ''شب انقلاب کے نقطۂ نظر'' کے شایان شان یہ نہ ہوتا کہ 132000 اشتہار تقسیم کئے جاتے جن میں مختصراً دعوت دی جاتی ___ ''ایک دھکہ دو ___ چاروں خانے چت کر دو!''؟

ملک گیر سیاسی ہلچل کو جو لوگ اپنے پروگرام، اپنی تدبیر اور اپنے تنظیمی کام کا سنگ بنیاد بنا لیتے ہیں جیسے کہ ''ایسکرا'' کرتا ہے، ان کو انقلاب سے چوک جانے کا سب سے کم خدشہ ہوتا ہے۔ جو لوگ آجکل روس بھر میں ان رابطوں کا ایک جال سا بننے میں مصروف ہیں، جو کہ کل روسی اخبار سے پھیلتے جاتے ہیں، وہ موسم بہار کے واقعات سے نہ صرف یہ کہ چوک نہیں گئے، بلکہ، اس کے برعکس، ہمیں ان کے بارے میں پیش گوئی کر دینے کا موقع دیا۔ نہ ہی وہ ان مظاہروں سے چوکے جن کا حال ''ایسکرا'' شمارہ 13 اور 14 میں بیان کیا گیا تھا، اس کے برعکس انہوں نے ان میں حصہ لیا تھا، صاف طور سے محسوس کرتے ہوئے کہ بلا ارادہ اُٹھ کھڑے ہونے والے عوام الناس کی مدد کو آنا ان کا فرض ہے اور اس کے ساتھ ہی ساتھ اخبار کے وسیلے سے روس میں تمام ساتھیوں کو مدد دینا کہ وہ مظاہروں سے مطلع ہو جائیں اور انہوں نے جو تجربہ حاصل کر لیا ہے اس سے استفادہ کریں، اور اگر وہ زندہ ہیں تو انقلاب سے نہیں چوکیں گے جو سب سے پہلے اور مقدم، ہم سے ہلچل میں تجربے کا، ہر احتجاج کی (سوشل ڈیماکریٹی انداز میں) حمایت کرنے کی نیز بلا ارادہ تحریک کی ہدایات کاری کرنے کی صلاحیت کا مطالبہ کرے گا اور ساتھ ہی ساتھ دوستوں کی غلطیوں اور دشمنوں کی گھاتوں سے اس کو محفوظ رکھیں گے۔

اس طرح سے ہم اس آخری سبب پر پہنچ گئے ہیں جو ہمیں اس قدر پُرزور طریقے پر مشترک اخبار کے لئے مشترک کام کے ذریعے ایک کل روسی اخبار کے چاروں طرف ایک تنظیم کے منصوبے پر اصرار کرنے کے لئے مجبور کرتا ہے۔ صرف ایسی تنظیم ہی اس لچک کی ضمانت کرے گی جو ایک مجاہد سوشل ڈیماکریٹ تنظیم کو درکار ہوتی ہے، یعنی جدوجہد کے انتہائی متنوع اور تیزی سے

(بقیہ حاشیہ) واضح مثال کسی کو شاید ہی کوئی اور مل سکے۔ ہم ''شب انقلاب'' کا اعلان کر چکے ہیں، اس لئے ''درحقیقت کوئی فرق نہیں پڑتا'' کہ انجام کار نقادوں کو ان کے مورچوں سے ہٹانے میں قدامت پسندوں کو کامیابی ہوگی یا نہیں! ہمارے حکمت چھانٹنے والے یہ دیکھنے سے قاصر رہتے ہیں کہ انقلاب کے دوران ہی میں ہم کو نقادوں سے اپنے نظریاتی معرکوں کے نتائج کی ضرورت ہوگی تا کہ ان کے عملی مورچوں پر پُرعزم دھاوا بول سکیں!

بدلتے ہوئے حالات کے مطابق خود کو فوراً ڈھال لینے کی صلاحیت، یہ صلاحیت کہ ''ایک طرف تو غالب دشمن کے خلاف کھلے عام مورچہ لینے سے احتراز کرنا، جب کہ دشمن نے اپنی تمام قوتیں ایک ہی جگہ مرکوز کر دی ہوں، اور پھر بھی دوسری طرف اس کی بے ہنگم جسامت سے فائدہ اُٹھانا اور اس پر اس وقت اور اس جگہ حملہ کرنا جس کی اس کو کم از کم توقع ہو'' *۔ درحقیقت پارٹی تنظیم کو صرف شورشوں اور گلی کوچوں میں لڑائیوں کی توقع کے ساتھ یا ''روزمرہ کی بے لطف جدوجہد کی پیش قدمی'' پر ہی بنانا شدید غلطی ہوگی۔ ہمیں روزمرہ کا کام ہمیشہ کرتے رہنا چاہئے اور ہر صورت حال کے لئے ہمیشہ تیار رہنا چاہئے کیونکہ اکثر وبیشتر یہ بات پہلے سے دیکھ لینا قریب قریب ناممکن ہوتا ہے کہ شورش کے دور کی جگہ سکون کا دور کب لے لے گا۔ لیکن ان صورتوں میں جب کہ ایسا کرنا ممکن ہوتا ہے، ہم یہ نہیں کر سکتے کہ اس پیش بینی کو اپنی تنظیم کو از سرِ نو منظّم کرنے کی غرض سے کام میں لے آئیں، کیونکہ ایک مطلق العنان ملک میں یہ تبدیلیاں، بعض اوقات زارشاہی جانثاریوں (84) کے ایک ہی رات کے چھاپے سے متعلق ہونے کے باعث حیرت انگیز عجلت کے ساتھ رونما ہوتی ہیں، اور خود انقلاب کو کسی طرح بھی ایک عمل تصور نہیں کرنا چاہئے (جیسا کہ بظاہر نادیژدین تصور کرتے ہیں) بلکہ کم وبیش زوردار شورشوں کا ایک سلسلہ جس میں باری باری کم وبیش مکمل سکون کے دور آتے رہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہماری پارٹی تنظیم کی سرگرمی کا

* ''ایسکرا'' شمارہ 4، ''کہاں سے شروع کیا جائے؟''۔ نادیژدین لکھتے ہیں (صفحہ 62): ''انقلابی تمدن پرست، جو شب انقلاب کے نقطہءِ نظر کو تسلیم نہیں کرتے، وہ مدت دراز تک کام کرنے کے امکان سے ذرا بھی حراساں نہیں ہوتے۔'' اس سے یہ واضح کرنے پر پہنچ جاتے ہیں: جب تک ہم نہایت طویل مدت تک کام کرتے رہنے کے لئے سیاسی تدبیریں اور تنظیمی منصوبہ مرتب نہیں کر پاتے، جب کہ اس کام کے خود عمل ہی کے دوران میں اپنے مورچے پر رہنے کے لئے ہماری پارٹی کی مستعدی اور ہر ضرورت کے موقع پر جب کہ واقعات کی رفتار تیز ہو جائے تو اپنا فرض ادا کرنے کی ضمانت کرتے ہوئے ــــــ جب تک ہم ایسا کرنے میں کامیابی حاصل نہیں کر لیتے، خستہ حال سیاسی مہم بازہی ثابت ہوں گے۔ صرف نادیژدین ہی، جنہوں نے کل سے ہی اپنے آپ کو سوشل ڈیماکریٹ کہنا شروع کیا ہے، یہ فراموش کر سکتے ہیں کہ سوشل ڈیماکریسی کا مقصد کل نوعِ انسانی کے حالاتِ زندگی میں بنیادی طور پر تغیر وتبدل کرنا ہے اور یہ کہ اس وجہ سے سوشل ڈیماکریٹ کو اس بات کی اجازت نہیں کہ وہ کام کی مدت کے سوال پر ''گھبرا جائے۔''

خاص متن، اس سرگرمی کا نقطہء ارتکاز، وہ کام ہونا چاہئے جو انتہائی زوردار شورش کے دور میں بھی ممکن اور لازمی دونوں ہو اور مکمل سکون کے دور میں بھی، یعنی سیاسی ہلچل کا کام جس کا سلسلہ پورے روس میں ہو، زندگی کے تمام پہلوؤں کو روشن کرتا ہو اور عوام الناس کے وسیع ترین ممکن حلقوں میں کیا جاتا ہو۔ لیکن آج کے روس میں اس کام کا ایک کل روسی اخبار کے بغیر تصور بھی نہیں کیا جا سکتا، جو کہ بہت ہی کم وقفے سے شائع ہوتا ہو۔ وہ تنظیم جو اس اخبار کے چاروں طرف قائم ہوگی، اس کے شرکائے کار کی (اس لفظ کے وسیع ترین معنوں میں یعنی وہ سب جو اس کے لئے کام کر رہے ہوں) تنظیم سب کچھ کرنے کے لئے تیار ہو جائے، شدید انقلابی ''اتار'' کی مدت میں پارٹی کی عزت، وقار اور تسلسل کو برقرار رکھنے سے لے کر ملک گیر مسلح بغاوت کے لئے تیاری کرنے، وقت مقرر کرنے اور اس کی تعمیل کرنے تک۔

درحقیقت ذہنی طور پر اس واقعہ کی تصویر بنایئے جو روس میں نہایت معمولی سی بات ہوا کرتی ہے ___ کسی ایک یا کئی مقامات پر ہمارے ساتھیوں میں سے سب کے سب کی گرفتاری۔ واحد، مشترک، باقاعدہ سرگرمی کی غیر موجودگی میں جو کہ تمام مقامی تنظیموں کو آپس میں ملائے، اس قسم کی گرفتاریوں کا اکثر نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کام کئی مہینوں کے لئے رک جاتا ہے۔ لیکن اگر تمام مقامی تنظیموں کی ایک مشترک سرگرمی ہوتی تو پھر نہایت شدید قسم کی عام گرفتاریوں کی صورت میں بھی دو یا تین جوشیلے لوگ چند ہی ہفتوں کے دوران میں مشترک مرکز اور نوجوانوں کے نئے حلقوں کے درمیان جو کہ، جیسا کہ ہم جانتے ہیں، آجکل بھی بہت تیزی کے ساتھ نمودار ہو جاتے ہیں، تعلق قائم کر لیتے، اور جب مشترک سرگرمی جس میں گرفتاریوں کے باعث رکاوٹ آ جاتی ہے، سب پر واضح ہو تو نئے حلقے اور بھی زیادہ تیزی سے عالم وجود میں آ سکیں گے اور مرکز سے تعلقات قائم کر لیں گے۔

دوسری طرف، اپنے ذہن میں عوامی بغاوت کی تصویر بنایئے۔ غالباً اب ہر ایک متفق ہوگا کہ ہم کو اس کے بارے میں سوچنا اور اس کے لئے تیاری کرنی چاہئے۔ لیکن کیسے؟ مرکزی کمیٹی یقینی طور پر تمام مقامات پر ایجنٹ مقرر نہیں کر سکتی تاکہ بغاوت کے لئے وہ تیاری کریں۔ اگر ہمارے ہاں مرکزی کمیٹی ہوتی بھی تو وہ آجکل کے روسی حالات کے تحت ایسی تقرریوں سے قطعی

کچھ بھی حاصل نہیں کرسکتی تھی۔لیکن ایجنٹوں* کا ایسا سلسلہ جو مشترک اخبار کے قیام اور تقسیم کے دوران میں قائم ہوگا، بغاوت کرنے کی دعوت کا اس کو ''بیٹھ کر انتظار کرنا'' نہیں پڑے گا بلکہ وہ باقاعدہ سرگرمی جاری رکھ سکے گا جو کہ بغاوت ہوجانے کی صورت میں کامیابی کے اعلیٰ ترین امکان کی ضمانت کرے گا۔ایسی سرگرمی محنت کش عوام الناس کے وسیع ترین حلقوں سے اوران تمام سماجی حلقوں سے جو کہ مطلق العنانیت سے غیر مطمئن ہیں، ہمارے تعلقات کو تقویت پہنچائے گی جو کسی بغاوت کے لئے بڑی ہی اہم چیز ہے۔ٹھیک اس قسم کی سرگرمی عام سیاسی صورت حال کا صحیح طور سے اندازہ کرنے کی قابلیت پیدا کرے گی اور اس کے نتیجے میں، بغاوت کے مناسب وقت کا انتخاب کرنے کی اہلیت پیدا کرے گی۔ٹھیک اس قسم کی سرگرمی تمام مقامی تنظیموں کو تربیت دے گی کہ وہ ایک ہی سیاسی مسائل، واقعات اور تقریبات پر بیک وقت ردِعمل کا اظہار کریں جو پورے روس میں ہلچل پیدا کرتے ہیں اور اس قسم کے ''واقعات'' کا ردِعمل انتہائی زوردار، یکساں اور مناسب امکانی طرح سے ظاہر کریں، کیونکہ بغاوت اصل میں حکومت کو پوری قوم کا سب سے زیادہ زوردار، سب سے زیادہ یکساں اور سب سے زیادہ مناسب ''جواب'' ہوتی ہے۔آخر میں ٹھیک ایسی ہی سرگرمی سارے روس میں تمام انقلابی تنظیموں کو تربیت دے گی کہ وہ سب سے زیادہ مسلسل اور اس کے ساتھ ہی ساتھ سب سے زیادہ خفیہ تعلقات ایک دوسرے سے برقرار رکھیں، اس طرح حقیقی پارٹی اتحاد قائم کریں، کیونکہ اس قسم کے تعلقات کے بغیر بغاوت کو منصوبے پر

* افسوس، افسوس! میری زبان سے پھر وہ خوفناک لفظ نکل گیا ''ایجنٹ'' جو مارتی نوف کے قبیل کے لوگوں کی جمہوریت پسند سماعت پر گراں گذرتا ہے! مجھے حیرت ہوتی ہے کہ 1870ء کی دہائی کے سورماؤں کو یہ لفظ ناگوار کیوں نہ گذرتا تھا حالانکہ 1890ء کی دہائی کے اناڑیوں کو ناگوار معلوم ہوتا ہے؟ مجھے یہ لفظ پسند ہے کیونکہ یہ واضح اور پُرزور انداز میں اس مشترک نصب العین کی طرف اشارہ کرتا ہے جس پر تمام ایجنٹ اپنے خیالات اور عمل وقف کردیتے ہیں اور اگر مجھے اس لفظ کو کسی دوسرے سے بدلنا ہی پڑتا تو واحد لفظ جسے میں منتخب کرتا، اگر وہ ایک حدتک کتابی پن اور ابہام کا اظہار نہ کرتا، تو ''شریک کار'' ہوتا۔جس چیز کی ہمیں ضرورت ہے وہ ایجنٹوں کی ایک فوجی تنظیم ہے۔لیکن متعدد مارتی نوف (خصوصاً پردیس میں) جن کا مرغوب شغل ''ایک دوسرے کو جرنیلی کا عہدہ دینا ہے''، بجائے ''پاسپورٹ ایجنٹ'' کہنے کے ''سربراہ محکمہ خاص برائے فراہمی پاسپورٹ برائے محبان انقلاب'' وغیرہ کہتے۔

اجتماعی طور سے بحث کرنا اوراس سے قبل کی شام کو تیاری کے ضروری اقدامات کرنا غیر ممکن ہوگا، وہ اقدامات جنہیں سختی کے ساتھ خفیہ رکھنا نہایت ضروری ہے۔

مختصر یہ کہ ''ایک کل روسی سیاسی اخبار کا منصوبہ'' استدلال کشی اور کتابی پن میں آلودہ (جیسا کہ وہ ان لوگوں کو معلوم ہوا جنہوں نے اس پر غور کیا تو بہت ہی کم)، آرام کرسی پر بیٹھنے والے کارکنوں کی محنتوں کا ثمرہ ہونا تو دور کی بات رہی، بغاوت کی فوری اور ہمہ گیر ساری کا سب سے زیادہ عملی منصوبہ ہے جو ساتھ ہی ساتھ روزمرہ کے فوری کام کو ایک لمحے کے لئے بھی نگاہوں سے اوجھل نہیں ہونے دیتا۔

نتیجہ

روسی سوشل ڈیما کریسی کی تاریخ واضح طور پر تین مدتوں میں تقسیم کی جاسکتی ہے۔

پہلا دور تقریباً دس برس کا احاطہ کئے ہوئے ہے، قریب قریب 1884ء سے 1894ء تک۔ یہ دور تھا سوشل ڈیما کریسی کے نظریئے اور پروگرام کے وجود میں آنے اور استحکام حاصل کرنے کا۔ روس میں نئے رجحان کے حامیوں کی تعداد بہت ہی تھوڑی تھی۔ سوشل ڈیما کریسی مزدور طبقے کی تحریک کے بغیر وجود میں تھی، اور ایک سیاسی پارٹی کی حیثیت سے وہ اپنے ارتقاء کے بالکل ہی ابتدائی دور میں تھی۔

دوسرے دور کی مدت تین یا چار سال ہے___ 98-1894ء۔ اس دور میں سوشل ڈیما کریسی ایک سماجی تحریک کی حیثیت سے، لوگوں کے جم غفیر میں جوش اور ولولے کی حیثیت سے، ایک سیاسی پارٹی کی حیثیت سے منظر عام پر آئی۔ یہ اس کے بچپن اور لڑکپن کا زمانہ ہے۔ دانشور طبقے میں وسیع اور عام جوش کے جذبے کا شعلہ بھڑک رہا تھا کہ نرودازم کے خلاف جدوجہد کی جائے اور مزدوروں میں جایا جائے، مزدوروں نے ہڑتالوں کی کارروائیاں کرنے میں عام ذوق وشوق کا مظاہرہ کیا۔ اس تحریک نے لمبے لمبے ڈگ بھرے۔ بیشتر رہنما نوجوان لوگ تھے جو ''پینتیس کی عمر'' کو نہیں پہنچے تھے، جو جناب ن۔ میخائلوفسکی کو ایک طرح کی قدرتی حد نظر آئی۔ جواں سال ہونے کے باعث وہ عملی کام کے لئے غیر تربیت یافتہ ثابت ہوئے اور وہ حیرت انگیز سرعت کے ساتھ منظر عام سے چلے گئے۔ لیکن اکثر و بیشتر صورتوں میں ان کی سرگرمی کا دائرہ نہایت ہی کشادہ تھا۔ ان میں سے بہتوں نے اپنی انقلابی فکر کا آغاز ''نرودنایا وولیا'' کے حامیوں کی حیثیت سے کیا تھا۔ قریب قریب سب نے اپنے آغاز شباب میں دہشت پسند سورماؤں کی جوش وخروش کے ساتھ پرستش کی تھی۔ ان مجاہدانہ روایات کے مسحور کن اثرات کو ترک کرنے کے

لئے ایک جدوجہد کی ضرورت تھی اور جدوجہد کے ساتھ ہی ساتھ ان لوگوں سے ذاتی تعلقات بھی منقطع کر لئے گئے تھے جو ''نرودنایا وولیا'' کے وفادار رہنے کا تہیہ کئے ہوئے تھے اور جن کی نوجوان سوشل ڈیما کریٹوں کے دل میں عزت تھی۔ جدوجہد نے جواں سال رہنماؤں کو مجبور کیا کہ وہ اپنے آپ کو تعلیم دیں، ہر رجحان کے غیر قانونی ادب کا مطالعہ کریں اور قانونی نرودازم کے سوالات کا قریبی طور سے مطالعہ کریں۔ اس جدوجہد میں تربیت پائے ہوئے سوشل ڈیما کریٹ مارکسزم کے نظریئے کو، جس نے ان کی راہوں کو بقعہء نور بنا دیا تھا، اور مطلق العنانیت کا تختہ پلٹنے کے اپنے فریضے کو ''ایک لمحے کے لئے'' بھی فراموش کئے بغیر مزدور طبقے کی تحریک میں چلے گئے۔ 1898ء کے موسم بہار میں پارٹی کی تشکیل اس دور میں سوشل ڈیما کریٹوں کا سب سے زیادہ نمایاں اور اس کے ساتھ ہی ساتھ آخری کارنامہ تھا۔

تیسرا دور، جیسا کہ ہم دیکھ چکے ہیں، 1897ء میں تیار کیا گیا تھا اور 1898ء (1898ء___؟) میں اس نے دوسرے دور کو قطعی طور پر کاٹ دیا تھا۔ یہ دور تھا پھوٹ، تنسیخ اور پس وپیش کا۔ آغاز جوانی میں نوجوان کی آواز پھٹ جایا کرتی ہے۔ چنانچہ اس دور میں روسی سوشل ڈیما کریسی کی آواز پھٹنی شروع ہوگئی تھی، بےسری ہونے لگ گئی تھی___ ایک طرف تو استرووے اور پروکوپووچ کی، بلگاکوف اور بردیائف کی، دوسری طرف و۔ا۔ اور ر۔م۔ کی اور ب۔کری چیفسکی اور مارتی نوف حضرات کی تحریروں میں۔ لیکن صرف لیڈر ہی الگ الگ بھٹکتے پھر رہے تھے اور پیچھے ہٹ آئے تھے۔ خود تحریک بڑھتی رہی اور وہ زبردست ڈگ بھرتی ہوئی بڑھی۔ پرولتاری جدوجہد مزدوروں کے نئے حلقوں میں پھیل گئی اور پورے روس کا احاطہ کر لیا، اس کے ساتھ ہی ساتھ بالواسطہ طالب علموں اور آبادی کے دوسرے حلقوں میں جمہوری جذبے کی احیاء کی تحریک کی۔ رہنماؤں کے سیاسی شعور نے، مگر، بلاارادہ جوش وخروش کے اُبھار کی وسعت اور طاقت کے سامنے ہتھیار ڈال دیئے۔ سوشل ڈیما کریٹوں میں ایک اور وضع کا غلبہ ہوگیا تھا___ اس وضع کے عہدیداروں کا جنہوں نے قریب قریب محض ''قانونی'' مارکسی ادب کی بنیاد پر تربیت حاصل کی تھی جو اس وقت اور بھی زیادہ ناکافی ثابت ہوا جب کہ عوام الناس کی بلاارادیت نے رہنماؤں سے اور بھی زیادہ سیاسی شعور کا مطالبہ کیا۔ رہنما محض نظریئے (''آزادیءتنقید'') اور عمل (''اناڑی پن'') کے اعتبار سے ہی پچھڑے ہوئے نہیں تھے بلکہ انہوں نے ہر وضع کے بلند بانگ دلائل سے اپنی

پسماندگی کو حق بجانب قرار دینے کی کوشش کی۔ قانونی ادب میں بریتانو کے حامی اور غیر قانونی ادب میں دم پرست سوشل ڈیماکریسی کو ٹریڈ یونینی درجے تک اُتار لائے۔ ''عقائد نامے'' کے پروگرام کو عملی جامہ پہنایا جانے لگا خصوصاً جب کہ سوشل ڈیماکریٹوں کے ''اناڑی پن'' کے باعث انقلابی غیر سوشل ڈیماکریٹی رجحانات کے احیاء کا آغاز ہوا۔

اگر قارئین کو اس بات پر تنقید کرنے کا احساس ہو کہ میں نے کسی ''ربوچیئے دیلو'' کا حد سے زیادہ تفصیل سے ذکر کیا ہے تو میں صرف یہ کہہ سکتا ہوں کہ ''ربوچیئے دیلو'' نے ''تواریخی'' اہمیت اس لئے حاصل کر لی تھی کہ اس نے اس تیسرے دور کی ''روح'' کی سب سے زیادہ نمایاں طور پر عکاسی کی تھی*۔ وضعدار ر۔م۔نہیں بلکہ مرغ بادنما کری چیفسکی اور مارتی نوف کے قبیل کے لوگ ہی نفاق اور پس و پیش کرنے کا، ''تنقید'' کو، ''معیشت پسندی'' کو اور دہشت پسندی کو مراعات دینے کا مناسب طریقے سے اظہار کر سکتے تھے۔ اس دور کی کرداری صفت عملی کام سے متکبرانہ حقارت نہیں جس کا اظہار ''خالص'' کے بعض پرستار کیا کرتے ہیں بلکہ خواہ مخواہ کی حیل حجت کرنے اور نظریئے کو قطعی پس پشت ڈالنے کا رواج ہے۔ اس دور کے خاص کردار ''پُر شکوہ جملوں'' کو براہ راست مسترد کرنے میں اتنے زیادہ مصروف نہیں رہتے تھے جتنے کہ ان کو عامیانہ بنانے میں۔ سائنٹیفک سوشلزم ایک مربوط انقلابی نظریہ نہیں رہ گئی بلکہ ہر نئی جرمن نصابی کتاب جو کہ شائع ہوتی تھی اس کے متن کی ''آزادانہ'' ملاوٹ کی کھچڑی بن گئی، ''طبقاتی جدوجہد'' کے نعرے نے زیادہ وسیع اور زیادہ پُر زور سرگرمی پر آمادہ نہیں کیا بلکہ سکون بخش دوا کا کام کیا کیونکہ ''معاشی جدوجہد سیاسی جدوجہد سے اس طرح منسلک ہے کہ علیحدہ نہیں کی جاسکتی۔'' ایک پارٹی کے تصور نے انقلابیوں کی مجاہد تنظیم کے قیام کی دعوت کا کام نہیں کیا بلکہ اس کو کسی وضع کی ''انقلابی نوکر شاہی'' اور ''جمہوری'' صورتوں کا بچوں کا کھیل کھیلنے کو حق بجانب قرار دینے کے لئے استعمال کیا گیا۔

---

* میں جرمن کہاوت سے بھی جواب دے سکتا تھا: Den Sack schlagt man, den Esel meint man (بورے کو پیٹو، گدھے کو پیٹنا سمجھو)۔ صرف ''ربوچیئے دیلو'' ہی نہیں بلکہ عملی کارکنوں اور نظریات دانوں میں بہت سارے لوگ بلاارادیت کے سوال کے بارے میں گڑبڑا جانے اور ہمارے سیاسی اور تنظیمی فرائض کے سوشل ڈیماکریٹی تصور سے ٹریڈ یونینی تصور پر اثر آنے کے بعد فیشن میں آ کر اس ''تنقید'' کی رو میں بہے چلے جاتے ہیں۔

تیسرا دور کب ختم اور چوتھا (جس کی کئی علامتیں منادی کر رہی ہیں) کب شروع ہو گا، یہ ہم نہیں جانتے۔ تاریخ کے حلقے سے نکل کر ہم زمانہء حال کے اور قدرے مستقبل کے حلقے میں داخل ہو رہے ہیں۔ لیکن ہمیں پکا یقین ہے کہ چوتھا دور مجاہد مارکسزم کے استحکام کی جانب لے جائے گا، کہ روسی سوشل ڈیما کریسی بحران میں سے نکل کر اپنے سن بلوغ میں داخل ہو گی، یہ کہ موقع پرست عقبی محافظ کا ''تبادلہ ہو جائے گا'' اور اس کی جگہ سب سے زیادہ انقلابی طبقے کا اصلی ہراول لے لے گا۔

اس قسم کے ''تبادلے'' کی دعوت دینے کے معنوں میں اور مندرجہ بالا سطور میں جس چیز کی وضاحت کی گئی ہے اس کا خلاصہ پیش کرتے ہوئے ہم اس سوال کا کہ کیا کیا جائے؟ مختصر جواب یوں دے سکتے ہیں:

تیسرے دور کا خاتمہ کر دیجئے۔

ضمیمہ:

''ایسکرا'' کو ''ربوچیئے دیلو'' سے متحد کرنے کی کوشش

''ربوچیئے دیلو'' سے اپنے تنظیمی تعلقات میں ''ایسکرا'' نے جو تدابیر اختیار کیں اور وضعداری سے جن پر عمل کیا ان کی تفصیل ہمیں بیان کرنی رہ جاتی ہے۔ ان تدابیر کا مکمل اظہار ''ایسکرا'' شمارہ 1 میں، ''پردیس میں روسی سوشل ڈیماکریٹوں کی انجمن میں پھوٹ'' کے زیرعنوان مضمون میں کر دیا گیا تھا۔ شروع ہی سے ہم نے یہ نقطۂ نظر اپنایا تھا کہ اصلی ''پردیس میں روسی سوشل ڈیماکریٹوں کی انجمن'' جس کو ہماری پارٹی کی پہلی کانگرس نے پردیس میں اپنا نمائندہ تسلیم کیا تھا، دو تنظیموں میں تقسیم ہو گئی تھی۔ پارٹی کی نمائندگی کرنے کا سوال صرف عارضی طور پر اور اس شرط کے ساتھ طے ہوا تھا کہ پیرس کی بین الاقوامی کانگرس میں مستقل بین الاقوامی سوشلسٹ بیورو (85) میں روس کی نمائندگی دو ممبر کریں گے، تقسیم شدہ ''پردیسی انجمن'' کے دونوں ٹکڑوں میں سے ایک ایک۔ ہم نے اعلان کیا تھا کہ بنیادی طور پر ''ربوچیئے دیلو'' غلط تھا، اصولاً ہم نے ''محنت کی نجات'' کے گروہ کی پُرزور حمایت کی تھی، اس کے ساتھ ہی ساتھ پھوت کی تفصیلات کی بحث میں پڑنے سے انکار کیا اور محض عملی کام کے میدان میں ''پردیس کی انجمن'' نے جو خدمات انجام دی ہیں ان کو پیش نظر رکھا*۔

چنانچہ ایک حد تک ہماری پالیسی انتظار کرنے کی پالیسی تھی۔ بیشتر روسی سوشل ڈیماکریٹوں میں جو رائے عام طور سے پھیلی ہوئی تھی اس کی ہم نے رعایت رکھی کہ ''معیشت پسندی'' کے سب سے زیادہ پُرعزم مخالف ''پردیسی انجمن'' کے ساتھ مل جل کر کام کر سکتے ہیں کیونکہ اس نے

---

* پھوٹ کے متعلق ہمارا اندازہ اس موضوع پر تحریروں کے مطالعے پر ہی نہیں بلکہ ان اطلاعات پر بھی مبنی تھا جو ہماری تنظیم کے کئی ممبروں نے پردیس میں جمع کی تھیں۔

''محنت کی نجات'' کے گروہ کے ساتھ اصولاً اتفاق رائے کا بارہا اعلان کیا تھا اور نظریئے اور تدابیر کے بنیادی مسائل پر مبینہ طور پر علیحدہ کوئی رویہ اختیار نہیں کیا تھا۔ ہمارے رویئے کے صحیح ہونے کا بالواسطہ ثبوت اس حقیقت سے مل گیا کہ ''ایسکرا'' کے صحیح ہونے کا بالواسطہ ثبوت اس حقیقت سے مل گیا کہ ''ایسکرا'' کے پہلے شمارے کے منظر عام پر آنے (دسمبر 1900ء) کے ساتھ ساتھ ''پردیسی انجمن'' سے تین ممبر علیحدہ ہوگئے، جنہوں نے ''اساسی گروہ'' قائم کرلیا اور: (1) ''ایسکرا'' کی تنظیم کے خارجہ شعبے کو، (2) ''سوشل ڈیماکریٹ'' انقلابی تنظیم (86) کو اور (3) ''پردیسی انجمن'' کو، مصالحت کی گفت وشنید کے لئے ثالث کی حیثیت سے اپنی خدمات پیش کردیں۔ پہلی دو تنظیموں نے فوراً اپنی رضامندی کا اعلان کردیا، تیسری نے پیش کش مسترد کردی۔ پچھلے سال ''اتحاد'' کانگرس میں جب ایک مقرر نے یہ واقعات دوہرائے، تو یہ درست ہے کہ ''پردیسی انجمن'' کی انتظامیہ کمیٹی کے ایک ممبر نے اعلان کیا کہ پیش کش مسترد کرنے کی ساری وجہ اساسی گروہ کی تشکیل وترکیب سے ''پردیسی انجمن'' کی قطعی بے اطمینانی تھی۔ اس وضاحت کا حوالہ دینا اگرچہ میں اپنا فرض تصور کرتا ہوں لیکن میں یہ کہنے سے بھی باز نہیں رہ سکتا کہ یہ غیر اطمینان بخش صفائی ہے، کیونکہ یہ جانتے ہوئے کہ دونوں تنظیمیں گفت وشنید کے لئے رضامند ہوگئی ہیں، ''پردیسی انجمن'' کسی اور ثالث کے ذریعے یا براہ راست ان سے رابطہ قائم کرسکتی تھی۔

1901ء کی بہار میں ''زاریا'' (شمارہ 1، اپریل) اور ''ایسکرا'' (شمارہ 4، مئی) ''ربوچیئے دیلو'' سے کھلے عام مناظرے میں مصروف ہوگئے۔ ''ایسکرا'' نے ''ربوچیئے دیلو'' کے مضمون ''ایک تاریخی موڑ'' پر خاص طور سے حملہ کیا جس نے اپنے اپریل کے ضمیمے میں، یعنی موسم بہار کے واقعات کے بعد دہشت اور ''خون'' کا بدلہ لینے کے نعروں کے سوال پر، جس کی رو میں ان دنوں بہت سے لوگ بہہ گئے تھے، عدم استحکام کا اظہار کیا۔ مناظروں سے قطع نظر ''پردیسی انجمن'' ''ثالثوں'' (87) کے ایک نئے گروہ کی وساطت سے مصالحت کے لئے مذاکرات پھر شروع کرنے کو راضی ہوگئی۔ تینوں مذکورہ تنظیموں کے نمائندوں کی ایک ابتدائی کانفرنس نے جو جون میں منعقد ہوئی تھی، ایک نہایت ہی مفصل، ''اصولی سمجھوتے'' کی بنیاد پر سمجھوتے کا ایک مسودہ مرتب کیا جو ''پردیسی انجمن'' نے ''دو کانفرنسیں'' نام کے کتابچے میں اور پردیسی لیگ نے ''اتحاد'' کانگرس کی دستاویزات نام کے کتابچے میں شائع کردیا۔

اس اصولی سمجھوتے کے متن سے (جو جون کانفرنس کی قراردادوں کے نام سے اکثر و بیشتر یاد کیا جاتا ہے) یہ بات قطعی طور پر صاف ہو جاتی ہے کہ ہم نے موقع پرستی کی عموماً اور روسی موقع پرستی کی خصوصاً انتہائی پُرزور تردید کو اتحاد کے لئے ایک قطعی شرط کی حیثیت سے پیش کیا تھا۔ پہلے پیرے کی عبارت ہے: ''پرولتاری طبقاتی جدوجہد کے اندر موقع پرستی کو متعارف کرنے کی تمام کوششوں کو___ ان کوششوں کو جن کا اظہار نام نہاد ''معیشت پسندی''، برنشٹائن ازم، ملیران ازم وغیرہ میں ہوتا ہے، ہم مسترد کرتے ہیں''۔ ''سوشل ڈیما کریٹ سرگرمیوں کے حلقے میں...... انقلابی مارکسزم کے تمام مخالفوں کے خلاف نظریاتی جنگ شامل ہے'' (4، ج)۔ ''تنظیمی اور ہلچل سے متعلق سرگرمی کے ہر میدان عمل میں سوشل ڈیما کریسی کو ایک لمحے کے لئے بھی کبھی ہرگز فراموش نہیں کرنا چاہئے کہ روسی پرولتاریہ کا فوری فرض مطلق العنانیت کا تختہ پلٹنا ہے'' (5، الف)۔...... ''ہلچل، اُجرتی مزدوروں اور سرمائے کے درمیان روزمرہ کی جدوجہد ہی کی بنیاد پر نہیں'' (5، ب)۔ ......''خالص معاشی جدوجہد کے اور جزوی سیاسی مطالبات کے لئے جدوجہد کے مرحلے کو......ہم تسلیم نہیں کرتے'' (5، ج)۔......''ان رجحانات کی جو ابتدائیت ......اور تحریک کی نچلی صورتوں کی تنگی کو......اصول بنا لیتے ہیں، تنقید کو ہم تحریک کے لئے اہم تصور کرتے ہیں'' (5، د)۔ قطعی باہر کا کوئی شخص بھی جس نے ان قراردادوں کا ذرا بھی دھیان سے مطالعہ کیا ہو، ان کے فارمولوں سے ہی محسوس کرے گا کہ یہ ان لوگوں کے خلاف ہیں جو موقع پرست اور ''معیشت پسند'' تھے، جو، خواہ ایک لمحے کے لئے ہی سہی، مطلق العنانیت کا تختہ اُلٹنے کے فرض کو بھول گئے، جنہوں نے مرحلوں کے نظریئے کو تسلیم کر لیا، جنہوں نے تنگ نظری کو اصول کی سطح تک اُٹھا دیا وغیرہ۔ ''محنت کی نجات'' کے گروہ، ''زاریا'' اور ''ایسکرا'' نے ''ربوچیئے دیلو'' کے خلاف جو مناظرہ کیا ہے اس سے جو بھی ذرا بھی واقف ہے وہ ایک لمحے کے لئے بھی شبہ نہیں کر سکتا کہ یہ قراردادیں ایک ایک کر کے انہیں غلطیوں کو مسترد کرتی ہیں جن میں ''ربوچیئے دیلو'' بھٹک کر مبتلا ہو گیا ہے۔ چنانچہ جب ''پردیسی انجمن'' کے ایک رکن نے ''اتحاد'' کانگرس میں کہا کہ ''ربوچیئے دیلو'' کے شمارہ 10 میں مضامین کی تحریک ''پردیسی انجمن'' کے ایک نئے ''تواریخی موڑ'' سے نہیں ہوئی تھی بلکہ ان قراردادوں کی حد سے زیادہ ''تجریدیت'' سے ہوئی تھی* تو تقریریں کرنے والوں میں سے ایک نے اس کا بجا طور

---

*''دو کانفرنسوں'' میں اس دعوے کو دوہرایا گیا، صفحہ 25۔

پر مذاق اُڑایا تھا۔ انہوں نے کہا تھا کہ یہ قراردادیں تجریدی تو دور کی بات رہی، ناقابل یقین حد تک ٹھوس تھیں: ایک ہی نظر میں دکھائی دے جاتا ہے کہ وہ ''کسی کو گرفت میں لینے کی کوشش کر رہی ہیں۔''

اس بات پر کانگرس میں کرداری صفت کا ایک واقعہ رونما ہوا۔ ایک طرف تو کری چیفسکی نے لفظ ''گرفت'' کو یہ سمجھ کر پکڑ لیا کہ جیسے یہ لفظ بھولے سے نکل گیا ہو جس نے ہمارے برے ارادوں کی چغلی کھا دی ہو (''پھانسنے کے لئے دام بچھایا ہو'')، حسرتناک لہجے میں کہا: ''یہ لوگ کسے گرفت میں لینے کے درپے ہیں''؟ ''واقعی کسے؟'' پلیخانوف نے طنز کے ساتھ ترکی بہ ترکی جواب دیا۔ ''کامریڈ پلیخانوف کی کم فہمی پر آیئے میں مدد کروں'' کری چیفسکی نے جواب دیا۔ ''میں ان کے لئے واضح کر دوں کہ یہ دام ''ربوچیئے دیلو'' کی مجلس ادارت کے لئے بچھایا گیا تھا (عام قہقہہ)۔ لیکن ہم نے اپنے آپ کو اس میں گرفتار نہیں ہونے دیا!'' (بائیں طرف سے ایک آواز: یہ اور بھی خرابی ہوئی تمہارے لئے!)۔ دوسری طرف، ''بوربا'' گروہ (ثالثوں کا ایک گروہ) کے ایک رکن نے قراردادوں میں ''پردیسی انجمن'' کی ترمیموں کی مخالفت کرتے ہوئے اور ہمارے مقرر کی مدافعت کرتے ہوئے کہا کہ ظاہر ہے کہ لفظ ''گرفت'' بحث مباحثے کی گرماگرمی میں اتفاق سے منہ سے نکل گیا۔

جہاں تک میں سمجھتا ہوں، میرا خیال تو یہ ہے کہ جو مقرر یہ لفظ کہنے کا ذمہ دار ہے وہ اس ''صفائی'' سے مشکل ہی سے خوش ہوگا۔ میرا خیال ہے کہ ''کسی کو گرفت میں لینے کی کوشش'' کی بات ''مذاق میں کہی ہوئی سچی بات تھی''۔ ہم نے ''ربوچیئے دیلو'' پر ہمیشہ ناپائیداری اور پس و پیش کرنے کا الزام عائد کیا تھا اور قدرتی بات ہے اسے گرفت میں لینے کی ہمیں کوشش کرنی ہی تھی تاکہ اس پس و پیش کا خاتمہ کیا جا سکے۔ اس میں بدنیتی کا کہیں شائبہ تک نہیں ہے کیونکہ ہم اصولوں کی ناپائیداری پر بحث کر رہے تھے، اور ہم ''پردیسی انجمن'' کو اس قدر رفیقانہ انداز میں* ''گرفت میں لینے'' میں کامیاب ہو گئے کہ خود کری چیفسکی اور ''پردیسی انجمن'' کی مجلس عاملہ کے ایک دوسرے رکن نے جون کی قراردادوں پر دستخط کر دیئے۔

---

* بالکل ٹھیک: جون کی قراردادوں کے تعارف میں ہم نے کہا تھا کہ بحیثیت مجموعی روسی سوشل ڈیماکریسی ''محنت کی نجات'' کے گروہ کے اصولوں پر ہمیشہ قائم رہی اور یہ کہ ''پردیسی انجمن'' کی مخصوص خدمت (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

''ربوچیئے دیلو'' شمارہ10 کے مضامین نے (ہمارے ساتھیوں نے یہ شمارہ پہلی بار اس وقت دیکھا جبکہ وہ کانگرس کے لئے آئے تھے، جلسوں کے شروع ہونے سے چند روز قبل) واضح طور پر دکھایا کہ گرمیوں اور خزاں کے درمیانی عرصے میں ''پردیسی انجمن'' میں ایک نیا موڑ آ گیا ہے: ''معیشت پسندوں'' کو ایک بار پھر غلبہ حاصل ہو گیا تھا اور ادارتی مجلس جو ہر ''ہوا'' کے ساتھ اپنا رخ بدل لیتی ہے، اب پھر ''انتہائی نمایاں برنشٹائنوں'' کے دفاع کے لئے، ''آزادیء تنقید'' کے لئے، ''بلا ارادیت'' کے دفاع کے لئے اور مارتی نوف کی زبانی سیاسی حلقہء اثر کو ''محدود کرنے کے نظریئے'' کا (اس مبینہ مقصد کے لئے کہ اس اثر کو زیادہ اجزاء کا مرکب بنا دیا جائے) دفاع کرنے کو مستعد ہو گئی۔ ایک بار پھر پارووس کا مناسب مشاہدہ کہ موقع پرست کو فارمولے سے گرفت میں لانا مشکل ہوا کرتا ہے، درست ثابت ہو گیا۔ موقع پرست کسی بھی فارمولے سے اپنا نام وابستہ کرے گا اور اسی قدر مستعدی سے اس کو ترک بھی کر دے گا، کیونکہ موقع پرستی کے معنے ہی متعین و مستحکم اصولوں کا فقدان ہوا کرتا ہے۔ آج موقع پرستوں نے موقع پرستی متعارف کرنے کی تمام کوششوں سے دستبرداری اختیار کر لی ہے، ساری تنگ نظری سے دستبردار ہو گئے ہیں، ''مطلق العنانیت کا تختہ پلٹنے کے فرض کو ایک لمحے کے لئے بھی کبھی ہرگز فراموش نہ کرنے'' اور صرف ''اُجرتی مزدوروں اور سرمائے کے درمیان روزمرہ کی جدوجہد کی بنیاد پر ہی ہلچل نہ کرنے کا'' سنجیدگی کے ساتھ وعدہ کر لیا ہے، وغیرہ وغیرہ۔ لیکن کل وہ اپنا طرز اظہار بدل لیں گے اور بلا ارادیت کے تحفظ اور روزمرہ کی بے لطف جدوجہد کی پیش قدمی کے، واضح نتائج کی اُمید دلانے والے مطالبات کو سراہنے کے بہانے اپنی پرانی چالبازیوں وغیرہ کی جانب واپس آ جائیں گے۔

(بقیہ حاشیہ) نشر و اشاعت اور تنظیم کی سرگرمی رہی۔ یہ الفاظ دگر ہم نے ماضی کو فراموش کر دینے اور (نصب العین کے لئے) ''پردیسی انجمن'' کے اپنے ساتھیوں کے کام کے کارآمد ہونے کو تسلیم کرنے پر اپنی قطعی مستعدی کا اظہار کیا، بشرطیکہ وہ اس پس و پیش کو قطعی ترک کر دے جسے ''گرفت میں لینے کی'' ہم نے کوشش کی۔ جون کی قراردادوں کو پڑھ کر کوئی بھی غیر جانبدار شخص ان سے یہی مراد لے گا۔ اگر ''پردیسی انجمن''، (''معیشت پسندی'' کی جانب اپنے لئے موڑ سے پھوٹ پیدا کرنے کے بعد (شمارہ 10 میں اپنے مضامین میں اور ترمیموں میں)، اس کی خدمات کے بارے میں ہم نے جو کچھ کہا تھا اس کے باعث اب سنجیدگی کے ساتھ ہم پر لغو بیانی کا الزام عائد کرتی ہے (''دو کانفرنسیں''، صفحہ 30) تو ظاہر ہے کہ اس قسم کے الزامات پر مسکراہٹ ہی آ سکتی ہے۔

یہ دعویٰ کرتے رہنا جاری رکھتے ہوئے کہ شمارہ 10 کے مضامین میں ''''پردیسی انجمن'' نے کانفرنس میں منظور کئے جانے والے مسودے کے عام اصولوں سے کوئی منکرانہ گریز نہیں کیا تھا اور اب بھی ایسا نظر نہیں آتا'' (''دو کانفرنسیں'' صفحہ 26) ''پردیسی انجمن'' اختلافات کے اصل نکات کو سمجھنے کی صلاحیت یا خواہش کے قطعی فقدان ہی کا اظہار کرتی ہے۔

''ربوچیئے دیلو'' کے دسویں شمارے کے بعد ہم صرف ایک ہی کوشش کر سکتے تھے: ایک عام مباحثے کا آغاز کریں تاکہ اس بات کی تصدیق ہو جائے کہ ''پردیسی انجمن'' کے سارے ممبران مضامین سے اور ادارتی مجلس سے اتفاق کرتے ہیں یا نہیں۔ ''پردیسی انجمن'' ہم سے اس لئے خاص طور پر ناخوش ہے اور اس کی صفوں میں نااتفاقی کا بیج بونے کی کوشش کرنے کا، دوسروں کے معاملوں میں دخل اندازی وغیرہ کرنے کا ہم پر الزام عائد کرتی ہے۔ یہ الزامات ظاہر ہے کہ بے بنیاد ہیں کیونکہ ایک منتخب ادارتی مجلس کے لئے جو ہر ہوا کے جھونکے کے ساتھ، خواہ وہ کتنا ہی خفیف سا کیوں نہ ہو، اپنا ''رخ بدل لے''، ہر چیز کا انحصار ہوا کے رخ پر ہی ہوا کرتا ہے اور اس رخ کی تشریح ہم نے نجی جلسوں میں کر دی تھی جن میں متحد ہونے والی تنظیموں کے اراکین کے علاوہ کوئی بھی موجود نہیں تھا۔ جون کی قراردادوں میں جو ترمیمیں ''پردیسی انجمن'' کے نام سے تجویز کی گئیں انہوں نے کوئی سمجھوتہ ہونے کی رہی سہی امیدیں بھی ختم کر دیں۔ یہ ترمیمیں ''معیشت پسندی'' کی جانب نئے موڑ کا، اور اس حقیقت کا دستاویزی ثبوت ہیں کہ ''انجمن'' کے ممبروں کی اکثریت ''ربوچیئے دیلو'' شمارہ 10 کے مضامین سے متفق ہیں۔ اسے موقع پرستی کے مظاہر کے تعلق سے ''نام نہاد معیشت پسندی'' کے الفاظ حذف کرنے کے لئے پیش کیا گیا تھا (اس بہانے سے کہ ان الفاظ کے ''معنے مبہم تھے''، لیکن اگر ایسا تھا تو جس چیز کی ضرورت تھی وہ محض یہ کہ اس عام غلطی کی نوعیت کی زیادہ قطعیت کے ساتھ تشریح کی جاتی)، اور ''ملیران ازم'' حذف کرنے کے لئے (حالانکہ کری چیفسکی نے ''ربوچیئے دیلو''، شمارہ 3-2، صفحات 84-83 میں اور اس سے اور بھی زیادہ کھلے طور پر ''Vorwarts''* میں اس کی مدافعت کی تھی)۔ باوجود اس حقیقت کے کہ جون کی قراردادوں نے قطعی طور پر واضح کیا تھا کہ سوشل ڈیماکریسی کا فرض یہ ہے کہ وہ ''تمام صورتوں

---

*اس موضوع پر ایک مناظرہ ''Vorwarts'' میں اس کے موجودہ مدیر کاؤتسکی اور ''زاریا'' کی مجلس ادارت کے درمیان شروع ہوا تھا۔ روسی قارئین کو ہم اس سے روشناس کرانے میں کوتاہی نہیں برتیں گے (88)۔

کی سیاسی، معاشی اور سماجی استبداد کے خلاف پرولتاری جدوجہد کے ہر مظہر کی رہنمائی کرے'' اور اس طرح جدوجہد کے ان تمام مظاہر میں نظام اور اتحاد کو متعارف کرنے کی دعوت دی تھی، ''پردیسی انجمن'' نے قطعی فاضل یہ الفاظ بھی جوڑ دیئے کہ ''معاشی جدوجہد عوام الناس کی تحریک کے لئے ایک طاقتور محرک ہے'' (بجائے خود اس دعوے پر تکرار نہیں کی جاسکتی، لیکن تنگ نظرانہ ''معیشت پسندی'' کی موجودگی میں یہ غلط تاویل کا موقع فراہم کئے بغیر نہیں رہ سکتا تھا)۔ علاوہ ازیں جون کی قراردادوں کے لئے ''سیاست'' کو براہ راست محدود کرنے کی تجویز کی گئی (مطلق العنانیت کا تختہ پلٹنے کے مقصد کو فراموش) ''ایک بھی لمحے کے لئے نہیں'' (کرنے) کے الفاظ کو حذف کر کے بھی اور ان الفاظ کا اضافہ بھی کر کے کہ ''عوام الناس کو عملی سیاسی جدوجہد میں کھینچ کرلانے کا سب سے زیادہ وسیع پیمانے پر قابل عمل ذریعہ معاشی جدوجہد ہے''۔ قدرتی بات ہے کہ اس قسم کی ترمیمیں پیش ہونے پر ہماری طرف سے تقریریں کرنے والوں نے ان لوگوں سے گفت وشنید جاری رکھنا بے فائدہ تصور کرتے ہوئے یکے بعد دیگرے منبر پر آنے سے انکار کر دیا جو کہ پھر ''معیشت پسندی'' کی جانب مڑ رہے تھے اور اپنے لئے پس و پیش کرنے کی آزادی حاصل کرنے کے لئے کوشاں تھے۔

'''''ربوچیئے دیلو'' کی آزادانہ خصوصیات اور خوداختیاری برقرار رکھنے ہی کو جسے ''انجمن'' ہمارے آئندہ کے سمجھوتے کی پائیداری کی ناگزیر شرط تصور کرتی تھی، ''ایسکرا'' سمجھوتے کی راہ کا روڑا تصور کرتا تھا'' (''دو کانفرنسیں''، صفحہ 25)۔ یہ انتہائی خلاف واقعہ بات ہے۔ ''ربوچیئے دیلو'' کی خوداختیاری کے خلاف ہمارا کوئی منصوبہ نہیں تھا*۔ ہم نے واقعی آزادانہ خصوصیات کو تسلیم کرنے سے قطعی انکار کر دیا تھا، اگر ''آزادانہ خصوصیات'' سے نظریئے اور تدابیر میں اصولی مسئلوں پر خودمختاری مراد ہے۔ جون کی قراردادوں میں اس قسم کی آزادانہ خصوصیات کو قبول کرنے سے قطعی انکار موجود ہے کیونکہ عملی طور پر، اس قسم کی ''آزادانہ خصوصیات'' کے معنے ہمیشہ، جیسا کہ ہم واضح کر چکے ہیں، ہر وضع کا پس و پیش کرنے کے ہوا کرتے ہیں جو اس طرح کی پھوٹ کی پرورش کرتی ہے جو ہم میں پھیلی ہوئی ہے اور جو پارٹی کے نقطۂ نظر سے ناقابل برداشت ہے۔

---

* یعنی اگر ملی جلی ہوئی تنظیموں کی ایک مشترکہ اعلیٰ کاؤنسل کے قیام کے سلسلے میں ادارتی مشوروں کو خوداختیاری پر پابندی تصور نہ کیا جائے۔ لیکن جون میں ''ربوچیئے دیلو'' اس سے متفق ہو گیا تھا۔

دسویں شمارے میں ''ربوچیئے دیلو'' کے مضامین نے اس کی ''ترمیموں'' کے ساتھ مل کر صاف طور سے ظاہر کر دیا کہ وہ خصوصیات کی اس قسم کی آزادی کو برقرار رکھنے کا خواہش مند ہے اور اس قسم کی خواہش قدرتی اور ناگزیر طور پر نفاق کی اور اعلان جنگ کی طرف لے گئی۔ لیکن ہم سب ''ربوچیئے دیلو'' کی ''خصوصیات کی آزادی'' کو تسلیم کرنے کے لئے تیار تھے، ان معنوں میں کہ اس کو مخصوص ادبی فرائض منصبی پر توجہ مرکوز کرنی چاہئے۔ ان فرائض کی مناسب تقسیم نے قدرتی طور پر مطالعہ کیا تھا کہ (1) ایک نظریاتی رسالہ، (2) ایک سیاسی اخبار اور (3) مقبول عام مضامین کے مجموعے اور مقبول عام کتابچے شائع ہوں۔ فرائض منصبی کی طرف ایسی ہی تقسیم پر رضامند ہو کر ''ربوچیئے دیلو'' ثابت کرتا کہ اس کی پُر خلوص خواہش ہے کہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اپنی تمام غلطیاں ترک کر دے کہ جن کے خلاف جون کی قراردادیں تھیں۔ فرائض منصبی کی صرف ایسی ہی تقسیم ٹکراؤ کے تمام امکانات کو ختم کرتی، دیرپا سمجھوتے کی موثر طریقے سے ضمانت کرتی اور اس کے ساتھ ہی ساتھ، ہماری تحریک کے احیاء کے لئے اور نئی کامیابیوں کے لئے ایک بنیاد کا کام دیتی۔

اب ایک بھی روسی سوشل ڈیماکریٹ کو کوئی بھی شبہ نہیں ہوسکتا کہ انقلابی اور موقع پرست رجحانات کے درمیان حتمی نفاق کسی ''تنظیمی'' صورت حال سے نہیں بلکہ موقع پرستی کی آزادانہ خصوصیات کو مستحکم کرنے کے اور لوگوں کے ذہنوں میں کری چیفسکی اور مارتی نوف جیسے مقالہ نویسوں کی پراگندگی پیدا کرتے رہنے کے لئے موقع پرستوں کی خواہش سے پیدا ہوا۔

1901ء کی خزاں اور فروری 1902ء کے درمیان ضبط تحریر میں آیا۔
علیحدہ تصنیف کی حیثیت سے پہلی بار اشٹوٹ گارٹ میں مارچ 1902ء میں شائع ہوا

لینن کا مجموعہ تصانیف، پانچواں روسی ایڈیشن، جلد 6، صفحات 190-1

''کیا کیا جائے؟'' میں تصحیح

اساسی گروہ نے جس کا ذکر میں نے کتابچہ بعنوان ''کیا کیا جائے؟'' صفحہ 204 میں کیا ہے مجھ سے کہا ہے کہ پردیس میں سوشل ڈیما کریٹ تنظیموں میں صلح کرانے کی کوشش میں انہوں نے جو حصہ ادا کیا ہے اس کے بارے میں اپنے تذکرے میں میں مندرجہ ذیل تصحیح کرلوں:

''اس گروہ کے تین ممبروں میں سے صرف ایک نے 1900ء کے آخر تک ''پردیسی انجمن'' کو چھوڑا تھا، اوروں نے اسے 1901ء میں چھوڑا، صرف پوری طرح یقین کر لینے کے بعد کہ ''ایسکرا'' کی پردیسی تنظیم اور ''سوشل ڈیما کریٹ'' انقلابی تنظیم کے ساتھ کانفرنس منعقد کرنے میں ''انجمن'' کی منظوری حاصل کرنا غیر ممکن ہے، کہ جس کی تجویز اساسی گروہ نے رکھی تھی۔ ''پردیسی انجمن'' کی مجلس عاملہ نے پہلے پہل تو اس تجویز کو مسترد کر دیا، یہ کہہ کر کہ اساسی گروہ کی تشکیل کرنے والے افراد ثالث کی حیثیت سے کام کرنے کے ''لائق نہیں ہیں''، اور اس نے پردیس میں ''ایسکرا'' کی تنظیم سے براہ راست رابطہ قائم کرنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ لیکن اس کے کچھ ہی عرصے بعد ''پردیسی انجمن'' کی مجلس عاملہ نے اساسی گروہ کو مطلع کیا کہ ''ایسکرا'' کے پہلے شمارے کے منظرعام پر آنے کے بعد جس میں ''انجمن'' میں پھوٹ پڑ جانے کی روئیداد تھی، اس نے اپنا فیصلہ بدل دیا اور ''ایسکرا'' سے تعلقات برقرار رکھنے کی اس کی کوئی خواہش نہیں ہے۔ اس کے بعد ''پردیسی انجمن'' کی مجلس عاملہ کے ایک رکن کے اس بیان کی کوئی کیسے وضاحت کرسکتا ہے کہ ''انجمن'' نے کانفرنس مسترد کرنے کو صرف اساسی گروہ کی تشکیل سے اپنی بے اطمینانی کی بنا پر کہا تھا؟ یہ درست ہے کہ اس کی وضاحت بھی اتنی ہی مشکل ہے کہ ''پردیسی انجمن'' کی مجلس عاملہ پچھلے سال جون میں کانفرنس منعقد کرنے کو کیوں رضامند ہوگئی تھی، کیونکہ ''ایسکرا'' کے پہلے شمارے کا

مضمون اب بھی قائم تھا اور ''پردیسی انجمن'' کی جانب ''ایسکرا'' کا ''منفی'' رویہ ''زاریا'' کے پہلے شمارے اور ''ایسکرا'' کے شمارہ 4 میں اور بھی زیادہ زوردار طریقے سے ظاہر کیا گیا تھا جو کہ دونوں جون کانفرنس سے پہلے منظر عام پر آ گئے تھے۔''

ن۔لینن

''ایسکرا'' شمارہ 19،	لینن کا مجموعہ تصانیف، پانچواں روسی
یکم اپریل 1902ء	ایڈیشن، جلد 6، صفحات 192-191

تشریحی نوٹ

-1 ’’کیا کیا جائے؟ ہماری تحریک کے فوری مسئلے‘‘___1901ء کے اواخر اور شروع 1902ء میں لکھی گئی تھی۔

دسمبر 1901ء میں، ’’ایسکرا‘‘ کے شمارہ 12 میں لینن نے ایک مضمون بعنوان ’’معیشت پسندی کے پشت پناہوں سے ایک گفتگو‘‘ شائع کیا جس کو انہوں نے بعد میں ’’کیا کیا جائے؟‘‘ کا خاکہ کہا تھا۔ فروری 1902ء میں لینن نے اس کتاب کی تمہید لکھی جو شروع مارچ میں اشٹوٹ گارٹ سے ڈائٹز ناشران نے شائع کی۔ اس کی اشاعت کا اعلان ’’ایسکرا‘‘ شمارہ 18، 10 مارچ 1902ء کو چھپا تھا۔

’’کیا کیا جائے؟‘‘ نے روسی مزدور طبقے کی انقلابی مارکسی پارٹی قائم کرنے کی مہم میں، روسی سوشل ڈیماکریٹ لیبر پارٹی کی کمیٹیوں اور تنظیموں میں اور بعد میں 1903ء میں دوسری پارٹی کانگرس میں لیننی ’’ایسکرا‘‘ کے رجحان کی کامیابی میں نمایاں حصہ ادا کیا تھا۔

1902-03ء میں یہ کتاب روس کی سوشل ڈیماکریٹ تنظیموں میں وسیع پیانے پر تقسیم کی گئی۔

-2 ’’کہاں سے شروع کیا جائے؟‘‘ ’’ایسکرا‘‘ شمارہ 4 میں اداریئے کی طرح شائع کیا گیا تھا۔ ان دنوں روس میں سوشل ڈیماکریٹ تحریک کو جو اہم مسئلے درپیش تھے ان کے جواب اس میں تھے: سیاسی ہلچل کی کرداری صفت اور خاص متن، ایک مجاہد کل روسی مارکسی پارٹی قائم کرنے کے لئے تنظیمی فرائض اور منصوبہ۔ لینن نے ’’کہاں سے شروع کیا جائے؟‘‘ کو منصوبے کا ڈھانچہ کہا تھا جسے بعد میں نشو ونما پا کر ’’کیا کیا جائے؟‘‘ بنانا تھا۔

یہ مضمون انقلابی سوشل ڈیماکریسی کے لئے ایک اہم ترین دستاویز تھا اور روس اور پردیس

دونوں جگہ اس کا وسیع پیمانے پر مطالعہ کیا گیا تھا۔

3- ''ایسکرا'' (چنگاری)____ پہلا کل روسی غیر قانونی مارکسی اخبار، جس کی بنا 1900ء میں لینن نے ڈالی تھی۔ اس نے مزدور طبقے کی انقلابی مارکسی پارٹی قائم کرنے کی جدوجہد میں فیصلہ کن حصہ ادا کیا تھا۔

پولیس کے مظالم کی وجہ سے روس میں انقلابی اخبار کی اشاعت ناممکن تھی، اس لئے لینن کے ''ایسکرا'' کا پہلا شمارہ دسمبر 1900ء میں لائپزگ سے نکلا، اس کے بعد پھر وہ میونخ، لندن (جولائی 1902ء سے)، اور 1903ء کے موسم بہار کے آغاز سے جنیوا میں شائع ہوا۔

''ایسکرا'' کی مجلس ادارت لینن، پلیخانوف، مارتوف، ایکسیلروڈ، پوتریسوف اور زاسولچ پر مشتمل تھی۔ فی الواقع لینن اس کے مدیر اعلیٰ اور سرکردہ شخصیت تھے۔ پارٹی قائم کرنے سے متعلق تمام بنیادی مسئلوں پر اور روس میں پرولتاریہ کی طبقاتی جدوجہد و نیز بین الاقوامی میدان عمل میں نمایاں واقعات پر ان کے مضامین روشنی ڈالا کرتے تھے۔

لینن کی پیش قدمی پر اور ان کی براہ راست شرکت سے ''ایسکرا'' کی مجلس ادارت نے پارٹی پروگرام کا ایک مسودہ تیار کیا (''ایسکرا'' شمارہ 21 میں شائع ہوا) اور روسی سوشل ڈیما کریٹ لیبر پارٹی کی دوسری کانگرس کے لئے تیاریاں کیں، جو جولائی اگست 1903ء میں منعقد ہوئی تھی۔ پارٹی کے قیام کی مہم میں اس اخبار نے جو غیر معمولی حصہ ادا کیا تھا اس کو ایک خاص قرارداد میں دوسری کانگرس ضبط تحریر میں لائی اور ''ایسکرا'' کو روسی سوشل ڈیما کریٹ لیبر پارٹی کے مرکزی ترجمان کی حیثیت سے قبول کر لیا۔ دوسری کانگرس نے لینن، پلیخانوف اور مارتوف پر مشتمل ایک مجلس ادارت مقرر کی۔ کانگرس کے فیصلے کے برعکس مارتوف نے اس مجلس میں خدمات انجام دینے سے انکار کر دیا اور 46 سے 51 تک کے شمارے لینن اور پلیخانوف کی ادارت میں شائع ہوئے۔ بعد میں پلیخانوف منشویکوں کی طرف چلے گئے اور مطالبہ کیا کہ تمام سابقہ منشویک مدیروں کو، جنہیں کانگرس نے مسترد کر دیا تھا، ادارتی مجلس میں شامل کر لیا جائے۔ لینن اس سے اتفاق نہیں کر سکتے تھے اور 19 اکتوبر (یکم نومبر) 1903ء کو مجلس ادارت سے استعفیٰ دے دیا۔ ان کو پارٹی کی

مرکزی کمیٹی میں شامل کر لیا گیا اور انہوں نے موقع پرست منشویکوں کی مخالفت شروع کر دی۔ 52 ویں شمارے سے شروع کر کے ''ایسکرا'' منشویکوں کے ترجمان کی حیثیت سے نکلنے لگا۔

-4 1901ء کی بہار اور گرمیوں میں ''بوربا'' (جدوجہد) گروہ کی پیش قدمی پر پردیس میں سوشل ڈیماکریٹ تنظیموں (''روسی سوشل ڈیماکریٹوں کی انجمن'' بند کی پردیسی کمیٹی، ''سوشل ڈیماکریٹ'' انقلابی تنظیم اور پردیس میں ''ایسکرا'' اور ''زاریا'' کی تنظیم) کے درمیان سمجھوتے اور اتحاد کی کوشش میں مذاکرات ہوئے۔ اتحاد کانگرس کی تیاری کے لئے ان تنظیموں کے نمائندوں کی ایک کانفرنس جون 1901ء میں جنیوا میں بلائی گئی (چنانچہ اس کا نام پڑ گیا: جون یا جنیوا کانفرنس)۔ اس کانفرنس نے ایک قرارداد مرتب کی (اصولی سمجھوتہ) جس میں تمام سوشل ڈیماکریٹ تنظیموں کو صف آراء کرنے کو ضروری قرار دیا گیا اور تمام رنگوں اور صورتوں میں ظاہر ہونے والی موقع پرستی کی مذمت کی گئی: ''معیشت پسندی''، برنشٹائن ازم، ملیران ازم وغیرہ۔ لیکن ''روسی سوشل ڈیماکریٹوں کی انجمن'' اور اس کے ترجمان ''ربوچیئے دیلو'' کے نئے موقع پرست رجحان کے باعث متحد کرنے کی کوششیں ناکام رہیں۔

روسی سوشل ڈیماکریٹ لیبر پارٹی کی پردیسی تنظیموں کی اتحاد کانگرس 22-21 ستمبر (5-4 اکتوبر) 1901ء کو زوریخ میں منعقد ہوئی تھی۔ اس کانگرس میں ''ایسکرا'' اور ''زاریا'' کی پردیسی تنظیم کے چھ اراکین نے شرکت کی تھی (لینن، نادیژدا کروپسکایا، مارتوف اور دوسرے)، ''سوشل ڈیماکریٹ'' انقلابی تنظیم کے آٹھ اراکین نے (جن میں ''محنت کی نجات'' کے گروہ کے تین اراکین بھی شامل تھے ___ پلیخانوف، ایکسیلروڈ اور ویرا زاسولچ)، ''روسی سوشل ڈیماکریٹوں کی انجمن'' کے 16 اراکین (جن میں بند کی پردیسی کمیٹی کے پانچ اراکین بھی شامل تھے) اور ''بوربا'' گروہ کے تین اراکین۔ لینن نے، جنہوں نے فرے کے فرضی نام سے اس کانگرس میں شرکت کی تھی، ایجنڈے کے پہلے مسئلے پر ایک پُرمغز تقریر کی: ''اصولی سمجھوتہ اور مدیروں کو ہدایات''۔ پردیس میں روسی سوشل ڈیماکریٹوں کے سامنے لینن کی یہ پہلی جلسہء عام کی تقریر تھی۔ جون کی قرارداد میں

''روسی سوشل ڈیما کریٹوں کی انجمن'' کی تیسری کانگرس نے جو موقع پرستانہ ترمیمیں منظور کی تھیں ان کو کانگرس نے سنا۔اس کے بعد کانگرس کے ڈیلی گیٹوں میں انقلابی حصے (''ایسکرا''، ''زاریا'' اور سوشل ڈیما کریٹ'' تنظیموں کے اراکین) نے اعلان کر دیا کہ متحد ہونا غیر ممکن ہے اور وہ کانگرس چھوڑ کر چلے گئے۔لینن کی پیش قدمی پر، اکتوبر 1901ء میں یہ تنظیمیں روسی انقلابی سوشل ڈیما کریسی کی پردیسی لیگ قائم کرنے کے لئے متحد ہو گئیں۔

5- ''ربوچیئے دیلو'' (مزدوروں کا نصب العین) ___ '''پردیس میں روسی سوشل ڈیما کریٹوں کی انجمن'' کا ترجمان۔اپریل 1899ء سے فروری 1902ء تک جنیوا سے شائع ہوتا رہا۔ کل ملا کر 12 شمارے (9 کتابیں) منظر عام پر آئے۔اس جریدے نے پردیس میں روسی ''معیشت پسندوں'' کو یکجا کر رکھا تھا۔یہ برنشٹائنی نعرے مارکسزم کی ''تنقید کی آزادی'' کی حمایت کیا کرتا تھا اور روسی سوشل ڈیما کریٹ پارٹی کی تدابیر کے اور تنظیمی فرائض کے مسائل پر موقع پرستانہ رویہ اختیار کیا کرتا تھا۔دوسری پارٹی کانگرس میں ''ربوچیئے دیلو'' کا گروہ پارٹی کے انتہائی دائیں موقع پرست بازو کی نمائندگی کیا کرتا تھا۔

6- ''ربوچایا گزیتا'' (مزدوروں کا اخبار) ___ کیئف کے سوشل ڈیما کریٹ گروہ کا غیر قانونی ترجمان اخبار۔کل ملا کر اس کے دو شمارے شائع ہوئے تھے: شمارہ 1 اگست اور شمارہ 2 دسمبر 1897ء میں (جس پر نومبر کی تاریخ دی ہوئی تھی)۔روسی سوشل ڈیما کریٹ لیبر پارٹی کی پہلی کانگرس نے ''ربوچایا گزیتا'' کو پارٹی کے سرکاری ترجمان کی حیثیت سے منظور کر لیا۔ کانگرس کے بعد اس اخبار کا تیسرا شمارہ چھاپے خانے میں جانے کو تیار تھا لیکن چھاپے خانے پر پولیس کی دوڑ آ جانے اور مرکزی کمیٹی اور مجلس ادارت کی گرفتاری کے باعث یہ شائع نہ ہو سکا۔1899ء میں ''ربوچایا گزیتا'' کی اشاعت پھر سے شروع کرنے کی کوشش کی گئی۔لینن ''کیا کیا جائے؟'' باب 5، حصہ (ا) میں اسی کوشش کا ذکر کرتے ہیں۔

7- لاسالی اور آئزناخی ___ گذشتہ صدی میں 60ء کی دہائی اور 70ء کی دہائی کے شروع میں جرمن مزدور تحریک میں دو پارٹیاں۔وہ دونوں ایک دوسرے کی نہایت تلخی کے ساتھ مخالفت کیا کرتی تھیں، خاص طور سے تدابیر کے مسائل پر اور سب سے پہلے اور مقدم، ان دنوں جرمنی میں انتہائی فوری سیاسی مسئلے ___ ملک کو متحد کرنے کے بارے میں۔

لاسالی___ جرمن پیٹی بورژوا سوشلسٹ فرڈینانڈ لاسال کے چاہنے اور تقلید کرنے والے، جنرل ایسوسی ایشن آف جرمن ورکرز کے ممبر جس کی لائپزگ میں مزدوروں کی انجمنوں کی کانگرس میں 1863ء میں داغ بیل پڑی تھی۔ اس کے پہلے صدر لاسال تھے جنہوں نے اس کے پروگرام اور بنیادی تدابیر ترکیب دیں۔ عملی طور پر لاسال اور ان کے معتقد بسمارک کی عظیم طاقتی پالیسی کی حمایت کرتے تھے۔ 27 جنوری 1865ء کو اینگلس نے مارکس کو خط میں لکھا تھا: ''معروضی طور پر یہ پورے مزدور طبقے سے ذلالت کے ساتھ غداری کر کے پروشیائیوں کے حوالے کر دینے کے مترادف تھا''۔ مارکس اور اینگلس نے لاسالیت کے نظریئے کے تدابیری اور تنظیمی اصولوں میں جرمن مزدور تحریک میں موقع پرستانہ رجحان دیکھتے ہوئے، ان کے خلاف بارہا چبھتی ہوئی نکتہ چینی کی تھی۔

آئزناخی___ جرمنی کی سوشل ڈیماکریٹ لیبر پارٹی کے ممبر جس کی بنیاد 1869ء میں آئزناخ افتتاحی کانگرس میں رکھی گئی تھی۔ ان کے لیڈر آگسٹ ببیل اور ولہلم لیبکنیخت تھے جو مارکس اور اینگلس کے خیالات کی تائید کیا کرتے تھے۔ ان کے پروگرام میں واضح کیا گیا تھا کہ جرمنی کی سوشل ڈیماکریٹ لیبر پارٹی خود کو ''محنت کشوں کی بین الاقوامی انجمن کا ایک حصہ تصور کرتی ہے اور اس کے خیالات سے متفق ہے''۔ جہاں تک جرمنی کو متحد کرنے کا سوال تھا آئزناخی ''جمہوری اور پرولتاری لائحہ عمل کی حمایت اور پروشیایت، بسمارکزم یا قوم پرستی کو کسی قسم کی بھی مراعات دینے کے خلاف جدوجہد کیا کرتے تھے'' (لینن)۔

1871ء میں جرمن سلطنت کے نمودار ہو جانے سے لاسالیوں اور آئزناخیوں کے درمیان خاصی تدابیری اختلافات دور ہو گئے۔ مزدوروں کی تحریک کے عروج اور حکومت کی انتقامی کارروائیوں میں شدت نے دونوں پارٹیوں کو مجبور کیا کہ وہ 1875ء کی گوتھا کانگرس میں متحد ہو جائیں جبکہ ایک ہی پارٹی، جرمنی کی سوشلسٹ لیبر پارٹی قائم کی گئی (جو بعد میں جرمنی کی سوشل ڈیماکریٹ پارٹی کہلائی)۔

8- گیدی اور امکان پرست_____ فرانسیسی سوشلسٹ تحریک میں انقلابی اور موقع پرست رجحانات، 1882ء میں فرانس کی مزدور پارٹی میں پھوٹ پڑ جانے کے بعد انہوں نے دو پارٹیاں قائم کر لیں۔

گیدی ___ ژول گیداور پول لافارک کے حمایتی۔ وہ بائیں مارکسی رجحان کی نمائندگی کیا کرتے تھے اوران کا کہنا تھا کہ پرولتاریوں کوایک آزادانقلابی پالیسی پرعمل درآمد کرنا چاہیئے۔گیدیوں نے نام ''فرانس کی مزدور پارٹی'' برقراررکھا اور پارٹی کے اس پروگرام کے وفادار رہے جواس نے 1880ء میں ہاورے میں منظور کیا تھا، جس کا نظریاتی جزو مارکس نے لکھا تھا۔انہوں نے مزدور طبقے کے آگے بڑھے ہوئے حصوں کومتحد کیا اور فرانس کے صنعتی مرکزوں میں ان کا دور دوراثر تھا۔ 1901ء میں گیدیوں نے فرانس کی سوشلسٹ پارٹی قائم کی۔

امکان پرست (پول بروس، بینوئے مالوں اور دوسرے) ___ ایک پیٹی بورژوااصلاح پسند گروہ جس نے پرولتاریہ کوجدوجہد کے انقلابی طریقوں سے الگ ہٹانے کی کوشش کی۔امکان پرستوں نے مزدوروں کی سماجی انقلابی پارٹی قائم کی۔انہوں نے پرولتاریہ کے انقلابی پروگرام اور انقلابی تدابیر کوتسلیم نہیں کیا، مزدور طبقے کی تحریک کے سوشلسٹ مقاصد کو چھپایا اور سرمایہ داری کے تحت جو کچھ ''ممکن ہے'' وہیں تک مزدور طبقے کی سرگرمیوں کومحدود رکھنے کی وکالت کی (چنانچہ یہی ان کا نام پڑ گیا)۔ان کا اثر فرانس کے معاشی اعتبار سے پسماندہ علاقوں میں اور مزدور طبقے کے ان حلقوں میں پھیلا ہوا تھا جنہوں نے زیادہ ترقی نہیں کی تھی۔ 1902ء میں دوسرے اصلاح پسند گروہوں کے ساتھ مل کرانہوں نے فرانسیسی سوشلسٹ پارٹی کی داغ بیل ڈالی جس کی قیادت ژان ژوریس کے سپرد ہوئی تھی۔

1905ء میں فرانس کی سوشلسٹ پارٹی اورفرانسیسی سوشلسٹ پارٹی آپس میں مدغم ہوگئیں اورفرانسیسی سوشلسٹ پارٹی کا نام رکھا۔1918ء-1914ء کی سامراجی جنگ کے دوران میں اس پارٹی کے رہنماؤں (گید،سمبااور دوسروں) نے مزدور طبقے کے نصب العین سے غداری کی اور سماجی جارحانہ قوم پرستی کا رویہ اختیار کیا۔

9- فیبئن ___ اصلاح پسند فیبئن سوسائٹی کے ممبر جو 1884ء میں انگلستان میں قائم ہوئی تھی اور بیشتر بورژوا دانشوروں پر مشتمل تھی: عالم، ادیب، سیاسی کارکن، (سڈنی اور بیاٹریس ویب، جارج برنارڈ شا، ریمزے میکڈانلڈ اور دوسرے)۔لینن نے فیبئن ازم کی صفت

''انتہائی موقع پرستانہ رجحان'' بیان کی تھی۔ 1900ء میں فیبئن سوسائٹی لیبر پارٹی میں شامل ہوگئی۔

10- ''نرودنایا وولیا'' (عزم عوام)___ نرودنک (قبضہء جمہور کا حامی) دہشت پسندوں کی ایک خفیہ جماعت جس کا قیام اگست 1879ء میں نرودنک تنظیم ''زیملیا ای وولیا'' (زمین و آزادی) میں پھوٹ پڑ جانے کے باعث عمل میں آیا تھا۔نرودنک یوٹوپیائی سوشلزم کے رویوں کی حمایت کرتے ہوئے ''نرودنایا وولیا'' کے ممبروں نے سیاسی جدوجہد کا راستہ اختیار کیا۔زارشاہی کا تختہ پلٹنے اور سیاسی آزادی حاصل کرنے کو وہ اپنا فرض اولین تصور کرتے تھے۔

''نرودنایاوولیا'' گروہ کے ممبروں نے مطلق العنانیت کے خلاف بہادری کے ساتھ جہاد کیا لیکن سرگرمل ''سورماؤں'' اور مجہول ''عوام الناس'' کے متعلق غلط نظریئے کو نقطہء آغاز بنا کر چلنے کی وجہ سے ان کو توقع تھی کہ وہ عوام الناس کی شرکت کے بغیر انفرادی دہشت کے ذریعے، سراسیمگی پیدا کر کے اور حکومت کے نظام کو درہم برہم کر کے سماج کی ازسرنو تنظیم کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ یکم مارچ 1881ء کو الکساندر دوئم کے قتل کے بعد حکومت نے شدید انتقامی کارروائیوں، پھانسیاں دینے کی اور اشتعال انگیز کارروائیاں کرنے کی راہ اختیار کی تاکہ ''نرودنایاوولیا'' گروہ کا قلع قمع کیا جاسکے۔

11- یہ حوالہ برطانیہ کی سوشل ڈیماکریٹی فیڈریشن کے جو 1884ء میں قائم ہوئی تھی، ممبروں کا ہے۔ اصلاح پسندوں (ہائنڈمن اور دوسروں) اور نراجیوں کے ساتھ ساتھ، اس میں انقلابی سوشل ڈیماکریٹوں کا ایک گروہ، مارکسزم کے حامی (ایچ کوایلچ، ٹی۔مان، ای۔ایولینگ، ایلیونورا مارکس اور دوسرے) شامل تھے جنہوں نے برطانوی سوشلسٹ تحریک کے بائیں بازو کی تشکیل کی تھی۔ اینگلس نے سوشل ڈیماکریٹی فیڈریشن کے کٹرپن اور فرقہ بندی کی وجہ سے، برطانیہ میں محنت کش عوام الناس کی تحریک سے الگ تھلگ رہنے کی اور اس کی خصوصیات سے بے نیازی پر پُر زور تنقید کی۔ 1907ء میں سوشل ڈیماکریٹی فیڈریشن نے سوشل ڈیماکریٹی پارٹی کا نام اختیار کر لیا اور انڈیپنڈنٹ لیبر پارٹی کے بائیں بازو کے عناصر کے ساتھ مل کر 1911ء میں برطانوی سوشلسٹ پارٹی کی بنا

ڈالی۔ 1920ء میں اس پارٹی کے ممبروں کی اکثریت نے برطانیہ عظمیٰ کی کمیونسٹ پارٹی کی داغ بیل ڈالنے میں حصہ لیا۔

12- وزارت پسند (ملیرانی)___ انیسویں صدی کے اواخر اور بیسویں صدی کے آغاز میں مغربی یورپی سوشلسٹ پارٹیوں میں ایک موقع پرست رجحان کے نمائندے۔ ان کا نام فرانسیسی سوشلسٹ ملیران سے وابستہ تھا جنہوں نے 1899ء میں فرانس کی رجعت پسند بورژوا حکومت میں شرکت کر لی تھی۔

13- برنشٹائنی___ جرمن اور بین الاقوامی سوشل ڈیماکریٹی تحریک میں مارکسزم کے مخالف رجحان کے نمائندے، جو 19ویں صدی کے آخر میں نمودار ہوا تھا اور ایڈوارڈ برنشٹائن کے نام سے موسوم تھا جو جرمن سوشل ڈیماکریٹ پارٹی میں دائیں بازو کے موقع پرست رجحان کے سب سے زیادہ صاف گو نمائندے تھے۔

اینگلس کی موت کے بعد برنشٹائن نے کھلے عام بورژوا اعتدال پسندی کے جذبے کے تحت مارکس کی انقلابی تعلیم پر نظرثانی کرنی چاہی اور سوشل ڈیماکریٹ پارٹی کو پیٹی بورژوا پارٹی میں تبدیل کرنے کی جستجو کی جو سماجی اصلاح کی وکالت کیا کرے۔ روس میں برنشٹائن ازم کی حمایت ''قانونی'' مارکسی، ''معیشت پسند''، بند کے حامی اور منشویک کیا کرتے تھے۔

14- روسی نقاد___ نام نہاد ''قانونی'' مارکسی (استرووے، بلگاکوف، بردیائیف اور دوسرے) جو قانونی مطبوعات میں انقلابی مارکسزم کی مخالفت کیا کرتے تھے۔

15- ''پردیس میں روسی سوشل ڈیماکریٹوں کی انجمن''___ ''محنت کی نجات'' کے گروہ کی پیش قدمی پر 1894ء میں اس شرط پر قائم ہوئی تھی کہ اس کے تمام ممبر اس گروہ کے پروگرام کو تسلیم کریں۔ اس گروہ کو ''انجمن'' کی مطبوعات کی ادارت کے فرائض سپرد کئے گئے تھے اور مارچ 1895ء میں اس نے اپنا چھاپہ خانہ ''انجمن'' کے سپرد کر دیا تھا۔ 1895ء کی گرمیوں میں جبکہ لینن پردیس میں تھے، ایک فیصلہ یہ کیا گیا کہ اس کو ''ربوتنیک'' (مزدور) کے زیرعنوان مجموعے شائع کرنے کے فرائض سپرد کر دیئے جائیں۔ اس ''انجمن'' نے ''ربوتنیک'' کے چھ شمارے، 10 شمارے ''لیستوک ربوتنیکا'' کے، لینن کا کتابچہ ''جرمانوں کے قانون کی تشریح'' (1897ء) وغیرہ شائع کئے۔

روسی سوشل ڈیما کریٹی لیبر پارٹی کی پہلی کانگرس (مارچ 1898ء) نے ''انجمن'' کو پردیس میں اپنے نمائندے کی حیثیت سے تسلیم کر لیا۔ بعد میں موقع پرست عناصر (''معیشت پسندوں'' یا نام نہاد ''نوجوان'' سوشل ڈیما کریٹوں) کو اس ''انجمن'' میں بالادستی حاصل ہوگئی۔ انہوں نے کانگرس کے ''مینی فسٹو'' کی حمایت کرنے سے انکار کر دیا کیونکہ اس میں سیاسی آزادی حاصل کرنے کو سوشل ڈیما کریسی کا فوری مقصد قرار دیا گیا تھا۔

نومبر 1898ء میں زوریخ میں ''انجمن'' کی پہلی کانگرس میں ''محنت کی نجات'' کے گروہ نے ''ربوتنیک'' شمارہ 6-5 اور لینن کے کتابچوں ''روسی سوشل ڈیما کریٹوں کے فرائض'' اور ''نیا فیکٹری قانون'' کے علاوہ ''انجمن'' کی مطبوعات کی ادارت کے فرائض انجام دینے سے انکار کر دیا۔

اپریل 1899ء سے ''انجمن'' نے ''معیشت پسندوں'' کا رسالہ ''ربوچیئے دیلو'' شائع کرنا شروع کر دیا۔ ''انجمن'' نے برنشٹائن اور ملیرانیوں کی حمایت کا اعلان کر دیا۔

انجمن کے اندر کشمکش اس کی دوسری کانگرس تک جو جنیوا (اپریل 1900ء) میں منعقد ہوئی تھی، پہنچی اور کانگرس میں بھی جاری رہی۔ اس جدوجہد کے نتیجے میں ''محنت کی نجات'' کا گروہ اور اس کے حامی کانگرس چھوڑ کر چلے گئے اور ایک الگ تنظیم ''سوشل ڈیما کریٹ'' قائم کر لی۔

روسی سوشل ڈیما کریٹی لیبر پارٹی کی دوسری کانگرس میں 1903ء میں ''انجمن'' کے ممبروں (''ربوچیئے دیلو'' کے حامیوں) نے انتہائی موقع پرستانہ رویہ اختیار کیا اور جب اس نے روسی انقلابی سوشل ڈیما کریسی کی پردیسی لیگ کو پردیس میں پارٹی کی واحد تنظیم کی حیثیت سے تسلیم کر لیا تو وہ کانگرس چھوڑ کر چلے گئے۔ دوسری پارٹی کانگرس نے ''انجمن'' کو ختم کرنے کا اعلان کر دیا۔

16- مونٹین پارٹی اور ژیروند ___ اٹھارہویں صدی کے آخر میں فرانسیسی بورژوا انقلاب کے دوران میں بورژوازی کی دو سیاسی گروہ بندیاں۔

مونٹین پارٹی کا نام دیا گیا تھا جیکو بیوں کو، اس زمانے کے سب سے زیادہ انقلابی طبقے ___ بورژوازی کے سب سے زیادہ وضعدار نمائندوں کو۔ وہ مطلق العنانیت اور سامنتی نظام کا خاتمہ کرنے کی وکالت کیا کرتے تھے۔ جیکو بیوں کے برعکس ژیروندی نقلاب اور ردِ انقلاب

کے درمیان ڈھلمل یقین رہا کرتے تھےاور شاہ پسندی سے سمجھوتہ کرلیا کرتے تھے۔

''سوشلسٹ ژیروند'' کی اصطلاح کو لینن سوشل ڈیما کریسی میں موقع پرست رجحان کے لئے استعمال کیا کرتے اور ''مونٹین پارٹی'' کی اصطلاح یا پرولتاری جیکوبی انقلابی سوشل ڈیما کریٹوں کے لئے۔ روسی سوشل ڈیما کریٹی لیبر پارٹی کی بالشویکوں اور منشویکوں کے درمیان تقسیم کے بعد لینن نے بار بار زور دیا تھا کہ مزدور تحریک میں منشویک ژیروندی رجحان کی نمائندگی کرتے ہیں۔

-17 ''زاریا'' (سویرا) ______ ایک مارکسی سائنسی اور سیاسی رسالہ جو اشٹوٹ گارٹ سے 1901-02ء میں ''ایسکرا'' کے مدیر شائع کیا کرتے تھے۔ مجموعی طور پر چار شمارے (تین کتابوں میں) شائع ہوئے۔

''زاریا'' بین الاقوامی اور روسی ترمیمیت پسندی کی تنقید کیا کرتا اور مارکسی نظریئے کی حمایت کرتا تھا۔

-18 کادیت ___ آئینی جمہوری پارٹی، روس میں اعتدال پسند شاہ پرست بورژوازی کی خاص پارٹی کے ممبر جو اکتوبر 1905ء میں بورژوازی، مالکان زمین اور بورژوا دانشوروں کے نمائندوں کو شامل کرکے قائم کی گئی تھی۔

کادیتوں نے زارشاہی سے سودا کرنے کی جستجو کی۔ انہوں نے آئینی شہنشاہیت کے قیام کی دعوت دی، جمہوریہ کے قیام کی مخالفت کی، زمینداری برقرار رکھنے کی وکالت کی اور زارشاہی کے ہاتھوں انقلابی تحریک کے کچلے جانے کو پسند کیا۔

-19 ''بیزا گلافتسی'' ___ روسی بورژوا دانشوروں کا ایک نیم کادیتی اور نیم منشویکی گروہ جو 1905-1907ء کے انقلاب کے زوال کے زمانے میں قائم ہوا تھا۔ ان کا نام ایک سیاسی ہفتہ وار ''بیز زاگلاویا'' (بلاعنوان) کے نام سے نکلا تھا جو جنوری سے مئی 1906ء تک سینٹ پیٹرس برگ سے پروکوپووچ کی ادارت میں شائع ہوتا رہا۔ ''بیزا گلافتسی'' دعویٰ کیا کرتے تھے کہ وہ کسی بھی پارٹی سے متعلق نہیں ہیں مگر درحقیقت وہ بورژوا اعتدال پسندی اور موقع پرستی کے تصورات کا پرچار کیا کرتے تھے اور روسی بین الاقوامی سوشل ڈیما کریسی میں ترمیمیت پسندوں کی حمایت۔

-20 ''سوشلسٹ دشمن ہنگامی قانون''___ جرمنی میں بسمارک کی حکومت نے 1878ء میں متعارف کیا تھا اور اس کا نشانہ مزدور طبقہ اور سوشلسٹ تحریک تھے۔ اس میں تمام سوشل ڈیماکریٹ تنظیموں کو، عام مزدور تنظیموں، مزدوروں کے اخباروں کو ممنوع قرار دینے، سوشلسٹ مطبوعات کو ضبط کرنے اور سوشل ڈیماکریٹوں کے خلاف ظلم وستم کرنے کا اہتمام کیا گیا تھا۔ لیکن استبداد سوشل ڈیماکریٹ پارٹی کو نہ کچل سکا، اس کی ازسرنو تنظیم ہوئی اور اس نے خفیہ حالات میں رہتے ہوئے اپنی سرگرمیاں جاری رکھیں۔

مزدور طبقے کی بڑھتی ہوئی تحریک کے دباؤ کے تحت 1890ء میں یہ قانون مسترد کر دیا گیا۔

-21 جرمنی کی سوشلسٹ مزدور پارٹی کی کانگرس 29-27 مئی 1877ء میں گوتھا میں منعقد ہوئی تھی۔ اس کانگرس نے پارٹی کے اخبار کے مسئلے پر بحث کی اور بعض ڈیلی گیٹوں (موست اور والتیخ) کی پارٹی کے مرکزی ترجمان ''Vorwarts'' (آگے) کی ڈیورنگ کے خلاف اینگلس کے مضامین شائع کرنے پر (جو 1878ء میں ایک علیحدہ کتاب کی صورت میں شائع ہوئے: ''اینٹی ڈیورنگ۔ سائنس میں جناب ایوگینی ڈیورنگ کا انقلاب'') مذمت کرنے اور اینگلس کی ناواجب شدید مناظروں میں پڑنے کے لئے تنقید کرنے کی کوششوں کو مسترد کر دیا تھا۔

-22 ''Vorwarts'' (آگے)___ ایک روزنامہ، جرمن سوشل ڈیماکریٹ پارٹی کا مرکزی ترجمان۔ یہ 1876ء میں سب سے پہلے لائپزگ سے شائع ہوا تھا جس کے ایڈیٹر ولہلم لیبکنیخت تھے۔ 1878ء میں سوشلسٹ دشمن ہنگامی قانون کے متعارف ہونے کی وجہ سے ایک وقفے کے بعد 1891ء میں برلن سے اس کی اشاعت پھر سے شروع ہوگئی۔ اس کے صفحات میں اینگلس نے موقع پرستی کے تمام مظاہر کے خلاف جہاد کیا۔ 1890ء کی دہائیوں کے اواخر میں، اینگلس کی وفات کے بعد، ''Vorwarts'' پارٹی کے دائیں بازو کے ہاتھوں میں چلا گیا اور موقع پرستوں کے لکھے ہوئے مضامین باقاعدگی سے چھاپنے شروع کر دیئے جن کا جرمنی کی سوشل ڈیماکریٹ پارٹی پر اور دوسری انٹرنیشنل پر غلبہ تھا۔ پہلی عالمگیر جنگ کے دوران میں ''Vorwarts'' نے سماجی جارحانہ قوم پرستی کا رویہ اختیار کیا اور اکتوبر سوشلسٹ انقلاب عظیم کے بعد سوویت دشمن پروپیگنڈے کا

وسیلہ بن گیا۔

23- ''کتھیڈر سوشلسٹ''(کرسی نشین سوشلسٹ)___1870ءاور1880ءکی دہائیوں میں بورژوا سیاسی معاشیات میں ایک رجحان کے نمائندے۔ کتھیڈر سوشلسٹ یونیورسٹی میں چونکہ لیکچرار ہونے کی اپنی حیثیت سے فائدہ اٹھا کر سوشلزم کا لبادہ اوڑھ کر بورژوا اعتدال پسند اصلاح پسندی کا پرچار کیا کرتے تھے۔ان کا کہنا یہ تھا کہ بورژوا ریاست طبقات سے بالاتر ہوتی ہے، مخالف طبقوں میں مصالحت کرا سکتی ہے، سرمایہ داروں کے مفادات پر دست درازی کئے بغیر اور جہاں تک ممکن ہو سکتا ہے، مزدوروں کے مطالبات کو شمار میں رکھتے ہوئے رفتہ رفتہ''سوشلزم''کو متعارف کر سکتی ہے۔

کتھیڈر سوشلزم کی رجعت پسند نوعیت کو مارکس، اینگلس اور لینن نے بارہا بے نقاب کیا تھا۔

روس میں کتیھڈر سوشلسٹوں کی نظریات کی وکالت''قانونی''مارکسی کیا کرتے تھے۔

24- یہ اشارہ ہے زمیندار نوزدریوف کی طرف جو نکولائی گوگول کے ناول''مردہ روحیں''میں شرانگیز اور پاجی آدمی ہے۔گوگول نے نوزدریوف کو ایک''تاریخی''کردار کہا ہے کیونکہ جہاں بھی جاتا وہ شرارتوں کی ایک''تاریخ''چھوڑ کر چلا جاتا تھا۔

25- 9-14اکتوبر 1899ء میں جرمن سوشل ڈیماکریٹ پارٹی کی ھانوویر میں منعقدہ کانگرس میں منظور کی جانے والی قرارداد''پارٹی کے بنیادی نظریات اور تدابیر پر حملے'' کا لینن یہاں حوالہ دے رہے ہیں۔اس مسئلے پر ایک سرکاری رپورٹ آگسٹ بیبل نے پیش کی تھی۔ کانگرس کی غالب اکثریت نے بیبل کی تجویز کردہ قرارداد کے حق میں رائے دی جس نے سوشل ڈیماکریٹ پارٹی کے نظریئے اور تدابیر پر نظرثانی کرنے کی کوششوں کو مسترد کردیا،لیکن برنشٹائن اور ان کے حامیوں پر تنقید کرنے اور ان کو بے نقاب کرنے میں ناکام رہی جنہوں نے فوراً ہی قرارداد کے حق میں ووٹ دے دیئے۔

26- ''لیوبک کی قرارداد''___ جرمن سوشل ڈیماکریٹ پارٹی کی اس کانگرس میں منظور کی گئی تھی جو 22-28 ستمبر 1901ء کے دوران میں لیوبک میں منعقد ہوئی تھی۔ یہ برنشٹائن کے خلاف تھی جنہوں نے 1899ء کی ھانوویر کی کانگرس کے بعد سوشل ڈیماکریٹ پارٹی کے

پروگرام اور تدابیر پر اپنے حملے بند نہیں کئے تھے، بلکہ اس کے برعکس، ان میں اور شدت لے آئے تھے اور پارٹی کے حلقوں کے باہر برسرعام بھی جاری کئے ہوئے تھے۔ مباحثہ کے دوران میں اوربیبل کی تجویز کردہ اور ڈیلی گیٹوں کی غالب اکثریت کی منظور شدہ قرارداد میں برنشٹائن کو براہ راست خبردار کیا گیا۔ اس کانگرس نے جوابی قرارداد نامنظور کر دی جو موقع پرست ھائنے نے پیش کی تھی جنھوں نے ''آزادی تنقید'' کا مطالبہ کیا تھا اور برنشٹائن کے مسئلے پر خاموشی اختیار کی تھی۔ لیکن مارکسزم کی نظر ثانی اور سوشل ڈیما کریٹی پارٹی کی ممبری میں کوئی مطابقت نہ ہونے کو ایک اصولی معاملے کی حیثیت سے نہیں اُٹھایا گیا تھا۔

27- ''اشٹوٹ گارٹ کانگرس''___ جرمن سوشل ڈیما کریٹی پارٹی کی کانگرس جو 3 سے 8 اکتوبر 1898ء تک منعقد ہوئی تھی، پہلی کانگرس تھی جس نے جرمن سوشل ڈیما کریٹی تحریک میں ترمیمیت پسندی کے مسئلے پر بحث کی تھی۔ برنشٹائن کا بیان، جنھوں نے شرکت نہیں کی تھی، کانگرس میں پڑھ کر سنایا گیا تھا۔ اس میں انھوں نے اپنے موقع پرستانہ نظریات پیش کئے اور پھر ان کی صفائی پیش کی تھی جن کو وہ پہلے کے متعدد مضامین میں واضح کر چکے تھے۔ کانگرس میں برنشٹائن کے مخالفین کوئی متحدہ رویہ اختیار کرنے میں ناکام رہے۔ ایک طبقے کا (بیبل، کاؤتسکی اور دوسروں کا) کہنا یہ تھا کہ برنشٹائن کے خلاف نظریاتی جدوجہد کی جائے اور ان کی غلطیوں کی تنقید کی جائے، لیکن ان کے خلاف کوئی تنظیمی کارروائی کرنے کو تیار نہیں تھا۔ دوسرا طبقہ جو اقلیت میں تھا اور جس کی قیادت روزا لکسمبرگ کر رہی تھیں، برنشٹائن ازم کی مخالفت میں زیادہ پُرعزم تھا۔

28- مصنف جس کو گھمنڈ ہو گیا تھا......___ میکسم گورکی کے شروع کے افسانوں میں سے ایک افسانے کا عنوان۔

29- لینن یہاں اس مجموعے کا حوالہ دے رہے ہیں جو ''ہماری معاشی نشوونما کی کرداری تخصیص کے لئے مسالہ'' کے عنوان سے اپریل 1895ء میں 2000 کی تعداد میں چھپا تھا۔ اس مجموعے میں لینن کا ایک مضمون ''نرودازم کا معاشیاتی متن اور جناب استرووے کی کتاب (بورژوا ادب میں مارکسزم کا عکس) میں اس پر تنقید'' کے عنوان سے شامل تھا جو ''قانونی'' مارکسیوں کے خلاف لکھا گیا تھا۔

زارشاہی حکومت نے اس مجموعے کی فروخت کو ممنوع قرار دے دیا اور ایک سال تک اس پر پابندی لگائے رکھنے کے بعد اس کو ضبط کرلیا اور نذرِ آتش کرنے کا حکم دیدیا۔ صرف تقریباً 100 جلدیں بچائی جاسکیں جو خفیہ طریقے سے سینٹ پیٹرس برگ اور دوسرے شہروں میں سوشل ڈیما کریٹوں میں تقسیم کردی گئیں۔

30- یہ حوالہ برنشٹائن کی تصنیف ''سوشلزم کے نکات آغاز اور سوشل ڈیما کریسی کے فرائض'' کا ہے جس نے انقلابی مارکسزم پر بورژوا اصلاح پسندی کے جذبے میں نظرثانی کی تھی۔

روسی میں یہ 1901ء میں مختلف ناموں سے شائع ہوئی تھی: 1- ''تاریخی مادیت''، 2- ''سماجی مسائل''، 3- ''سوشلزم کے مسائل اور سوشل ڈیما کریسی کے فرائض۔''

31- ''روسی سوشل ڈیما کریٹوں کا احتجاج'' لینن نے اگست 1899ء میں لکھا تھا جبکہ ابھی وہ جلاوطنی میں تھے۔ یہ ''معیشت پسندوں'' کے ایک گروہ کے (پروکوپووچ، کوسکووا اور دوسرے جو بعد میں کادیت بن گئے) ''عقائد نامے'' کے خلاف تھا۔

''احتجاج'' پر 17 جلاوطن مارکسیوں کے ایک جلسے میں جو لینن نے ضلع مینوسینسک (سائبیریا میں) کے ایک گاؤں یرماکوفسکوئے میں منعقد کیا تھا، مباحثہ ہوا اور اس کو اتفاق رائے سے منظور کیا گیا۔ توروخانسک (سائبیریا) اور اورلوف (ویاتسکایا ضلع) میں رہنے والے جلاوطنوں نے بعد میں خود کو اس دستاویز سے متعلق کرلیا تھا۔

''احتجاج'' کی ایک نقل لینن نے ''محنت کی نجات'' کے گروہ کو پردیس بھیج دی جہاں اسے 1900ء کے شروع میں پلیخانوف نے اپنے ''Vademecum'' (رہبر) برائے مدیران ''ربوچیئے دیلو'' میں شائع کیا۔

32- ''بیلوئے'' (ماضی) ___ ایک تواریخی رسالہ جس میں بیشتر نرودازم (جمہور پرستی) کی اور شروع کی سماجی تحریکوں کی تاریخ سے بحث ہوتی تھی جو 1900ء اور 1904ء کے درمیان لندن سے اور 07-1906ء میں سینٹ پیٹرس برگ سے شائع ہوا۔ 1907ء میں زارشاہی حکومت نے اس کو بند کردیا تھا مگر اس کی اشاعت پردیس (پیرس) سے پھر شروع ہوگئی اور 1912ء تک شائع ہوتا رہا۔ روس میں اس کی اشاعت 1917ء میں پھر شروع ہوگئی تھی اور 1926ء تک جاری رہی۔

33- ''ربوچایا میسل'' (فکر مزدور)___ ''معیشت پسندوں'' کا اخبار جو اکتوبر 1897ء سے دسمبر 1902ء تک شائع ہوتا رہا۔ اس کے سولہ شمارے نکلے تھے۔

لینن نے ''ربوچایا میسل'' کے پیش کردہ نظریات کی اپنی متعدد تحریروں میں خصوصاً اپنے ''ایسکرا'' کے مضامین اور اپنی اسی تصنیف میں بین الاقوامی موقع پرستی کی روسی شکل کی حیثیت سے تنقید کی ہے۔

34- ''Vademecum برائے مدیران ''ربوچیئے دیلو''''___ دستاویزوں اور دوسرے مسالے کے ایک مجموعے کا عنوان جو پلیخانوف نے مرتب کیا اور پیش لفظ لکھا اور فروری 1900ء میں جنیوا میں ''محنت کی نجات'' کے گروہ نے شائع کیا۔ روسی سوشل ڈیما کریٹ لیبر پارٹی کی صفوں میں موقع پرستانہ نظریات کو اس نے بے نقاب کیا اور بیشتر ''پردیس میں روسی سوشل ڈیما کریٹوں کی انجمن'' کی اور موخرالذکر کے ترجمان اخبار ''ربوچیئے دیلو'' کی ''معیشت پسندی'' کے خلاف اس کا رخ تھا۔

35- ''Profession de foi'' (عقیدے کی علامت، پروگرام، نظریہء زندگی کا اظہار)___ ایک اشتہار جس میں کیئف کمیٹی کے موقع پرستانہ نظریات پیش کئے گئے تھے اور جو 1899ء کے آخر میں جاری کیا گیا تھا۔ بہت سے نکتوں کے اعتبار سے یہ ''معیشت پسندوں'' کے رسوائے زمانہ ''عقائدنامے'' سے ملتا جلتا ہے۔

36- ''''ربوچایا میسل'' کا علیحدہ ضمیمہ''___ ایک کتابچہ جو ''معیشت پسند'' ''ربوچایا میسل'' کے مدیروں نے ستمبر 1899ء میں شائع کیا تھا۔ اس کتابچے اور خصوصاً اس کے مضمون ''ہمارے ہاں کی حقیقت'' نے جو ر۔م۔ کے دستخطوں سے شائع ہوا تھا کھلے بندوں موقع پرستانہ نظریات پیش کئے۔

37- ''محنت کی نجات'' کا گروہ___ پہلا روسی مارکسی گروہ جس کی داغ بیل 1883ء میں جنیوا میں پلیخانوف نے ڈالی تھی، جس نے روس میں مارکسی تصورات پھیلانے میں بہت کچھ کیا تھا۔

یہ گروہ 1903ء تک سرگرم عمل رہا اور اگست 1903ء میں روسی سوشل ڈیما کریٹ لیبر پارٹی کی دوسری کانگرس میں اس نے اپنے آپ کو توڑ دینے کا اعلان کیا۔

38- ''روسی سوشل ڈیما کریٹوں کی انجمن'' کی تیسری کانگرس ستمبر 1901ء کے دوسرے پندرھواڑے میں زوریخ میں منعقد ہوئی تھی۔ اس نے پردیس میں روسی سوشل ڈیما کریٹ تنظیموں کو متحد کرنے کے سمجھوتے کے مسودے میں ترمیمیں اور اضافے کئے جو کہ جون 1901ء میں جنیوا کانفرنس میں منظور کیا گیا تھا۔ اس کانگرس نے ''ربوچیئے دیلو'' کی مجلس ادارت کے لئے ہدایات منظور کیں جو ترمیمیت پسندوں کی ہمت افزائی کیا کرتی تھیں۔ اس کانگرس کے فیصلوں نے اس حقیقت کی توثیق کر دی کہ ''انجمن'' کے رہنماؤں میں موقع پرستانہ جذبات کا غلبہ ہے اور یہ کہ وہ جون کانفرنس کے فیصلوں کی تعمیل کے لئے رضامند نہیں ہیں۔

39- و۔ براکے کے نام کارل مارکس کا خط مورخہ 5 مئی 1875ء ملاحظہ فرمائیے۔

40- گوتھا پروگرام ــــــ وہ پروگرام جو جرمن سوشلسٹ مزدور پارٹی کی گوتھا کانگرس میں 1875ء میں منظور کیا گیا تھا جبکہ دو جرمن سوشلسٹ پارٹیاں متحد ہوئی تھیں: آگسٹ بیبل اور ولہلم لیبکنیخت کی قیادت میں آئزناخی، جو مارکس اور اینگلس کے تصورات کے حامی تھے اور لاسالی۔ یہ پروگرام بے اصولیت اور موقع پرستی کی خامیوں میں مبتلا تھا کیونکہ آئزناخیوں نے لاسالیوں کو خاص نکات پر مراعات دے دی تھیں اور ان کے فارمولے منظور کر لئے تھے۔ مارکس اور اینگلس نے گوتھا پروگرام کے مسودے پر شدید نکتہ چینی کی اور 1869ء کے آئزناخی پروگرام کے مقابلے میں اس کو قطعی پسپائی قرار دیا۔

41- یہاں لینن 1896ء میں سینٹ پیٹرس برگ کے مزدوروں کی عام ہڑتالوں کا حوالہ دے رہے ہیں۔ پہلی ہڑتال 23 مئی کو کالینکن فیکٹری میں شروع ہوئی تھی اور جلدی ہی شہر کے سارے بڑے بڑے سوت کاتنے اور کپڑا بننے کے کارخانوں میں پھیل گئی، اور پھر مشینیں بنانے کے کارخانے، ربڑ کی فیکٹری، کاغذ کے کارخانے اور چینی کے کارخانے میں۔ یہ پہلا موقع تھا کہ پیٹرس برگ کا پرولتاریہ استحصال کرنے والوں کے خلاف اس قدر وسیع پیمانے پر لڑنے کے لئے اُٹھ کھڑا ہوا تھا۔ اس ہڑتال میں 30 ہزار سے زیادہ مزدوروں نے شرکت کی تھی جس کی قیادت سینٹ پیٹرس برگ کی ''مزدور طبقے کی آزادی کی مجاہد یونین'' کر رہی تھی۔

سینٹ پیٹرس برگ کی ہڑتالوں نے ماسکو اور روس کے دوسرے شہروں میں مزدور طبقے کی تحریک میں شدت پیدا کر دی اور زارشاہی حکومت کو مجبور کر دیا کہ وہ جلدی سے فیکٹری کے قوانین پر نظرثانی کر دے اور فیکٹریوں میں کام کرنے کا دن ساڑھے گیارہ گھنٹے تک گھٹا دینے کا 2(14) جون 1897ء کا ایک قانون جاری کر دے۔

-42 ''مزدور طبقے کی آزادی کی مجاہد یونین'' کی بنیاد لینن نے 1895ء کے موسم خزاں میں رکھی تھی اور اس میں سینٹ پیٹرس برگ کے مزدوروں کے تقریباً بیس مارکسی اسٹڈی سرکل متحد تھے۔ اس ''یونین'' میں سارا کام مرکزیت اور سخت نظم وضبط کے اصولوں پر مبنی تھا۔ اس انجمن کی قیادت مرکزی گروہ کرتا تھا جس کو ہدایات دینے کے فرائض لینن انجام دیا کرتے تھے۔

''مجاہد یونین'' روس میں پہلی تنظیم تھی جس نے سوشلزم کو مزدور طبقے کی تحریک کے ساتھ ملایا تھا۔ اس نے زارشاہی کے خلاف، معاشی اور سیاسی مانگوں کے لئے مزدوروں کی جدوجہد میں ان کی قیادت کی۔ یہ ''یونین'' مزدوروں کے لئے اشتہار اور کتابچے چھاپا کرتی تھی۔ ''یونین'' کی مطبوعات کی ادارت کے فرائض لینن انجام دیا کرتے تھے، جنہوں نے مزدوروں کا سیاسی اخبار ''ربوچیئے دیلو'' نکالنے میں مدد دی۔ اس ''یونین'' کا اثر سینٹ پیٹرس برگ تک ہی محدود نہیں تھا۔ اس کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ماسکو، کییف، ایکاتیرینوسلاف اور روس کے دوسرے شہروں اور علاقوں کے مزدوروں کے اسٹڈی سرکل ''مجاہد یونینوں'' میں متحد ہو گئے۔

8(20) دسمبر 1895ء کی شب کو اس انجمن کے بہت سے سرگرم عمل ممبر، جن میں لینن بھی شامل تھے، گرفتار کر لئے گئے اور ''ربوچیئے دیلو'' کا پہلا شمارہ جو چھپنے کے لئے تیار تھا ضبط کر لیا گیا۔

سینٹ پیٹرس برگ کی ''مزدور طبقے کی آزادی کی مجاہد یونین'' کی اہمیت، بقول لینن، یہ تھی کہ یہ ایک انقلابی پارٹی کی ابتداء تھی، جو کہ مزدور طبقے کی تحریک پر بھروسہ کرتی اور پرولتاریہ کی طبقاتی جدوجہد کی قیادت کیا کرتی تھی۔

''یونین'' کے بانیوں اور خصوصاً لینن کی طویل غیر حاضری سے، جنہیں سائبیریا میں جلاوطن

کر دیا گیا تھا، یہ ممکن ہوگیا کہ 1898ء کی دوسری ششماہی میں ''یونین'' پر ''معیشت پسندوں'' نے اقتدار جمالیا۔ لیکن 1898ء میں ''یونین'' کے پرانے ممبروں نے، جو گرفتار ہونے سے بچ گئے تھے، روسی سوشل ڈیماکریٹک لیبر پارٹی کی پہلی کانگرس کی تیاری اور کارروائی میں اور ایک ''مینی فسٹو'' تیار کرنے میں جو اس کانگرس کے بعد جاری ہوا تھا، شامل ہوئے اور اس طرح لینن کی ''مزدور طبقے کی آزادی کی مجاہد یونین'' کی روایات کی تعمیل کی۔

43- ''روسکایا استارینہ'' (روسی عہد پارینہ) ___ ایک ماہانہ رسالہ جو تواریخی مسائل پر بحث کیا کرتا تھا۔ 1870ء سے 1918ء تک سینٹ پیٹرس برگ سے شائع ہوتا رہا۔ اس میں روس کے ارباب ریاست، ثقافتی ہستیوں کی یادداشتوں، ڈائریوں، تشریحات اور خطوط کو اور مختلف تواریخی دستاویزات کو زیادہ جگہ دی جایا کرتی تھی۔

44- یہ اس قتل عام کا حوالہ ہے جو 27 اپریل (9 مئی) 1895ء کو یاروسلاول کی بڑی فیکٹری کے ہڑتال مزدوروں کا ہوا تھا۔ 4 ہزار سے زیادہ مزدوروں نے اس لئے ہڑتال کر دی تھی کہ منتظمین نے جو نئی شرحیں مقرر کی تھیں وہ ان کی اُجرتوں کو گھٹا دیتی تھیں۔ یہ ہڑتال بے دردی سے کچل دی گئی تھی۔

لینن نے 1895ء کی یاروسلاول کی ہڑتال پر ایک مضمون لکھا تھا مگر وہ کہیں دستیاب نہیں ہوا۔

45- ''سینٹ پیٹرس برگسکی ربوچی لیستوک'' (سینٹ پیٹرس برگ کے مزدوروں کا اخبار) ___ سینٹ پیٹرس برگ کی ''مزدور طبقے کی آزادی کی مجاہد یونین'' کا ترجمان۔ دو شمارے شائع ہوئے: شمارہ 1 روس میں فروری 1897ء میں شائع ہوا تھا (مورخہ جنوری) اور شمارہ 4 جنیوا میں ستمبر 1897ء میں۔

یہ اخبار اس امر کی تائید کیا کرتا تھا کہ مزدور طبقے کی معاشی جدوجہد کو وسیع سیاسی مطالبات سے ملا دیا جائے اور مزدوروں کی ایک پارٹی کی ضرورت ہونے پر زور دیا کرتا تھا۔

46- یہاں جس نجی جلسے کا حوالہ دیا گیا ہے وہ فروری 14 اور 17 (26 فروری اور یکم مارچ) 1897ء کے درمیان سینٹ پیٹرس برگ میں منعقد ہوا تھا۔ اس میں لینن، وانییف، کرژی ژانوفسکی اور ''مزدور طبقے کی آزادی کی مجاہد یونین'' کے دوسرے ممبروں نے یعنی ان

''جہاندیدہ''لوگوں نے شرکت کی تھی جنہیں سائبیریا بھیجے جانے سے قبل قید خانے سے تین دن کے لئے رہا کردیا گیا تھا، اوران''نوجوان''لیڈروں نے جنہوں نے لینن کی گرفتاری کے بعد''مجاہدیونین'' کی قیادت کے فرائض سنبھال لئے تھے۔

47- ''لیستوک ربوتنیکا''(محنت کش کا اخبار)___1896ء-1898ء تک''پردیس میں روسی سوشل ڈیماکریٹوں کی انجمن'' کی طرف سے جنیوا میں بے قاعدگی سے شائع ہوتا تھا، دس شمارے نکلے۔اس کے شمارہ 8 تک کی ادارت''محنت کی نجات''کے گروہ نے کی تھی، جب ''انجمن'' کی اکثریت''معیشت پسندی'' کی حامی ہوگئی تو اس گروہ نے اس کی مطبوعات کی ادارت کے فرائض انجام دیتے رہنے سے انکار کردیا۔''لیستوک''کے شمارہ 9 اور 10 (نومبر 1898ء) کی ادارت''معیشت پسندوں''نے کی۔

48- و۔ا۔کا ایک مضمون___ حوالہ اس مضمون کا ہے جو ایک''معیشت پسند'' رہنما ولادیمیر پاولووچ ایوانشین نے لکھا تھا۔

49- زارشاہی پولیس کی وردی نیلی تھی۔

50- و۔و۔___ واسیلی پاولووچ وورونتسوف کی عرفیت جو 1880ء اور 1890ء کی دہائیوں میں اعتدال پسند نرودازم کے نظریات سازوں میں سے ایک تھے۔لینن کے الفاظ''روسی سوشل ڈیماکریسی کے و___ واووں'' کا اشارہ''معیشت پسندوں''، روسی سوشل ڈیماکریسی میں موقع پرست رجحان کے نمائندوں کی طرف ہے۔

51- ''Die Neue Zeit''(نیا زمانہ)___ جرمن سوشل ڈیماکریٹی پارٹی کا ایک نظریاتی رسالہ جو 1883ء اور 1923ء کے درمیان اشٹوٹ گارٹ سے شائع ہوتا رہا۔اکتوبر 1917ء تک کارل کاؤتسکی اس کی ادارت کے فرائض انجام دیتے رہے اور پھر ہنری کونوف۔اس رسالے میں مارکس اور اینگلس کے متعدد مضامین ہوئے۔مدیروں کو اینگلس متواتر صلاح دیتے رہتے تھے اور مارکسزم سے انحراف پر اکثر ان کی تنقید بھی کیا کرتے تھے۔1890ء کی دہائی کے وسط سے اس رسالے میں ترمیمیت پسندوں کے مضامین باقاعدگی سے شائع ہونے لگے جن میں برنشٹائن کا ایک سلسلہء مضامین''سوشلزم کے مسائل''کے عنوان سے شائع ہوا تھا جس نے مارکسیوں کے خلاف ترمیمیت پسندوں کی

مہم کا آغاز کیا۔

52- آسٹریائی سوشل ڈیما کریٹی پارٹی کی وی آنا کانگرس 2 اور 6 نومبر 1901ء کے درمیان منعقد ہوئی تھی اور پرانے ہائن فیلڈ پروگرام (1888ء) کی جگہ ایک نیا پروگرام منظور کیا۔ نئے پروگرام کے مسودے میں جو 1899ء کی بریون کانگرس کی ہدایات پر ایک خاص کمیشن نے مرتب کیا تھا، برنشٹائن ازم کے لئے بہت سی مراعات شامل تھیں۔

53- ارتقایت پسند____ پروشیائی بورژوا ارتقایت پسندوں کی پارٹی کے نمائندے، جو 1861ء میں نمودار ہوئی تھی۔ اس پارٹی نے مطالبہ کیا تھا کہ پروشیا کی رہنمائی میں جرمنی متحد ہو جائے، کل جرمن پارلیمنٹ منعقد کی جائے، طاقتور اعتدال پسند وزارت قائم کی جائے جو نمائندوں کے ایوان کے سامنے جواب دہ ہو۔ ارتقایت پسندوں نے اپنے آپ کو مخالف پارٹی اعلان کیا لیکن یہ مخالفت زبانی ہونے کے سوا اور کچھ نہیں تھی۔

54- ھیرش ڈونکر ٹریڈ یونینیں____ اصلاح پسند ٹریڈ یونینیں جو جرمنی میں ھیرش اور ڈونکر نے قائم کی تھیں جو بورژوا ارتقایت پسند پارٹی کی سرگرم کارکن تھے۔ ''طبقاتی مفادات کی ہم آہنگی'' کی وکالت کرتے ہوئے ھیرش ڈونکر ٹریڈ یونینوں کے منتظم یہ سمجھتے تھے کہ مزدوروں کے ساتھ ساتھ سرمایہ داروں کو بھی یونینوں میں داخل کیا جا سکتا ہے اور وہ ہڑتال کی جدوجہد کے مناسب ہونے سے انکار کیا کرتے تھے۔ ان کا دعویٰ تھا کہ بورژوا ریاست کے دائرے کے اندر ہی قوانین اور مزدور سبھاؤں کے ذریعے مزدور سرمائے کے بوجھ سے نجات حاصل کر سکتے ہیں، ان کا خاص کام مزدوروں اور کارخانہ داروں کے درمیان ثالث بننا اور روپیہ پیسہ جمع کرنا تھا۔ ان کی سرگرمی باہمی مفاد کے چندوں اور تہذیبی اور تعلیمی جماعتوں تک محدود ہو کر رہ گئی تھی۔

55- ''مزدور طبقے کی خودنجاتی گروہ''____ ''معیشت پسندوں'' کا ایک چھوٹا سا گروہ جو 1898ء کی خزاں میں سینٹ پیٹرس برگ میں قائم ہوا تھا۔ یہ صرف چند مہینے قائم رہا اور اس نے ایک منشور جس میں اس کے فرائض متعین کئے گئے تھے (مورخہ مارچ 1899ء اور جولائی 1899ء میں رسالہ ''نکانونے'' میں شائع ہوا تھا)، قواعد اور مزدوروں کے نام کئی اشتہار شائع کئے تھے۔

56- ''نکانوے'' (سرِشام)___ ایک ماہانہ رسالہ جو نرودنک خیالات کا پرچار کیا کرتا تھا۔ یہ جنوری 1899ء سے فروری 1902ء تک لندن سے روسی زبان میں شائع ہوتا رہا۔ اس کے 37 شمارے شائع ہوئے تھے۔ یہ رسالہ مختلف پیٹی بورژوا پارٹیوں اور گروہ بندیوں کے نمائندوں کے اجتماع کا مرکز بن گیا تھا۔

57- ''محنت کی نجات'' کے گروہ اور ''ربوچیئے دیلو'' کے مدیروں کے درمیان مناظرہ اپریل 1899ء میں شروع ہوا تھا جبکہ ''ربوچیئے دیلو'' کے شمارہ 1 میں لینن کے کتابچے ''روسی سوشل ڈیماکریٹوں کے فرائض'' (جنیوا، 1898ء) پر ایک تبصرہ شائع ہوا تھا۔ ''پردیس میں روسی سوشل ڈیماکریٹوں کی انجمن'' کے موقع پرستانہ کردار اور روس میں سوشل ڈیماکریٹ تنظیموں میں ''معیشت پسندوں'' کے بڑھتے ہوئے اثر کو مسترد کرتے ہوئے ''ربوچیئے دیلو'' کے مدیروں نے اس تبصرے میں اعلان کیا تھا کہ ''اس کتابچے کا لب لباب جس کا مندرجہ بالا سطور میں خاکہ پیش کیا گیا ہے، ''ربوچیئے دیلو'' کے مدیروں کے پروگرام سے قطعی مطابقت رکھتا ہے''، یہ کہ ان کو نہیں معلوم کہ اس کتابچے کے پیش لفظ میں ''ایکسیلروڈ نے کونسے ''نوجوان'' ساتھیوں کا حوالہ دیا ہے۔''

''ربوچیئے دیلو'' کے مدیروں کے نام ایک خط (مورخہ اگست 1899ء) میں ایکسیلروڈ نے سوشل ڈیماکریٹوں کے رویئے، جو لینن نے ''روسی سوشل ڈیماکریٹوں کے فرائض'' میں متعین کیا تھا، اور روس میں اور پردیس میں موقع پرستوں کے رویئے میں یکسانیت ظاہر کرنے کی ''ربوچیئے دیلو'' کی غیر معقول کوشش کو بے نقاب کیا تھا۔ بعد میں یہ مناظرہ ''ایسکرا'' اور ''زاریا'' کے صفحات پر جاری رہا۔

58- حوالہ ''Der Sozialdemokrat'' (''سوشل ڈیماکریٹ'') کا ہے جو سوشلسٹ دشمن ہنگامی قانون کے زمانے میں جرمنی کی سوشل ڈیماکریٹ پارٹی کا مرکزی ترجمان تھا۔ 28 ستمبر 1879ء سے 22 ستمبر 1888ء تک یہ زوریخ سے شائع ہوتا رہا اور یکم اکتوبر 1888ء سے 27 ستمبر 1890ء تک لندن سے۔ 1879ء- 1880ء میں اس اخبار کی ادارت کے فرائض جارج فولمر نے انجام دیئے، جنوری 1881ء کے بعد اسے ایڈوارڈ برنشٹائن نے جو ان دنوں اینگلس کے زیر اثر تھے، جن کی نظریاتی راہنمائی نے اس اخبار کو مارکسی کردار بخشا تھا۔

جب سوشلسٹ دشمن ہنگامی قانون مسترد کر دیا گیا تو اس اخبار کی اشاعت بند کر دی گئی اور ''Vorwarts'' (آگے) ایک بار پھر پارٹی کا مرکزی ترجمان بن گیا۔

59- ن۔ بیلتوف کے فرضی نام سے گ۔ پلیخانوف نے اپنی مشہور و معروف کتاب ''تواریخ کے مونیائی نظریئے کا ارتقاء'' شائع کی جو 1895ء میں سینٹ پیٹرس برگ میں نکلی تھی۔

60- یہاں طنزیہ نظم ''فوقی جدید روسی سوشلسٹ کا ترانہ'' کی جانب اشارہ ہے جو کہ ''زاریا'' کے شمارہ 1 (اپریل 1901ء) میں شائع ہوئی تھی اور دستخط نارتسس توپوریلوف کے تھے۔ اس میں ''معیشت پسندوں'' کا اور بلاارادہ تحریک کی ان کی حمایت کرنے کا مذاق اُڑایا گیا تھا۔ شاعر تھے مارتوف۔

61- حوالہ ہے ''پردیس میں روسی سوشل ڈیماکریٹوں کی انجمن'' کا (تشریحی نوٹ 42 دیکھئے)۔

62- زمینداروں کو کسانوں کے اوپر زیادہ اختیار دینے کی غرض سے زارشاہی حکومت نے 1889ء میں دیہی نگراں کا ایک انتظامی عہدہ نافذ کیا۔ مقامی زمیندار رؤساء میں سے مقرر کئے جانے والے دیہی نگرانوں کو نہ صرف وسیع انتظامی بلکہ عدلیہ کے حقوق بھی حاصل ہوا کرتے تھے۔ انہیں کسانوں کو گرفتار کرنے اور جسمانی سزائیں تک دینے کے اختیارات حاصل تھے۔

63- بند ___ لیتھوینیا، پولینڈ اور روس کے یہودی مزدوروں کی عام انجمن۔ اس کی بنیاد 1897ء میں یہودی سوشل ڈیماکریٹی گروہوں کی افتتاحی کانگرس میں ولنو میں پڑی تھی اور اس میں روس کے مغربی علاقوں کے یہودی دستکاروں میں سے نیم پرولتاری عناصر زیادہ شامل تھے۔
روس کی مزدور تحریک میں بند قوم پرستی اور علیحدگی کی علمبردار تھی اور سوشل ڈیماکریٹی تحریک میں خاص نکات پر موقع پرستانہ رویہ اختیار کیا کرتی تھی۔

64- روس میں غلام کسانوں کے رواج کو ختم کرنے کے متعلق 19 فروری 1861ء کے قانون کے مطابق کسانوں کو جو زمین ملتی انہیں زمین داروں کو اس کی قیمت ادا کرنی پڑتی تھی، تاکہ وہ آزاد ہو سکیں۔ آزادی کی ادائیگیاں کل ملا کر اکثر اس زمین کی اصلی قیمت کی بھی کئی گنی زیادہ ہو جاتی تھی جو کسانوں کے نام کر دی جاتی اور کوئی دو ارب روبل تھی۔ درحقیقت کسان نہ صرف یہ کہ زمینداروں کو اس زمین کی قیمت جو ان کے قبضے میں برسوں سے تھی بلکہ نجی طور پر اپنی آزادی کا مول بھی چکا رہے تھے۔ آزادی کی قیمت کے بوجھ اور

نا قابل برداشت ادائیگیوں کا نتیجہ یہ ہوا کہ کسان قلاشی اور تباہی میں مبتلا ہو گئے۔
پہلے روسی انقلاب (07-1905ء) کی مدت میں کسانوں کی تحریک نے حکومت کو مجبور کر دیا کہ وہ جنوری 1907ء سے آزادی کی سالانہ ادائیگی منسوخ کر دے۔

65- ''سوابودا'' (آزادی)___ ایک رسالہ جو 1901ء اور 1902ء میں سوئٹزرلینڈ میں ''سوابودا'' گروہ نے شائع کیا جو کہ مئی 1901ء میں قائم ہوا تھا اور اپنے آپ کو ''انقلابی سوشلسٹ'' گروہ کہا کرتا تھا۔ اس کے دو شمارے نکلے: شمارہ 1، 1901ء میں اور شمارہ 2، 1902ء میں۔
''سوابودا'' گروہ ''معیشت پسندی'' اور دہشت پسندی کا پرچار کیا کرتا تھا اور روس میں مخالف ''ایسکرا'' کے گروہوں کی حمایت۔ 1903ء میں یہ گروہ ختم ہو گیا۔

66- یہاں حوالہ طلب علموں اور مزدوروں کی عام پیمانے کی انقلابی سرگرمی کا ہے، سیاسی مظاہرے، جلسے اور ہڑتالیں جو فروری اور مارچ 1901ء میں سینٹ پیٹرس برگ، ماسکو، کیئف، خارکوف، کازان، تومسک اور روس کے دوسرے شہروں میں ہوئے۔

67- ''ایسکرا'' شمارہ 7 (اگست 1901ء) نے اپنے ''مزدوروں کی تحریک اور فیکٹریوں سے آئے ہوئے خطوط'' کے مستقل عنوان کے تحت سینٹ پیٹرس برگ کے ایک بنکر کا خط شائع کیا تھا جس نے اس امر کی تصدیق کر دی تھی کہ آگے بڑھے ہوئے مزدوروں پر ''ایسکرا'' کتنا اثر انداز ہوتا تھا۔
''...... میں نے ''ایسکرا'' اپنے بہت سے ساتھی مزدوروں کو دکھلایا اور وہ کاپی اتنے بہت سارے لوگوں نے پڑھی کہ بوسیدہ ہو گئی، لیکن اس کو ہم بہت سنبھال کر رکھتے ہیں...... ''ایسکرا'' ہمارے نصب العین کے متعلق، سارے روس کے نصب العین کے متعلق لکھا کرتا ہے جس کی قیمت کا اندازہ کوپیکوں میں نہیں لگایا یا گھنٹوں میں نہیں ناپا جا سکتا...... پچھلے اتوار کو میں نے گیارہ آدمیوں کو ایک ساتھ جمع کیا اور ہم نے ''کہاں سے شروع کیا جائے؟'' پڑھا۔ ہم رات گئے تک اس پر بحث کرتے رہے۔ کتنی خوبی سے اس نے ہر چیز واضح کی ہے، کس طرح سے وہ چیزوں کی تہہ تک پہنچ جاتا ہے...... ہم آپ کے ''ایسکرا'' کو ایک خط لکھنا اور آپ سے یہ دریافت کرنا چاہیں گے کہ ہمیں نہ صرف یہ سکھایئے کہ کس طرح شروع کیا جائے بلکہ کس طرح زندہ رہا جائے اور کس طرح مرا جائے۔''

68- ''روسیا'' (روس)___ ایک اعتدال پسند حریت پسند اخبار جو 1899ء سے 1902ء تک سینٹ پیٹرس برگ سے شائع ہوتا رہا جس کی روس میں بورژوا حلقوں میں بڑی اشاعت تھی۔

69- ''مزدور بمقابلہ سرمایہ'' گروہ کا حوالہ ہے جو 1899ء کی بہار میں سینٹ پیٹرس برگ میں قائم ہوا تھا۔ یہ گروہ چند مزدوروں اور دانشوروں پر مشتمل تھا جن کے نظریات ''معیشت پسندوں'' کے نظریوں کے قریب تھے۔ اس گروہ کے سینٹ پیٹرس برگ کی مزدور تحریک سے کوئی قریبی تعلقات نہیں تھے اور 1899ء کی گرمیوں میں اس کے قریب قریب تمام ممبروں کی گرفتاری کے بعد یہ ختم ہو گیا۔

اس گروہ نے ایک اشتہار ''ہمارا پروگرام'' جاری کیا تھا، مگر وہ اس گروہ کی گرفتاری کے باعث تقسیم نہیں کیا جا سکا تھا۔

70- حوالہ ظاہر ہے لینن کی مارتی نوف سے پہلی ملاقات کا ہے جو 1901ء میں ہوئی تھی۔

71- ''استرووازم''___ مارکسزم کی مسخ شدہ ایک اعتدال پسند بورژوا شکل (پیوتر استرووے سے موسوم جو کہ ''قانونی'' مارکسزم کے خاص نمائندہ تھے)۔

72- افاناسی ایوانووچ اور پلخیر یا ایوانوونا۔ چھوٹے صوبائی زمینداروں کا ایک پادری کنبہ جس کا حال روسی ادیب نکولائی گوگول نے اپنی ایک مختصر کہانی ''پرانے زمانے کے زمیندار'' میں لکھا ہے۔

73- لینن یہاں سوشل ڈیما کریٹوں (''جہاندیدہ'') کے پیٹرس برگ کے اسٹڈی سرکل کا حوالہ دے رہے ہیں جس کی وہ قیادت کر رہے تھے اور جس کو بنیاد بنا کر 1895ء میں ''مزدور طبقے کی آزادی کی مجاہد یونین'' قائم کی گئی تھی۔

74- ''زیملیا ای وولیا'' (زمین اور آزادی)___ انقلابی نرودنکوں کی ایک غیر قانونی تنظیم جو سینٹ پیٹرس برگ میں 1876ء کی خزاں میں قائم ہوئی تھی۔

''زیملیا ای وولیا'' کے ممبر کسانوں کو روس میں سب سے بڑی انقلابی قوت تصور کرتے تھے اور ان کو زارشاہی کے خلاف بغاوت کرنے کے لئے اُکسانے کے متلاشی رہتے تھے۔ وہ متعدد روسی صوبوں___ تامبوف، وورونیژ کے اور دوسرے صوبوں میں ہلچل پیدا کرنے کا کام کیا کرتے تھے۔

1879ء میں کسانوں میں سوشلسٹوں کی ہلچل کی ناکامی اور حکومت کی استبدادی کارروائیوں میں شدت پیدا ہو جانے کے باعث ''زیملیا ای وولیا'' کے اندر ایک دہشت پسند گروہ بن گیا تھا جس نے کسانوں میں انقلابی پروپیگنڈہ کرنا ترک کر دیا اور زارشاہی حکومت کے عہدیداروں کے خلاف انفرادی دہشت پسندی کو زارشاہی کے خلاف لڑنے کا سب سے بڑا ذریعہ تصور کرنا شروع کر دیا۔ کانگرس میں جو کہ اسی سال وورونیژ میں منعقد ہوئی تھی ''زیملیا ای وولیا'' دو تنظیموں میں تقسیم ہو گئی: ''نرودنایا وولیا'' (عزم عوام) جس نے دہشت پسندی کا راستہ اختیار کیا اور ''چیورنی پیریدیل'' (عام تقسیم نو) جس نے ''زیملیا ای وولیا'' کے اصولوں کی تائید جاری رکھی۔ بعد میں ''چیورنی پیریدیل'' کے متعدد ممبر (پلیخانوف، ایکسیلروڈ، زاسولچ، دائچ، اگناتوف) مارکسزم کے حامی ہو گئے اور 1883ء میں پردیس میں پہلی روسی مارکسی تنظیم ''محنت کی نجات'' کے گروہ کے نام سے قائم کی۔

75- یہ اشارہ ''1900ء میں پیرس میں منعقدہ بین الاقوامی سوشلسٹ کانگرس کو روسی سوشل ڈیماکریٹی تحریک پر رپورٹ'' نامی کتابچے کی جانب ہے جو 1901ء میں جنیوا میں ''روسی سوشل ڈیماکریٹوں کی انجمن'' نے شائع کیا تھا۔ یہ رپورٹ ''انجمن'' کی جانب سے ''ربوچیئے دیلو'' کی مجلس ادارت نے لکھی تھی۔

76- ''یوژنی ربوچی'' (جنوبی مزدور)___ ایک سوشل ڈیماکریٹی اخبار جو اس نام کا ایک گروہ جنوری 1900ء سے اپریل 1903ء تک غیر قانونی طور پر نکالتا رہا۔ بارہ شمارے نکلے۔ یہ اخبار زیادہ تر جنوبی روس میں سوشل ڈیماکریٹی تنظیموں میں تقسیم ہوا کرتا تھا۔

77- یہاں لینن ''روس کے مزدور طبقے کے حالات کے بارے میں سوالات'' (1898ء) اور ''روس میں مزدور طبقے کے حالات کے متعلق معلومات جمع کرنے کے مسائل'' (1899ء) کے عنوان سے کتابچے کا حوالہ دے رہے ہیں۔ دونوں ''ربوچایا میسل'' کے مدیروں نے جاری کئے تھے۔ پہلے میں مزدوروں کے رہنے سہنے اور کام کرنے کے حالات کے بارے میں 17 اور دوسرے میں 158 سوالات تھے۔

78- 1885ء کی ہڑتال کی تحریک ولادیمیر، ماسکو، تویر اور صنعتی مرکز کے دوسرے صوبوں میں پھیل گئی۔ ان میں سب سے زیادہ نمایاں جنوری 1885ء میں نکولسکایا کارخانے کے

مزدوروں کی ہڑتال تھی جو ساوا موروزوف کی ملکیت تھے (موروزوف ہڑتال)۔ مزدوروں کے خاص مطالبے تھے کہ جرمانے گھٹائے جائیں، ملازمت کی شرائط میں بہتر نظام پیدا کیا جائے وغیرہ۔ قریب آٹھ ہزار افراد کی موروزوف ہڑتال جس کی قیادت سیاسی اعتبار سے سب سے زیادہ سرگرم عمل مزدور کر رہے تھے، فوج کی مدد سے کچل دی گئی تھی۔ تینتیس ہڑتالیوں پر مقدمات چلائے گئے تھے اور 600 سے زیادہ کو جلاوطن کر دیا گیا تھا۔ 1885-86ء کی ہڑتالوں کی تحریک نے زارشاہی حکومت کو مجبور کر دیا تھا کہ وہ 3(15) جون 1886ء کا قانون نافذ کرے (جو جرمانوں کا قانون کہلایا)۔

79- تشریحی نوٹ 41 دیکھئے۔

80- لینن نے یہ حاشیہ افشائے راز سے بچنے کے لئے لکھ دیا تھا۔ واقعات جس ترتیب سے بیان کئے گئے ہیں درحقیقت اسی ترتیب سے رونما ہوئے تھے۔

81- ''پردیس میں روسی انقلابی سوشل ڈیماکریسی کی لیگ'' اکتوبر 1901ء میں لینن کی پہل پر قائم کی گئی تھی۔ اس انجمن سے پردیس میں ''ایسکرا'' کی تنظیم اور ''سوشل ڈیماکریٹ'' انقلابی تنظیم کا (جس میں ''محنت کی نجات'' کا گروہ شامل تھا) الحاق تھا۔ اس لیگ نے یہ فریضہ سامنے رکھا تھا کہ انقلابی سوشل ڈیماکریسی کے خیالات پھیلائے جائیں، اور مجاہد سوشل ڈیماکریٹی تنظیم کی داغ بیل ڈالنے کو بڑھاوا دیا جائے۔ یہ لیگ پردیس میں ''ایسکرا'' کی نمائندہ تھی۔ پردیس میں رہنے والے روسی سوشل ڈیماکریٹوں میں سے یہ ''ایسکرا'' کے حامیوں کو متحد کرتی تھی، اخبار کو مادی امداد فراہم کرتی، روس میں اس کو پہنچانے کا انتظام کرتی اور عام فہم مارکسی مطبوعات شائع کیا کرتی تھی۔ اس نے متعدد ''خبرنامے'' اور کتابچے جاری کئے۔ روسی سوشل ڈیماکریٹی لیبر پارٹی کی دوسری کانگرس نے اس لیگ کو پردیس میں واحد پارٹی تنظیم کی حیثیت سے منظور کیا اور اس پر لازم کیا کہ روسی سوشل ڈیماکریٹی لیبر پارٹی کی مرکزی کمیٹی کی قیادت اور نظم وضبط میں کام کرے۔

روسی سوشل ڈیماکریٹی لیبر پارٹی کی دوسری کانگرس کے بعد اس لیگ پر منشویکوں نے قبضہ کر لیا اور لینن اور بالشویکوں کے خلاف اپنی جدوجہد شروع کر دی۔ اکتوبر 1903ء میں لیگ کی دوسری کانگرس میں انہوں نے بالشویکوں کی توہین کی جس کے بعد لینن اور ان کے ساتھی وہاں

سے اُٹھ کر چلے آئے۔منشویکوں نے لیگ کے نئے قواعد وضوابط منظور کئے جو روسی سوشل ڈیماکریٹی لیبر پارٹی کی دوسری کانگرس میں منظور شدہ پارٹی کے قواعد وضوابط سے متضاد تھے۔ اس کے بعد سے یہ لیگ منشویزم کی گڑھ بن گئی اوراس کا وجود 1905ء تک برقرار رہا۔

82- ''لیستوک''ربوچیگو دیلا''' ___ رسالہ''ربوچیئے دیلو'' کا ایک ضمیمہ جو جون 1900ء سے جولائی 1901ء تک جنیوا سے بے قاعدگی سے شائع ہوتا رہا۔آٹھ شمارے نکلے۔

83- یہاں لینن کارل مارکس کی تصنیف''لوئی بوناپارٹ کی اٹھارہویں برومیئر'' میں مندرجہ ذیل عبارت کا حوالہ دے رہے ہیں۔''ہیگل نے کہیں لکھا ہے کہ تاریخ عالم میں بڑی اہمیت رکھنے والے تمام واقعات اور اشخاص، گویا کہ، دو بار رونما ہوتے ہیں۔ یہ بات اور کہنا وہ بھول گئے: پہلی بار بطور المیہ، دوسری بار بطور نقل مزاحیہ۔''

84- جانثاری ___ عثمانوی ترکی بندوقچیوں کی فوج جو چودھویں صدی میں ترتیب دی گئی تھی جو کہ سلطانی حکومت کی خاص پولیس تنظیم تھی۔ یہ جانثاری انتہائی بے رحمی کے لئے بدنام تھے۔لینن اس اصطلاح کو زارشاہی پولیس کے لئے استعمال کرتے ہیں۔

85- بین الاقوامی سوشلسٹ بیورو (ب س ب) ___ دوسری انٹرنیشنل کا مستقل عاملہ اور اطلاعاتی ادارہ۔ یہ ان تمام سوشلسٹ پارٹیوں کے نمائندوں پر مشتمل تھا جن کا اس انٹرنیشنل سے الحاق تھا۔ روسی سوشل ڈیماکریٹوں کے نمائندے پلیخانوف اور کری چیفسکی تھے۔ 1905ء کے بعد سے ب س ب میں روسی سوشل ڈیماکریٹی لیبر پارٹی کے نمائندے لینن رہے۔1914ء میں ب س ب کی سرگرمیاں ختم ہوگئیں۔

86- ''سوشل ڈیماکریٹ''، انقلابی تنظیم''محنت کی نجات'' کے گروہ کے ممبروں اوراس کے متعلقین نے مئی 1900ء میں''پردیس میں روسی سوشل ڈیماکریٹوں کی انجمن'' میں پھوٹ پڑ جانے کے بعد اس کی دوسری کانگرس میں قائم کی تھی۔ اس تنظیم کی تشکیل کا اعلان کرنے کے لئے جو اشتہار جاری کیا گیا تھا اس میں اس کے فرائض بیان کئے گئے تھے:''روسی پرولتاریہ کی سوشلسٹ تحریک کو بڑھاوا دینا'' اور مارکسزم کو مسخ کرنے کی تمام موقع پرستانہ کوششوں کے خلاف جہاد کرنا۔اس تنظیم نے''کمیونسٹ پارٹی کا مینی فسٹو'' اور گ۔پلیخانوف اور کارل کاؤٹسکی کے کئی کتابچے شائع کئے۔اکتوبر 1901ء میں، لینن کی تجویز پر اسے اور پردیس میں''ایسکرا'' کی تنظیم کے حصے کو متحد

کر کے پردیس میں روسی انقلابی سوشل ڈیما کریسی کی لیگ کی تشکیل کر دی گئی۔

87- لینن نے پردیس میں سوشل ڈیما کریٹی ''بوربا'' گروہ کی جانب اشارہ کیا ہے۔اس کی تشکیل 1900ء کی گرمیوں میں پیرس میں ہوئی تھی اور مئی 1901ء میں اس نے ''بوربا'' کا نام اختیار کر لیا۔روسی سوشل ڈیما کریسی میں انقلابی اور موقع پرست رجحانات میں مصالحت کرانے کی کوشش میں ''بوربا'' گروہ نے جون 1901ء میں جنیوا میں پردیس میں سوشل ڈیما کریٹی تنظیموں ــــــ ''ایسکرا'' اور ''زاریا'' کی ادارتی مجلسوں، ''سوشل ڈیما کریٹ'' تنظیم، پردیس میں بند کی کمیٹی اور ''روسی سوشل ڈیما کریٹوں کی انجمن'' ــــــ کے نمائندوں کی ایک کانفرنس طلب کرنے کی پیش قدمی کی، اور اکتوبر 1901ء میں اتحاد کانگرس کی کارروائی میں حصہ لیا۔سوشل ڈیما کریٹی اصولوں اور تدبیروں سے انحراف، انتشار پیدا کرنے کی کارروائیوں اور روس میں سوشل ڈیما کریٹی تنظیموں سے تعلقات کے فقدان کے باعث اس گروہ کو روسی سوشل ڈیما کریٹی لیبر پارٹی کی دوسری کانگرس میں داخل نہیں کیا گیا جس نے ''بوربا'' گروہ کو توڑ دیا۔

88- ''ایسکرا'' شمارہ 18 مورخہ 10 مارچ 1902ء میں ''پارٹی کی طرف سے'' کے مستقل عنوان کے تحت ایک مضمون ''Vorwarts'' سے ''زاریا'' کا مناظرہ' شائع ہوا تھا جس میں اس مباحثے کا خلاصہ پیش کیا گیا تھا۔

تعاون:فکشن ہاؤس

بشکریہ:www.struggle.com.pk

ای میل:mia_urdu@marxists.org